وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

شکر ایزد متعال کہ کتابیست بے مثال یعنی شرح دیوان ذوق الموسوم بہ

ضیاء الشمس

از تصنیفات

جناب مولوی سید احمد شاہ صاحب المتخلص بہ شمسی شارح درۂ نادرہ

کہ جسے ہمیشہ طلباء پڑھکر امتحان منشی عالم و منشی فاضل

یونیورسٹی پنجاب میں کامیاب ہوتے ہیں

وقت آغاز اشاعت [illegible] جون ۱۸۹۹ء وقت اختتام

[illegible] ۱۸۹۹ء

مطبع [illegible]

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

شکرانہ دو مثال کہ کتاب بی مثال یعنی

شرح دیوان ذوق

(الموسوم بہ)

ضیاء الشمس

از تصنیفات

جناب مولوی سید احمد شاہ صاحب جالندھری شارح درہ نادرہ

کہ جسے ہمیشہ طلبا پڑھکر امتحان منشی عالم و منشی فاضل یونیورسٹی پنجاب میں

کامیاب ہوتے ہیں

وقت اغاز اشاعت ۲۷ جون سنہ ۱۸۸۹ء وقت اختتام ۱۱ جون سنہ ۱۸۹۰ء

بمطبع ریاض ہند امرتسر مطبوع گردید

دفعہ اول — ایک ہزار — رجسٹری شدہ ہے جس پر

مہر مولف یا برادر سید محمد شاہ نہ ہوگی مال سرقہ متصور ہوگا

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب دل حمد خدا کی عشق مین محو ہوا تو میرا قلم الف الحمد کے سرو سہی پر قمری فدا ہو کر کوکو کرنے لگا کہ اس شمار سے حمد کے گلدستے اوس درگاہ پاک پروردگار مین لایا ہون کہ جسکی قدرت سے خاور مشرق صبح ایجاد سے ذرونکو مثل ثوابتکے جھروکھون مین چمکاتا ہے اور جام حمد کی گلرنگین نشے سے عشق مین بلبل کردار شیدا ہو یون چہچہانے لگا کہ اس تکرار سے ثنا کے گل اوس کردگار کی جناب مین نثار کرون کہ جسکی صنعت قدرت سے آفتاب عالمتاب ریگستان مین ذرے چمکاتا ہے اور میرا قدم صراط عشق و الی الحمد مین ایسا ثابت قدم ہے کہ اگر قاتل اس شہید کو شہید کر دے تو میرا لہو اوسکی دم شمشیر پر جمکر یون پکارے کہ چمن چمن ستائش قادر برحق اوس حساب سے بھی لائق تر ہے جو بحر و بر کے نگارات انبار زمہر سے قطرات باران بہکاتے ہین سبحن سبحن شکر اس شکریہ مین کہ میرا سینہ خالق دشت لق و دق مجھے بیقیاس سپاس کے ذوق مین یکسر خارزار دشت غم ہو کر یہہ نوبت پہنچی کہ میرا دم با نجوم رشتہ ہو کر لب پر آیا سبحان اللہ مین وہ کشتی موج محیط اعظم وحشت ہون کہ جسکے پیچ و خم مین تمام عشق محیط ہے تسیر بھی اوس باغبان حقیقی کے سپاس بیقیاس مین ایسا راسخ الاعتقاد ہے کہ وہ خالق ارض و سما اوس سپاس سے بھی برتر ہے کہ

کہ جسکو ذی روح مقیاس قیاس اور مکیال خیال مین تول سکین
بلکہ اوس کے لفظون کے نقطے بھی کبھی ایک دفاتر زمین
و آسمان و مافیہما مین نسمائین مثلاً کہ اگر نشان بے رواجی
اپنا زور دکھلائے تو میر النقش ورم دیدہ صراف کی جھپک
سے مٹ جائے تو پھر کیونکر رائج ہوگا پس ایساہی حال خداوند
لایزال کی لغت نگاری مین ہے کہ اگر منشیان بلاغت نشان
روئے زمین کے درختون سے قلمین تراشین اور زمین
و آسمان کے دریاؤن کے پانی کی روشنائی کرین تو بھی جمیع
کائنات کے ورقون اور درختون کے پتون پر سر مو نہ لکھ سکین
اور فصاحت بیان اپنی ہزار داستان زبان نکات بیان کے
گلے مین سرمہ ڈالین کیونکہ اس جناب مین دقیقہ سنج دوربین کی
نظر کا شاہباز چشم دوختہ ہے اور نکتہ اس خوردبین کے خیال
کا عنقا پروبال سوختہ ہے اور آتش زبان کے وہم کا خدنگ
برق آہنگ لنگڑایا ہے زبان آوری کے شہسوارون نے
نارسائی کا خدنگ کھایا ہے اسکے بعد مین وہ رہ نورد شوق ہون
کہ میرے دل کا نقش قدم برنگ سایہ مرغ ہوا کے ساتھ جاتا ہے
کہ اوس نہر پر پہنچون جو آب دیدار خداوند لایزال سے پیاسون
کا لب تر کرے اوس کو مین غسل لون جو تردامنون کو غسل مغفرت
دے ایسے محیط مین غوطہ مارون جو بحر عصمت کے غواصون
کو مناصب بہشت کی تخت نشینی بخشے اور ویسے دریا مین تیرون
جو تیارِ عفت کے شکاریون کو مدارج برتری کا ماہی مراتب

عطا فرما کر روضۂ جاوید بہار جنت مین سرفرازی بخشے اوس آب
حیات سے سیراب ہون جو بادیۂ گمراہی کے مُردون کو حیات
ابدی عنایت کرے اوس رہنما سے فیضیاب ہون کہ صراط مستقیم
کے بھولون کو علم الیقین کا رستہ بتاوے اوسکے قدمون لگون
کہ ضلالت کے گڑھے سے نکال کر عین الیقین کے راہ مین چلاوے
اوس پیشوا کا مرید ہون جو صادق یقین کے ارادتمندون کو حق
الیقین کے درجہ مین پہنچاوے اوس سبزہ زار مین سیر کرون کہ جسکے
طفیل باغبان حقیقی بہشت نزہت سرشت کی سکونت کا حکم فرماوے
اوس سہی قامت کے قدم چومون جو ریحان قدس کی خوشبو سونگھنے
والے اوس سرو قد پر قمری کی مانند خونین جگر مین اوس گل اندام کی
محبت مین مرون کہ جسکی رنگینی مین حریفان خمخانہ الست بلبل کیطرح
نوحہ گر ہین اور ایسی کلام پاک کا وظیفہ کرون کہ جب کوئی اوسکے
الفاظ جعد مسلسل غیرت سنبل کو دہان و دہن کے شانہ سے
آراستہ کرکے پڑہے تو مخلب نخلستان موجودات اوسکو ہفت
رحمت سے دس بار سنوارتے ہین اور اوس مضمون کو ادا کرون کہ
جو کوئی اوسکی سطور کی عروس زلف کو نطق کی مشاطہ سے حسن قرات
سے سنگار کر دس دفعہ ادا کرے تو بانی دبستان کائنات اوسکو سو
مرتبہ رحمت سے یاد فرماتے ہین اوس مطلوب کے دیدار سے
فیضیاب ہون جو شمس منیر کی طرح افق خوبی سے طلوع کرکے جہانیون
کے دل و جان کو روشن کردے اوس محبوب کو دیکھون کہ جسکے
ظل ظلیل کے پرتوے سے مشتاقون کے دل کی آنکھین صبح و

شام مصدر تجلیات خاور مشرق ہوتی ہین اوس مقصود کو
یاد کر جسکے تصور کے وقت اہل مراقبہ کو ضیائے بیضا کے انوار
حاصل ہوتے ہین اوس معشوق سے ملون کہ جسکی یاد سے مہجوران بادیہ
وصال قدس کے سینہ مین نالۂ شبگیر کے اثر سے تجلی طور سینا کی
نورانیت جلوہ مین ہے اوس عصا کو ہاتھہ مین پکڑون کہ جسکی ہیبت
سے نفس امارہ کے اوہام باطلہ کے اژدہا فرعون اور ہامان کیطرح
رود نیل ہستی کے کفچہ ہا مین ڈوب جاتے ہین اور جسکے مین سے
سامری وشون کے سحر ایک دم مین نیست ہوتے ہین یعنی درود
خاتم النبیین سید المرسلین امام المتقین رسول رب العالمین
شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ہے گلدستہ بندی حمد وصلوٰۃ کے بعد مدعا کے گل ولالہ
کہ جنکی خوشبوئے عنبر بو سے منصف مزاجون کا دماغ معطر ہو
انجمن بیان مین رکھکر سرود باربدی انصاف کا گوش برآواز ہون
کہ جو بہار سخندانی اور سبزہ زار سحر بیانی سے چمن چمن تعریف
وتوصیف کے پہول دستار فضیلت آثار پر رکہتے ہین اور جادو
بیانی سے پروین وشرہ نثار اور بوستان معانی مین سہی سرو ہین
اور جنکی نکتہ آمیزی سے دل کا غنچہ شگفتہ ہے اور شیرین بیانی
کے ذوق سے نرگس کی طرح آنکھہ کہلی ہے ایسے ترز باذون پر
روشن ہے کہ طیور اشعار دیوان ذوق ایسے بلند پرواز نہین کہ
جنکو طلبا کا شاہین نظر اول ہی پرواز مین شکار کرکے اونکے
مطلب ومعنی کے طعمہ ادراک سے حوصلہ بہرے بلکہ باز نظر

ثانی اور شاہباز ملاحظہ ثالث شکاری ہو تو پہر ہم کے فخ
مین پکڑین گے اسلئے تحیجہ مدارس کے شکاریون کو چاہیئے کہ
اپنے عقاب دیدہ سے الفاظ مرغون کو شکارگاہ دیوان ذوق
سے صید کرکے دیکہین کہ یقیناً وہی شکار ہے کہ جسکے کباب معنی
ومطلب لذیذ ہین اگرچہ زاغ وہم شک مین ہو کہ دراصل وہ شکار
نہین اس صورت مین فکر کے باشہ کو صیدگاہ شرح مین چھوڑ
دین پہر تو جزرسی مطلب کے کباب بناکر بخوشی تمام کہائینگے ورنہ
مایوسی کی حالت مین رسائی کی آنکہہ سیکر عدم رسی مطلب کے
گہونسلے مین چہپ رہین جب یہہ حال ہے تو گلچینان گلشن
مدارس کو چاہیئے کہ ساز و برگ شرح کا مہیا کرین کہ جس سے دامن
مقصود مطلب فہمی کے پہولون سے بہرین اور بازار سخندانی
کے جوہری مروارید بیان مولف کو رشتہ ملاحظہ مین پرو کر
عین عنایت سے دیکہین کہ گنج مع بیان ہیچمدان کو اثبات
کا یارا نہین کہ ایسے دریائے ذخار مین غواصی کرکے شرح کا موتی
ہاتہہ مین لاکر جوہر شناسون مین ہم ترازو ہو محض بغرض آسانی
طلبا یہہ سفینہ تیار ہوا کہ ساحل مراد پر پہنچکر مذنب مولف یعنی احمد شاہ
خلف مولوی صاحب سید بدرالدین ابن مولوی صاحب سید
شمس الدین من خاندان حضرت سید کبیر جالندہری غفر اللہ
ذنبہ ونور مرقدہم کے حق مین جواہر زواہر دعائے خیر کی لڑیان
پروئین یہہ بہی مبصرون ضمیر مہر تنویر پر روشن ہو کہ
تالیف شرح دیوان ذوق موسومہ بہ ضیاء الشمس سے اسنافتخار

آمود نہین کہ جسقدر تصنیف کتاب مستطاب انوار الاسلام سے
ہے کیونکہ شرح دیوان ذوق مائہ گرانبہائے دنیا ہے اور وہ دولت
روز افزون سرمایہ بے بہائے خیر العاقبت ہے کیونکہ کتاب
انوار الاسلام کی انجمن مین گلدستہ گلدستہ چمن چمن فوائد دینی کے
گل و لالہ رکھے ہوئے ہین اور طرز تحریر عبارت آرائی اس نہج پہ ہے
کہ اگر شائقین فن انشا دیکھین تو باور ہے کہ غنچہ سخن گلزار تحسین
مین شگفتہ کرین اور یہی آنکھین مدعا لہراکر ہزار داستان مطالب کی
موسیقار وصف نغمہ سرا کرتا ہون کہ انوار الاسلام کی خوبی سے
ہم پلہ ایک اور وہی کتاب یعنی اعجاز احمدی تالیف سے
یاران سے بیچ اب رتبہ اسلام سرسبزی کی ہے بعون خالق
باغ و بہار کونین اس شرح کے بعد شائع ہوکر فرحت افزا
چشم نظارگیان ہوگی اور شرح درہ نادرہ نرگس کی طرح
چشم براہ ہے ایسے ہی انوار الاسلام کے مدنظر ہون بعونہ
تعالی و بکے حصہ ایسا اول وقائع نسخہ ہندوستان
شائع ہوگا جب مسکن مولد راقم ملک پنجاب مین خاص
بلدہ فاخرہ جالندھر ہے اس صورت مین اگر ذرا ہیچ مدان
خزاں گلستان شرح دیوان ذوق مین بیٹھا ہو تو بات کی گرفت
نہین کیونکہ دیوان ذوق مین بلبلان اصطلاح زبان اردو و
نغمہ سرا ہین کہ جن سے باشندگان پنجاب ہمزبان نہین
اس حال مین اگر طائران سہو و خطا اوڑتے ہون تو عندلیب
اصلاح کو نغمہ مین لاکر رونق افزائے باغ و بہار معانی سمجھیں

نکتہ چینون سے رقم نگارین قلم طاؤس اور ہوں سے
اسطرح جلوہ کرتا ہے باغ حسد مین سے

میرا کم ہوتا ہے کب ذوق سے سرکشی کی عدو ✤ آدم سے ابلیس سجدۂ ترک وقر ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا حمدِ خدا مین تقدیرِ شعر جب میرا دل رقمِ حمدِ خدا مین معروف ہوا تو گویا میرا قلم الف الحمد کا سا بن گیا یعنی حمد کی برکت سے الف کی مانند قلم سیدہا ہو گیا اسلئے رقمِ اشعار اور مضمون بندی مین سیدہا ہو نکلا یا یہہ توجیہ کہ رسمِ خط الف مین شروع الف کی دہنی طرف کو بعض عربی نویس قدرے ٹیڑہا لکہتے ہین اوسکی یہہ صورت ہے (ا) اگر الف سے یہہ الف مراد ہو تو مطلب ایسا ہوا کہ ادائے حمد مین قلم کا مُنہہ ٹیڑہا ہو گیا لکہنے سے معذور ہوا سے لکہنے سکا خصوصیت ذکر الف الحمد مین باعتبار موقع ذکر حمد ہے والا ہر جگہ ہر دو صورت کا الف ہوتا ہے صراطِ عشق پہ تقدیرِ شعر جب میرا قدم صراطِ عشق پر از بسکہ ثابت ہے تو اسلئے میرا خون دمِ شمشیرِ قاتل پر ہی جم جاتا ہے یعنی جب میرے سراپا تن مین ثابتی ہے اور خون جو بمنزلہ جانِ تن ہے تو اسمین بہی وہی ثابت قدمی ہے پہر کیونکر دمِ شمشیر سے الگ ہو چنانچہ حضرت منصور کا خون انا الحق کے پکارنے مین شاہدِ حالِ مقال ہے کیونکہ جب آپکو دار پہ کہینچا تہا تو جو لہو بدن سے نکلتا تہا تو انا الحق کی آواز دیتا تہا ہوا یہہ سینہ تقدیرِ شعر یہہ میرا سینہ یکسر خار خارِ دشتِ غم ہوا کیونکہ میرا دم با خون آغشتہ ہوکر لب پہ آیا ظاہر ہے کہ جب کوئی خار زار مین ہوکر نکلے تو پاؤن خار سے زخمی ہوگا چونکہ سینہ خار زار ہے اور دم کا گذر اسی رستے سے ہے تو اسلئے دم جو لب پر آیا پا بخون آلودہ ہوکر نکلا پا بخون صحیح اور پان جون محض غلط

وہ ہون مین تقدیر شعر مین وہ گیسوئے موج محیط اعظم[۱] وحشت ہون کہ میرا پیچ و خم روے زمین کو گھیرے ہوئے ہے گیسو چہرے کو گھیرے ہوئے ہوتے ہین اور دریائے شور نے اطراف زمین کو گھیرا ہوا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ مین دریائے شور وحشت کا گیسو ہون کیونکہ میرا پیچ و خم تمامی زمین کو گھیر رہا ہے یعنی میری وحشت کا اثر تمامی روے زمین پر پہیل رہا ہے رعایت الفاظ گیسو موج پیچ خم ظاہر **نشان بے رواجی** تقدیر شعر بطرز اول اگر نشان بے رواجی کا اپنا زور دکہاوے تو میر النقش درم دیدہ صراف کی جہپک سے مٹ جاوے یعنی فی زمانہ ایسی بے رواجی ہے کہ میری کلام شعری کیطرف کوئی توجہ نکرے زور دکہانے کا فاعل نشان بے رواجی ہے بے رواجی یعنی سخن کی بے رواجی صراف مراد جو اہل علم ہین میر النقش درم یعنی میری سخن جو شعر ہین مگر یہہ معنی اشعار اول و مابعد سے برخلاف ہین کیونکہ یہان اشعار کی تعریف وغیرہ کا ذکر نہین تقدیر ثانی اگر میر النقش درم نشان بے رواجی دکہاوے تو دیدہ صراف کی جہپک سے زود مٹ جاوے یعنی میرے درم کا نقش اسقدر محو اور نابود ہے کہ دیدہ صراف کی نظر مین نہ آوے نقش درم سے مراد وجود ہے اس شعر کی دوتوجیہ اور نہین **وہ ہون مین** تقدیر شعر مین وہ مرد نورد شوق ہون کہ میر النقش قدم برنگ سایہ مرغ ہوا[۲] میرے ساتہہ جاتا ہے یعنی جیسے مرغ ہوا کا سایہ زمین پر برابر اوڑے جایا کرتا ہے ایسا ہی میر النقش قدم میرے ہمراہ جاتا ہے مراد یہہ کہ اسقدر تیز رو ہون کہ قدم زمین پر نہین جمتا جب قدم نہ جما تو قدم کا سایہ بباعث اونچے رہنے قدم کے جا بعد دون کے سایہ کی طرح ضرور ساتہہ جائیگا **نہو بے وقر** تقدیر شعر حضرت آدم ترک سجدہ ابلیس سے بے وقر نہوا ایسا ہی اے ذوق میرا رتبہ عدو کی سرکشی سے کب کم ہو

ردیف الف غزل ۲

شوق نظارہ جب سے اوس رخ پر نور کا شوق نظارہ ہے کو میر امرغ نظر پروانہ

[۱] محیط اعظم دریا سا شور / وحشت آدمیون سے نفرت / جسکے چارون کونون میں ... [illegible]

[۲] مرغ ہوا ... [illegible] بے قدر

شمع طلوع کا ہے یعنی رخ محبوب مثل شمع طلوع ہوا ہے اور میں اوسپر پروانہ یعنی فدا ہوں آئے
صنم کیا مطلب یہہ کہ محبوب نے عاشق کا حال دریافت کیا عاشق نے
اسطرح جواب دیا کہ اے صنم تو اس بخور کا حال کیا پوچھتا ہے میں تو یہہ کہتا ہوں
کہ اسد کسی بیمقدور کو کسی محبوب کی محبت میں گرفتار نہ کرے بیمقدور وہ جیسے
غریب امیر کے سامنے ایک نسخہ میں اے صنم گر واقع ہے مگر اے صنم کیا صحیح
کتاب میں ہے لطف جاتا ہے سیندور چیزے سرخ برنگ شنگرف جو ہم
میں ڈالتے ہیں اور اوسکے کہانے سے گلا پکڑا جاتا ہے مطلب ظاہر تیرے
کوچہ میں کاروان ہو وہ جو رستون میں پڑا باندہے چلا کرتے ہیں ہو یعنی
چیونٹیون کی رفتار قدم سے غبار اوٹہتا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ بقدر طاقت قدم
غبار اوٹہا کرتا ہے جیسا چیونٹی کا قدم مثل ہو باریک ہی ویسی قدم ضعیف عاشق
کہتا ہے کہ میرا بہی تن لاغر مثل غبار کاروان ہو رہا ہے جو باعث رنجوری یہان
تک لاغر ہو گیا کہ اے محبوب تیرے کوچہ میں ہے لاکن نظر سے گم بادہ ہون
میں زمین شورہ وہ جو قابل زراعت نہو اوسکی مٹی ذائقہ میں مثل شورہ بارود
نمکین ہوتی ہے زمین شعر یعنی مضمون وطرح معین شوربخت بدنصیب کہتا ہے کہ مین
ایسا بدنصیب ہون کہ میرے حق میں زمین شعر زمین شورہ ہوجاتی ہے
کہ جس سے مجہے کوئی ثمر حاصل نہیں ہوتا میں وہ ہون ساطور چہرا جسے
قصاب ذبح کرتے ہیں تقریر ظاہر اس نزاکت پر ستے پرستا ایک قسم کی
پہنسی ہے کہ جسکو بال سے باندہ کر کاٹتے ہیں مستے کی عربی ثولول ہے
تقریر ظاہر دل کا یہہ احوال دانہ انگور سے دل کی تشبیہ محض بلحاظ
شکل ہے والا ہر چیز مرجہائی ہوئی خراب ہوجاتی ہے تفتہ دل
جلا ہوا یعنی گرم مادہ سے دنبل وغیرہ آغاز کرتا ہے اوسکے واسطے مرہم کافور کی

له شمع طلعت و فدا ہوئے
تو انکی تجلی جب پروانہ وار
میں حضرت اسد کی سب
جلتی تجلی ہے

سفید ہوتی ہے عاشق کہتا ہے کہ میرا داغ ایسا سوزان ہے کہ جس
سے اول مرہم گرم ہو جاتی ہے پہر مرہم کی گرمی سے کافور کی
برودت اوڑ جاتی ہے گر ترے نامہ پیچیدہ سے وہ پیچ مراد ہے
کہ جو بشکل الغوزہ خالی اندر لپیٹتے ہین **حق تو یون ہے** انانیت
بمعنی خودی غماز سخن چین یعنی حضرت منصور سے انا الحق کے دعوی سے
خودی اور مین پن ظاہر ہوا پس یہی دعوی سخن چین ہو کر سر دار پر قصہ
لے گیا یعنی آپ کو سولی چڑہایا **زخم میرا ہے** تقدیر شعر
میرا زخم وہ ایذا دوست ہے کہ اگر جراح کے منہ سے انگور کا نام سن
پائے تو خون رونے لگے یعنی مین ایذا کو ایسا دوست رکہتا ہون کہ
انگور کے نام سنے سے خون روتا ہون خلاصہ یہہ کہ زخم کا اچہا
ہونا پسند نہین یار کی محبت مین خون رونا مرغوب الطبع ہے کیونکہ عشق
مین راحت طلب نہین ہون **جہا نکتے تہے** اس شعر مین ایک
قسم کی فقط مضمون بندی ہے والا زنبوروں کا دفع کرنا کوئی دشوار نہین
دفن ہے جس سرد مہر یعنی مہر نہ کرنے والا مطلب یہہ ہے کہ محبوب
کی سرد مہری ایسی موثر ہے کہ اوسکے کشتے کی قبر پر درخت کافور
اوگتا ہے **تو ہو بعد از مرگ** تقدیر شعر اے محبت اگر تو بعد از مرگ
بہی دستگیر ہو تو میرے استخوان سے تیرے ساطور کا دستہ ہو
دستے ہونیسے یہہ غرض ہے کہ اسی ذریعہ سے میرے استخوان کو دست
بوسی محبوب حاصل ہو **بل بے وحشت** بل بے بل بفتح توانائی وقوت
اردو مین بل بے تعریف کے مقام مین استعمال کرتے ہین مثلاً آفرین
شاباش واہ واہ بہی مرحبا شاخ آہو کی طرح واضح ہو کہ ہرن کے سینگ مین

پیچ وخم ہوتے ہین مطلب ظاہر ترے قامت سے تقدیر شعر جب
تیرے قامت سے سرو قیامت بپا ہو تو فریاد قمری منقار سے صور کا کام لے
جانا چاہیے کہ صور اسرافیل کی آواز سے پہلے سب خلقت مر جائیگی پھر
دوسری آواز سے جی اوٹھیگی یعنی جب قمری سرو کا ایسا حال دیکھے تو اوس
کی منقار سے بباعث گرفتاری سرو صور جیسی سخت آوازین نکلین ذوق
راہ عشق اس شعر مین عشق کے رستہ کی تعریف ہے باقی مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۳

لکھے اوسے خط یعنی مینے یہہ چاہا کہ اوسکو خط مین لکھون کہ آپ ظلم نہ
کرین لیکن کیا کرون کہ ہاتھون مین اسقدر ضعف ہے کہ ہاتھ سے قلم
اوٹھہ نہین سکتا ہے یا یہہ لکھون کہ مین ستم کو اوٹھا نہین سکتا ہون یعنی
ضعف کے باعث ستم کی برداشت نہین بیمار تیرا تصویر نہالی کیا اوٹھے
یعنی جب بستر غم کا سر اوٹھہ نہین سکتا تو مین کسطرح اوٹھون یا یہہ کہ بستر
غم سے سر اوٹھہ نہین سکتا جون دانہ تقدیر شعر ہمارا سر زیر گرانبار
الم سے جون دانہ رویدہ تہ سنگ اوٹھہ نہین سکتا یعنی جیسے کوئی
دانہ کہیت وغیرہ مین پتھر کے نیچے اوگے اوسکا سر باہر نہین نکل سکتا ایسا
ہی میرا سر گرانبار الم سے اوٹھہ نہین سکتا اتنا ہون تیری یعنی
مین تیری تیغ کے احسان کا کہ جان فدا کو مصایب سے رہا کیا اتنا شرمندہ
ہون کہ سر اوٹھا نہین سکتا والا تیرے قدمون پر سر رکھہ دون پردہ
در کعبہ سے اس شعر مین کمال استغنائی محبوب بیان ہے کیون
اتنا تقدیر شعر اے راہ رو نا کس ہم تو کیون اتنا گرانبار ہے جو رخت سفر بہی

اوٹھہ نہین سکتا یعنی جبکہ ملک عدم درپیش ہے تو گرانباری اسباب
دنیاوی سے کیا فائدہ چنانچہ اس شعر کی تائید اسی مضمون کا یہہ مقطع
ذیل کہا ہے **دنیا کا زر و مال** تقدیر شعر اے ذوق دنیا کا زر و مال
جمع کیا تو کیا فائدہ کیونکہ بے دست کرم کچہہ فائدہ اوٹھہ نہین سکتا

ردیف الف غزل ۴

واہ کیا مرہم بنا بصیغہ ماضی آب سے یعنی تیزی سے حاصل یہہ کہ
نشتر جو صحت یابی کے واسطے لگائی تہی اوسکی آب بجائے تیزاب
ہوگئی پس میرے زخم کے واسطے تیزاب کا بجائے مرہم ہے کیونکہ از روئے عشق یہی منظور
تہا **منظور ہے** بنا بصیغہ امر مصدر ظاہر **دل بیتاب کو** تقدیر شعر ہم سینے
مین ٹہرا نسکے کیونکہ وہ مجکو اسے شعلہ خو دیکہتے ہی سیماب بنا ظاہر ہے
کہ آگ کے سامنے سیماب بیقرار ہوتا ہے **تیرہ روزی نے** تیرہ روز
بدنصیب۔ بدقسمت کرمک شب تاب یعنی کرم چمکنا جو برسات کی
موسم مین رات کو چمکا کرتا ہے اسکا نور بیقدر ہے مضمون ظاہر **سرمہ**
چشم عزیزان تقدیر شعر اے چرخ مین سرمہ چشم عزیزان نہ بنا
کیا بنا یعنی خاک غبار دل احباب بنا خلاصہ یہہ ہے کہ عزیزان یعنی دوستون
کی آنکہ کے لئے سرمہ نہ بنا بلکہ غبار دل بنا یعنی دوستون نے بباعث
رسوائی عشق دوستی چہوڑدی اور غبار دل یعنی رنجیدگی اختیار کی نہ بنا معنی
نہ ہوا مین غلط اور غبار دل کے معنی رنجیدگی اور دل کی کدورت کے بہی آتی
ہین **آیت سجدہ ہے** میرے حق مین ہر جوہر تیغ آیت سجدہ ہے
کیونکہ گو بظاہر فقط خم تیغ ہے لاکن محبوب کے ہاتہہ مین کیا خم بخم محراب

ـــــــ

لہ تیزاب
زیادہ ہوتا ہے تیزاب کو نکہ وہ یعنی دل

ـــــــ

وہ شعلہ خو شعلہ مثل
سیماب کے سماب ہے

بنا اسلئے تیغ کا ہر جوہر آیت سجدہ ہے پس تیغ کے آگے سر جھکا دیتا ہون
خال عارض تیرا تقدیر شعر اے کافر جب تیرا خال عارض ہندو اور بلا
ہے تو اسلئے تیرے مجنون کے لئے تو قصاب بنا ہے کافر بفتح فا محبوب
ہندو بمعنی سیاہ **تو اگر آپ کو** حاصل یہہ ہے کہ مین اسقدر رویا ہون
کہ پانی جمع ہو گیا اوسمین چہرہ نظر آیا اے محبوب آپ بہی میرے پانیکے
آئینہ مین اپنا چہرہ دیکہین صحیح مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب تو اگر اپنے آپ
کو دیکہنا چاہتا ہے یعنی اپنے حسن خدا داد اور ادا ے دلفریب کو
دیکہنا چاہتا ہے تو یہہ اپنی آنکہہ سے یا کسی غیر کی آنکہہ سے جسے تیری محبت
نہین غیر ممکن ہے بلکہ تو اوسے میری آنکہہ سے دیکہہ او میری آنکہہ کو جو
بسبب اشکون کے یکگونہ آئینہ کی مشابہت ہو گئی ہے اوسکو شیشہ
بنا مثل مشہور ہے کہ لیلی را بدیدۂ مجنون باید دید **نہ بچے اشک**
تقدیر شعر میری سوزش دل اشک کے دریا سے نہ بجہے گرچہ شعلۂ جوالہ
کو گرداب بنا دے یعنی گرداب بنا یہہ کہ شعلہ جوالہ پہرنے والا ہوتا ہے
ایک جگہ قرار نہین پکڑتا پس اگر دریاے اشک ایسے شعلہ کو گرداب یعنی
اپنے پانی کے زور سے گرداب بنا دے یعنی وہ شعلہ بجہکر پانی کی گرداب
بنجائے تو بہی سوزش دل نہ بجہے گی رعائت گرداب اور شعلہ جوالہ نیز
بلحاظ گردش ہے اور گرداب بنا یعنی شعلہ کا بجہکر بصفت گرداب
پانی ہونا ہے

ردیف الف غزل ۵

اوسے ہمنے کہوج اپنا پتا پایا یعنی آپ کو نیست و نابود کر دیا **جس انسان**
کو یعنی جس انسان کو طالب دنیا اور حریص پایا اوسکے رتبہ کے مساوی فرشتہ

ہین لفظ اَلدُّنیَا جِیفَۃٌ وَّطَالِبُہَا کِلَابٌ **مقدر ہے** یہ تقدیر شعر گریہ سود و زیان مقدر ہے تو ہمنے یا ان نہ کچھہ کہویا نہ پایا مطلب ظاہر **لحد مین بہی** پایا یا نپایا یعنی پاونگا یا نہ پاونگا **سراغ عمر رفتہ** تقدیر شعر اگر سراغ عمر رفتہ ہو تو کیونکر ہو کیونکہ جسکا نشان پا کہین نپایا یعنی عمر رفتہ کا نشان نہین ملتا **رہ گم گشتگی مین** مطلب ہے یہ کہ ہمنے رہ گم گشتگی مین اپنا غبار راہ عنقا بہی نپایا یعنی غبار راہ جو عنقا صفت ہے نپایا یعنی ایسا رستہ ہوا کہ غبار راہ بہی معلوم نہوا صحیح تقریر یہہ ہے کہ اے عنقا تو اپنی گم گشتگی پر کیا نازان ہے کیونکہ ہمنے اس رستہ مین اپنا غبار راہ خود ہی نہین پایا **رہا شیڑہا** یعنی جو شخص نافہم ہوتا ہے وہ ہمیشہ ٹیڑہا ہی رہتا ہے **جہان دیکہا** یعنی اگر کیلا ہوتا یعنی کچھہ بات چیت عرض کرتا **چراغ دل** خلاصہ یہہ کہ چراغ داغ لیکر دل مین ڈہونڈا صبر و طاقت کا نشان نپایا یعنی مجہہ مین صبر و طاقت نہیں

ردیف الف غزل ٦

نام نیون پستی مین یعنی نامحرم عشق کو جب پست سمجھتے ہین اس پستی مین نام عشاق کا نام بالا تر ہوگیا چنانچہ گہرے کنوئین کو پانیکو پاتال کہتے ہین یعنی ایسے پانیکی تعریف تہ کے باعث کرتے ہین ویسا ہی باعتبار بلندی ایکے بہا عتبار عشق بلند ہوگیا **میرے نالون سے** حاصل یہ کہ جب میرے نالون کی سوزش سی سنگ خارا پانی ہوگیا تو وہ کوہ کے چشمو نکا ہر آنسو مطابق ورلی شرارہ ہوگیا خلاصہ شعر یہہ ہے کہ میرے نالون سے سخت پتہر پانی ہوجاتا ہے لیکن محبوب کا دل ایسا سخت ہے کہ اوسکو کچھہ بہی اثر نہین ہوتا اور عناصر کا استحالہ یعنی ایک کا بجا ہوکر دوسرے مین جا ملنا علمی بنا القیاس عنصر کا تغیر ہونا مفرح القلوب وغیرہ مین دیکھو دوسری تقریر یعنی میرے نالون سے جو سنگ خارا پانی ہوگیا تو پہاڑ کی شررے پانی ہوکر آنسو بنکے نکل آئے گویا پہاڑ کو نہایت افسوس ہے اگر وہ رونے لگا ذکر دنیا تقدیر شعر کہ دنیا قفس ہے ہمکو مار الحیات ہوگیا

یہہ سیماب مرکے پہر دوبارہ زندہ ہوگیا خلاصہ یہہ کہ بعد مرگ جسکا ذکر دنیا مین رہا گویا وہ شخص دوبارہ زندہ ہوا اسکی مثال یہ ہے کہ سیماب کا کشتہ دوبارہ زندہ ہوجاتا ہے واضح ہو کہ جملہ فلزات کا کشتہ زندہ ہوجاتا ہے تخصیص ذکر سیماب محض باعتبار بیقراری جو عاشق سے مناسب ہے کیا کہ اور یہہ بہی توجیہ ہے کہ النفس مردہ کو دنیائے غدار کا ذکر مار الحیات کا کام دیتا ہے یعنی اسکو زندہ کرکے پہر اپنی طرف رجوع کرلیتا ہے گویا سیماب کا کشتہ ہوکے پہر زندہ ہوگیا شاعر دنیا کی ہجو کرتا ہے کہ دنیا کا ذکر بہی برا ہے کہ اسی سے ہی عابد اور بادشاہ دنیا کیطرف رجوع ہوجاتا ہے ہین ہی مقام زندگی تقدیر شعر زیر دم شمشیر مگر مقام زندگی ہے جسطرح کوئی دم گذرا ہوگیا رشک سے اوس تقدیر شعر اوس لف کی رشک سے رشک ہی کیا یک خون ہے بلکہ عنبر بہی جلکر سارا سوختہ ہوگیا مطلب ظاہر ظلمت عصیان تقدیر شعر تیری ظلمت عصیان سے گرد حشر شب بنگیا آگ سبزے پر آفتاب دم داتا ہوگیا دی شہادت جب چشم یار نے سرخی سی رنگ شہ کی شہادت دی تو اپنا خون بہا اسکا رنگ آنسو کا راہوگیا یعنی اپنا قتل ہونا جو محبوب کے ہاتھ سے ہوا تہا ظاہر ہوگیا اسلیے کہ محبوب کی آنکھین غصہ کی باعث سرخ نہ تہین بلکہ قتل کے باعث کیونکہ خونی کی آنکھین سرخ ہوجایا کرتی ہین ذوق اس بحر یعنی جہان عمر ختم ہوئی یا جسقدر ہوئی وہی کنارہ ہے

ردیف الف غزل ۲

مین سانحہ مین مصرع ثانی مین یعنی ہو ہی چکا تہا سے مراد مرگیا ہوتا ہے محاورہ اسیطرح استعمال ہوتا جو نہ ہوند تقدیر شعر اگر تیری گلی مین میری زمین کا پیوند ہوتا آدہ دل زیر زمین آسودہ ہو ہی چکا تہا جو خط مین لکہا یعنی جو محبوب نے خط مین لکہا کر تقدیر مجہے میری لوح جبین پر پہلے ہی لکہہ رکہا ہے نے بدرقہ مرگ زندہ جاوید کا ہمیشہ کے لیے محافظ ہوکر تا قدم ہمیشہ ہر مطلب ظاہر کیا ہوتا یعنی میری برائی مین سیہ دشمن کا سخن تیر زہن نشین ہی چکا تہا سو مرگ میرے دوست رسوا ہوجا مجہے سمجہتا نے زرگیا ہوا یعنی کیا خوش تما آیا مطلب کہ کیا ہوتا یعنی

دوستون کا سمجہانا بیفایدہ ہے کیونکہ دشمن کا سخن محبوب کے ذہن نشین ہو چکا ہے پہر کیا فایدہ کیا گرم شرر یعنی جب میں نے حیثیت کھینچ دہو ہی چکا تہا تو تیرے آگے گرم پیش کیا ہوتا جو کچہہ کہ ہوا تقدیر شعر جب ذوق حکم ازلی یوہیں ہو ہی چکا تہا تو جو کچہہ کہ ہے ہوا وہ کسطرح نہ ہوتا یعنی تقدیر پہر نہیں سکتی

ردیف الف غزل ۸

ہم ہیں اور یعنی جب تیرے کوچے کی دیواروں کے سایہ میں بیٹہا ہوں تو ہم سے گنہگاروں کا کام جنت کیا ہے یعنی ہم سے گنہگاروں کا ایسا ماننا ہیں گنہگاروں کا کام محتسب کرے یعنی تیری یاری ہیں کسی دل آزاری کا کچہہ نہیں کیونکہ اگر محبوب محتسب کو ایک جام دیویں تو وہی یار ہو جاتا ہے اتنا تو سوز تقدیر شعر اگر اے بلبل چمن میں سوز فغان ہو تو اتنا ہو کہ خرمن گل کی جگہ انکا رہے ہو یعنی جیسے میں سوز فغان کے محبوب کے سامنے انگاروں کا ڈہیر لگاتا ہوں اے بلبل تو بہی لگا پہر دعوی عشق سزاوار ہے ہوں رنگین تقدیر شعر اگر تجہے فواروں کا تماشا منظور ہو تو ہمارے حلق بریدہ کی رنگینی خونبار ہوں اس شعر میں شرط موخر جزا مقدم ہے گرمانداز تقدیر شعر اے محبوب تیری تیر فرو کشتہ خون ہیں اسلئے سوفاروں کا منہ کہلا رہتا ہے کیا نداز بے سیاہی نہ تقدیر شعر اے ذوق قلم کا کام بے سیاہی نہ چلا کیونکہ سیاہی سے سروسامان روسیاہی ہے یعنی جیسے قلم کا کام بے سیاہی نہیں چلتا اسطرح میرا کام بہی رونے سیاہ کاری سے بہی نہیں چلتا کیونکہ عشق میں بجز رسوائی پردہ دری کے کوئی اور کام نہیں جو بظاہر گناہ ہے

ردیف الف غزل ۹

نالہ اس شور سے مطلب یہ ہے کہ جب فلک کو ہمیشہ قدیم مستغنی المزاج کہتے ہیں اور کسی کی فریاد رسی کا خیال نہیں کرتا اسلئے فلک کے بوجہ طعن پہر اقرار دیا اور اپنا رتبہ آسمان پر بیان کیا چنانچہ دوسرے شعر میں بیان ہے کہ آنکہیں یعنی دیدے میری ہیں جو بہت چہوٹی ہے آسمان دکہائی دیتا ہے اس اعتبار سے انسان کا رتبہ بڑا ہے گو بظاہر انسان چہوٹا ہے روشن اشک تقدیر شعر ہماری آنکہوں سے یہی سمجہائی دیتا ہے کہ اک دن روشن اشک نظر سے گرادیگی یعنی روتے روتے یہ نوبت پہنچے گی کہ آنکہوں میں آنسو نہ ہونگے دوسرا یہہ مطلب ہے کہ اشکوں کی طرح یہ آنکہیں

مجھے بھی کبھی فی السبیل کردینگی یعنی جیسے انگوٹھی کو نکال کر زمین پر پھینک دیا ہے اسیطرح
مجھے بھی پھینک دینگی **کون گھر آئینہ کے** اگر وہ گھر مین خاکساری سے جاوے صفائی
نہ دیتا تو آئینہ کے گھر کون جاتا آئینہ کے گھر جانا اوسکے دیکھنے سے مراد ہے اگر وہ
گھر مین یعنی آئینہ اپنے جرم کو حاصل یہہ کہ آئینہ نے گویا خاکساری سے اپنی صفائی
حاصل کی ہے اسلئے ہر کوئی آئینہ کے گھر جاتا ہے یعنی دیکھتا ہے اسیطرح جو اہل صفا
مین سب کا اونکی طرف رجوع ہے **خوگر ناز ہون** تقدیر اسکا خوگر ناز ہون
کہ مجھے ساغر مے بے چشم نمائی بوسہ لب نہین دیتا یعنی ایسا کبھی نہین ہوا کہ مینے
پیالے کی لب سے لب ملائی ہو اور پیالے نے ناز اوٹھانا اور دھمکایا نہو یا یہہ تقریر کہ مین اسکا
خوگر ناز ہون یعنی ہمیشہ اسکا ناز اوٹھانے اوٹھاتے ایسا ہوگیا ہون کہ ساغر
بھی جب منہ سے لگتا ہے تو پہلے چشم نمائی کرلیتا ہے ساغر کا چشم نمائی کرنا یہہ ہے
کہ پینے والے کا عکس جب اوسمین پڑتا ہے تو ایک شخص اپنی طرف دیکھتا ہوا دکھائی
دیتا ہے **دیکھ کر دیکھنا ہے** تقدیر شعر اے ذوق وہ پردہ نشین دیکھنا ہے
تو دیکھ کہ دیدہ روزن دل سے دکھائی دیتا ہے یعنی بنظر معنوی اگر حقیقی یعنی
باعتبار معرفت لئے جاوین تو تقریر یہہ ہوگی کہ عارفان بالله دیدۂ دل سے
نور جمال حقیقی سے مشرف ہوتے ہین کیونکہ مجاہدہ فی العبادت سے سویدا جو
ایک نقطہ سیاہ دل مین ہوتا ہے وہ عبادت کی برکت سے روشن ہو جاتا ہے
پہر و لیہر گذرنگا جلیس اکسیر کا ظہور ہوتا ہے

ردیف الف غزل ۱۰

جو ول آرزو ایک بیتا تہا یعنی نالہ بنگیا **جوش** تقدیر شعر ہمارے سینہ مین تیر کا تکا
جوہر جوش محبت سے ماہی دریا خون بنگیا یعنی اپنے جوش محبت سے پیکان کو ماہی بنا یا مچھا
اور مضمون مقدر طغیانی کا یہہ ہے کہ پیکان تیر لگا اسکا تیر یا مرغوب الطبع ہوا ہے **پ غم سے بحران**

بالفعل تپ کی بیماری میں ایک سخت تغیر ہوتا ہی صحت و مرض میں لڑائی ہوتی ہے صحت کو بادشاہ اور مرض کو دشمن سے تشبیہ دیتے ہیں اور بدن کو ملک سے بحران کے دن کو جنگ کا دن کہتے ہیں اگر اس روز میں سلطان جو طبیعت ہی دشمن مرض کو ملک سے شکست دیکر نکالدے تو اوسکو بحران جید کہتے ہیں اگر دشمن غالب ہوا اور سلطان کو شکست دی ملک چہین لیا بحران تام ردی نام رکہتے ہیں نعوذ باللہ منہا **اجل** آن یعنی ناز و ادائے محبوب **دیکہنا اے ذوق** لاکہا یعنی سرخی جو کتہہ سے پان میں پیدا ہوتی ہے۔

ردیف الف غزل ۱۱

کسی بیکس کو بیکس وہ جو کوئی ذریعہ اور مددگار نہ رکہتا ہو پس ایسے محتاج کو جو ناتوان اور ضعیف ہو اور آپ ہی مر رہا ہو اگر اس صورت میں محبوب نے مارا تو کیا فائدہ **نہ مارا آپ کو** اکسیر یعنی کیمیاگر نے اپنے آپ کو نہ مارا جو فنا ہو کر خود اکسیر بن جاتا یعنی بقائے ابدی اور معرفت سرمدی حاصل کرتا **خطا تو دل کی** یعنی اگر محبوب کی زلفوں نے شکنین باندہکر دل کو مارا تو کیا مارا یعنی کچہ بہی سزا نہ دی کیونکہ دل کی خطا بہت بار کہا ہے قابل ہی نسخہ بجائے قاتل قابل بہتر ہے **نہیں وجہ قول** دستور ہے کہ جب عہد و پیمان لیا کرتے ہیں تو ہاتہہ پر ہاتہہ مارکر لیتے ہیں پس تقریر ظاہر ہے **ہنسی کے** مطلب یہہ کہ اے بے خبر اگر مثل قلقل مینا[۱۵] قہقہہ مارا تو کیا مارا کیونکہ یہاں دنیا میں ہنسی کے ساتہہ رونا ہے یعنی جو کوئی ہنستا ہے اوسکو رونا بہی حاصل ہوتا ہے اور بجائے روتا ہے رونا یعنی گریہ صحیح ہے **میرے آنسو تو نے** گہر مارا یعنی اے موتی تو نے اگر پانی میں غوطہ مارا تو کیا مارا ظاہر ہے کہ لعل سرخ ہوتا ہے اور موتی سفید پانی میں غرق ہوتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے آنسو جب لعل غرق خون ہیں اسلئے موتی کا آب میں غرق ہونا میرے آنسو کے برابر نہیں

۱۵ قلقل مینا و آواز جو [illegible]

کیونکہ خون اور پانی مین بہت فرق ہے جگر و دل مشار الیہ اوسکا دل ہے باعتبار ضمیر قریب اور اودہر کا جگر باعتبار مرجع بعید مطلب یہہ کہ کیا جانین یعنی مین نہین جانتا ہون کہ دل کو مارا تو کس ادا کے ہتھیار سے مارا ہے اور جگر کو کونسے ہتھیار ناز سے مارا ہے جو دونون زخمی لا علاج ہوگئے ہین آویختہ یعنی محبوب نے دل سنگین خسرو یعنی دل سنگین خسرو پر بہی ضرب اے کوہکن پہنچا امر کا صیغہ ہے اگر تو نے سر کہسار پر تیشہ مارا تو کیا فایدہ کیونکہ خسرو کا دل متاثر نہوا جو فرہاد پر رحم کر شیرین کا دہیان چہوڑتا اور فرہاد کو وصل سے کامیاب کرتا یا مختصر یہہ تقریر ہے کہ اے کوہکن تو نے پہاڑ کو چیرا تو کیا فایدہ خسرو کے دل پر ضرب مار تاکہ تجہے مطلب ملے کیا شیطان یعنی ایک سجدہ کے نکرنے مین شیطان مارا گیا اگر شیطان نے لاکہون برس سجدہ مین سر مارا تو کیا فایدہ حاصل یہہ کہ نافرمانی موجب اس خواری و ذلت کو پہنچانی ہے دل بدخواہ مین آگرا اے ذوق تیر آہ فلک پہ مارا تو کیا مارا کیونکہ دل بدخواہ مین یا چشم بد بین مین مارنا تہا خلاصہ یہہ کہ اگر فلک پہ مارا تو دشمن قایم رہا اگر دشمن کو مارا تو بباعث عبرت اور کوئی فلک کے دہوکہ مین آکر دشمنی عداوت نکرے گا

ردیف الف غزل ۱۲

ہنگامہ گرم یعنی ہستی ناپایدار کا ہنگامہ گرم کرنے کی چشمک یا شرار کا تبسم یعنی جیسے برق اور شرار آنکہ جہپکنے کی دیر مین گم ہوجاتے ہین ویسا ہی ہمارا ناپایداری اسکی ہستی نابود اثر ہوجاتی ہین جو شہید یعنی مین جو لب خندان یار کا شہید ہوگیا تو شہادت کے درجہ کے باعث تیرے مزار پر بہت چراغ جلاتے مین کیا کیا یعنی یہہ چراغ کا ہنسنا اور ہنسنا گلنار آج اور ہیں تیرے قبر پر سب خندان یا شہیدین تو خندہ لب اثر ہی میرا چراغ مرقد کیا گیا ہے نہ ہی ہوا را از دل تقدیر شعر جو دل سے تیغ غبار کا پردہ نہو نورا ز دل یار سے یا رکا

پوشیدہ نہو یعنی محبوب کی ناحق رنجیدگی اتفاق کو مانع ہے ہو یا کہ اونکو
تقدیر شعر یا کہ اونکو خلش کر سے کیا خطر ہو کیونکہ مژگان کے خار کا نگاہ کو کھٹکا
نہین یعنی جیسے مژگان آنکھ کو ایذا نہین دے سکتی ہین ویسے ہی بیگانہ ہون
کو کسی کی تکلیف دہی کا کچھ خوف نہین اس مضمون کا اشارہ محبوب کی
طرف ہے یعنی عاشق صادق کو کچھ خوف نہین مصرع اول اسطرح صحیح ہے
۔ ہو یا کہ اونکو خلش کر سے کیا خطر خلشگر چھپا نیوالا چھپے ہے تقدیر
شعر حلاوت مطلع تلخابہ سرشک کیا پوچھے ہے کیونکہ باغ خلد برین کے انار کا شربت
ہے عین وصل اپکا یعنی عادت مطلب ظاہر آنکھ سوے دریا
در راہ منتظر ہو جیسے مراد ہے دل کی داوٹ وہ پردہ جو خس و
خاشاک اور سے باندہ کر بجاے پردہ استعمال کرتے ہین اور شکاری
بھی ایسا پردہ بنا کر اوسکی اوٹ مین جانور شکار کرتے ہین یعنی چشم یار مژگان سے
دل کی داو گھات مین ہے گویا ٹٹی کے اوجھل شکار کا قصد کرتی ہے حاصل کہ چشم
شکاری اور مژگان بجاے ٹٹی ہے بجھنے کی دل کی تقدیر شعر دل کی
آگ زیر خاک بھی بجھی کی نہیں کیونکہ میری گور پر چنار کا درخت ہوگا چنار ولایت
مین ایک بڑا درخت ہوتا ہے اسکے پتے بشکل پنجہ انسان ہوتے ہین اس
رات کیوقت آگ برستے ہین مطلب ظاہر اسے ذوق ہوشیارہ جو خدا رسیدہ
ہو یہہ صوفیاے کرام کی اصطلاح مین ہے اور اہل دنیا ہوشیار اوسکو کہتے ہین جو دنیا
کے کام مین ہمہ دان ہو پس کہتا ہے کہ اسے ذوق اگر تجھکو ہوش ہے تو دنیا سے
بھاگ جا کیونکہ اس میکدۂ دنیا مین ہوشیار یعنی خدا رسیدہ کا کام نہین واضح
ہے کہ میکدہ مین ہوشیار یعنی با عقل شراب پیکر با ہوش نہین رہتا

ردیف الف غزل ۱۲

مطلع بیگانگی و ناداں یعنی بیگانہ
خلش زخم کرنا اور چبھنا
پلہ و چشم ہونا اور کسی
دل میں تکلیف یعنی
عادت شربتی
تلخابہ یعنی آب تلخ
اسکو دوا یا نی طلب یعنی

حذر ہے خون سے تقدیر شعر ہمارے دل پائمال کے خون سے کیسا حذر ہے
اور وہ دامن سنبھال کے کیسا چلا ہے یعنی باوجود طغیانی خون دل عاشق کی محبوب
ہم گر کے کہڑا ہوا اور اپنا دامن خون سے بچا کر باہر نکل گیا واضح ہو کہ دوسرے
نسخہ مین مصرع اول یون ہے کہ حذر ہے خون سے دل پائمال سے کیسا اور یہی صحیح
ہے اور تقریر مطابق حاشیہ کرین تخجل سے لیگئے مرچ یعنی ٹالا ہر آنکہین نکالکر
یعنی بحالت غصہ کیسا یعنی انجان ہو کر پوچھا کہ کیسا دل تھا جو کوئی ہم مین لیگیا
یا یہ کہ کیسا روان یعنی نہین دیتا ہون نہین ہے جوگی بتقدیر شعر اگر چشم
یار جوگی نہین ہے تو اوسکے گرد مژگان سے بالکے کیسا ہجوم کرتے ہین جوگی جو گھر
مین فقیری بہیس کرتے ہین بالکے بالکا یعنی چیلا اہل اسلام رہنما کو مرشد کہتے ہین ہنود
جوگی علی ہذا القیاس بالکا مرشد کا اور چیلا جوگی کا ہوا کیسا یعنی کسلیے اوسکے اور
کسواسطے ہجوم کرتے ہین حاصل یہ کہ مژگان بہی فدا ہین نمود خال کی تقدیر
شعر اگر زیر ابروے یار خال کی نمود دیکہو تو ہلال کے نیچے کیسا ستارا نکلا ہے
ہمارے عشق یعنی محبت دل کے بارے مین جہگڑا تہا وہ فیصل ہوا اب بعد انفصال
مقدمہ یہ کیسا قصہ اوٹھا ہے یعنی پیدا ہوا ہے شب فراق مین تقدیر شعر اوس مہ
جبین کی شب فراق مین مجہے انجم چرخ آنکہین نکالکیا ڈالتے ہین خلاصہ یہ
کہ مصیبت پر ایک و مصیبت ہے ہزار دم ہین ہزار دم مراد ہزار فریب

ردیف الف غزل ۱۴

مین کہان یعنی پہسلنا بہتر نہین کہ سنگ فلاخن یار سے ٹل جاؤن اور کیا وہ پہر
نیز صحیح ہے سرد مہرون سے تقدیر شعر اے فلک سرد مہرون سے بالا ڈال کہ
مین آگ تخل سرا نعرہ کی طرح جل جاؤنگا یعنی اونکی سرد مہری سے بچا دل اپنا کہتا ہے
چہل یعنی نافرمان خود سر گستاخ ہمیشہ جگرا ضرور یعنی ہمارا دل مچلنا اوسکو کہتے ہین ضد

اگر اڑے کو کہین لیجانا چاہین اور اوسکی مرضی جانیکی نہو تو وہ رو رو کر زمین پر بیٹھہ جائے اور نہ جاوے **جنبش برگ** تقدیر شعر اگراے ذوق باغ جہان مین جنبش برگ صفت کچہہ ہاتہہ آئیگا تو ہاتہہ تو مل جاونگا یعنی جیسے درخت کا پتا ہلتا ہی اوسکو کچہہ حاصل نہین ہوتا ایسا ہی اگر مجکو حرکت یعنی سعی کرنے سے کچہہ حاصل ہوگا تو افسوس مین ہاتہہ ملتا ہوا چلا جاونگا **اس سے تو وہ** تقدیر شعر وہ بیداد اس سے تو اور آگ ہوگیا کہ اب میرا دل آہ آتشین سے سرد ہوگیا یعنی مجہہ سے محبوب اسقدر غصہ مین آیا کہ اوسکی تیزی سے مینے ناامید ہوکر اپنی آہ آتشین کو باعث خوف چہوڑ دیا **سینہ مین بوالہوس** تقدیر شعر بوالہوس کے سینہ مین ہی آبلہ تہا مگر نشتر کا نام سنتے ہی اوسکا منہہ زرد ہوگیا یعنی بوالہوس کو محبوب کی محبت سے سینہ مین آبلہ پیدا ہوا نشتر کا نام سنکر بہاگ گیا کیونکہ اوسکی محبت ہوس کی جہت سے ہتی اسلئے مصائب عشق گوارا نہ کرسکا اور میرا عشق صادق ہے ایسی نشترون کا کیا خوف **لڑنے کو زرد چوسر کی گوٹ** یعنی جیسے چوسر کی زرد مرکر پہر کہڑی ہوجاتی ہے ایسا ہی میرا حال ہے کہ کبہی بار جیتا مرتا ہون **مجنون بہی گرد باد** بگولا گرد ہوگیا یعنی فی الواقع مجنون گردباد کی مانند دشت گرد تہا لیکن جب ہمنے خاک اوڑائی تو مجنون بباعث رشک گرد اوڑانے مین ہیچ اور ناچیز ہوگیا **وان رخ** وان اشارہ بجانب محبوب ہے گل و زرد گلاب کا پہول یان اشارہ بجانب عاشق ہے و یعنی زرد موصوف و صفت مبتدا گل موصوف و صفت خبر یعنی محبوب خوشی کے باعث سرخرو ہے اور مین غم سے زرد ہوگیا **پیر مغان سے** تقدیر شعر اے ذوق پیر مغان کے پاس وہ دارو ہے کہ جس سے اہو مردہ خوانخوار ہوگیا بس حاشیہ کے الفاظ کی تحقیق سے مطالب شعر ظاہر ہے

ردیف الف غزل ۱۶

پانی طبیب بجھا ہوا وہ پانی جو طبیب چاندی کو آگ مین گرم کر کے
پانی مین کئی بار ڈالکر سرد کر کے مریض کو پلایا کرتے ہین اوس مرض کو مفید
ہوتا ہی کہتا ہے کہ طبیب کسلئے ایسا پانی پلاتا ہے کیونکہ ہمارا دل زندگی سے بجھا ہوا
یعنی سرد اور بیزار ہے **کہتے تھے** جیسے آفتاب قیامت کہتے تھے سو وہ اپنا داغ
دل کا چراغ بجھا ہوا نکلا یعنی میرا داغ دل جو آتش عشق سے جلا ہوا ہی آفتاب
قیامت ہے **پھر دل مین** واضح ہو کہ شروع مین آہین گرم ہوتی ہین کثرت
کی جہت سے انجام سرد نکلا کرتی ہین پھر جب آہون سے صبر کیا یعنی آرام
لیکر آہ کو شروع کیا تو پھر گرم ہو جاتی ہین اسلئے ایسا کہا ہے ثانی مصرع
مین بجائے تو پھر بھڑک تو پھر بھڑک صحیح ہے **پہلے نشانہ** یعنی سب سے
پہلے مین نشانہ ہوتا **ہم آپ جل بجھے** یعنی جل کر مر گئے مگر دل کی آگ کو سینہ مین
بجھانہ پایا

ردیف الف غزل ۱۷

جدا ہون ہم یار سے جدا ہون اور رقیب جدا نہ ہون اسمین یہہ بھید ہے کہ اپنا
اپنا مقدر جدا اور نصیب جدا ہے **تری گلی سے** یعنی جب مین تیری گلی سے
نکلا اوسیوقت دم نکل گیا اور یہہ مقام تعجب ہے کہ عندلیب گلستان سے علیحدہ
ہو کر جیتی ہے **جدا نہ درد** اے طبیب اگر میرے اعضا حروف درد کی صورت
جدا ہون تو بھی درد جدائی ہرگز جدا نہو مطلب ظاہر ہے **ہے اور علم** کتب
محبت مین علم و ادب اور ہی ہے کہ وہان کا معلم جدا ادیب جدا ہے یعنی معلم اور ادیب
تعلیم علم سے شاگردون کو علم پڑہا کر اعلی درجہ پہ پہنچاتے ہین کہ جسکے باعث خلعت
تعظیم و تکریم سے پیش آتی ہے اور مدرسہ عشق کے معلم اپنے تلمیذون کو پڑہا کر

خوار اور گرفتار مصائب کراتے ہین کہ شب ستارے شماری اور دن اشک باری مین بسر کرتے ہین چنانکہ مجنون فرہاد وغیرہ کے قصہ سے عیان ہے **ہجوم اشک** اشک کی تشبیہ فوج سے اور نالہ کی مشابہت نقیب سے ہے لطافت شعر یہہ ہے کہ جیسے نقیب بآواز بلند بولا کرتا ہے نالہ بھی بآواز بلند ہوا کرتا ہے **فراق** خلد سے ابتک گندم فراق خلد سے سینہ چاک ہے آہی کوئی غریب وطن سے جدا ہو کرین **جدائی** ای ذوق ہم کس کس کی جدائی کا رنج کرین کہ عنقریب سب ہمسے جدا ہونے والے ہین

ردیف الف غزل ۱۸

رہا **پامال** رہ عشق کی تربت کا نشان پامال رہا جو اوسپر نقش کف پانے تعویذ رکھا یعنی میری تربت کو لوگ اوسواسطے پامال کرتے ہین یعنی تربت پر رستہ بنالیا ہے کیونکہ پہلے محبوب نے قبر پر اپنے کف پا کا نقش بجائے تعویذ رکھدیا یہہ بات صحیح ہے کہ لوگ نشان قدم دیکھکر رستہ چلا کرتے ہین اور یہہ بھی تقریر ہے کہ پامالِ رہ عشق باضافت پامال پڑھا جائے مطلب یہہ کہ پامالِ رہ **عشق** یعنی کسینے عاشق کی تربت بنائی ہی نہ تھی صرف محبوب نے وہان ایک پاؤن رکھدیا تھا اوس پاؤن کا نقش بجائے تعویذ ہے یہہ بھی غنیمت ہوا کیونکہ اسی سے تربت کا نشان رہگیا **تلخکامی کا** تقدیر شعر بعد فنا بھی تلخکامی کا یہہ اثر رہا کہ ہمانے میرے استخوان کو باقی نہ رکھا یعنی کھالیا مشہور ہے کہ ہما کی غذا استخوان ہے اور دوسرا مصرع اسطرح بھی ہے کہ استخوان کو میرے موہنہ پڑھ ہمانے نہ رکھا ۱۲ مصرع کے مطابق یہہ مطلب ہے کہ میری تلخکامی کا مرنے کے بعد بھی یہہ اثر رہا کہ ہمانے میری ہڈیون کو نہ کہایا موہنہ پر نہ رکھنا ہرگز نہ کہانے سے کنایہ ہے **آنکھین دید ار طلب** شعر یہہ ہے کہ قبر پر پھول یا گلدستہ رکھتے ہین اور نرگس

کرتے ہین اور نرگس ایک پہول کا نام ہے جسکو آنکھہ سے تشبیہ دیتے ہین پس کہتا
ہے کہ میری آنکھین جو دیدار طلب ہین قبر مین بھی بند نہین ہوئی گور مین سے نرگس ہوکر
نکل آئی ہین انکو نرگس کا دستہ نہ سمجھین **پی ناواقف** مطلب شعر یہہ ہے کہ
ناواقف کے واسطے راہ بتانے والا چاہیئے جو رستہ چل سکے اور اکثر بوڑہا آدمی ہاتھہ
مین لکڑی رکھا کرتا ہے کیونکہ بباعث ناتوانی بلا مدد چہڑی پیر ضعیف کے واسطے رستہ
چلنا مشکل ہوتا ہے اور بذریعہ عصا چلنا گویا علامت بڑہاپے کی ہے اسواسطے
کہتا ہے کہ دیکھو گور سے آگے عصا نے قدم رکھا ہے یعنی ایسا ناتوان ہوگیا ہون
کہ ہاتھہ مین عصا لیکر چلتا ہون پس یہہ عصا رکھنا اول علامت گور یعنی مرنیکی ہے
اسلئے عصا گور مین جانیکے لئے رہبر ہے **ناتوان بین** وہ شخص جو حالت ضعف
اور ناتوانی مین انسان کو دیکھکر خوش ہو ایسے شخص سے عشاق محبوب سے مراد
لیتے ہین جو عاشق کو زار و نزار دیکھکر خوش ہوتا ہے مطلب شعر یہہ ہوا کہ جب
محبوب نے مجکو بنظر ناتوان بینی دیکھا تو اوسکو میرا بدن بباعث کمال لاغری نظر
نہ پڑا جب میرا بدن بال برابر باریک قبا کے اندر نظر پڑا تو محبوب نے یہہ سمجھا
کہ قبا کی تار لٹکتی ہے اس دہوکہ مین آگیا اگر دہوکہ مین نہ آتا تو کچھہ مونہہ سے بولتا
اور خوش ہوتا اور اوسکو ناتوان بینی کا مقصد حاصل ہوتا یا ناتوان بین سے مراد
حاسد اور رقیب سے بھی ہوسکتی ہے کہ اسکو میرے بال جیسے بدن نے دہوکہ
مین رکھا اور اوسکو خوشی حاصل نہ ہوئی **نہ رکھے خوبی** یعنی جیسے آئینہ
خوبی اور زشتی کا لحاظ نہین رکھتا کیونکہ اوسمین سب کا چہرہ ہیلا برابر نظر آتا ہے
اسیطرح جو اہل صفا ہوتے ہین ہر ایک مہان کی تواضع کرتے ہین خواہ کیسا
ہو **شربت مرگ سے آب بقا** آب حیات مطلب یہہ ہے کہ عشاق
کے نزدیک محبوب کے ہجر مین مرنا قیامت تک کی زندگی سے بہتر ہے

نکلیا مر کے بھی مطلب یہہ ہے کہ حسب وصیت جو میرے سرہانے
قرآن مجید رکہا گیا یہہ غرض ہی کہ قبر مین بہی قرآن مجید کی زیارت سے
مصحف رخسار محبوب کا شوق لاحق حال رہے **بے نشان پہلے فنا سے**
پہلے بے نشان ہو جو تجکو بقا ہو ورنہ اے ذوق فنا نے کسکا نشان رکھا ہی
یعنی مرنے سے اول مرنا چاہیے جو بقا ابدی حاصل ہو اگر یہہ رتبہ حاصل
ہوا تو بتاؤ کہ فنا نے کسکا نام و نشان باقی رکہا ہے غرض کہ جو عشق مین
فنا نہین ہوا اوسکا کوئی نام نہین لیتا دیکہو کہ مجنون فرہاد وغیرہ عشاق کا
افسانہ دنیا مین زبان زد خاص و عام ہے

ردیف الف غزل ۱۹

نشہ دولت بد اطوار وہ جو ملہیات مین مصروف ہو یعنی پہلے بد اطوار
خود شیطان تہا جب دولت کا غرور پیدا ہوا تو شیطان پر ایک اور شیطان
چڑہا حاصل یہہ کہ بد اطوار کے سب افعال شیطانی ہین **مینے دیکہا**
جب مینے مہ نو کو دیکہا تو اوس ابرو کا خیال ذہن میری چہاتی پر خنجر لیکے
آن چڑہا یعنی محبوب کے ابرو کا خیال جو میرے دماغ مین تہا خنجر لیکر مانع
ہوا کہ ایسے ابرو رشک مہ نو کو چہوڑکر کیون اودہر متوجہ ہوتا ہے تلازمات
شعر الفاظ خنجر و ہلال مین بصورت ظاہر ہین ہے اور چڑہنا مین یہہ کہ جب مہ نو
طلوع کیا کرتا ہے تو بتلایا کرتے ہین کہ دیکہو وہ چڑہا **دیکہیے ملت و**
دین باد کے گہوڑے پہ باد باد کا ترجمہ ہے باد کا گہوڑا مراد تکبری اور
رعونت کے گہوڑے پر چڑہکر تیز اور دوا دو آتا ہے کیونکہ باد تیز رفتار ہے
چنانچہ باد نخوت **مصحف رخ** یہہ سونا سر قرآن چڑہا یعنی محبوب کے رخ
کے سنہری رنگ کی التشبیہ ہے کہ شروع قرآن مجید پر خوشنمائی کے لئے سونا

۵ ملہیات مشغلہ
شیطان ہے شیطان

چڑہاتے ہین اس سونا چڑہانے کو لوچ کہتے ہین **جب لڑی** جب تیری
آنکھہ لڑی میرے دل کے سوا فوج مژگان کے موہنہ پر سر میدان کوئی نہ چڑہا
ناز سے تان کے ابروسے تان کے تیر نگاہ ناز سے لگا تیرے قربان
ایسی کمان پر جلد چلہ چڑہا یعنی اے محبوب مین تیرے قربان ہوجاؤن کہ
کمان پر چلہ چڑہاکر اوسمین تیر رکہکر ناز یعنی ادائے محبوبانہ زور سے کہینچکر ایسا
تیر لگا جو جان فدا کرکے منزل مقصود پر پہنچون **اشک آئے نہین**
یعنی ابہی میری پلکون پر آنسو آئے ہی نہین تہے کہ یارون نے طوفان باندہ
کے یعنی جہوٹہی بات بناکے سو نیزے پانی چڑہا دیا یعنی باتین بنانے لگے کہ
فلان شخص اشارہ اکہ سو نیزے پانی چڑہ گیا **حضرت عشق کی سب**
گبر و مسلمان چڑہا یعنی بوجہ چڑہاوہ چڑہا دیتے ہین

ردیف الف غزل ۲۰

تیر چٹکی مین لیا چٹکی دو انگلیون کے سرکو ملاکر کسی چیز کو اوٹہانا یا پکڑنا
اور پیچ دیکر آواز نکالنا چٹکی لینا یعنی دو ناخنون سے ایک عضو کو ایسا پکڑے
کہ اوس جوڑ کو درد پہنچے پس تقریر یہہ ہوئی کہ جب محبوب نے دشمن کے
مارنے کے لئے چٹکی مین تیر لیا تو میرے دل مین رشک کیا کیا یعنی بہت
چٹکیان لینے لگا اور رشک کے باعث دل کو نہایت درد و رنج پہنچا
نام میرا سنکے جمائی تہید مجنون انگڑائیان واضح ہوکہ جمائی اور انگڑائی
سستی اور کاہلی کے سوا غم اور فکر سے بہی آجاتی ہے اسواسطے تقریر یہہ
ہوئی کہ جب میرا نام مجنون نے سنا تو اوسکو جمائی آگئی اور تہید مجنون تہکر انگڑائیان
لینے لگا یعنی ان دونون کو حسرت اور رشک سے غم والم پیدا ہوا کیون کہ
مجنون نے تصور کیا کہ میرا عشق اوسکے برابر نہین اور تہید مجنون کو سوجہا کہ

کہ میری شاخون کی پریشانی اور پراگندگی اوسکے مساوی نہین ہے جو
غنچون کا اے باغبان یہہ جو غنچونکا چٹکنا اونگلیون کی سی چٹک ہے اس
صورت مین یہہ باغ کسکی بلائین لینے لگا واضح ہو کہ بعض مرد و عورت جب
بچّے بچی کو کھلایا کرتے ہین تو پیار کے وقت چٹکیان بجا کر محبت کے الفاظ
بولا کرتے ہین اسکو بلائین لینا کہتے ہین اور ہندوستانی عورات کی عادت ہے
کہ جب کسی اپنے سے چھوٹے سے ملتی ہین تو اپنے دونون ہاتھون کو اوسکے
منہ پر پھیر کر اونگلیون کو پشت کی طرف سے کنپٹیون پر رکھہ کر دباتی ہین
اور اوسوقت اونگلیون کی جڑ سے چٹ چٹ آواز نکلتی ہے اسے بلائین
لینا کہتے ہین تو شاعر کہتا ہے کہ غنچے جو چٹکتے ہین او ر ویسی آواز نکلتی ہے
تو گویا باغ کسکی بلائین لیتا ہے پس یہہ کسکی بلائین لیتا ہے پس گویا
عاشق باغبان سے دریافت کرتا ہے کہ یہہ جو اسوقت غنچے اونگلیونکی چٹک
جیسے کھل رہے ہین اس صورت مین یہہ باغ کسکی بلائین لیتا ہے اس کلام
کا نتیجہ یہہ ہے کہ محبوب کا اتفاق باغ کی سیر کے واسطے ہوا تھا عاشق نے
غنچون کو شگفتہ ہوتے دیکھکر باغبان سے دریافت کیا تھا چنانچہ مضمون
مذکورہ شعر مسطورہ مین ادا کیا کہ محبوب کی بلائین باغ غنچون سے لیتا ہے
جس نے کی بیعت ۵۲ سبو پیر مغان الفاظ کی تحقیق سے مطلب ظاہر ہے
تیز جو کرنے لگا فسان ۵۳ مطلب یہہ ہے کہ جب محبوب عشاق پر تیغ نگاہ
تیز کرنے لگا یعنی غصے کی آنکھون سے دیکھنے لگا اور اوسوقت غصہ کی حالت
مین جو آنکھون نے پھرنا شروع کیا تو گویا آنکھونکا پھرنا تیغ نگاہ کے لیئے فسان
ہوگیا **حسن سے** ہے تقدیر شعر جو یعنی جب گلگیر منہ مین شمع کی زبان لینے لگا
تو حسن سے تادل آہن بھی گرم اختلاط ۵۴ ہے یعنی معشوق کے سامنے جو شمع روشن

تہی اوسوقت گلگیر جو شمع کے منہ کو کاٹتا تہا محض بخیال محبت محبوب
اس خدمت مین موجود تھا یا اسلئے تراشتا تہا کہ شمع خوب روشن ہو اور
محبوب کے حسن کو دیکھکر نوریاب ہوکر مسرور رہو حاصل یہہ کہ جب حسن کی
جہت سے آہن کے دل تک اثر محبت ہی تو اسلئے آہن بہی ایسی شرف خدمت
مین ہوشیار رہے اوصحیح تقریر یہہ ہی ہے کہ حسن کا اثر لوہے کے دل تک
بہی ہے دیکہو شمع جو ایک خوشنما اور خوبصورت چیز ہے گلگیر جو لوہے کا ہے
وہ بہی اوسکے حسن کے سبب اوسکی زبان چوستا ہی اور محبت کرتا ہے **موت**
اوسکو تقدیر شعر جو تیرا بیمار غم یون ہچکیان لینے لگا خدا جانے اوسکو موت
یاد کرتی ہی کہ گور کاف بیان بجائے عطف ہے یعنی یا گور مطلب ظاہر اور ہندوانی
عورات مین مشہور ہے کہ ہچکیون کا سبب کسی دوست کا یاد کرنا ہے **رات**
لو تقدیر شعر لوا ے ذوق کہ رات اوسکی نوک مژگان کا خیال میرے تن پہ ہر
مو سے کار سنان لینے لگا لو اردو مین اسکے معنی کلام کرنیکے وقت کسیکو اپنی
طرف متوجہ کرنے کے ہین جو متکلم کیطرف تعلق خاطر کرنے اور لو کے معنی اور
بہی ہین لیکن یہان یہی مراد ہی جو لکہا گیا سنان بہالا نیزہ مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۲۱

پہونچا آب تیغ آب تیغ سے مراد چمک اور تیزی ہے ظاہر ہے کہ جو کوئی
بیمار ہوتا ہے صحت پانے کے بعد غسل کیا کرتا ہے اسکو غسل صحت کہتے ہین
اور عاشق کی بیماری مفارقت محبوب اور عشق مین جو مصائیب لاحق ہوتی ہین پس
کہتا ہے کہ اے دل آب تیغ قاتل تا بسر پہونچا اچہا ہوا یعنی خوب ہوا کہ اس پانی
سے ہجر محبوب سے مخلصی ہو لی اب اے دل جب تو نے زخم مفارقت سے رہائی
پائی گویا تو اچہا ہوا یعنی صحت یاب ہوا اسلئے چاہیئے کہ تو غسل لے تے تو غسل کر

یعنی تو غسل کرے کم ہوا وس یعنی خنجر کی تیزی کم ہو کیونکہ ہمارا حلق کاٹکر
خون سے تر کر دیا یہہ تر کرنا بہت اچہا ہوا کیونکہ یہی مقصود تہا کہ محبوب کے
ہاتہہ سے مارا جاؤن آرہیگا دشت مین تقدیر شعر اے لیلی جو مجنون
سوکہکر کانٹا ہوگیا ہے تو تیرے ناقے کے کام دشت مین آرہیگا اچہا ہوا
کانٹا مراد لاغر کیونکہ لاغر کو کانٹا ہوگیا ہے کہا کرتے "مین ناقے کے کام دشت
مین یعنی ناقے کی خدمتگاری مین آرہیگا یعنی مجنون کا کام انجام اور تمام ہو
جائیگا یہہ بات واضح ہو کہ کام مین آنیسے مراد ہلاکی ہے ہوا کرتی ہی اور جو کانٹے
سے مراد خوراک ناقہ خیال کیا کرے تو یہہ درست نہین کیونکہ ناقے کی خورش
سوکہے کانٹے نہین تقریر وہی ہے جو لکہی گئی لیکن شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے قول
سے کانٹا ہی خوراک ہے چنانچہ فرمایا کہ بیچارہ خار میخورد و بار میبرد مطلب یہہ ہے
کہ چونکہ وہ کانٹا ہوگیا ہے اور اونٹ کی خوراک کانٹا ہی ہے گو سوکہا ہو یا تازہ
اوسکے کام آجائیگا مطلب ظاہر ہے روز کہتا تھا روز کہتا تہا اسکا فاعل
دل ہے اوس نے محبوب نے تو آن یعنی نمک مطلب ظاہر سنکے مجنون نے
شوریدہ سر- دیوانہ اور سودائی سے مراد ہے اچہا ہوا یعنی عشق مین بدرجہ اعلی
بڑہ گیا بندہگیا اوس جبکہ اوس موئے کمر کا مضمون بندھگیا تو مضمون مین
دقت ہو گئی یہ یعنی لیکن شعر اچہا ہوا یعنی خوب بنا بندھگیا مراد طیار ہوگیا اور
لفظ بندھگیا کمر کے مناسب حال ہے کیونکہ کمر کو باندہ کر کار کیا کرتے ہین دقت
بمعنی باریکی مجازا تکلیف یعنی جب محبوب کی کمر کی تعریف مین شعر لکہا تو مضمون
مین دقت ہو گئی یعنی مضمون مین ایسی باریکی ہو گئی کہ اوسکا مضمون سمجہنا مشکل
ہو گیا پس جب شعر کا مضمون معلوم ہوا تو کمر محبوب کیونکر معلوم ہو اور نظر مین
آسکے مجہکو صدقے تقدیر شعر اگر تیرا مزاج بدمزا ہے تو مجہکو صدقے کر کیونکہ

یہہ تونے ادہر صدقے دیا اودہر اچہا ہوا بدمزا بیمار صدقہ خیرات یہہ سے مراد
عاشق ہے واضح ہو کہ جب کوئی بیمار ہوا کرتا ہے تو صدقہ دیا کرتا ہے یعنی کہتا ہے
کہ اگر محبوب بیمار ہے تو عاشق کو خیرات کردیو کیونکہ جسوقت ادہر عاشق کو بجائے
صدقہ دیا گیا ادہر محبوب فی الحال اچہا ہو جائیگا **ہاتہہ تو ہلکا** تقدیر شعر
یار کی شمشیر کا ہاتہہ تو ہلکا پڑا تہا پر یعنی لیکن میری بختقسمت سے کارگر اچہا ہوا
یعنی کاری زخم لگا **کہنچ گیا** تقدیر شعر میری طرف سے اوس دلبر کا دل اور
کہنچ گیا واہ واجذب محبت کا اثر اچہا ہوا **قتل کرتا ہے** تقدیر شعر برا استعمل
سے یہہ کہنا قتل کرتا ہی کہ لواب تو اچہا ہوا کہ لہو سے دامن ہی تر ہوا **نامہ بر**
جاتا تقدیر شعر اے جان حزین نامہ بر جاتا ہے تو ہی جلدی چلی جا درست کر
کیونکہ تیرے ساتہہ ہمسفر اچہا ہوا مطلب ظاہر اور یہہ صحیح تقریر ہے یعنی اے
نامہ بر اگر تو جاتا ہے تو جلدی جا میری تو جان ہی چلی دیر نکر تیرے ساتہہ ہمسفر
یعنی میری جان حزین اچہا ہوا **آئینہ خانہ مین** عالم کے آئینہ خانہ مین یہہ
مثال سمجہے تا تجہے جانین کہ یہہ صاحب نظر اچہا ہوا خلاصہ یہہ ہے کہ شیشہ
مین جیسی صورت ہوگی ویسی ہی نظر پڑے گی جہان مین یہی مثال ہے کہ
اگر نیک آدمی ہے وہ جسکو دیکہیگا نیک نظر سے دیکہیگا اور جو برا ہوگا اوسکو سب
برے معلوم ہوتے ہین چنانکہ اس شعر کا بیان یہہ دوسرا شعر ہے **ہے برا**
توہی اگر تجکو برا نظر آیا تو توہی برا ہے اگر تجہے اچہا معلوم ہوا تو توہی اچہا ہے
مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۲۲

وہ مست ناز شیشہ یعنی آئینہ حلب شہر کا نام ہے اس شہر کا آئینہ مشہور
ہے چنانکہ آئینہ حلبی کرکے مشہور ہے اس شہر مین لوہے کا آئینہ خوب بنتا ہے

تجہے کہتے ہین اور شعر مین یہہ مثال سے مراد شعر ثانی ہے کیونکہ یہہ دونون شعر قطعہ بند ہین ۱۲

نوید اے تشنہ تو یہ خوشخبری تشنہ کامی بارے **تامل کیجیو** اے ذوق تامل کیجیو کہ دیکھیے تپیدن کیا ہو کہ قاتل کو اب تک ذبح کرنیکا ڈہب نہین آیا مراد یہہ کہ اے ذوق دیکھا چاہیے کہ کسقدر تڑپنا ہوتا ہے کیونکہ قاتل کو ابتک ذبح کرنیکا ڈہب نہین آیا صاف مطلب یہہ ہے کہ تامل کر یعنی ٹھہر دیکھہ کیا ہوا یہی تو اوسکو قتل کا ڈہب ہی نہین آتا کیا جانے تڑپا کر مارے یا جلدی سے سر جدا کردے اور تڑپنے کا مزا بالکل نہ آئے

ردیف الف غزل ۲۳

عبث جان منتظر جان منتظر ہونا یہہ عبث ہے کیونکہ وہ شوخ کب آیا یعنی نہین آویگا اگر جہلم کو بہی آیا تو ہم جانینگے اب آیا مطلب ظاہر **نوشتہ سے** یعنی تقدیر سے اک حرف بہی بیش و کم نہوا کیونکہ جو تقدیر نے پیشانی پر لکہا تہا وہی سب پیش آیا **برنگ غنچہ** اس گلستان مین خونین دل تنگ بر غنچہ کیا ہنسنے گر اک تبسم زیر لب آیا تو منہ مین خون بہر آیا یعنی عشاق کو دنیا مین کسیطرح اسباب عیش مہیا نہین **وہ آئین** یعنی وہ آئین یا نہ آئین اون سے رنجیدہ دل نہین ہون مگر یہہ رنج ہے کہ اونسے بے سبب کیون رنج آیا یعنی بلا سبب محبوب نے رنج کیون کیا **لگائی زلف کو** رہ تو سہی او بے ادب یعنی کہڑا رہ مطلب یہ ہے کہ جب شانہ نے انگلی زلف کو لگائی تو دل نے پکار کر کہا کہ یہان کہڑا رہ کیونکہ مین آیا یعنی مین آتا ہون اور اس گستاخی کے عوض تجھکو اگر بتاتا ہون **مین اپنے ذوق** مین اپنے ذوق کے قربان ہون کہ محبت کی مستی مین جب آیا ہون تو بے طلب آیا ہون حالانکہ کسی نے نہین بلایا مطلب ظاہر

ردیف الف غزل ۲۴

اوتارا تو نے ارے تو نے تو اس شامت کے مارے کا تن سے سر اوتارا
مین سر سے تنکا اوتار نیکا احسان مانون تقریر یہہ کہ جو شخص میرے سر سے تنکا اوتار
دیتا ہے تو اوسکا مرہون احسان ہوتا ہون اور تو نے میرے تن سے سر اوتار دیا
کیونکر ممنون احسان ہنون جو اصل مراد کو پہنچا ہون **ستارے دیکہکر**
تمہارے گوشوارے کا موتی دیکہکر ستارے کہین کہ ہمکو یہہ نور اس ستارے کا صدقہ
ملا الفاظ کی تحقیقات سے مطلب ظاہر **جسے کہتے ہین** ازل جبکا شروع ہنو ابد جسکی
انتہا ہنو اس کنارے کا ادس کنارے کا دریا کے گذر کی دونون طرف سے مراد ہے
خلاصہ یہہ کہ جب بحر عشق کے دونون کنارے کا ابتدا اور انتہا نہین لہذا عاشق
گرداب بلا مین مبتلا رہتا ہے **ملے اکسیر گر** گر اس کشتے و خون سے اکسیر
ملے تو مین ہرگز نہ لون کیونکہ میرے مذہب مین پارے کا کشتہ کرنا خون کرنا ہے
واضح ہو کہ کیمیاگر پارے کے کشتہ سے اکسیر بناتے ہین عاشق کہتا ہے کہ مجھکو اکسیر کی
کچہہ ضرورت نہین کیونکہ میرے مذہب مین پارے کا مارنا بھی خون کرنا ہے
شہ پکڑین حضرت خضر اور الیاس دریاؤن پر متصرف ہونا مشہور ہے مطلب ظاہر
میری منزل مین وہ مہوش ماہ سریع السیر ہے اور اوسکا دشمنون کے گھر
مین قطب تارے کا خواص ہے واضح ہو کہ تارے دو قسم ہین ایک کو سیارے
کہتے ہین اور دوسرے کو ثوابت سیارے وہ جو کہ گردش مین ہین ثوابت وہ جو
میخ کی مانند ایک ہی جگہ جڑے ہوئے ہین اور سیارون کے لئے منزلین معین
ہین جو اون منازل کو رات دن طے کرتے ہین سب مین سے چاند تیزرو
ہے قطب بہی ثوابت مین سے ہے عاشق کہتا ہے کہ میری منزل مین سے
محبوب چاند کی طرح جلد نکلجاتا ہے اور میرے دشمنون کے گھر مین قطب
تارے کا خواص رکہتا ہے یعنی الیسا دل لگا کر بیٹھا ہے کہ وہان سے ہلتا

قصد نہین کرتا **سر راہ فنا** مین سر راہ فنا مین مہیائے سفر ہون لیکن
برنگ اشک مژگان اک اشارے کا منتظر ہون عاشق گویا ہے کہ مین
اب مرنے کی تیاری مین ہون لیکن جان کے قبض ہونے مین اتنی دیر ہے
کہ جبوقت محبوب نے اک اشارہ کیا اور یہی میرا مقصد ہے جب یہہ مقصد
حاصل ہوا تو اوسی وقت روح قبض ہو جائیگی اور اشک کی تشبیہ اک اشارہ
اسلئے ہے کہ اشک ایک ایک قطرہ مژگان سے ٹپکا کرتا ہے **خریدار
اوسکی** چھڑک کر چھڑکنا بکسر اول و بفتح رائے مہملہ فارسی مین آب پاشیدن
اور آب زدن کے معنی ہین اور خشک شئے کو انگلیونکے سرسے پکڑ کر گرا دینا اسکو
بھی چھڑکنا کہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ خدا یتعالے کی رحمت جنس عصیان کی
خریدار ہے یعنی جو کوئی گناہ کی باعث ڈر کر روتا ہے اوسکی رحمت گناہ کو عفو کرتی
ہے پس کہتا ہے کہ مین جنس عصیان کو گریہ سے چھڑک کر **نفع** بیچتا ہون
اور گریہ سے یہہ کلمہ مربوط بمصرع ثانی ہے یعنی گریہ سے چھڑک کر بیچتا ہون واضح
ہو کہ بعض اشیا کو پانی چھڑک کر بیچا کرتے ہین اس نیت سے کہ گران وزن
ہو جائے چونکہ گریہ کا بہت درجہ ہے اسلئے شاعر نے یہہ مضمون ادا کیا
ڈھلکتا ہے مثال ڈہلکنا بفتح اول و لام و سکون کاف اسکے معنی فارسی
مین ریختہ شدن رقیق چیز کے ہین مثل پانی اور سوا اسکے جو پتلی چیز ہو اور بضم اول
بمعنی غلطیدن یعنی لڑہکنا اور لڑہکانا لازمی اور متعدی دونون کے آتے
ہین یہان بفتح اول سے مراد ہے منکا یعنی تسبیح کا دانہ اور منجی کو بھی کہتے ہین
استخارہ لغت مین خدا سے بہتر چاہنا اور اصطلاح مین غیب سے آگاہی ڈہونڈنا
اہل سنت والجماعت کے نزدیک استخارہ کے کئی دستور ہین مختصر یہہ ہے کہ دعا ئے
قنوت یا اور کوئی دعا پڑھکر سو رہنا جو کچھ ہونا ہوتا ہے خواب مین معلوم ہو جاتا ہے

اور شیعہ اسطرح استخارہ کرتے ہین کہ پڑھنے کے بعد آنکھین بند کرکے تخمیناً تیسرا حصہ تسبیح کا دو انگلیون سے پکڑ کر اوسجگہ سے امام تسبیح تک دو دو منکے کی طرح کرتے ہین پہر آخر مین اگر ایک دانہ رہا علامت نیک سمجھتے ہین اگر دو رہجائین علامت بد جانتے ہین تقریر مطلب یہہ ہوا کہ میرے من کا یعنی جی کا دانہ مثال دانہ تسبیح کیون ڈھلکتا ہے کیونکہ جب دنیا سے انجام سفر ٹہرا تو استخارہ کا کیا کام ہے جو دعا پڑھکر تسبیح سے استخارہ کرون یعنی جب محبت محبوب مین فنا متصور ہے تو استخارہ کی کیا ضرورت ہے صحیح تقریر یہہ ہے کہ ڈہلکنا بالفتح کسی چیز کا ڈھیلا ہوکر لٹک پڑنا ہے اور منکا ڈھلکنا محاورہ مین جان کنی کے وقت گردن کے فقرات سست ہوجانے کے سبب لٹک آنے اور سنرخرہ بولنے کو کہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ مرنے کے وقت تسبیح کے دانے کی طرح گردن کے فقرات کیون ڈہلک جاتے ہین اور اس ضروری سفر مین استخارے کا کیا کام ہے **فقط تار نفس** تار نفس سانس سے مراد ہے خط الکلیر جسمین صرف طول ہو عرض او رعمق نہو جادہ رستہ اور خط جادہ یعنی رستہ چلنے کی ایک ڈنڈی جیسے سڑک یعنی اے ذوق تار نفس کا خط جادہ کافی ہے اور پئے عمر روان گذار یکا رستہ اور کیا چاہئے یعنی یہہ جو سانس کی آمد و رفت اندرونی بیرونی ہے یہی علامت موت کی ہے انجام سانس ختم ہوکر انسان مرجاتا ہے اگر عشق مین مرنا ہو تو اس سے اور کوئی رستہ بہتر نہین ہے کہ عشق مین سانس کا رستہ ختم ہو

ردیف الف غزل ۲۵

نالہ ہے اون اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ یہہ کام قاصد کا تہا کہ میرے احوال ہجران کا حال محبوب کے پاس پیغام لیجاتا لیکن میرا نالہ جو ایک تیر ہے

ہے اسنے قاصد کا کام اختیار کیا ہے یعنی قاصد نے نالہ کا حال بیان کرتا تھا
خود نالہ ہی محبوب کے پاس جاکر دردِ جدائی کا حال بیان کیا کرتا ہے **پنجۂ شانہ**
کو حاصل یہہ ہے کہ ظاہر ہین شانہ کے فقط دندانے ہوتے ہین اون مین
ناخنون کی صورت نہین باوصفیکہ شانہ ناخن نہین رکہتا تسپر بہی زلف اور بالون
کی گرہ کشائی کرتا ہے اگر شانے کے ناخن بہی ہوتے تو صفائی زیادہ کرتا
خلاصہ یہہ ہے کہ جسکے لئے یہہ رتبہ ہو کہ مطالب اور مقاصد خاص و عام کی گرہ
کشائی کرتا ہے فلک اوسکے مخالف ہے[۵۸] **خاک آئینہ سے** ایسے محل مین
لفظ خاک تحقیر کے لئے بولا جاتا ہے سب سے اول سلطان سکندر نے آئینہ بنایا
ہے مطلب ظاہر **نہین گوش شنوا** ہر برگ ہے یان نغمہ سرائی کرتا اسکی
ثبوت مین یہ کلام ہے۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورق دفتریست
معرفت کردگار ٭ مطلب ظاہر **بند آنکہین کئے** مطلب یہہ ہے کہ جسطرح
تیرا قدم بلا لحاظ گورستان وغیرہ مین پڑتا ہے اور تجہکو ذرا خوف خدا نہین
دیکہہ تیرا ہی قدم تجہکو چشم نمائی کرتا ہے کہ ایک روز تجہہ پر سے بہی اسیطرح
لوگ گذر کرینگے **سوز دل** انسان کی طبیعت کا یہہ خاصہ ہے کہ وقت
مصیبت رو کر صبر حاصل کیا کرتا ہے اگر اشک جاری نہون تو دل منقبض
رہا کرتا ہے پس کہتا ہے کہ میرے سوز دل کو اشک بجہاتے تھے یعنی رونے کے
باعث صبر آجاتا تہا اب دل مین پانی باقی نہین رہا جو آنکہونسے اشک جاری
ہون بعد ازین جو بجائے اشک خون جگر کارروائی کر رہا ہے یہی غنیمت ہے
بیٹھہ رہئے تو اگر بیٹھہ رہئے تو آرام کی جائے قفس عجب ہے پر ہمین شوق
رہائی بیچین کرتا ہے **ذوق اوس** اے ذوق جب اوس پائے نگارین کا
وصف نگار[۵۹] ہے اسلئے کاغذ کو اشک خونی سے حنائی کرتا ہے واضح ہو کہ

اکثر خوشنویس کاغذ کو حنائی کرکے بھی کتابت کیا کرتے ہین پس کہتا ہے کہ مین محبوب کے عشق مین جو اشعار وصف محبوب مین تحریر کرتا ہون پہلے اشک خونی سے کاغذ کو رنگ دیکر لکھتا ہون کاغذ رنگین کرنے سے یہہ مناسبت ہے کہ محبوب کے پاؤن رنگین ہین اونکی وصف بہی رنگین قرطاس پر مناسب ہے

ردیف الف غزل ۲۶

کہے ہے مرغ دل مرغ دل کہے ہے اے کاش مین زاغ کمان ہوتا کرتا اوسکی شاخ کمان پر میرا آشیان ہوتا تقریر یہہ کہ بوجہ حسرت کہتا ہے کہ کوئی صورت وصال یار کی متصور نہین کاش اگر میرا مرغ دل زاغ ہوتا تو دلربا کی کمان پر تصویر ہی ہوجاتا اور اس ذریعہ سے اوسی شاخ کمان پر میرا آشیان ہوتا لیکن افسوس کہ یہہ بہی حاصل نہ ہوا **عزاداری مین** یہہ چرخ کسکی عزاداری مین ماتمی جامہ ہے کہ خط کہکشان جیب چاک کی صورت ہوتا ہے حاشیہ کی تحقیق سے مطلب ظاہر **نہ رکہتا**

گر نہ رکہتا مونہہ پہ دانہ یہہ مریض غم ٭ مگر تیرا میسر بوسۂ خال دہان ہوتا ٭ اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ خواہ مجھکو دانہ کہانیکو ملتا یا نہ ملتا مگر تیرا بوسہ خال دہان بجائے دانہ میسر ہوتا کیونکہ تمنائے عاشق یہی ہے **جو روتا کہولکر جو** یعنی اگر عاشق تنگنائے دہر مین جی کہولکر روتا تو فلک پر بہی جوئے کہکشان مین خون روان ہوتا حاصل یہہ کہ عاشق کو استعداد صبر ہی سے جو جی کہولکر نہین روتا ہے د الاطغیانی خون عاشق کی آسمان تک پہنچی **بگولا اگر نہوتا** وادی وحشت اس شعر مین مجنون سے یا تو عاشق سے مراد ہے یا یہہ عاشق مجنون سے باہم ملکر عشق کی مصائب بیان کرتے ہین پس کہتا ہے کہ اے مجنون اگر ہماری وادی وحشت مین بگولا سر پر ہوتا تو ہمسے سرگشتون کی تربت پر گنبد کہان ہوتا حاصل یہہ کہ لوگ تربتون پر گنبد بناتے ہین ہماری قبر پر بگولے کا گنبد ہے کہ ایک علامت

عشق کے ماروں کی ہے **تیرے خونی جگر کی** خونی جگر حاصل یہہ کہ اگر
عاشق کی قبر پر سبزہ اوگتا تو مژگان کی یعنی جیسے زندگی مین مژگان سے خون
ٹپکتا تہا قبر مین بہی اوس مژگان کے خون کے اثر سے سبزہ سے بہی خون چکان
ہوتا **نکرتا ضبط** ظاہر ہے کہ گھڑیال کا کٹورا ایک گھنٹے کے بعد پانی مین ڈوب
جایا کرتا ہے پہر گھڑیالی گھڑیال بجادیا کرتا ہے تقریر ظاہر

ردیف الف غزل ۲۷

جو چشم کہ بے نم چشم بے نم سے وہ چشم مراد ہے جو عشق کے باعث روتی نہ
بے داغ یعنی جسکو سوزش عشق نہو **تاثیر محبت** عمل دو قسم ہے یعنی حب اور بغض
عمل حب اس سے محبت مین گرفتار کر لیتے ہین اور بغض سے عداوت ڈالدیتے ہین
یا رب یہ یعنی محبوب پر **فرقت** سے نکل جائے تو اچہا یعنی مرجائے تو اچہا **آج**
کہے ہے خنجر الخ محاورہ مین لہو پینا اور حلوا کہانا ایک قسم ہے یعنی اگر تو فلانا
کام نکرے تو ہمارا ہی لہو پیئے یا ہمارا ہی حلوا کہائے قسم اسطرح کہ اگر کام نکریگا تو
اوسکو اسکا لہو پینا پڑے گا پس گلوئے مقتول خنجر قاتل سے کہتا ہے کہ تو قاتل قتل
کرنے لگا ہے اگر تو کمی کرے تو ہمارا ہی لہو پیئے **پہنچا گردن** ہائے کلمہ ہے کہ
مصیبت کے وقت بولا جاتا ہے کہتا ہے کہ میرا دست آرزو ٹوٹکر میری گلےمین
پڑگیا اور گردن جانان تک نہ پہونچا **بر رنگ آئینہ** اصل مین آئینہ زنگ
کی تشبیہ تیغ کی صفائی پر دیا کرتے ہین یہان چشم پر آب کی آئینہ سے تشبیہ دی
ہے کیونکہ اصطلاح مین آئینہ پر جو سیماب پہیرتے ہین اوسکو پانی دینا کہتے ہین اور
آنکہو مین پانی کا ہونا ظاہر ہے اور آئینہ مین سے پانی نہین نکلا کرتا ہے اسلیئے
کہتا ہے کہ آئینہ کی طرح چشم پر آب سے پانی نہ گرا اس پانی نہ گرنیسے میرا پاس آبرو
کیا کیونکہ اگر رو دیتا یا تو مین بیصبری کے باعث عشاق مین ضرب المثل ہوتا یا میرا

سلہ خونی جگر عاشق سے مراد ہے

پردہ اور محبوب کا پردہ فاش ہوجاتا ہمیشہ مین ہون رام معنی فرمانبردار کے ہین اور رام کے لفظ کے لاتے مین یہہ لطافت ہے کہ رام مین رم کا بہی لفظ ہے رم کے معنی غزال و پلنگ وغیرہ حیوانات کے بہاگنے کے ہین

ردیف الف غزل ۲۹

نہوا آب اس شعر کا یہہ مطلب ہے کہ جوکہ آب شہادت سے تر نہوا گویا وہ دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا ایسے میرے اعتقاد پر جب وہ قاتل مستعد قتل ہوا تو ہائے اوسکے ہاتہہ خنجر **نہوا جل گئے مین** واقع ہوکہ محاورہ مین جب کسی بات کے ہونیکی تاکید کرتے ہین تو کہتے ہین کہ فلان بات ہوہی پر ہوئی عاشق کہتا ہے کہ مین تو آتش عشق سے جلکر خاک ہی ہوگیا مگر میرا دل بیقرار ہی رہا یہہ ایسا سیماب ہے کہ کسیطرح کشتہ نہوا **ہے تیرا** **اوسکو** مصرع ثانی مین بجائے دیوانہ ویرانہ صحیح ہے مطلب ظاہر ہے **صبا جامہ** سے باہر ہونا کمال خوشی سے مراد ہے اور حباب کا جامہ سے باہر ہونا یعنی پانی سے باہر اونچا ہوکر بصورت خود ظاہر ہونا ہے **خون کرہا** دوسرے مصرع کے معنی بقاعدہ استفہام کے کرین **عشق** یہہ معجزہ **شوق** کے معنی یہہ ہین کہ سر کٹ گیا لیکن گفتگو اور کلام کرنے سے باز نہ آیا دوسرا بہی مطلب ہے کہ عشق کی تپش سے خون جل گیا ہے اور تیغ ستمگر سے سر کاٹنے کے بعد اوسکی گردن سے جلا ہوا اور سیاہ خون باریک رگون سے جو نکلا تو بالون کیطرح معلوم ہوا پس کہتا ہے کہ یہہ کیسا معجزہ ہے کہ سر تو کٹ گیا اور گلے سے بال نکل آئے **بعد مردن بہی** چشم فتان فتان بالفتح و تشدید فوقانی فتنہ انگیز اور چشم فتان یعنی چشم فتنہ انگیز دلربا کی آنکہہ سے مراد ہے **غزالان** چونکہ محبوب کی چشم کو غزال کی چشم سے تشبیہ دیتے ہین اسلئے وقف غزالان

کہا کیونکہ عاشق کو غزال پسند ہین **پستۂ قندی** مطلب یہہ کہ وہ لعل لب
یعنی معشوق کی لب غیر کے کلام مین بمنزلہ پستۂ قندی ہے اور میرے حق مین سنگ
زیر دندان ہے یعنی غیرون سے نہایت شیرین کلام اور گرم محبت ہے اور مجہہ سے
سخت گو اور تلخ مزاج ہے **بندہ سکانہ** دستور ہے کہ کال فکر مین انسان ٹہوڑی
کے نیچے ہاتہہ رکہکر متفکر ہوا کرتا ہے حاصل یہہ کہ مین فکر مین حیران ہوگیا اور
مضمون نہ بندہ سکا یعنی محبوب کا دہن اسقدر تنگ ہے کہ فکر مین نہ آسکا
جاہل سنکر بوجہل جسکو ابوجہل کہتے ہین رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم سے سخت عداوت رکہتا تہا وہ بوجہل کفر کی حالت مین مرکر جہنم مین داخل
ہوا چونکہ ابوجہل مین لفظ جہل بہرا ہوا ہے اسی جہل کے اثر سے ایمان سے بہرہ ور
نہوا جہولت ایسی بری شے ہے کہ جسکے باعث آدمی معجزہ اور کرامت اولیا سے
منکر ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہا **پانوکب نکلے** واضح ہو کہ کبہی ایسا اتفاق
پڑتا ہے کہ سوار گہوڑے پر سے گر پڑتا ہے اور رکاب کے اندر پاؤن پہنسر
جایا کرتا ہے اوسوقت گہوڑا بے اختیار دوڑنا شروع کرتا ہے انجام اوس
حالت مین انسان مرجاتا ہے کوئی جان بر ہوتا ہوگا اسلئے کہتا ہے کہ میرا
پاؤن رکاب حلقۂ زنجیر عشق مین پہنسا ہوا ہے اسلئے ہمارا توسن وحشت
گرم جولان ہے **کب لباس دنیوی** روشنضمیر یعنی جو اولیا اللہ ہوتے
ہین گو اولیا آپ کو چہپائین چہپتے نہین ہین ایسا ہی عشاق کا حال ہے خامہ
فانوس غلط جامہ فانوس صحیح **حلقہ گیسو مین** گیسو زلف سر در گریبان کے
معنی فکر کرنے کے ہین حاصل یہہ کہ چاند جو ہالہ کے اندر حالت فکر اور حیرانی مین
ہو رہا ہے کسی محبوب کے رخساروں کی تاب کو زلفون کے اندر دیکہا ہے
اسلئے حیران ہے کیونکہ چاند شرم زدہ اس امر مین ہے کہ میری روشنی کی چمک

پستہ قندی میوۂ مشہور قندی وہ جو قند سے بنا دین جیسا کہ بادام قندی و پستۂ قندی اور پستہ قندی نقل پستہ کو کہتے ہین جو شکر مین ملا کر کہاتے ہین اور اسکے معنی شیرین کے بہی ہین

ایسی نہین یا بحالت عشق محبوب حیران ہے **سبکو دیکھا** کہتا ہے کہ آنکھون کی نگاہ سے سبکو دیکھا جاتا ہے مگر اپنی آنکھ کی نگاہ کو کوئی نہین دیکھہ سکتا ہے اسیطرح اس سے سبکو دیکھا یعنی سب اسکے ہمراہ ہین مگر اوسکو یعنی جسکے وہ ہمراہ ہین وہ لوگ اوسکو نہین دیکھہ سکتے ہین یہہ شعر کلام تصوف کی نہج پر تالیف ہوا ہے چنانکہ - ہرچہ بینی بدانکہ مظہر اوست - لیکن جس ذات کی دنیا مظہر ہے اوسکو کوئی نہین دیکھہ سکتا ہے لہذا کہا ہے کہ یہہ عجب قدرت ہے **آگے زلفین** کافرستان اسلئے بیان کیا کہ پہلے دل مین زلفین بستی تہین اسکے بعد آنکھون کی آبادی کا تصرف ہوا یہہ سب آبادی عاشق کے حق مین کافر ہین اسلئے کافرستان کہا ہے **مجھہ مین اوسمین** کہتا ہے کہ میرا محبوب سے رابطہ مثل بوئے گل ہے یعنی جیسے کہ گل مین بو ہوتی ہے اور باہر نکلتی رہتی ہے ایسا ہی محبوب کا حال ہے بغل مین رہتا ہے لیکن ہر آن گریزان ہی رہتا ہے

ردیف الف غزل ۳۱

طلسم طرفہ ترا ے مردمان میرے آنسو نے طرفہ تر طلسم باندہا کہ اک اک گرہ مین صد بحر و کان کا حاصل باندہا ہے حاصل یہہ کہ میرے آنسو جو فراق یار مین جاری ہین اونکا ایک ایک قطرہ صد بحر و کان کی قیمت سے زیادہ ہین اشکون کو فضیلت قیمت جواہر پر اسلئے دی ہے کہ اشک کو مروارید سے تشبیہ دیتے ہین دوسرا مطلب چونکہ عاشق کے آنسو پانی اور خون جگر دونون سے ملے ہوتے ہین اسلئے کہتا ہے کہ میری آنکھون نے عجب طلسم باندہا ہے کہ میرے آنسوؤن مین موتی اور یاقوت جو بحر و کان کے حاصل ہین دونون موجود ہین **ترے جوڑے** کے جوڑا بواو معروف اوسکو کہتے ہین کہ سر کے بال جو لنبے ہوا کرتے ہین اونکو لپیٹ کر گردن پر رکھا کرتے ہین کہتا ہے کہ جب

حاصل جو یعنی نتیجہ اور کسی چیز کا خلاصہ یہان جو بعد پیدائش جو حاصل ہو ۱۲

محبوب نے جوڑے کو کہولا تو حسب تقدیر عجیب کیفیت پیدا ہوئی یعنی
ادہر محبوب نے جوڑا کہولا اور یہان دلپر عقدہ عشق باندہا گیا یہہ **بہتان کسنے**
دستور ہے کہ جب انسان مرجایا کرتا ہے اوسوقت میت کا منہہ کپڑے سے
باندہ دیا کرتے ہین کہتا ہے کہ جب عاشق مرگیا اوسوقت دلربا نے اپنے ہاتہہ
سے عاشق کے منہہ کو باندہ دیا اسلئے کہ کسی نے محبوب سے بوجہ بہتان کہدیا
تہا کہ جب عاشق مرجائیگا تو اوسوقت اپنے عشق کا قصہ لوگونسے بیان کریگا
ہوئی تشہیر تقدیر شعر جبکہ اس ناتوان کی تشہیر لاش ہوئی تو بجائے رسیمان کوئی
تار نگاہ مور باندہا یعنی مین اسقدر ناتوان تہا کہ رسی یا تاگا ہی باندہ کر تشہیر نعش
ممکن نہ تہی جب تار نگاہ مور پاؤن مین باندہا تو تشہیر لاش ہوئی تشہیر کسی گناہ
کے سبب مشہور اور رسوا کرنا جیسے گدہے پر سوار کرکے شہر مین پہرانا یہان عاشق
کی تشہیر پاؤن کو کوئی تار نگاہ مور یعنی تار و مین سے باریک تار باندہکر کی
کیا مجنون مجہے مرغ شانہ سر **ترا ہنسنا جو یاد آیا** قہقہ کہلکہلا کر ہنسنا
مینا شیشہ شراب یعنی شراب کی بوتل جب بوتل سے پیالہ مین شراب ڈالتے
ہین اوسوقت جو بوتل سے شراب نکالنے کے وقت آواز نکلا کرتی ہے اوسکو
قہقہ مینا کہتے ہین ہچکیان ہچکی اسکی عربی فواق ہے اکثر رونے کی حالت مین
گلے مین گرہ پڑکر یہہ آواز نکلا کرتی ہے اور رونیکے سوا ہی سانس رک کر ہچکی
کی حالت ہوا کرتی ہے **تڑپ کر دامن** حاصل یہہ کہ اے محبوب تونے صید
نیم جان کو سر فتراک سے کیون باندہا کیونکہ ایسا نہو کہ تڑپ کر دامن زین کو خون سے
آلودہ کردے **نہ جہاڑا غیر کو** نہ جہاڑا یعنی نہ گہر کا جہاڑ ہو کر جہاڑ بمعنی درخت
بسیار درہم وکلان اسکو درخت کا جہرمٹ بولتے ہین جو ایسا درخت ہو اوسکی تعریف
مین کہا کرتے ہین کہ کیا جہرمٹ باندہا ہے اور جو شیشہ سے بصورت درخت

مرغ شانہ سر شانہ سر ہدہد کا نام ہے اسکو مرغ سلیمانی بہی کہتے ہین کیونکہ شہر سبا مین بلقیس شہزادی کے پاس حضرت سلیمان ع کی جانب سے پیغام لیجاتا تہا اور اس جانور نے مجنون کے سر پر جنگل مین آشیانہ کیا تہا

درہم کی بناتے ہین اور اوسمین فتیلے روشن کرکے مکان کی چہت سے لٹکاتے ہین گالیون کا جہاڑ گالیونکی کثرت سے مراد ہے کہ جو پے درپے دی جاوین پس مطلب ظاہر **وہ ہون ناکام** یہہ بات ظاہر ہے کہ کسی اولیا اللہ کی قبر پر جو چلہ باندہا کرتے ہین تو حصول مرام ومراد کے لئے ہوتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ مین ایسا ناکام ہون کہ جس شخص کی مراد ہی نامرادی ہو وہ میری مزار پر چلہ باندہتا ہے یعنی چونکہ مین خود ناکام ہون میری مرقد سے ناکامی کے سوا کچھہ فیض نہین پس جو ناکامی چاہتا ہو وہی چلہ باندہے **فلک وارستہ** وارستہ

۵۱ حاصل یہہ کہ جو پرخروش یعنی عاشق ہین اونکو اے فلک کوئی پہرنے نہین دیتا ہے استفہام ہے اس بات کی یہہ مثال ہے کہ جب ہاتھی مست ہوجایا کرتا ہے تو اوسکو زنجیر سے باندہ دیا کرتے ہین **بلا ہون مضطرب** مین ہی ایک

۵۲ مضطرب بلا ہون کہ مجہسے برق نے دب کر اپنے گرد ایک حصار شعلہ جوالہ سا ن باندہا ہے **میرا دل آگے** یعنی جب پہلے ہی میرا دل محبوب کی محبت سے پہوڑا سا پکتا ہے تو اب خیال خط سبز یار نے برگ پان کیون باندہا ہے یعنی میرے دل مین خط سبزہ یار کا خیال ہے گویا برگ پان باندہنا ہے کہ جس سے پہوڑیکا زخم زیادہ ہوتا ہے پہوڑے پر پان کی یہی تاثیر ہے **پر طاؤس اس** میرے دل مجروح پر حسرت کا داغ نہ سمجہو بلکہ اے دوستان اس زخمی نے

۵۳ پر طاؤس باندہا ہے حاصل یہہ کہ میرے دل مجروح پر حسرت کا داغ نہین بلکہ پہول رکہا ہوا ہے یعنی جیسے پہولون کے رکہنے سے روح خوش ہوا کرتی ہے ایسا ہی مین اس داغ سے جو محبوب کی محبت سے حاصل ہے خوش وخورم ہون یا یہہ کہ پر طاؤس زینت کے لئے رکہتے ہین گویا میرا داغ میرے دلکی زینت ہے **کہان دل بہاگ** اے سرور دان دل کہان بہاگ کر جائے

کیونکہ تیرے خط نے اک گردنامہ تیری نخل قامت کے ساتھ عجیب باندھا ہے یعنی محبوب کے رخساروں کے گرد جو خط سبز ہے وہ عاشق کے حق مین ایک گردنامہ ہے **تپ سوز محبت** قمری کی گردن پہ ایک خط نیلگون ہوتا ہے اور تپ کے رفع کے لئے نیلا تاگا لیکر گنڈا کر کے بیمار کی گردن مین باندہ دیا کرتے ہین اور قمری سرو کی عاشق ہے عاشق کہتا ہے کہ اے قمری تو بھی میری طرح اپنے محبوب سرو پر عاشق ہے ہیئے ایسے نیلے گنڈے کئی ایک عاملون سے کرا کر گلے مین ڈالے ہین بھلا تیرے ایک گنڈے سے کیونکر تپ عشق محبوب رفع ہوگی یقین جان لے کہ عشق ایک تپ ہی ہے اس سے انجام بجاؤ متصور نہین

ردیف الف غزل ۳۲

بھڑکنا کیا کہون معلوم ہے کہ پنبہ کو آگ پر رکھنے سے آگ زیادہ بھڑک جاتی ہے بنظر ترقی کہتا ہے کہ میرے ہر داغ پر بجائے پنبہ شعلۂ جہنم رکھا ہوا ہے **جہان مین** مصرع اول اسطرح ہے جہان مین عرصۂ عشرت سے سوادہ چند غم ہیگا۔ جہان مین عرصۂ عشرت سے غم کا عرصہ دہ چند ہے یعنی اگر جہان مین ایک خوشی ہے تو دس گنہ غم لاحق حال ہے چنانچہ عید کا ایک دن آتا ہے اور غم کے دن عشرۂ محرم کے دس دن ہین الغرض عاشق کو جہان مین عیش و عشرت حاصل نہین **تیرے رخسار پر** چشمک زنی معلوم ہو کہ آفتاب کی گرمی کے باعث شبنم پڑا کرتی ہے کہتا ہے کہ اگر محبوب کا پرتو عارض گل پر پڑے تو ہر قطرہ شبنم کا خورشید پر چشمک زنی کرے یعنی تمسخر اور ہنسی سے یون کہے کہ اے آفتاب تیری تاثیر سے جو میرا ہر قطرہ گل پر پیدا ہوا اسکی آب و تاب معشوق کے رخسارہ کے قطرہ کے برابر نہین **سمجھے جاتے ہین** حضرت عیسٰی کا معجزہ مردونکو زندہ کرنا اور بیمار زخمیون وغیرہ کو تندرست کرنا تھا کہتا

ہے کہ اگر سوزن عیسیٰ سے میرے زخم سئے جائین تو اس سوزن کا بخیہ بہی کہل
جائے اور کسیکا کیا حال **دلیران محبت** لکہا ہے کہ شغاد برادر رستم نے سات
کنوئین کہدواکر اونمین اسلحہ بہر دئے مثلاً نیزہ تلوار سنان بر پا کر کے کنوؤن کو
کمزور چہت سے بند کر دیا اور گہاس وغیرہ سبزہ بو دیا بعدش شغاد رستم پہلوان
کو بحیلہ شکار وہان لیگیا جب اول کنوئین پر رستم کے گہوڑے کا قدم پہونچا
کنوئین مین گرا اندر سے گہوڑا زخم کہاکر کود کر دوسرے کنوئین مین جا پڑا اسی
طرح ساتون کنوئین طی کئے مگر ساتوین کنوئین مین گہوڑے کے اگلے پاؤن
لب گڑہے پر پڑے اور پچہلے اندر لٹکے پہر اولٹ کر اوسمین گرا توانائی جست کی
باقی نرہی انجام رستم اوسی مین ملک بقا مین پہنچا لکہا ہے کہ اوس حال مین رستم
نے برادر سے کہا کہ جو مشیت ایزدی ہے اوس سے گریز نہین لیکن اے بہائی یہہ جو تیرے
پاس تیر و کمان ہے میرے حوالہ کردے کیونکہ جو دم باقی ہے اس سے دلکو بہلاؤن شغاد
نے کمان و ترکش دیدی رستم نے برادر کو باتون مین لگاکر السیاد ہوکہ دیکر تیر جوڑ
کر شغاد پر چہوڑا کہ لب معشوق پر پہنچا لگتے ہی رستم کے پہلے شغاد مرگیا چاہ کندہ
را چاہ در پیش مطلب شعر واضح ہوا **شہیدا اے ذوق** اے میرے
سینہ مین لاکہون حسرتین شہید ہو گئی ہین اور جو میری آہ ہے گویا وہ اک ماتم کا
نخل ہے

ردیف الف غزل ۳۲

گل اوس زخم رسیدون مین عشاق سے مراد ہے کیا جانے تیغ

بوالہوس جسکو ہوس زیادہ ہو عشاق حقیقی کے نزدیک وہ شخص مراد ہے جو عشق
حقیقی سے بہرور نہوا اور نفس امارہ کی تابع ہوکر عشق مجازی مین پہنس کر شہوت
پرست ہوا کرے **اس شکل سے ہوا** دہ مشار الیہ وہ **کا** آئینہ ہے صاف

یعنی بالکل ندیدہ اوس حریص کو کہتے ہین جو ایک اچھی شے کیطرف ٹکٹکی باندہکے
کمال حرص کے ساتہہ دیکہے خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ باوجودیکہ آئینہ جلا اور صفائی
مین بے نظیر ہے مگر محبوب کے چہرے کو دیکہکر ایسا حریص ہوا کہ ندیدون مین ملگیا
یعنی محبوب کے دیکہنے سے سیر نہین ہوتا **حب حسین ذوق** حر روایت
ہے کہ یزید کی جانب سے عبد اللہ بن زیاد کوفہ کا حاکم تہا اس بدنہاد کی طرف
سے عمر سعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ مین جنگ کے لئے نکلا عمر
سعد کے لشکر کے سپہ سالار حضرت حر تہے جب خداوند تعالی جل جلالہ نے
لشکر یزید مین سے حضرت حر کو خدمت آل عبا مین رتبہ شہادت کرامت کرنا
تہا جنگ کے وقت حضرت حر مع برادر اصعب او لپسر جو علی نام تہا اور غلام
جو غزہ تہا لشکر عمر سعد سے نکل آئے حضرت امام شاہ شہیدان کی خدمت با
برکت مین حاضر ہوکر داد شجاعت دیکر رتبہ شہادت کو پہنچے سبحان اللہ عربی
مین حُر کے معنی آزاد او راصیل کے ہین جو اوسکے مقابل لفظ بردہ عبد غلام ہے پس حر
وہ ہوا جو پاک اور اصیل ہو جب آپ کے نام مین آزادی تھی اسلیئے دوزخ
سے آزاد رہے بہشت نزہت سرشت کی نعمت کے حقدار ہوکر واصل جنت
ہوئے مطلب شعر ظاہر

ردیف الف غزل ۳۴

پڑہتا نہین خط حاصل یہہ کہ جب مین بخدمت محبوب خط بہیجتا ہون وہان
وہان یعنی جب محبوب کے سامنے غیر آدمی خط پڑہتا ہے تو پہلے اوسمین اپنا
تصرف کرتا ہے یعنی مضمون خط کو کسی اور مضمون مین بدلکر سنا دیتا ہے اس
سبب سے محبوب خفا ہو جاتا ہے **کچہہ اور گمان** حاصل یہہ کہ محبوب کو یہہ
گمان نہ ہو کہ اب یہہ حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوگیا ہے یا یہہ حضرت

کو مجھسے زیادہ حسین جانتا ہے اسلئے مین سورہ یوسف یاد نہین کرتا ہون سورۂ یوسف قرآن شریف مین ایک سورہ ہے جسمین حضرت یوسف علیہ السلام کا مفصل قصہ ہے **محفل مین شور قلقل** پیالہ مین شراب ڈالنے کے وقت بوتل سے آواز نکلتی ہے اوسکو قلقل کہتے ہین مینا ئے مل شراب کی بوتل قل [illegible] کہتے ہین جو کسیکے مرنیکے بعد تیسرے دن سیوم یعنے قل کیا کرتے ہین [illegible] مراد سورۂ قل ہو اللہ ہے جب ختم پڑہنے مین سورۂ قل ہو اللہ [illegible] قل نام رکہا گیا حاصل یہہ کہ توبہ کا انتقال ہوا یعنی توبہ مر گئی [illegible] خوف نہین رہا اسواسطے ساقی کو کہتا ہے کہ لا ساقیا پیالہ دریا [illegible] سے ظاہر ہے کہ جب تیغ پر سے گذر ہوا انسان قتل ہو جاتا ہے اسلئے [illegible] کہ جب مین تیغ یار سے مر گیا تو گویا دریائے غم سے اس پار اتر گیا یعنی غم نہ رہا **پروانہ ہی تہا** حاصل یہہ ہے کہ پروانہ عشق کی تپش سے جان فدا ہے مگر اوسنے اپنا راز عشق غوغا کر کے ظاہر نکیا چپکا ہو کر جلکر مر گیا بلبل کی تنگ حوصلگی یہہ ہے کہ غل مچاتی ہے غرض وہ عاشق کامل ہے جو صبر و شکیبائی مین اوقات مستعار بسر کرے **آئی تہی درون کی** تہی درون خالی اندر اصطلاح مین مہمل و بے لغو آدمی کو کہتے ہین اور جب مہمل و لغو ہوا تو اوسکی بات بے سری بے تکی ہوتی ہے کچہہ سمجہہ مین نہین آتی اور دہل تہی درون ہے الا آواز بلند ہے اور کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ کیا کہتا ہے اس شعر مین لغو آدمی کی مذمت ہے **بندہ نوازیان** یعنی اللہ تعالی کی بندہ نوازیان ہین کہ آدمی جو ضعیف ہے لیکن محرم اسرار کل ہوا چنانچہ آیہ کریمہ شاہد حال مقال ہے قولہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا

جنھونکو تحقیق ہمنے امانت کو آسمانون اور زمین اور پہاڑون کے سامنے پیش کیا پس قبول نکیا کہ امانت کو اوٹھالین اور اوسکے اوٹھانیسے ڈر گئے اور اوسکو آدمی نے اوٹھالیا بیشک آدمی ستمگار نادان ہے حاصل یہہ کہ آدمی محرم اسرار کل ہوا جسنے خدا کی امانت کو جو بھید ہین اوٹھالیا **اوس بن رہا** اے ذوق مین اوس بن چمن مین دلخراش رہا اسلئے مجھے ہر برگ گل ناخن سے بھی تیز تر ہوا

ردیف الف غزل ۳۶

آسمان درد آسمان آبلہ دل ہوتا ہے اسلئے آسمان کو آبلہ سے تشبیہ دی ہے کہ آسمان بصورت آبلہ ہے **چھوڑتا ہرگز** بسمل شوق سے مراد شائق ہے عاشق کہتا ہے کہ اگر قاتل کا دامن مثل برق تیز ہوتا تو بھی مین ہرگز ہاتھہ سے نہ چھوڑتا لیکن کیا کرون کہ ہاتہہ کو دامن تک رسائی نہین **چین پیشانی** تقدیر شعر اے محبوب اگر تیری چین پیشانی زنجیر نہوتی تو مقید نہوتا کیونکہ نالہ جو پا بسلاسل ہوتا دیوانہ تہا یعنی نہین تہا یعنی محبوب کی چین پیشانی خود زنجیر ہے جسمین نالہ مقید ہے پہر اس صورتمین اگر زنجیر مین نالہ پا بجولان ہوتا تو نالہ کی بیوقوفی تہی حالانکہ میرا نالہ بیوقوف نہین ہے جو ایسے زنجیر چین محبوب کو چھوڑ کر زنجیر مین مقید ہو ظاہر ہے کہ دیوانون کو پابزنجیر کردیا کرتے ہین **ذبح ہونے کا** حرم گرد اگرد مکہ معظمہ کے زمین مبارک کا نام ہے جو ایک حد معین ہے اوس حد تک شکار حرام ہے اسلئے خانہ کعبہ کا نام بیت الحرام ہے اور اوس زمین مقدس مین کسیکو ایذا دینا بھی جائز نہین مطلب ظاہر **گر سیہ بخت** سیہ بخت نامراد سے مراد ہے ظاہر ہے کہ زلف اور خال سیاہ ہوتا ہے **آپ آئینہ ہستی** اس شعر مین کلمہ آب بجائے

موحدہ عربی غلط اور آپ بیاے فارسی بمعنی خود صحیح ہے حریف بمعنی مقابل
و دوست و آشنا آئینہ ہستی خود ہستی سے مراد ہے مطلب یہہ کہ اے
محبوب تو خود ہی آئینۂ ہستی مین اپنا حریف ہے یہان غیر کون ہی جو تیرا
حریف ہوتا خلاصہ یہہ کہ مسئلہ ہمہ اوست کو بیان کیا اور مسئلہ ہمہ اوست کا
یہان گنجایش نہین رکھتا اسکی تفصیل چاہیئے **دل گرفتون کی** یعنی اگر
عاشق کی خاک چمن مین ہوتی تو بجائے غنچہ دل اُگتے دل کی غنچہ سے تشبیہ
محض بلحاظ منقبض ہونے غنچہ کے ہے **ہوئی گر عقدہ** ید اللہ مراد
ذات پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اس دلیل سے
کہ جب آنحضرت سید کونینؐ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بیعت کیا تھا
اوسوقت آیت شریف ذیل نازل ہوئی تھی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ت اے محمد جن لوگون
نے آپ سے بیعت کی اسکے سوا اور بات نہین کہ اصل مین اللہ سے بیعت
کی ہے اون کے ہاتھون پر اللہ کا ہاتھ ہے پس ید اللہ سے مراد آن
حضرت ہوئے

ردیف الف غزل ۳۷

جو نہ رنگ مطلب یہہ کہ خالق زمین و آسمان نے پہلے ہی سے دنیا
مین رنگ رنج و ماتم پیدا کیا ہے یعنی زمین کو زرد رنگ کیا اور آسمان نیلا
تاکہ معلوم ہو جائے کہ دنیا رنج و ماتم کا گھر ہے عیش و عشرت کا نہین **کسی**
رنجکش کو رنجکش مریض یعنی اے کافر تیرا دل سخت جون پتھر ہے کاش
حجر الیہود ہی ہوتا کہ کسی مریض ہی کو اوس سے فایدہ ہوتا اب کس مرض
کی دوا ہے محض بے فایدہ ہے بلکہ تکلیف دینے والا عاشق کا ہے **تری**

بزم میں عود خوشبو دار لکڑی ہوتی ہے اوسکو بنظر دفع کرنے کے لئے جلایا کرتے ہیں تقریر یہہ کہ عاشق تمنا آرزو سے کہتا ہے کہ اے محبوب اگر میری قسمت میں جلنا ہی لکہا تہا تو کاش میں عود ہی ہوتا کہ تیری بزم میں جلتا کہ تجہہ تک بو تو پہونچے

پہونچیا لب نازک سے کبھی بیان کرو کیونکہ معلوم ہے کہ جسکے بدن پر کوئی بڑی یا سخت چوٹ لگا کرتی ہے ... بات نکلی ہو جاتی ہے تقریر یہہ ہوئی کہ لب نازک محبوب ... کاکس طرح بوجہہ اوٹہا سکے کہ جواب ... سے کیونکر ہو ... اس شعر میں محبوب کی نازک بدنی کی

تعریف ہے حیات چند ... یعنی روکنے والے کے کیونکہ دایہ اور روک ... لہذا کہتا ہے کہ مجہکو زندگی نے مرنے سے روک رکہا ہے کیونکہ زندگی ... میں ایک ایسی شے ہے کہ جب تک اوقات ... پورے نہوں آدمی انسان پابند ہے اگر زندگی نہ روکتی تو عدم ... ہوتا یعنی میرے نزدیک جینا عذاب ایسا ہوتا عدم کو بخوشی اختیار کرلیتا جو ... عشق سے مخلصی پاکر چین و آرام میں رہتا شعر سے در ... واضح ہو کہ اگر کوئی شخص حالت گریہ وزاری میں سجدات کرے تو وہان آنسو گرینگے اسلئے کہتا ہے کہ اگر میرے اشکون کو تیرے در کی جبہ سائی حاصل ہوتی تو اے محبوب تجہکو اون اشکون کے نشان سے معلوم ہو جاتا کہ یہان عاشق نے رونے کی حالت میں سجدے کئے ہیں لیکن کیا کرون کہ یہہ اختیار حاصل نہین

کوئی زہر نوش زقوم تہوہر کا درخت اسمین زہر کا اثر ہوتا ہے یہہ درخت دوزخیون کی خوراک ہوگی کہتا ہے کہ اگر مجہسا کوئی زہر نوش دوزخ میں پہنچ جاتا زقوم کے درختون کا دودہ پی جاتا تو زقوم خشک لکڑی رہجاتی فقط

بجائے اس لفظ کا محاورہ ایسے موقع پر ہے کہ جسکو ادنی اور بڑی چیز سمجھکر ... بولتے ہیں ... مصیبت ... کوئی آدمی بلا قبول باختیار خود نہیں کرتا ...

جلانیکے کام آئی جس سے صرف دہوان نکلتا اوسکے کہانیسے دوزخی بچ جاتے واضح ہوکہ ایسے مضمون ایک خیال بندی شاعرون کی ہے واقعی امر نہین چنانچہ خیالی پلاؤ ایسے مضمون کی بازپرس ذمہ شاعر ہے

ردیف الف غزل ۳۸

اوس نے جب مال رد بفتح اول و دوم مشدد لغت عربی بمعنی بازگردانیدن اردو مین چیز کا موڑ دینا فارسی اردو مین مجازاً ستے کے معنی مین یہان اول سے مراد ہے اور رد کرنا باطل کرنیکے بھی معنی مین بدل بمعنی تبدیل یعنی ایک چیز کے بدل سے دوسری لینا رد و بدل اکثر خرید و فروخت مین واقع ہوتا ہے مارا ماضی مارنا مصدر اسکی استعمال کئی طرح پر ہے مثلاً مارنا اردو زدن فارسی کا ہے اگر کوئی شخص فریب ہوکہ سے کسیکا مال یا کوئی چیز مفت لیجائے اسکو بھی مارا کہتے ہین اگر آدمی کسی چیز کو بغل مین لیچلے اوسکو نیز مارا مارنا بولتے ہین اور چیز کے چہپا لینے کے معنون مین بھی مستعمل ہے قتل کے معنی پر بھی استعمال ہے چنانچہ تبلایا کرتے ہین کہ فلانا شخص مارا گیا زور لگانیکے معنون مین اخذ کرتے ہین لغت کی تحقیق بعد ہر ایک شعر کے متعلق جو معنی آتے ہین معلوم کرو **اوسنے جب** یعنی محبوب نے رد و بدل یعنی عوض معاوضہ مین بہت مال مفت اوڑا لیا اسلئے ہمنے اپنا دل بغل مین چہپا لیا کیونکہ دل کے متعلق محبت محبوب ہے اگر یہہ بھی پاس نہ رہتا تو محبت محبوب کس چیز سے ہوگی کیونکہ سوائے دل یہہ رتبہ کسی عضو کو حاصل نہین چنانچہ مثال ہے دل گذرگاہ جلیل اکبرست آنکھ سے آنکھہ جنگ وجدل مارا یعنی قتل نہو **دل کو اوس** بل بفتح اول و سکون دوم بمعنی توانائی اور بمعنی کجی و پیچ یہان بل سے وہ بات مراد

جو اوسکو واضح کر کے بیان نہ کرے ا دسمین کوئی بات پوشیدہ رکھے حاصل یہہ کہ دل نے کاکل پیچان سے بل کیا یعنی اوسکی الفت مین پوشیدہ بستہ رہا ظاہر نکیا اسلیئے اپنے ہی بل مین مار اگیا یعنی اپنے پیچ مین مارا گیا جو دل کی بات کہولی **چرخ بدمین** نہ ہوئی یعنی اندہا ہوا زحل مین مارا یعنی لگایا **اوس لب وچشم** جلایا یعنی زندہ کیا پل مین مارا یعنی دم بہر مین قتل کیا ہوا **پر ہوا** پر ترجمہ لیکن مگر کا ہے تقدیر شعراے ذوق یارون نے غزل مین بہت زور لگایا لیکن میر کا انداز نصیب ہوا جب میر کا انداز نصیب ہوا انکو یا کچھہ ہی ہوا

ردیف الف غزل ۳۹

جاتی رہے زلفون لٹک وہ مرض جو جنون یا آسیب کے قسم سے ہو لٹکا وہ علاج جو مختصر سریع التاسیر ہو کلمہ جاتی بیائے معروف رہے بیائے مجہول خلاصہ مطلب یہہ کہ زلفون کی جہت سے جو گرفتار مرض ہون مخلصی پائین لیکن افسوس ہے کہ کچھہ ایسا ہمین سریع التاثیر علاج نہین آتا ہے **آئے تو کہان** اس شعر مین تعلق الفاظ اسطرح پر ہے یعنی جب تک اوسے یعنی محبوب کو غصہ نہین آتا تو عاشق کے پاس نہین آتا اگر آئے یعنی غصہ آئے تو جب تک کوئی جی سے نہ جائے یعنی رنجائے تو کہان جائے یعنی غصہ کہان جائے یعنی نجائے مطلب یہہ کہ جب تک محبوب کو غصہ نہین آتا نہین آتا اگر غصہ آجائے تو جب تک کسیکو جان سے نہ کہولے غصہ نہین جاتا **قسمت ہی سہی** طاق یعنی محراب - دیوار مین خمدار جگہ بنائی ہوئی - دوئی دار جبہ - تنہا مفرد یہان یگانہ آدمی سے مراد ہے جو ہنر مین ثانی نہ رکہتا ہو یا ہنر مین کامل ہو

ردیف الف غزل ۴۰

۵۱ بہرنام شاعر ۵۲ جی یعنی دل ۵۳ ... نعم... [illegible]

ساتھ آہ کے یعنی دلکا نکلنا بہت مشکل تھا مگر جب دل مین تیر محبوب کی
پیکان رہگئی اوسکے تہنے آہ نکلی اس آہ کے زور سے دل مع پیکان باہر نکل آیا
شب ہمنے تہیہ یعنی طیاری و سامان مطلب یہہ کہ اے ساقی جب ہمنے
رات کو ارادہ کیا کہ صبح کو توبہ کرینگے جب صبح ہوئی تو جانب مغرب سے بوقت
سحر سورج نکل آیا توبہ کا دروازہ بند ہوگیا پھر توبہ کیا کرتے کیونکہ قرب قیامت
مین جسدن صبح کے وقت مغرب سے سورج نکلیگا تو توبہ کا دروازہ بند
ہوجائیگا پھر کسیکی توبہ قبول ہوگی مشرق جائے طلوع آفتاب مغرب جائے
غروب آفتاب **عصمت ہی** عصمت گناہ سے باز رہنا الگ یعنی
صاف نکل آیا مطلب ظاہر **نہ منہ ڈال** یہہ ساغر مئے کہربائی کا جھوٹھا -
آبلہ کو ساغر سے تشبیہ باعتبار مدوری اور پانی سے پر ہونیکے دی ہے - مئے
کہربائی کہربا یعنی گہاس اوٹھانے والا یہہ ایک قسم کا گوند زرد رنگ ہوتا
ہے اوسکی یہہ خاصیت ہے اگر اسکو گھس کر گہاس کے تنکے کے سامنے کہیں
تو اوسکو کہینچ لیتا ہے اور آبلہ کو ساغر مئے کہربائی اسلئے بہی کہا ہے کہ کہربا زرد
رنگ ہوتا ہے اور آبلہ کے اندر کا پانی بہی زرد ہوتا ہے اسلئے ساغر مئے
کہربائی کہا ہے لہذا کہتا ہے کہ اے خار تو ایسے آبلہ مین منہہ نہ ڈال کیونکہ
یہہ پیالہ جھوٹھا ہوجائیگا مین جانتا ہون کہ یہہ پیالہ بہرا رہے کوئی اوسکو جھوٹھا
نکرے خلاصہ یہہ کہ جھوٹھا نکرنیسے عاشق کا یہہ مطلب ہے کہ آبلہ کی پیپ نکل نہ جائے کہ
جس سے صحت کا ہونا متصور ہے یہہ بات عاشق کو منظور نہین کیونکہ منزل عشق
مین جائے طعن ہے **خدا جانے** خلاصہ مطلب یہہ کہ خدا جانے ذوق
معاملات مین جھوٹھا یا کہ سچا ہے لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ آشنائی کا ہرگز
جھوٹھا نہین

ردیف الف غزل ۴۲

سرمہ ہے سفاک سفاک خونریز قتل کرنے والا حاصل یہہ کہ یہہ شہرہ ہے کہ نگاہِ یار قاتل ہے لیکن دراصل قاتل سرمہ ہے ثانی مصرع مثالیہ ہے **کوچہ زلف** شعر کا مطلب یہہ کہ اے لوگو تم جو پوچھتے ہو کہ دل کا کہان ٹھکانا ہے جواب مین کہتا ہے کہ کہین کوچہ زلف بتان مین پڑا ہوگا وہان جاکر ڈھونڈ لو **چاندنی سے** مطلب یہہ کہ محبوب کے سوا چاندنی مین بیٹھنا گویا دہوپ مین بیٹھنا ہے یعنی چاندنی تیزی مین بمنزلہ دہوپ کے ہے کیونکہ محبوب کے ساتہہ چاندنی مین بیٹہنا موجب عیش ونشاط ہے اور سوا سے محبوب چاندنی بمنزلہ دہوپ کے ہے **کیا طبع مین** کیا ترجمہ چہ کا ہے اس کلمہ استفہامیہ کو تعریف کے معنی پر تعجب کے طور پر بہی لاتے ہین چنانچہ اس شعر مین لایا ہے جودت تیزی چٹ اس کلمہ کے بعد اگر لفظ پٹ کو مقدر سمجہین یا نہ سمجہین یعنی چٹ پٹ بہر دو صورت اسکے معنی ناگاہ اور بغتۃً بیک ناگاہ اور یکایک یک بیک کے ہین یعنی بہت جلدی اوڑا جانا اڑنا مصدر لازمی بضم اول وسکون دوم دونون بالف کشیدہ یعنی پہیدن مرغ اوڑانا متعدی اور لفظ اڑا جانا کے معنی اصطلاح مین چہین لینے اور بات کے پاجانے اور بلا شاگردی کے کسیکو کام کرتے دیکہکر صنعت وغیرہ کام کو سمجہہ لینے کی بہی معنی آتے ہین اس شعر مین بات کے سمجہنے اور بات کے پاجانیسے مراد ہے تقدیر شعر یون ہے معشوق کی طبع مین کیا جودت ہے کہ دلکی بات کو چٹ پٹ سمجہہ جانا چنانچہ یہان ہو تشو تہا ہلنا اور وہان بات کا پاجانا واضح ہو کر دوسرا مصرع مثال کے طور پر بیان کیا ہے **کرون درد** تقدیر شعر مین کیونکر اپنا سا دل احباب درد آشنا کرون بلا سے جیسا مین ہون اپنا

سایتاب ڈہونڈ لون وہ دیکہین تقدیرشعر کہ جو تیرا عاشق تیری صورت دیکہکر جتیا ہوا ہے محبوب پہر ہم اوسی عاشق کو دیکہین کہ روز فرقت دیکہکر کسطرح جتیا ہے یعنی زندہ نرہیگا ہم برہنہ پا کہتا ہے کہ اے جنون ہم تیرے سبب سے برہنہ پا ہین اور گرم پتہر زیر پا اور وقت دوپہر ہے کہ جس سے سایہ بہی زیر پا دبکر بیٹہا ہے اور ہمین مثل سایہ کی بہی سایہ میسر نہین بلکہ گرم پتہر زیر پا ہے یعنی سایہ دوپہر کے وقت پاؤن کی پناہ مین دبکر بیٹہا ہے جس سے اوسے گرمی سے امن ہے میرا یہہ حال ہے کہ پاؤن کے نیچے گرم پتہر ہے **نخل گل** دستور ہے کہ مٹکے کو اوپر کی طرف سے آدہا پہوڑکر پہولون کا بوٹا بویا کرتے ہین عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب نصف سبو مین یعنی مٹکے کو آدہا پہوڑکر نخل گل مہندی نہ لگا تو میرا کاسہ سر پاؤن کے نیچے رکہکر کہڑا ہو یہی مہندی کا بوٹا ہے خصوصیت نخل گل مہندی اسلئے مذکور ہے کہ گل مہندی کے پہول سرخ ہوتے ہین اور معشوقون کے ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگی ہوتی ہے ہونٹون پر پان کی سرخی ہوتی ہی یا تجہے پر قشقہ ہوتا ہے اس سبب سے معشوق کو نخل گل مہندی کہا ہے کیا کہین اوس واضح ہو کہ جب کسیکا کوئی ارادہ معلوم کرنا چاہا کرتا ہے تو پہلے معلوم کرنے والا اپنا ارادہ کیا کرتا ہے کہ اوس شخص کا ارادہ معلوم کرین اور میرے محبوب کی ایسی جودت طبع ہے کہ اپنے ارادہ کرنیکے سوا دوسریکا ارادہ معلوم کر لیتا ہی اس صورت مین اپنے اظہار ارادہ کا محبوب کے سامنے کچہہ فایدہ نہین علاوہ اسکے وہ محبوب ہمسے زیادہ جانتا ہے یعنی جس بات کو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہین اوس سے بڑہکر حقیقت حال کو جانتا ہے

پھر اوس سے کیا کہین کیون تکبر محاورہ مین بڑے بول کو قاضی کا پیادہ اسلیے کہتے ہین کہ جب کسی سے کچھہ قصور ہوتا ہی تو قاضی کا پیادہ پکڑنے کو آ کھڑا ہوتا ہے اسی طرح انسان کا بڑا بول اسکے آگے آجاتا ہے یعنی اُسکے تکبر کی اوسکو سزا ملجاتی ہی پس بندہ محکوم القضا اگر مآل کار جانتا تو کبہی تکبر نکرتا قضا بالفتح حکم کرنا محکوم القضا جسپر خدا کی قضا کا حکم ہو۔

مژہ پیکان تری نے جس سے تیر بناتے ہین مراد تیر **یا تتک عدو** شکاریون کا قاعدہ ہی کہ شیر کو شکار کرکے شیر کا مُنہہ جھلس دیتے ہین اسنے دعوی کیا ہے کہ زمانہ مرد دلیر کا ایسا دشمن ہی کہ بعد مرنیکے بہی دشمنی کرتا ہے اسکی دلیل یہہ ہے کہ شیر بہادر ہے اسکو مار کے اسکا منہ جہلس دیتے ہین ایسا ہی اگر مرد دلیر شیر کا بہی شکار کرتا ہی اوجواسی شجاعت کے کہ اسکے برابر اور کوئی بہادری نہین شیر ہی اوس مرد بہادر کا مُنہہ جہلستے[۵۱] ہین یعنی داغدار اور معیوب کرتے ہین پس زمانہ مین کسی ادنی وصف کا کیا حال **جسکے سبب لڑائی** ساہی سینہ[۵۲] اسکی فارسی خارپشت ہی یہہ جانور لومڑی کی مانند ہوتا ہے زمین مین موش کیطرح گھر بنا کر رہتا ہے اسکی پیٹہہ اور دم پر سوت کاتنے کے تکلے کی مانند لنبے کانٹے ہوتے ہین مشہور ہے کہ جسکے گھر مین ساہی کا تکلا ہو اوس گھر مین اکثر لڑائی فساد رہا کرتا ہی جس گھر مین بہت لڑائی رہا کرتی ہی لوگ کہا کرتے ہین کہ کیا اس گھر مین سینہ کا تکلا گاڑا ہوا ہے گل کنیر کنیر ایک جنگلی بوٹہ ہی ہر کوئی جانتا ہی اسکے کانٹے بہت باریک ہوتے ہین اور کنیر کے پھول کی بہی سینہ کے کانٹے کی سی خاصیت ہی معلوم ہو کہ اس شعر مین اوس آدمی بیوقوف کی بُرائی بیان کی ہے کہ جسکے فساد کے باعث گھر مین لڑائی ہو گویا فسادی

[۵۱] جہلستے ہین جہلسنا یعنی جلانا جلسنا جہوٹا کرنا داغ لگانا اعتذار کرنا داعی کرنا یعنی عیبدار کرنا

[۵۲] سیہہ سیہی ساہی بمعنی پیہی

جہلسے ہین یعنی داغی کرتے ہین ۔۔۔

آدمی کی مذمت کی ہی محبوب کی طرف اشارہ نہین جو کوئی تقریر کرے کہ محبوب کی جہت سے لڑائی ہوا کرتی ہی اسلئے یہہ مضمون لکھا ہی **بل بے گریہ** بل بفتح اول وسکون دوم بمعنی توانائی وقوت ونیز بل بے یہہ کلمہ محل تعریف و توصیف وزور مین لاتے ہین مثلاً شاباش - آفرین - مرحبا - واہ جی **گل بکسر** مٹی کیچڑ قدم گڑنے لگا یعنی قدم پھسل کر گڑنے لگا بھنور اسکی فارسی گرداب ہے اسکی یہہ صورت ہی کہ دریا مین ایک جگہ چار طرف سے زور سے پانی آکر گھوما کرتا ہے اگر کوئی شخص اوس پانی کی چکر مین پڑجاتا ہی تو وہان سے نکلنا دشوار ہوتا ہی اُسکو بھنور کہتے ہین مطلب یہہ ہی کہ گریہ کی تعریف کرتا ہے کہ اے میرے گریہ تیری طغیانی کی کیا طاقت اور زور ہے کہ پہلے کثرت آب گریہ سے زمین کیچڑ ہوگئی قدم گڑنے لگا یعنی گڑ گیا جب اوکھڑا یعنی اوٹھا یعنی کیچڑ مین سے پھنسا ہوا نکلا تو نشیب کی وہان بھنور پڑنے لگا دریا مین جہان نشیب ہوتا ہے وہان بھنور پڑتا ہے اور یہان نشیب کی وہ جگہ ہے کہ جہان سے قدم نکلا ہے **ضبط گریہ نے** یعنی ہمکو گریہ کے ضبط نے طرفہ تر تماشا دکھلا دیا باقی مطلب ظاہر **نالہ جب دل سے چلا** یہہ اسلئے کہا ہے کہ اول دل کو حرکت ہوا کرتی ہی بعدش گریہ آنکھون سے جاری ہوا کرتا ہی یا تھہ آکر دل وحشی سے دل عاشق صیاد معشوق سے مراد ہے **ہے قفس سے** فریاد کا اے عاشق کی فریاد کا یعنی عاشق کو جو گلشن کے آنے سے ممانعت ہے اسلئے گویا قفس مین بند ہے اور اپنی جگہ سے اسقدر با آواز بلند فریاد کرتا ہی کہ جسکا شور گلشن تک پہنچتا ہی پس عاشق کی فریاد کے شور سے یہہ سمجھو کہ صیاد یعنی محبوب نے ایک عجیب طوطا پالا ہے جو بہار کے

دلون مین گلشن کی مفارقت کے باعث باتین کرتا ہے مین ہون چکی
آسیا و آسیاب آٹا پیسنے کی چکی آسیاباد جان لین کہ آسیاباد اوس چکی
کو کہتے ہین جو ہوا کے زور سے پھرتی ہو چنانچہ آسیائے آب پانی کے
زور سے اور آسیادست ہاتھہ کر زور سے پھرتی ہی مطلب ظاہر لگا
ہے تیر سوفار تیر کا منہہ پیکان تیر کی بھال اور برچھی کی دل کہان
یعنی میرے سینہ مین دل کہان ہے یعنی اسکو دل نہ سمجھو کہ جسپر گمان
غنچہ تصویر ہو بلکہ بجائے دل سینہ مین پیکان تیر خون آلودہ ہی غنچہ
تصویر دل کی تشبیہ غنچہ تصویر باعتبار انقباض ہے اور پیکان کی بھی شکل دل
اور غنچہ کی سی ہے چشم و نگہ نے مرنا محاورہ مین تہمت لگانے کو
کہتے ہین اور جب قتل کرتے ہیں قاتل بدنام مشہور ہوتا ہے تو اسلئے عاشق
کہتا ہے کہ گو تیری چشم و نگہ نے مجھے مارا ہے مگر مین تیری چشم و نگہ کو بدنام
نکرونگا بلکہ یہہ کہونگا کہ مرگ و قضا نے مجھے مارا ہے یعنی مارنیکی تہمت
مرگ و قضا پر لگاونگا

ردیف بائے موحدہ غزل اول

پی بھی جا پس وپس کرنا یعنی پیچھے ہٹا دینا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ
تیرے دل مین تو ہوس جام شراب ہے باوجود اسکے جب ساقی شراب آگے
کرتا ہی تو تونے توبہ توبہ کر کے پیچھے ہٹا دیا ہے اس زبانی توبہ سے
کیا فایدہ ہے کیونکہ جب دل مین ہوس ہے تو پی جا لب تک
اوسکے دسترس یعنی پہنچ - قدرت - توانگری واضح ہو کہ اکثر اوقات
اکل و شرب کی اشیا پر مگس بیٹھ جاتی ہی خال اور مکھی رنگت مین سیاہ
ہین اسلئے خال لب معشوق کو مگس سے تشبیہ دی ہے خلاصہ یہہ کہ جب

محبوب نے پیالہ سے لب کو ملایا تو اوس وقت عکس خال لب صاف
شراب مین مگس معلوم ہوا جب مکہی کا کہانے پینے کی شے پر بیٹہنا کراہت
رکہتا ہے اسلیئے دوسرے شعر مین کراہت کرنے کا مضمون ادا کیا
چنانچہ دوسرے شعر کی تقدیر یہہ ہے کہ جو یعنی جب اپنا عکس خال
مگس جام شراب سمجہا تو وہ صاحب ہوس جام شراب مستی مین
جہجکا جہجکنا مصدر بمعنی چونکنا یعنی ہوشیار ہونا اور بہڑکنا جیسے سوتے
ہوئے کوئی دفعۃً اور اچانک جاگ اوٹہتا ہے **بازگشت اپنی**
بازگشت لوٹنا۔ پہر کر آنا۔ لوٹ کر آنا۔ اور بازپس کے بہی یہی معنی
ہین جانب قسام ازل اسکے تین مطلب ہوسکتے ہین اول یہہ کہ جو قسام ازل
نے قسمت مین مقدر کر دیا اوس پر صبر و شکر ہے یا یہہ کہ ہمیشہ قسام
ازل کی جانب رجوع ہے یا یہہ کہ بعد مرگ قیامت مین پہر خدا کی
طرف رجوع ہونا ہے چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَہُمْ
ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَہُمْ تحقیق طرف ہماری ہی پہر آنا اونکا
پہر تحقیق اوپر ہمارے ہے حساب لینا اونکا اور خدا تعالی نے فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین اور تحقیق
ہم طرف اوسکی رجوع کرنے والے ہین مولف نے اس شعر مین خدا
کی جناب مین اپنا اعتقاد بیان کیا ہے اور محبوب کی طرف فقط یہہ
اشارہ ہے کہ عشق مین رنج و راحت ہی اپنا مقدر سمجہا ہوا ہے محبوب کو
کچھ نہین کہتا ہون **دست بدمست** بدمست متوالا جو نشہ سے مست
ہو ٹوٹ کے ٹوٹ پڑنا اسکے یہہ معنی ہین کہ دفعۃً چہار طرف سے کسی چیز
پر جمع ہو کر پڑنا ٹوٹ کے یعنی بڑہ کر ڈالکر بیشکر اور ٹوٹنا بمعنی شکستن کے

بہی ہین محاورہ مین یہہ بہی معنی ہین کہ آپ کو توڑ کر یعنی رعونت اور تکبری
سرکشی بڑائی کو دور کر کے کسیکے آگے عاجزی فروتنی یعنی گڑگڑا کے
بیان کرنا اور یہان ٹوٹگے معنی شکستہ ہوکے مراد ہے فریادرس فریاد
مدد مانگنے کے لئے عمل دُہائی دینا فریادرس فریاد کے پہنچنے والا کہتا ہے
جب وست بدست سے جام شراب گر کے ٹوٹ گیا تو جام نے بہت
فریاد کی مگر کسی نے نہ سنی **جوش مستی** تقدیر شعر جوش مستی عجب قافلہ ہے
کہ جسمین بے شکست ایک صدائے جرس جام شراب نہین خلاصہ یہہ کہ
شراب کی مستی کا ایسا قافلہ ہے کہ جب تک اوسمین کوئی پیالہ نہین
ٹوٹتا ہے مطلقاً آواز نہین نکلتی ہے لیکن وہی آواز نکلتی ہی کہ جس
وقت مستی سے پیالہ توڑ دیتے ہین غرض کہ جب جاب وور ساغر چلتا ہے
کسیکو خبر نہو **محتسب شعلہ** ظاہر ہے کہ مثلاً پتھر یا اینٹ پختہ علی ہذا
القیاس جام پختہ کو ضرب سے توڑ دیا جاوے تو اوسمین کسیوقت شعلہ
نکلا کرتا ہے کہتا ہے کہ اے محتسب جام شراب کا دل جو ایک آتشین
نفس ہے اگر تو نے اسکو توڑ دیا تو اوسکے شعلہ آواز سے جل جاوگے ذرا
رحم کر جلے ہوؤن کو کیون جلاتا ہے **رات میخانہ مین** یہہ کا دستور ہے
کہ بوتل کو خس سے باندہ دیا کرتے ہین اس لحاظ سے کہ ٹہوکر لگ کر
کہین ٹوٹ نہ جائے چنانچہ عطارون کی دوکانون مین شیشہ دون کو دیکھا
ہوگا یعنی مستی مین بوتل کی خس کو دیکہہ کر یہہ سمجہا کہ پیالے مین تنکا پڑ
گیا ہے اسکی یہہ مثال ہے کہ جیسا کہ افیونی پیشاب کو سانپ سمجہہ
لیتا ہی **مرغ دل** تقدیر مرغ دل نرگس میگون کی مژگان مین اسیر
ہے اگر اس مژگان میگون کو قفس جام شراب باندہون تو یہہ ایک تازہ

۵۱ محتسب ظاہر ہے کہ محتسب شراب خوارون کو شراب پینے سے سخت ممانعت کیا کرتے ہین اور پیالہ وغیرہ توڑ دیا کرتے ہین اسلئے یہہ مضمون شعر مین ادا کیا ہے ۱۲

۵۲ نرگس میگون [illegible] محبوب کی چشم [illegible] میگون اسلئے [illegible] مست [illegible] کی [illegible] مضمون [illegible] قفس جام شراب [illegible] بند [illegible] ۱۲

مضمون ہے کہ جو آجتک کسی شاعر نے نہین باندہا **دل شکستہ**
ہون اکثر لوگ اپنا نام برتنون پر لکہدیا کرتے ہین اسلیے کہ ملکیت
سمجہی جاوے کہتا ہی کہ مین ایسا دل شکستہ ہون کہ اگر کوئی شخص میرا
نام جام شراب پر لکہدے تو میرے نام کے اثر سے جام شراب
کے سو ٹکڑے ہوجائین اسم بامسمی کے یہی معنی ہین کہ جو مسمی یعنی
بدن مین وصف ہو ویسی ہی نام مین ہونا چاہیے **ساقی اس دور**
مین کب آنکہہ چرا سکتا ہی + رات بہر گشت کرے ہے عسس جام شراب +
تقریر پہلے سمجہنا چاہیے کہ عسس یعنی کوتوال مے نوشی کے مخالف ہوتا ہی
یہان اس مخالفت کے مضمون سے کنارہ کرکے یہہ مضمون باندہا
ہے کہ جام شراب کو عسس بنایا ظاہر ہے کہ جب رات بہر عسس گشت
کریگا تو ساقی آپ کو چہپا نہ سکیگا پس کہتا ہے کہ جب عسس جام شراب کا
گشت کرے تو ساقی پوشیدہ یعنی چہپ نہین سکتا ہی خلاصہ یہہ کہ جب تک صاف
عسس جام شراب ہو تو دور جام چلتا ہی رہیگا اور ساقی آنکہہ نہ چرا سکیگا
نوشدارو سے تقدیر شعر اے ساقی دم رنج خمار شربت فریادرس
جام شراب نوشدارو سے ہی بہتر ہے مطلب یہہ ہے کہ وقت خمار یعنی
جب خمار کے وقت رنج حاصل ہو تو ایسے وقت مین شربت فریادرس
جام شراب کا یعنی مے کا ہونا نوشدارو سے ہی بہتر ہے **بیخبر قافلہ**
جب دہان جرس جام شراب بیزبان ہے یعنی چپ چاپ ہے تو اسواسطے
قافلۂ عیش بیخبر گذر جاتا ہی حاصل یہہ کہ جام کی آواز عاشق کو نہین پہنچتی
دالا آواز سنکر شریک محفل عیش محبوب ہوتا اور یہہ بھی تقریر ہوسکتی ہی کہ جب
جام کی آواز خاموش ہے تو جو قافلہ عیش ہے بیخبر گذر جاتا ہی یعنی کوئی

مخل محفل عیش مین دخل نہین پاسکتا دستور ہے کہ جب قافلہ بلا آواز چلا جائیگا
تو رہزنون وغیرہ سے امن رہیگا **ابلق چشم سیاہ** ابلق عموماً دو رنگ کو
کہتے ہین اور خصوصاً اوس گہوڑے کو کہتے ہین کہ جسکے دست و پا سفید
ہون سیہ مست اور سیاہ مست بدمست کے معنی ہین جو نشے سے بہت
مست ہو یعنی متوالا ہو فرس اسجگہ ابلق گہوڑیسے مراد ہے کہتا ہے کہ
ہمنے اب تک یہہ نہین سنا تہا کہ جام شراب کو ابلق گہوڑا کہتے ہین حاصل
یہہ کہ جب اے محبوب تیری چشم سیہ مست کو ابلق دیکہا تو ثابت ہو گیا
کہ بلا شک محبوب کی آنکہہ فرس جام شراب ہے **بادہ صاف مین**
یہہ شعر جواب و سوال مین واقع ہے محبوب سوال کرتا ہے کہ بادہ صاف مین
کہان سے تنکا پڑ گیا ہے عاشق جواب مین کہتا ہے کہ اے سیکش تیری
مژگان کا عکس ہے کہ جو خس جام شراب دکہائی دیتا ہے

ردیف بائے موحدہ غزل ۲

ماہی ہو یا ہو ماہی مچہلی ماہ چاند وہ دے یعنی فلک تقدیر مصرع
ثانی دست فلک سے بے داغ درم نصیب نہ ہون مولف نے ماہی اور
ماہ کے لئے درم دینا مقرر کیا اسلئے کہ زر ماہی اور درم ماہی فلس ماہی
کو کہتے ہین جو مچہلی کے بدن پر بصورت فلوس علیحدہ علیحدہ سخت چہڑا نمایان
ہوتا ہے اور چاند کی مشابہت درم سے باعتبار سفیدی اور گولائی کے
ظاہر ہے چاند مین سیاہ داغ ہے مچہلی کے فلوس خود مائل بسیاہی ہین یعنی
فلک جسکو درم وغیرہ دیتا ہے اوسکے لئے داغ ضرور ہے بلا داغ نہین یعنی
اگر دولت حاصل ہے تو رنج و الم اوسکے لاحق حال ہے حاصل یہہ کہ مثلاً
ماہی مین ہزار داغ باعتبار فلوس ماہی ہین اور چاند مین ایک داغ ہے پس درم

فلک سے کوئی بیداغ نہین غافل جو دم یعنی انسان کے وجود
مین جو سانس اندر باہر آتا جاتا ہے اگر اس آمد و رفت مین خدا کی یاد سے
غافل نہو تو اس ذکر پاس انفاس کی برکت سے انسان کو تنبیہ سیر وجود
عدم نصیب ہو سیر وجود یعنی ثبوت ہستی خود اور سیر عدم جو فنا فی اللہ
کا درجہ ہے دے جسکو جم جمشید بادشاہ سے مراد ہے جام جم
اسی بادشاہ کا مشہور ہے کہتا ہے کہ اے ساقی محبوب سے جسکو
ایک پیالہ مے کا عطا کر دیا گویا اوسے خدا نے مثل جمشید بادشاہ
کے نصیب دئے

اور لفظ جم سے جمشید مراد ہو سکتا ہے ۱۲

ردیف بائے موحدہ غزل ۳

دل سلگ جائے تقدیر شعر اے قلیان کش جب تک محبت
کا دل نہ سلگ جائے اور جان نہ بھڑک جائے تب تک سوز محبت
کی طلب کم نہو حاصل یہہ کہ جب تک حقہ مین تماکو نہین سلگتا حقہ پینے
والے کی طلب پوری نہین ہوتی ہے ایسا ہی عاشق کا حال ہے کہ
جب تک وصال محبوب حاصل نہین ہوتا تبتک سوز محبت کی طلب
مین رہتا ہے ہو مبارک اس شعر کا مصرع ثانی یون صحیح ہے
ع ہے ہمین آب دم تیغ شہادت کی طلب ۔ خلاصہ یہہ کہ حضرت
خضر کو سرچشمہ آب حیات مبارک ہو کہ جسکے پینے سے اونکی قیامت
تک زندگی ہوگی ہمین تو فقط آب دم تیغ شہادت کی طلب ہے کہ
جس سے حیات جاودان نصیب ہو دور رہ تقدیر شعر اے محبوب
اگر تجھکو شہر مین اپنی شہرت کی طلب ہے تو مثل ہلال سامنے دور کھڑا رہ
اور دیر تک مت رہ ہلال کی شہرت باعتبار عیدین وغیرہ ماہہائے اسلامیہ

واضح ہے اور ہلال کا مطلع پر دور رہنا بہی روشن ہی دور رہنے مین شہرت
زیادہ ہوتی ہے **جو حلاوت** تقدیر شعر جو شخص زندگی کی حلاوت
چرخ سے چاہتا ہے اوسکی یہہ مثال ہے کہ کاسہ زہر آب سے شربت
کی طلب کرتا ہی واضح ہے کہ جو زہر ہے شربت نہین ہو سکتا خلاصہ
یہہ کہ آسمان سے کوئی شخص آسایش و راحت کی امید نہ رکہے کہ
ہے واضح ہو کہ اول مصرع مین لفظ حرام غلط اور مدام صحیح یعنی مدام
شراب درست پاس نمک کو باضافت پڑہنا چاہیئے یعنی پاس کے
سین کو کسرہ دیکر کرے ہے کا فاعل شراب پاس نمک شرع مضاف
اور مضاف الیہا ملکر مفعول مصرع ثانی کی ترکیب ہے فعل ناقص شراب
مبتدا حرام خبر یعنی شراب حرام ہے لیکن کلمہ ستدراک نہین ہے فعل
ناقص نمک مبتدا حرام خبر یعنی نمک حرام نہین اسکے بعد معلوم ہو کہ
شراب اصل مین حرام نہین یعنی اصل شراب کا حرام نہین اسلئے کہ شیرہ
انگور ہے ہان بسبب نشہ کے حرام ہے جب شراب مین نمک ڈالدو
تو اوسکا نشہ زائل ہو جاتا ہے پہر اوسپر حرام کا حکم نہین مطلب یہہ ہے
کہ شراب ہمیشہ شرع کے نمک کا پاس کرتی ہے اور پاس کرنیسے یہہ مراد ہی
کہ نمک کے پڑنے سے حرام نہین یہی شرع کا پاس کرنا ہے اگرچہ شراب حرام
ہے لیکن نمک حرام نہین یعنی حلال ہے خلاصہ مطلب شعر یہہ ہے
کہ شراب نمک ڈالنے سے حرام نہین ف۱ رہتی **یہہ ایسا ماہ** ماہ صیام
یعنی روزون کا مہینہ کا رسعید نیک کام کلمہ یہہ جو اول ہے اسکا مشار
الیہ ماہ صیام ہے یہہ ایسا کا رسعید مراد مے نوشی مطلب یہہ کہ ماہ صیام مبارک
ہے اور مے نوشی کار سعید تو اس کار سعید کو یہہ ماہ مبارک دیکہکر شروع

ف۱ مولف شرح کے نزدیک گو نمک ڈالنے سے شراب حرام نہین رہتی مگر [illegible] جاتا ہے کونسی اشد ضرورت ہے ہان اگر کپڑے کو ایسی شراب لگجائے تو کپڑا دہونا کچھ ضرورت نہین مگر کہانا اوسکا [illegible] [illegible]

کرنا چاہئے **عوض ہے** تقدیر شعر اے ذوق نشئہ دنیا کا عوض
عقبیٰ پر ہے کیونکہ اس میکدہ مین شراب وام و درم بکتی ہے حاصل یہہ کہ
اس دنیا مین جو کوئی شراب پئیگا عقبیٰ مین اوسکا عوض بہت ملیگا
پس چاہئے کہ اس میکدہ یعنی دنیا مین جو ہمیشہ شراب اودھار ملتی ہے
تو ہر کوئی لیکر نوش کرلے واضح ہو کہ جو کوئی کسی سے بطریق قرض لیا کرتا
ہے وہ اپنی گرہ سے مقررہ وعدہ پر اوسکی قیمت ادا کیا کرتا ہے شراب
کا پینا بطریق وام ایسا ہے کہ عقبیٰ مین بر خلاف ادائے نسیہ پینے والے کو
اور بہت کچھ ملیگا شراب سے مراد شراب شوق ہے **اوس بت** اس
مصرع مین لفظ اپنا غلط اتنا صحیح ایک کم سو اسمائے الٰہی مین سے ایک
اسم رقیب ہے ورد اوسکو کہتے ہین جو قبل نماز یا بعد نماز کسی کلام یا
خدا کے نامون سے کسی نام کا وظیفہ کیا کرے یعنی مقرر کرکے پڑھا کرے
مثلاً سو مرتبہ یا زیادہ یا کم اسکو ورد وظیفہ کہتے ہین تقدیر شعر اوس بت
نامہربان کو رقیب اتنا پسند ہے کہ اگر ورد اسمائے الٰہی مین سے
ہی ہے تو یا رقیب کا ورد ہے پس عاشق ایک حسرت اور افسوس سے
کہتا ہے کہ معشوق کو رقیب اتنا پسند ہے کہ اسمائے الٰہی مین سے بھی
کسی اسم کا ورد کرتا ہے تو یا رقیب ہی کا کرتا ہے

ردیف تائے مثناۃ فوقانیہ غزل اول

ہین داغ اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اے خواہش انعام محبت
تو جو انعام محبت کی خواہش کرتا ہے تجھکو مژدہ ہو کہ یہہ تیرے دل پر
داغ محبت کے نقش ہین یہہ ہی درم و دام محبت کے ہین **ہر روز**
اوڑا اسیر قفس و دام محبت عاشق سے مراد ہے مطلب یہہ ہے کہ

کسی ایک عاشق قفس اور دام محبت مین اگر مقید ہوتے ہین مگر محبوب
ہر روز دو چار کو اوڑا دیتا ہے خلاصہ یہہ کہ ہر روز بہت لوگ عاشق
ہوتے ہین لیکن معشوق کی نظر توجہ سے مایوس ہوکر پھر جاتے ہین
مانند کباب تقدیر شعر اے محبوب تیرے دل شوز محبت مانند
کباب آگ پر ہمیشہ بستر آرام کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ سب لوگ بستر نرم
وغیرہ پر آرام وچین سے رات دن سوتے ہین ہم عشاق کا بستر کباب سیخ
کی مانند ہمیشہ آگ پر ہے **کاسے مین فلک** فلک کو کاسہ یعنی
پیالہ اعتبار گلانی اور مدور ہونیکے مقرر کیا اور اس اعتبار سے کہ جو مصائب
لاحق حال عشاق ہوتے ہین فلک کی طرف نسبت کرتے ہین اسلئے کہتا
ہے کہ اگر تشنہ لب جام محبت یعنی عاشق کو رسائی ہو تو ہاتھہ پر دھر کر
ایسا کھینچے یعنی نوش جان کر جاوے کہ فلک کے کاسہ مین نام کو بھی زہر نہ
رہے مگر کیا کرین کہ فلک تک رسائی نہین **شوق حرم** کہتا ہے کہ
قائل کے کوچہ حرم مین مرکر جو کفن حاصل ہو ہم اوسکو جامہ احرام محبت
سمجھتے ہین **ایمان کو دیگر** گرویدہ اسلام محبت یہہ جانین کہ ایسے اشعار
کے ظاہری معنی نہ لینا چاہیے کیونکہ بروے حقیقت اسلام سے انکار
نہین ہوتا ان معنون کو اہل معنی سمجھتے ہین اس مضمون کے شعر فقط
واسطے تردید اہل ظاہر کے ہوا کرتے ہین مثلا جو ناصح اور واعظ
حقیقت سے خبردار نہین عشاق کو برا کہتے ہین اور باطن مین یہہ لوگ
اس شعر کے مضمون مین داخل ہین خواجہ حافظ فرماتے ہین واعظان کین جلوہ
در محراب و منبر میکنند چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند حقیقی
معنی کو ایک مثال سے سمجھاتا ہون چنانچہ قائل کہتا ہے اسلام چھوڑ کفر لیا تو

گرویدہ اسلام گرویدن تصدیق کرنا قبول اعتقاد کرنا اسی قیاس گرویدہ اور گرویدن کو سمجھو گرویدہ اسلام محبت مراد عاشق اور محبت کو اسلام مقرر کیا ہے

پہر کسکو کیا۔ اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ناصح اور واعظ عشاق کے حق مین
جو بظاہر یہہ عشاق خلاف شرع معلوم ہوتے ہین اور اونکی کلام عوام سمجھہ
نہین سکتے ہین واعظ انکو یون کہا کرتے ہین کہ انہون نے اسلام چھوڑ دیا
اور کفر مین مبتلا ہین پس عشاق واعظون کے الفاظ پکڑ کر اسطرح کہتے
ہین یعنی اگر اسلام چھوڑ دیا کافر نہین ہوگا پہر تو وہ واعظ اور بھڑک کر اونکو
برا کہتے ہین خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ گرویدہ اسلام محبت یعنی عاشق اگر
ایمان دیکر بہی کفر مول لے تب ہی وہ کافر نہین ہوتا جیسے حالت جوش
مستی مین حضرت منصور نے انا الحق کہا یا حضرت بایزید بسطامی نے
سبحانی ما اعظم شانی فرمایا مگر یہہ حالت اون حضرات کے لئے خصوصیت
رکھتی ہے **کہتی تہی وفا** نعش مردہ کے جسم کو کہتے ہین ناکام محبت جو محبت
مین مقصود یاب نہو مراد عاشق مطلب یہہ ہے کہ وفا میری نعش پر بحالت
نوحہ کہتی تہی کہ اے ناکام محبت تونے مجھے کسکی سپرد کیا ایسا وفادار کہ جیسا
تو تہا اور دنیا مین کون ہے کہ جسکے پاس مین رہون یہہ ظاہر ہے کہ عاشق
باوفا ہوتا ہے **معراج سمجھہ** معراج نزدبان یعنی سیڑہی یہان
بلند مرتبہ سے مراد ہے سنان بمعنی بہالا نیزہ زینہ بمعنی سیڑہی مطلب
ظاہر **مجنون نے** مجنون مراد عاشق خارپشت بمعنی ساہی ـ سینہ بہر
دو نام مشہور جانور ہے اوسکی تفصیل دال آچکی ہے مطلب ظاہر **حورون
کے** مطلب یہہ کہ اگر حورون[۹] کے پنجۂ مژگان سے اوس پری کی
پشت کے لئے پشت خار ہو تو ہرگز پنجۂ مژگان سے پشت نہ کہجلائے
پشت خار اسجگہ پشت خار اوس پنجۂ مصنوعی سے مراد ہے جو آہن کا
پنجہ بنا کر پشت کو کہجلی ہونے کے وقت کہجلایا کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ

[۹] حورون نشان جنت جو مذکور ہین ... مراد محبوب ہے

باوجود نزاکت حوران جو بے مثل ہے میرا محبوب حوروں کے کشتگان سے
بہی پشت خار ہوا ہے کیونکہ پری کی پشت نہایت نازک ہے **ماہی**
سے تا بماہ ظاہر ہے کہ چاند مین داغ ہین اور ماہی زمین مین ہے
اوسکی پشت پر داغ یعنی فلوس ماہی ہین یہہ سب دست فلک کی تاثیر
ہے ایساہی عاشق معشوق کے ہاتہہ سے داغ بدل ہین وآن یعنی آسمان
مین یاآن یعنی زمین مین **بار زمانہ** مطلب یہہ ہے کہ فلک ایسا سخت دل
اور سختی کش ہے کہ حالانکہ زمانہ کا بوجہہ اوٹہائے ہوئے ہے یعنی مردمان
زمانہ کاروبار کا وزن اسکی پیٹہہ پر ہے اور انسان خصوصًا عشاق کے
حق مین غم والم دینے مین لگا رہتا ہے **تسیر ہی** بشر کی طرح فلک نے کبہی
ایک بار پشت سیدہی نکی پشت سیدہی کرنے سے یہہ مراد ہوتی ہے
کہ بوجہہ کو رکہکر ذرا آرام لیکر پہر بوجہہ اوٹہایا کرتے ہین لیکن فلک نے
کبہی آرام نکیا کہ اس آن مین مصائب آلود مردمان قدرے افاقہ پاتے
مگر فلک سے یہہ امید کہان **ہوجائے ہے** مطلب یہہ ہے کہ جوانی
مین انسان گناہون کا بوجہہ جمع کرتا ہے اسلئے بڑہاپے مین انسان کبڑا
ہوجاتا ہے والا کیونکر **ہو سینہ سپر** تقدیر شعر جو تیغ نگاہ کے منہہ پر سینہ
سپر ہین اسلئے وہ کبہی آئینہ[۵۱] وار پشت نہین دکہلاتے مطلب یہہ کہ عشاق
محبوب کے سامنے سپر سینہ پر تیغ کہاتے ہین اور یعنی آئینہ کی طرح پیٹہہ
نہین دکہلاتے سامنے رہتے ہین ظاہر ہے کہ آئینہ منہہ کے روبرو ہوتا ہے
وہ مثل ہے پہلا مصرع جواب وسوال ہے اسطرح کہ کوئی سوال کرتا ہے
کہ ناؤ کسنے ڈبوئی دوسرا جواب مین کہتا ہے کہ خضر نے اور عاشق کہتا ہے
کہ ہماری بہی یہی مثل ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ دل کو سینے گرداب کون کہینچ لیگیا

۵۱ آئینہ وار
یعنی آئینہ کی پشت سی

عاشق جواب مین کہتا ہے کہ دل کو گرداب کی طرف خط ذقن محبوب لیگیا ہے

ردیف حائے حطی غزل اول

فرقت کی رات بعض اہل اسلام بعد دفن مردہ کے قبر پر اذان کہا کرتے ہین پہلو سے ہے صبوحی کشان صبح یعنی مانند صبوحی کشان صبح صبوحی وہ شراب جو فجر کے وقت پیتے ہین لیش سفید یکر چاندنی اوسکو کہتے ہین کہ رات مین ابر پیدا ہوتا اوسمین چاند کی چاندنی معلوم ہو وہ چاندنی بصورت وقت صبح صادق معلوم ہوا کرتی ہے اسلئے مسافر وغیرہ غلطی مین پڑ جاتے ہین

ردیف حائے حطی غزل ۲

منظور چشم تقدیر شعر- جب منظور چشم یار سب مین مصلحت ہے تو بلاکشون کی نسبت کسی سے بلا صلاح پوچھے مطلب یہہ کہ جب چشم یار کو بلاکشون پر مصیبت کا ہونا پسند ہی تو پہر انکی رفاہیت کے لئے کسی سے کیونکر صلاح دریافت کرے **سید ہے ہی** اس شعر مین صلاح یعنی مشورت یعنی ارادہ **اوس چشم مست** خرابات جائے فسق وفجور جیسے میخانہ خراباتی جو شراب خانہ مین شراب پیئے خلاصہ یہہ کہ ہم اوس چشم مست کے خراباتیون مین سے ہین یعنی جب خراباتیون یعنی محبوب کے عاشقون سے ہون تو تقوی اور پرہیزگاری کہان **اوس بدمعاملہ** دلا صلاح یعنی اے دل کسنے صلاح دی بدمعاملہ وہ شخص جو داد وستد مین دہوکہ دیوے اور معاملہ کسی کے ساتھہ خرید وفروخت کرتا ہے **رہتا ہے** صلاح مشورت زاہدیہ صلاح مشورت **کرتی خراب** باصلاح نکوئی کی ساتھہ

یارب ہو یارب بمعنی اے پروردگار۔ اس کلمۂ پاک کو محل دعا اور تعجب مین استعمال کرتے ہین یہان مقام دعا مین واقع ہے صلاح مشوٗ

منظور گر تو کلمۂ خطاب اور مصرع ثانی مین مین صلاح کے دونو لفظ بمعنی مشورت ہین **قلابی آسمان** قلاب بتشدید لام لوہے کا کانٹا جس سے مچھلی کا شکار کرتے ہین زمین وآسمان کا قلابہ ملانا طاقت سے باہر کام کرنا بے فایدہ اور لاحاصل سے مراد ہے قلابہ کی آسمان سے تشبیہ باعتبار خمیدگی ہے اور قلابہ مین وآسمان مراد گوشہ زمین وآسمان سے ہے پس حاصل تقریر یہہ کہ اے ناصح تو زمین وآسمان کے گوشے ملا یعنی یہہ تیری کلام مشعر نصیحت عشق کے رفع مین ایسی ہے کہ جیسے زمین وآسمان کے گوشے ملانے ہین اس سے یہہ بہتر ہے کہ محبوب سے ملنے کی تدبیر بتلا ہے **زلف** تقدیر شعر۔ تیری زلف سنبل صحن چمن کی شاخ ہے پر یعنی لیکن عرق کے قطرون سے یاسمن کی شاخ بنی ہے **ناف اوس** صنیح خوبصورت سفید رنگ سیکی جو باریک بالون کی لکیر سینہ سے ناف تک ہوتی ہے **ہے فیض سے وقار** وقار حلم۔ ومرتبہ وگرانباری مطلب یہہ ہے کہ اہل کمال کو فیض رسانی کی باعث ایسا باوقار جانتا ہون کہ جیسے ثمردار شاخ سولاکھہ من کی شاخ ہو **بدخصلتون کو** مطلب یہہ کہ فلک بدخصلتون کو ایسا بالانشین کرتا ہے دیکھو زاغ وزغن کے آشیانہ کی شاخ اونچی ہوتی ہے ظاہر ہے کہ یہہ جانور اونچی شاخ پر آشیانہ بناتے ہین اسمین یہہ بھی ایہام ہے کہ جانورون مین زاغ وزغن کمینہ ہین چنانکہ آدمیون مین رذیل رہتے ہین **کشمکش** مطلب یہہ ہے کہ دنیا مین سرگردان کشمکش یعنی لڑائی مین رہتے ہین پس

یاسمن ایک سفید خوشبودار پہول ہے ۱۲

بالانشین بلند مرتبہ ۱۲

مرگ آخر کو کرگدن کی شاخ آرہ کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے حاصل یہہ کہ جفاکارون سے بعد مرگ بہی بدلہ لیا جاتا ہے دیکہو کہ کرگدن کی شاخ بعد مرگ آرہ سے کٹ جاتی ہے کرگدن گینڈا اسیاہ رنگ بقد و رنگ شبیہ بگاومیش یعنی بہینس اور اوسکے ماتہے پر ایک سینگ ہوتا ہی کہ جس سے لڑتا ہی کشمکش بمعنی اینچا تانی مرگ پر جفا ترکیب توصیفی ہے

ردیف خاے معجمہ اشعار مجموع

کہنچی تہی چوب تقدیر شعر تیشہ کی چوب کہتی تہی کہ میری طرح ایک دن نخل آرزو کو ہکن کی شاخ سوکہیگی مطلب یہہ کہ جسوقت فرہاد نے تیشہ کو پکڑ کر نہر کہودنی شروع کی تو اوسوقت تیشہ نے بزبان حال کہا کہ جسطرح میری لکڑی سوکہی ہوئی ہے اسیطرح فرہاد کی نخل آرزو کی شاخ سوکہہ جائیگی یعنی مراد کو نہ پہنچیگا **بیمار چشم دلبر** شاخین یعنی سینگی معلوم ہو کہ آنکہون کے رفع آزار کے واسطے سینگی لگایا کرتے ہین خلاصہ مطلب یہہ کہ اگر چشم بیمار دلبر آہو نگاہ پر سینگی لگائین تو ہرن کی شاخ کی سینگی ہون کیونکہ اسمین بہی حسن و خوبی محبوب ٹہک متصور ہو ہرن کی شاخ ہونے مین یہہ ایما ہے کہ ہرن کی آنکہہ سے محبوب کی آنکہہ کو تشبیہ دیتے ہین چنانچہ آہو چشم **ہر صید کی کمر سے** جس گہڑی کلمہ شرط مربوط بمصرع ثانی یعنی جس گہڑی دلبر ناوک فگن کی کمان کی شاخ ٹوٹی یہہ جملہ فعل شرط ہوا تو ہر صید کی کمر سے ٹوٹ گئی یہہ جملہ جزاے شرط تو ہر صید کی کمر سی ٹوٹنا سی بیاے معروف کلمہ تشبیہ بمعنی مانند یعنی جسوقت معشوق کی کمان کی شاخ ٹوٹی تو ہر صید کی کمر سی ٹوٹ گئی یعنی کمال افسوس سے ان کو اپنے شکار ہونے سے ناامیدی ہو گئی کمر سی ٹوٹنا جیسے کہا کرتے ہین کہ فلانی کی غم سی کمر ٹوٹ گئی

تاثیر بیکسی تقدیر شعر جو یعنی اگر اس بے کفن کی نعش پہ شاخ سایہ ڈالے تو میری بیکسی کی تاثیر سے سارا درخت خشک ہو مطلب یہہ ظاہر شاخ نبات کو شاخ نبات لکڑی کی شاخین جو مصری کے کوزہ مین باندھتے ہین اور خواجہ حافظ صاحب کی محبوبہ کا نام مشہور رہے ہے نَے قلیان و نَے تنباکو نیچہ جو حقہ مین لگاتے ہین مصاحبت باہم صحبت کرنا اور نزدیک ہونا

اشعار قصیدہ

گلگون سے مطلب یہہ کہ معشوق کا گھوڑا اسقدر تیز دو ہے کہ اگر درخت چمن کی ٹہنی کوڑے کی سی چوٹ لگا کر صبا کو ہانکے تو صبا آگے نہ بڑھ سکے کردے جو تو تقدیر شعر جو یعنی اگر تو نہال کر دے تو گاو سیہن کی شاخ اپنی پروین کا خوشہ نکال لائے کہتا ہے کہ اگر محبوب نظر توجہ سے برج ثور کو خوش کر دے تو گویا اسکی شاخ یعنی سینگ ترو تازہ ہو کر اوسپر ثریا کا خوشہ مثل انگور اوسیوقت لگجائے کولی گھڑی ایک دیوان مین ایک گھڑی دو گھڑی کے بعد دیکھا پہلی گھڑی کے بجائے کڑی صحیح ہے کیونکہ دوسرے نسخہ سے معلوم ہوا اور کڑی کے معنی سخت بات کے مراد ہے ضد ملائم جو مصرع اول میں ہے اوس لعل لب یعنی بوسے لیتے لیتے دانتون کی مسی کی ۵۳ دھڑی دو گھڑی مین اوڑا دی اللہ رے ضعف چڑھی اسقدر ضعف ہے کہ سینہ سے آہ بے اثر لب تک دو گھڑی مین چڑھی اور چڑھی کا ترجمہ برآمدن یعنی دو گھڑی کے عرصہ مین لب تک آئی اس شعر

۵۱ گلگون یعنی سرخ رنگ و نام اسپ شیرین کہ معشوقہ فرہاد و معشوقہ خسرو پرویز تھی ... گلگون کہتے ہین ... مشرق سے ... ۵۲ نہال کردے ... درخت ... مراد ہے ...

مین کمال ضعف سے شیفتہ بیان کیا ہے **کل وس سے** کل نہ پڑی یعنی چین نہ پڑا **اکہتا رہا عدو** یعنی میرا دشمن آور جڑ کی یعنی دشمن میری نسبت عداوت ڈالنے کی باتین معشوق کو کہتا رہا غماز نے آگر علاوہ دشمن اور بات جڑی یعنی لگائی **تھے دو گھڑی سے** یعنی شیخ جی جیہہ عاشق کو نصیحت کر رہے تھے جب دو گھڑی کے بعد محبوب کو دیکھا تو شیخ جی کی ساری شیخی جہڑی یعنی گر گئی **کیا جانے** یعنی ذوق یہہ معلوم نہین کہ وہ محبوب میرے پاس کسطرح رہے ہین جب دو گھڑی گذرین تو محبوب پاؤ گھڑی بہی نہ ٹہیرے مصرع ثانی مین پاؤن غلط اور پاؤ گہڑی صحیح جو گہڑی کا چوتہا حصہ ہے **جہومر کا نظر** تقدیر شعر جب اے محبوب تیرا وعدہ چڑہے چاند کا تہا اتو تیرے سر پر جہومر کا چاند نظر پڑا ہے تو بوسہ لا کیونکہ چاند چڑہ گیا **ہے آئینہ خانہ بہی** یہہ شعر فرد ہے یعنی جہومر والے شعر سے جو پہلے اسکے ہے الگ ہے ثانی مصرع مین صحیح نسخہ دیوان سے معلوم ہوا کہ بجاے در اہل صفا۔ چاند در اہل صفا بند صحیح ہے اہل صفا جسکا سینہ اور دل صفا یعنی روشن ہو تقریر یہہ ہے کہ چنانچہ آئینہ خانہ گذرگاہ نیک و بد ہے یعنی آئینہ مین بری بہلی صورت دکہائی دیتی ہے اسی طرح اہل صفا کا دروازہ بند نہین یعنی ہر ایک نیک و بد کو دخل ہے یعنی کسی سے عداوت و بغض کا خیال نہین جو کوئی آیا اوسکے حال پر نوازش فرمائی **مژدہ قتل سے** تقدیر شعر اوس عہد شکن کا کاغذ مژدہ قتل سے میری روح کو آزادی تن کا کاغذ ہے مطلب یہ کہ جسوقت محبوب کے نامہ سے مژدہ قتل کا مضمون پڑہا گیا تو میری روح کو تن سے آزاد ہونے کے لئے سند مل گئی **گو رمین عیش** یہہ بات ظاہر ہے کہ اہل

[illegible] مژدۂ قتل [illegible] جز عاشق کے حق مین مژدہ ہے آزادی تن کا کاغذ یعنی سند آزادی تن ۱۲

سرشتہ یعنی دیوان کے منشی دفتر کو یعنی اہلکاران ملکی ومالی کو سردفتر کے آگے صحت وغلط معاینہ کے واسطے پیش کیا کرتے ہین پس کہتا ہے کہ میرا دفتر بن جب گور مین منکر ونکیر کے سامنے پیش ہوگا تو منکر ونکیر کے سیاہہ کے لئے یعنی میرے اعمال کے حساب کے لئے سفیدی کفن کا کاغذ ہوگا **بنگیا عکس** تقدیر شعر اوس شوخ گلستان رو کے عکس سے صفحۂ چمن کا کاغذ آئینہ تصویر بنگیا یعنی جسوقت محبوب کا عکس چہرہ چمن کے گل وریحان پر پڑا تو اونکے ہر پتون مین محبوب کی شکل جسطرح آئینہ مین نظر آتی ہے آتی تہی یعنی محبوب کی صفائی چہرہ سے چمن کو مثل آئینہ صفائی حاصل ہوئی **کیا کرے** یعنی بادشاہ کا خانۂ گیتی پر دعوی کرنا بے فایدہ ہے اس لئے کہ اس قصر کہنہ کا کاغذ کسی کے نام بوجہ وثیقہ تحریر نہین ہوا جو ابدالآباد تک ایک کے نام قایم ودایم رہے پس دعوی لا حاصل ہے **لکہین اوس** تقدیر شعر گر اوس وحشی کی چشم کے لئے تعویذ لکہین تو اہل تکسیر ہرن کے پوست کا کاغذ کرین **رقعہ شادی شہادت** پہبن زیب دار سوہنا سجنا اچہا لگتا بن میٹہنا **سینہ صافون کو** شکن یعنی پیچ وتاب تقدیر مصرع ثانی کا کاغذ صفائی سے شکن کا سزاوار ہے کاغذ مبتدا شکن کا سزاوار خبر مطلب یہہ ہے کہ سینہ صافون کو زمانہ کے ہاتہہ سے شکست ہے اور دوسرا مصرع مصدق دعوی ہے کہ دیکہو کاغذ صفا ہے وہ شکن کا سزاوار ہے یعنی کاغذ مین شکن ضرور ڈالا جاتا ہے **ورق چرخ ہو** تقدیر شعر سرمۂ چشم مہ سیم بدن کا کاغذ ورق چرخ ہو گو نسخۂ آشوب نہو حاصل یہہ کہ محبوب کے سرمہ رکہنے کا ورق یعنی کاغذ کہ جسمین سرمہ رکہا جاتا

ہے ورق چرخ ہو یعنی محبوب کا یہہ رتبہ ہے کہ اوسکے سرمہ رکھنے کے لئے
ورق چرخ چاہئے اور نسخہ آشوب کی کچھہ ضرورت نہین کیونکہ محبوب کی
خود چشم مست ہے کہ جسکو بیمار چشم کہتے ہین محبوب کی بیمار چشمی کے واسطے
نسخہ آشوب کی ضرورت نہین کیونکہ اوسکی بیمار چشم خوبی ہے اور یہہ بھی
تقریر ہے کہ ہو کی ضمیر ورق چرخ کی طرف ہے یعنی اگر ورق چرخ ہی
نسخہ آشوب متصور ہو تو ورق چرخ بجائے قرطاس سرمہ کے لئے تو
ضرور ہے **اول اسیران** اسیران قفس حاصل یہہ کہ اسیران قفس
تک گلبرگ کا پہنچنا ایسا ہے جیسا کہ مسافری مین دوستون کا خط پہنچا
حاصل یہہ کہ عاشق اسیقدر محبوب کی توجہ سے خوش ہو جاتے ہین **ظاہر**
آرا آتشمین لباس کرنا دوزخ مین جانے سے مراد ہے **جعلسازی**
یہہ مطلب یہہ کہ یہہ جو چاند مین سیاہی دکھائی دیتی ہے بمنزلہ مُہر ہے اور
سادہ یعنی جسقدر باقی چاند کا صاف ہونا ہے یہہ دونو رنگ چاند کے
زمانہ کی جعلسازی پر گواہی دے رہے ہین جعل ساز سے مراد زمانہ ہے
یا اہل زمانہ اور چاند اور کاغذ جعلی مین یہہ مشابہت ہی کہ جعل ساز اول سادہ
کاغذ پر مہر لگا کر رکھہ چھوڑتے ہین عند الشارع مقدمہ سند آ حاکم کے
حضور مین پیش کیا کرتے ہین لہذا کہتا ہی کہ چاند جعلسازونکو اس شکل سے
اپنی صورت دکھلاتا ہی کہ تم لوگ اسطرح جعلی کاغذ بنایا کرتے ہو پس جعلسازون
کو چاند کی طرف دیکھکر شرم اوٹھانی چاہئے کہ ہمارا عیب ظاہر کر دکھلایا
ہے مگر جعل ساز کب عبر کرتے ہین آخر مقید ہوتے ہین **مہر وہ کرتا ہی**
یعنی محبوب جب خط پر مہر کرتا ہی تو خط محبوب کی دہن کا لعاب چوستا ہے

ردیف رائے مہملہ غزل اول

نگہ نہین تقدیر مصرع ثانی جو آنکھونکی راہ نکل کر آیا تو خدنگ ہوکر دل مین بیٹھا مطلب یہہ ہے کہ جو میرے دل مین خدنگ ہوکر بیٹھا اسکو خدنگ نگاہ نہ سمجھین بلکہ ایک حرف محبوب کے دل مین بیٹھا تھا پس جب یہہ حرف محبوب کے دہن کی تنگی کے باعث تنگ ہوکر نکلا تو میری آنکھون کے رستہ ہوکر دل مین جا بیٹھا دہن کی تنگی سے تنگ ہونا اسواسطے کہ دہن کی راہ سے دلکو بیرونی ہوا پہنچتی ہے جو مفرح دل ہر اگر دلکو ہوا نہ پہنچے تو دل منقبض ہو جاتا ہے جب برخلاف قاعدہ بالا کے بباعث تنگی دہن یعنی اسقدر معشوق کا منہہ چھوٹا ہے کہ اوسمین ہوا داخل نہوئی اسلیئے وہ دلکا حرف بباعث گرمی گھبرایا نکلکر میرے دل مین بیٹھا **صفاے دل** مطلب یہہ کہ دل کے صفا رکہنے کی یہی صورت ہے کہ دل مین کدورت نہ آنے دے اگر کدورت اگئی تو دل کے آئینہ مین ضرور زنگ ہوکر بیٹھہ جائیگی مصرع ثانی مین بجائے نیرنگ زنگ صحیح ہے **غزال رم** تقدیر شعر جو خواب میری آنکھون مین ہے اگر یہہ خواب غزال رم دیدہ بنگیا ہی تو بجا ہے کیونکہ تجہہ بن پلنگ پلنگ ہوکر پہاڑ کہانیکو دوڑتا ہی مطلب ظاہر **جو یکرنگ** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ جو لوگ جہان مین یکرنگ ہوئے یعنی ظاہر باطن مین کچھہ تفاوت نہین انکو اصلا رعونت زیبا نہین کیونکہ دیکھنا چاہیئے کہ گل نے اس چمن مین دورنگ ہوکر نام رعنا پایا ہے کہ جس مین رعونت کا لفظ مندمج ہے یہہ صریح عیب ہے پہر دورنگی کیونکر زیبا ہو **حلاوت وشرم** تقدیر شعر اے ذوق جہان مین حلاوت ہے وشرم اور پاسداری رنج وخواری ہے لیکن اگر کسی کے بے نام وننگ ہوکر عمر گذاری تو مزے سے گذری مطلب ظاہر

۵۰ خواب نیند جسکو سوجانا کہتے ہین یعنی سونا پلنگ اول بمعنی چارپائی پلنگ ثانی بمعنی درندہ جسکو چیتا کہتے ہین یہہ درندہ پہاڑ کا شکار کرتا ہے اسلیئے غزال رم کے تلازم ہے ۱۱ اسکی حلاوت شیرینی کسی کے بے نام

نیرنگ بمعنی فسون ۱۱ نقش مکر

ردیف راے مہملہ غزل ۲

خوب رو گئے　سید مجنون ایک درخت ہے مطلب واضح اوڑ گئیے
آگ بابل ایک شہر ہے جو درمیان عراق دریاے فرات پر شرق کی
طرف معروف ہے اس شہر کے نواح مین چاہ بابل ہے اوسمین ہاروت
و ماروت یہہ دو فرشتہ الٹے مقید لٹکتے ہین انکا یہہ قصہ ہے کہ آسمان سے
زمین پر آکر ایک طوائف زہرہ نام پر عاشق ہوگئے اس عورت نے اونکو
شراب پلایا اور وعدہ وصل سطرح قرار پایا کہ جسکے ذریعہ سے آسمان پر سے
اوتر آئے ہو وہ علم بتادو اونہون نے اسم اعظم سکہادیا یہہ لولی اسم اعظم
کی برکت سے آسمان پر اوڑگئی خدا نے اوسکو ستارا بنادیا کہ جسکا نام
زہرہ ہے اگر کوئی شخص بارادہ جادو سیکہنے کے اوس کوئین پر جاتا ہے
تو فرشتے اوسکو جادو سکہادیتے ہین مگر وہ سیکہنے والا کافر ہوجاتا ہے یہہ
فرشتے اوس کوئین مین قیامت تک مقید رہین گے پس مطلب شعر یہہ
ہوا کہ اے معشوق تیری چشم پر افسون کو دیکہکر جادوے بابل کے دہوئین
یعنی جادوے بابل کی کچہہ اصل نرہی دیکہکر مطلب یہہ کہ جب مینے معشوق
کو غیرون کے ساتہہ مہتابی پر بیٹھے دیکہا تو مینے گردون کو دیکہہ ایک
آہ دل سے بوجہ افسوس کی کہ فلک نے مجہکو محبوب سے مایوس رکہا تیغ
کہا ہے آگے کالے کے یعنی سانپ کے سامنے مطلب روشن بل
بے مرے فلاطون کا قصہ مشہور ہے کہ زمین مین گڑہا کہدوا کر
اوسمین منکار رکہکر آپ اوسمین دم حبس کر کے بیٹہہ گیا شاگردون نے
حسب وصیت زمین کو ہموار کردیا جب سلطان سکندر شہنشاہ ہوئے
تو افلاطون کا حال سنکر تفحص کی ایک زمیندار کی نشاندہی سے جو اسکو

اپنے بڑدن کی زبانی معلوم تہا اوس نواح مین زمین کو کہدوانا شروع
کیا حتیٰ کہ وہ مدتع پایا حکیم کو نکالا سانس بہرتا تہا وزرائے حکمائے جلیل
القدر سلطانی مین ہم سلک ہوا اور بروئے استعمال خم شراب کے مٹکے کو کہتے
مین س تمثیلے مطابق خم افلاطون مشہور ہے مطلب واضح آگئین اونکو یعنی میری
نوک مژگان پر اشک جگرگون[۱] دیکہکر محبوب کے اونگلیون مین مہندین
لگائی آگئین **قتل کو کسکے** تقدیر مصرع ثانی میرے زخمون کی آنکہون
دیکہکر خون اوترے ہے یعنی بباعث خوف روان ہوا زخم کی آنکہہ
یعنی زخم کا منہہ

ردیف رائے مہملہ غزل ۳

کہاں تنگ پتنگ پروانہ دار سولی مطلب روشن **میرے خیال**
تقدیر وہ چشم فتنہ گر میرے خیال پر چڑہکر گویا گہر چڑہکر لڑنے آئی ہے
پس یہہ خانہ جنگ ہے یعنی کسی کے گہر مین آکر گہر والے سے لڑنا خانہ
جنگی یعنی تعدی اور زبردستی ہے **ستمگرون کی** ستمگر مراد محبوب
کشاکش اینچاتانی یعنی عاشق کے حق مین جو محبوب کی جانب سے ستم اور
اور ایذا پہونچتی ہے دوسرا مصرع مثالیہ ہے کہتا ہے چنانچہ تیغ سان پر چڑہکر تیز
تر ہوتی ہے ایسا ہی عاشق کی ستم کشی محبوب کے ہاتہہ سے عاشق کی
آبرو ہوا ہے توا یعنی زیادہ یہہ بات ظاہر ہے کہ جب تلوار کو سان پر
کشاکش یعنی تلوار کو پہیر کر تیز کرتے ہین اوسوقت تلوار کے جرم مین سے
پہلے قدرے گہستا ہے تو پہر تیز ہوتی ہے ایسا ہی عاشق جو صدمات
ستم محبوب اوٹہاتا ہے اوسکی عزت ہے **الٰہی خیر ہو** باد کا گہوڑا
باد کے گہوڑے پر چڑہ کر آنا محاورہ ہین تیز و تند آنا **ہنرشناس**

[۱] جگرگون یعنی اشک سرخ دیکھ فتنہ قسم ایک سرخ رنگ میوہ ولایت کا مشہور ہے بیر کے برابر ہوتا ہے اور سر انگشت دلبر سے مشابہہ ہوتا ہے اور اوس سے کبھی بے مطلق سے کنایہ ہوتا ہے اور کبھی سر انگشت حنا بستہ تشبیہ دیتے ہین ۱۲

صحیح مصرع اول ہنرشناس کو دکھلا ہنر کہ خوبی زر **کہیں فلک**
پر جہومر نام زیور جو پیشانی پر لگاتے ہیں دم کہینچنا باعتبار فخر اپنی بڑائی
کرنا اور بلند مرتبہ ہونے سے مراد ہے سر چڑہنا سر سے لگنا یہاں بہی
مراد ہے اور سر چڑہنا کسی کے ذمہ لگانے کو بہی کہتے ہیں تقریر ظاہر
جو مارے نفس کو واضح ہو کہ جو صاحب نفس کو مار کر یعنی دنیا
کی حرص و ہوا کو چہوڑ کر خدا کی طرف رجوع ہوئے وہ ایسے بزرگ ولی
اللہ اہل تصرف ہوئے ہیں کہ ہاتھ میں سانپ لیکر شیر پر چڑہ کر سواری
کیا کرتے تھے لکہا ہے کہ ایک بزرگ اسی صورت سواری میں آتے تھے
اور ایک بزرگ اوسوقت دیوار پر بیٹھے تھے جب وہنون نے شیر سوار
دیکہا تو آپ نے دیوار کو حکم دیا دیوار مثل سواری چلی پہر باہم ملاقات
ہوئی حاصل یہہ کہ سانپ کاٹنے والا ہے اور شیر بہی ایسا ہی ہے پس
سانپ کا چابک بنانا گویا سانپ کا مطیع کرنا ہی

ردیف رائے مہملہ غزل ۴

جان ہوا ہون گٹکا کہتے ہیں کہ پچہلے زمانے میں جوگی فقیر کسی ترکیب
سے پارے وغیرہ فلزات کو گرہ کر کے گولی بناتے تھے اوسکو منہہ میں
رکہہ کر اوڑا کرتے تھے پس خال محبوب عاشق کے واسطے گٹکے کی تاثیر
رکہتا ہے اور جان کا ہوا ہونا یہاں مرنے سے مراد ہے **تیرا بیمار**
تقدیر شعر جو تیرا بیمار سنبہالا لیکر نہ سنبہلا تو اسلئے مسیحا دم کو لیکر یعنی شرمندہ
ہو کر چپ کے ہی بیٹھہ رہے ہے **ذبح کرنے کو** نام خدا مراد بسم اللہ اللہ
اکبر سے ہے جو ذبح کرنیکی تکبیر ہے **کہینچتی ہے روز قیامت** سے دور
کہینچنا اپنے آپ کو فخر و تکبر سے بہت اچہا سمجہنا اور قیامت کا دن پچاس ہزار

سال دنیا کے برابر ہوگا حاصل یہہ کہ شب یلدا محبوب کی زلفون کی بلائین لیکر فخر سے اپنے کو روز قیامت سے بہت لمبا کرتی ہے حاصل یہہ ہے کہ شب یلدا بہت سیاہ ہے لیکن محبوب کی زلفون پر قربان ہے کیونکہ محبوب کی زلفون کی خوبی سیاہی مین شب یلدا سے زیادہ ہے اسلیئے انکی زلفو کی بلائین لیتی ہے **مجھسا مشتاق** کہتا ہے کہ اے محبوب اگر آپ اپنا چراغ رخ لیکر مجھسا مشتاق جہان تلاش کروگے تب بہی نہ پاؤگے یعنی اپنا منہہ ہر جگہہ ہر کسی کو دکہاتے پہروگے مجھسا مشتاق نہ ملیگا **جب یہہ لکہا** مطلب یہہ ہے کہ جب قاصد محبوب کا خط لیکر میرے پاس آیا تو قاصد کو مجھہ مین میرا کہین پتا نہ ملا یعنی مین عاشق بباعث تپ عشق ایسا ضعیف ناتوان لاغر ودبلا ہوگیا کہ قاصد کو میرا وجود نظر نہ پڑا اسلیئے نامہ بر خط کو لیکر الٹا پہر گیا یعنی جدہر سے آیا تہا ادہر کو واپس پہر گیا یعنی محبوب کی طرف **رہ گیا اپنا** قدیر شعر اے آئینہ رو جب تیری تصویر کو یوسفؑ نے لیکر دیکہا تو وہ یعنی یوسفؑ اپنا منہہ لیکے رہگیا یعنی شرمندہ ہوگیا واضح ہو کہ شاعر حضرت یوسف علیہ السلام پر ترجیح دیتے ہین ایک مضمون بندی ہے والا چہ نسبت خاک را با عالم پاک **وان سے یان** مطلب یہہ کہ اے ذوق جب عدم سے دنیا مین آئے تہے کچہہ بہی سامان عدم سے نہین لائے تہے اور جب دنیا سے مرکر جائینگے تو محبوب کی طرف سے لاکہہ تمنا بحالت مایوسی لیکر جائینگے

ردیف راے مہملہ غزل ۵

جسنے ہو تقدیر صبح اول جسنے زخم تیغ عشق کی لذت اوٹہائی ہو مطلب ظاہر **صید دل** کو زخم ہو کر نصف ہاتہہ بند کرکے مہندی لگاتے

سطر ۵ یعنی تاریک بلائیں لینا قربان اور تصدق ہونا محبت کا کلمات سے ہے کہ وقت محبت کے کہا کرتے ہین تیرے قربان

سطر ۱۳ آئینہ رو یعنی صفائی ...

ہین اوسمین کچہہ لکیرین سفید رہجاتی ہین اوسکو مچھلی دار مہندی کہتے ہین
پس کہتا ہے کہ جب تو دست حنائی مین مچھلیان دکہاتا ہے تو صید دل
کو کب چہوڑتا ہے تقدیر شعر اے میری جان جبکہ تو دست حنائی مین
مچھلیان چہوڑکر دکہلائیگا تو میرے صید دل کو کیونکر چہوڑیگا
واضح ہوکہ یہہ مضمون اس لحاظ سے باندہا ہے کہ مچھلی پکڑکر رکہنے کے
واسطے پانی مین چہوڑ دیا کرتے ہین **سرد مہری سے** تقدیر شعر اے
ابر بہاران کسی کی سرد مہری سے آگے ہی دل سرد ہے پس اے ابر ذرا مہربانی
کرکے دہوپ چہوڑکر آگے سے ہٹ جا **اے دل اوسکے** تقدیر مصرع
ثانی ورنہ اے نادان دل تو یہہ ساتہہ چہوڑکر پچہتائیگا مطلب ظاہر ہے
کیون نہ ایسے وحشی سحر تیرے یعنی تیرے لیے وحشی ہے **سرخی پان** تسبیح مرجان کا چہوڑنا اس لحاظ سے کہ مرجان کی سرخی دندان
پان خوردہ کے برابر نہین **پیش خیمہ** تقدیر شعر جب میری جان تنکو چہوڑ
کر سرگرم یعنی مستعد سفر ہے تو اسلیے مین عاشق پیش خیمہ محبوب گردباد
یعنی دود آہ کا بگولا لیکر نکلا جب بگولا طولانی وکلان مین گہومتا ہوا
نکلتا ہے اور طولانی مین مانند نشان ہوتا ہے اسلیے آہ کو اوس سے
تشبیہ دی کیونکہ پیش خیمہ نشان یعنی جہنڈے کا ہونا جیسے پیش خیمہ لشکر
مین ہوتا ہے موجب زیب وزینت ہے اور باعتبار طولانی وکلانی
کثرت آہ مفہوم ہے **کہ خدا دیوے** ماہ نیمفتہ آدہی روٹی کی
صورت ہوتا ہے اور دو ہفتہ یعنی چودہوین رات کا چاند ساری روٹی
کی شکل ہوتا ہے پس کہتا ہے کہ اگر خدا انسان کو قناعت یعنی صبر دیوے
تو انسان آدہی روٹی چہوڑکر ساری کی طرف کبہی نہ دوڑے سا غر

کو ہم زوال
ہوتا ہے ایسا ہی
حریف کا حال ہجو
جو انجام اوسکا ذلت
وغیرہ مین نقصان
لاحق ہوتا ہے ۱۲

سبا غرول ست گردان وہ جنس ہوتی ہے جو کسی کا ندر بازاری کی نہو کوئی خانگی بیچنے والا ہو وہ سستی بیچاتی ہے پڑھ غزل بقدر شعرای ذوق اب کوئی گرم غزل پڑھا اور جا مضمون نقد جان چھوڑ کر

ردیف راے مہملہ غزل ۶

اور کہین بجا

مین وہ مجنون کنج زندان گوشۂ زندان خلاصہ مطلب یہہ کہ مین وہ مجنون ہون کہ جب زندان کو چھوڑ کر نکل جاؤن تو سنگ طفلون کا کہانا چھوڑ کر سیب جنت کا کہانا پسند نہ کرون ظاہر ہے کہ دیوانون عشاق کو لڑکے پتھر وغیرہ مارا کرتے ہین **ہوے میراہی** نقد یر شعر اگر بانی اوس شوخ کی تصویر لب خون شہیدان چھوڑ کر شنگرف سے کھینچے تو میرا ہی لہو ہوے یہ لہو ہوے اسکا استعمال بجاے قسم ہے ایسا ہی میرا تلوا لگایا ہے ان دونون کے معنی قسم کے ہین یعنی مانی کو قسم ہے کہ اگر لب محبوب کی تصویر کہینچے تو خون شہیدان سے کہینچے مانی مصور مشہور ہے **سایۂ سرو چمن** ظاہر ہے کہ جو درخت لب آب پر ہوتا ہے اوسکا سایہ پانی مین دکہائی دیا کرتا ہے اور سانپ کی تشبیہ فقط اس لحاظ سے ہے کہ پانی مین درخت کا سایہ سانپ کی طرح پیچ و خم کہا کر حرکت کیا کرتا ہے **ہوگیہ طفلی** تیر کا ترازو ہونا نشانہ پر لگنے سے مراد ہوتی ہے اوراق میزان یعنی میزان الصرف کے اوراق یہہ صرف کی ابتدائی کتاب ہے اور میزان و ترازو مترادف لفظ ہین مطلب ظاہر **اہل جوہر** کو اہل جوہر یعنی اہل ہنر بس رنگ سے یعنی اس طرح سے بدخشان مین لعل کی کان ہے **شق ہے** عاشق کہتا ہے کہ لوگ عشاق کے نالون کو پسند نہین کرتے اور محبوب کو طرز نالۂ عشاق کا شوق ہے چنانچہ منبہ سے دو قلیان جو سیہ چھوڑتا ہے پس یہی طرز نالۂ عشاق ہے **دل تو**

گرمی کوئی گرم صحیح گرم گوئی غلط جانیہ طرف نقد جانان یعنی معلی جانین مراد عشاق مطلب ظاہر ۱۲ مطلب وہ یعنی ایسا

تصویر بیان کی شبیہ بنی تصویر ۱۲

لگتے مطلب یہہ ہے کہ دنیا سے پریان یعنی مین عاشق محبوب کو چھوڑ کر چلا ہون اب دل لگتے ہی لگیگا یعنی رفتہ رفتہ دل لگیگا گویا عاشق یہہ بات بطریق حسرت وافسوس کے بیان کرتا ہے

ردیف رائے مہملہ غزل

کیا ڈہوے یعنی جب میرا سراغ عنقا کو معلوم نہین تو اور کوئی کسطرح میرا پتہ لگا سکیگا اوس **صرع** داغ یعنی دامن کوہ دبن کوہ وصحرا وباغ **وکشت** مطلب ظاہر **ساقی لبطے شراب** لبط شراب صراحی آیاغ پیالہ شکستہ پر باعتبار لفظ لبط کہا ہے کیونکہ لبط کے پر ہوتے ہین جب لبط شراب پیالے سے دور ہے تو ایاغ شکستہ پر ہے **خود اوڑے** کے تقدیر شعر جو اوس شوخ خوش دماغ سے مرغ نامہ بر دراو شکستہ پر ہو تو نامہ خود اوڑ کے پہنچے خلاصہ یہہ کہ نامہ اسلئے نہین اوڑتا کہ مرغ نامہ بر موجود ہے والا خود بخود اوڑکر پہنچے **کرتا ہے دل کا** تقدیر شعر تیر کا ندار دل کا قصد کرتا ہے پر یعنی لیکن تیر بشانات داغ سے دور او شکستہ پر ہے کماندار وہ شخص کہ جسکے پاس کمان ہو کمان باعتبار ابرو محبوب سے مراد ہے تیر کماندار یعنی تیرا محبوب ضمیر تیرا **عاشق** کی طرف راجع ہے مطلب واضح

شرح بخت برگشتہ پہر یعنی دوبارہ مراد کثرت تیر بازگشتی یعنی کمان سے چھوٹ کر پہر کمان کی طرف لوٹ آوے یہہ ناممکن امر ہے مطلب یہہ ہے کہ اگر دوبارہ بخت برگشتہ کی شرح لکھون تو پہر قلم کا ہاتھہ مین ہونا تیر بازگشتی کی مانند ہے خلاصہ یہہ کہ بخت برگشتہ کا بیان دوبارہ بے فایدہ ہے کیونکہ ناممکن ہے اور یا یہہ کہ تیر بازگشتی وہ کہ جو حریف کی جانب سے لوٹکر آوے پس پہر قلم کا ہاتھہ مین ہونا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے **ٹوٹے گل**

تقدیر شعر جب تو نے چمن مین گل کو توڑ کر سر پر رکہا تو غنچہ نے منہہ پہوٹ
کر یہہ کہا کہ مین بہی حاضر ہون منہہ پہوٹ کر کہنا گستاخانہ کہنا اور نیز غنچہ
کا منہہ پہوٹنا کہل جانیسے مراد ہے جب محبوب کو گل پسند آیا تو غنچہ نے
بہی گل بنکر اور روٹ کر کہا کہ مین بہی حاضر ہون **وہ کہے کون** تقدیر
شعر وہ کہے کہ میرے اس چیتون پر کون قربان ہے مین یہہ کہون کہ
مین **تو** کہے یعنی محبوب کہے کہ مین کی گردن پر چہری ہے مطلب یہہ ہے
کہ اگر محبوب پوچہے کہ میرے چیتون پر کون عاشق ہے مین عاشق جواب
مین کہون کہ مین پہر محبوب کہتا ہے یعنی جواب دیتا ہے کہ مین کی گردن
پر چہری ہے واضح ہو کہ لوگ بوجہ تمثیل کہا کرتے ہین کہ مین کے گلے پر چہری
ہے کیونکہ بکری کی آواز مین مین کا کلمہ سمجہا جاتا ہے اور جو بہت بولنے
والی بکری ہوتی ہے اوسکے حق مین یہی کہا کرتے ہین پس مصنف دیوان
نے مین کا کلمہ اس مثال مذکورہ سے نکالا ہے **تیرے دندان**
مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب جب دندان مسی زیب کی بہار دیکہی تو
اوس سی پڑ گئی یعنی گل سوسن سرد ہو گیا کہ جو خوبی اسمین ہے مجہہ مین نہیں
اوس شبنم سی کلمہ تشبیہ اور اوس کے پڑنے سے درخت جل بہی جایا کرتے
ہین **بعد مرن آچکے** مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب جب میری
حیاتی مین بدر ہے کہتے ہو کہ تیری صورت در گور دور ہو تو بعد مردن
گور کو دور سے کر رہے کو آچکے یعنی نہین آؤ گے **روکش بال** مطلب
یہہ ہے کہ جن جانورون کو تیرے تیرونکے پر لگ گئے ہین وہ جانور ہما کو
رشک دیتے ہین یعنی ہما کے سایہ مین ایسی برکت نہین جیسے کہ جانوران
تیر خوردہ کی ہے **وہ نکو ہے** پر تقدیر مصرع اول اونکو مرید عرش اعظم

ہے پیر اوڑاتے ہین اونکو یعنی پیرون کو مطلب یہہ ہے کہ بعض پیر کہ جنکو حرص وہوا دنیا نے گہیرا ہوا ہے دنیاوی طمع کے لئے آپ کو بظاہر بصورت پارسائی دکہاتے ہین ایسے پیرون مین یہہ بہی نہین ہوتا کہ خود اپنے تصرف ولایت سے خلقت کو مطیع کرین مگر اونکے مرید اونکو ایسا اوڑاتے ہین کہ ہمارے پیر عرش عظیم کی خبرین دیتے ہین اسصورت مین اگر پیرون مین دراصل ہوں یعنی کچہہ کرامت بہی رکہتے ہون تو خدا جانے کہ یہہ پیر کیا غضب لائین یعنی کہان تک دعوی کذب بیان کرین بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لاامکانی کی خبر دینے کا دعوی کذب کرین یہہ شعر اس مضمون مین لکہا ہے کہ۔ پیران نمی پرند مریدان ہمے پرانند۔ اور لائین کا فاعل مرید بہی ہوسکتے ہین یعنی اگر پیرون مین کچہہ بہی بہی تو خدا جانے مرید کیا غضب لائین یعنی نسبت اولیائی پیرون کی کیا کیا کچہہ بیان کرین **مجہہ مین کیا باقی** عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب آپ کو دور سے دیکہکر یہہ یقین ہوا کہ عاشق مین کچہہ بہی باقی نہین یا وجود اسکے پاس آکر دیکہتے ہو پس اسے بدگمان وہم کی دارو لقمان کے پاس بہی نہین **چمن سے بعد** بعد یعنی دوری سین وقاف لفظ قفس مین دوری ہے کیونکہ فا کے درمیان ہو نیسے قاف اور سین آپسمین دور پڑے ہین پس عاشق اس شعر مین اپنی دو حالت بیان کرتا ہے ایک یہہ کہ جیسے قاف اور سین فیمابین دو ہین اسیطرح مین چمن سے دور ہون دوسرا یہہ کہ جیسا فا قفس کی ناف یعنی درمیان بند ہے ویسا ہی مین پنجرے مین مقید ہون

ردیف صاد مہملہ

سب مذاہب مین مذاہب جمع مذہب خلاصہ مطلب یہہ کہ جملہ مذہبون مین یہہ قاعدہ مسلم الثبوت ہے کہ جہان عام ہون وہان خاص ہونا باعتبار شرف رتبت ضروری ہے مثلا رعیت مین بادشاہ علی ہذا القیاس باقی اہل رتبت اسیطرح عشاق مین محبوب خاص ہے جب یہہ ہے تو عشاق پر اعتراض عاید نہین ہوسکتا ہے کہ کیون محبوب کو خاص ٹہرایا **خضر باتین** خلاصہ یہہ کہ اے خضر یہہ کہنے کی باتین ہین کہ چشمۂ حیوان جان بخش ہے بلکہ اے خضر یہہ خاصیت جو بیان کرتے ہو محبوب کی دشنام وہی مین خاص ہے کہ جسکو گالی دیتا ہے اوسکو حیات ابدی حاصل ہوجاتی ہے **شیخ صاحب** یعنی شیخ صاحب کے نزدیک دو لوگ خاصان خدا یعنی خدارسیدہ ہین جو زمرۂ خدام شیخ صاحب مین خاص خدمت گذار ہین اسیطرح عشاق مین وہ خاص ہے جو دل و جان فدا ہو کر خدمتگذار محبوب ہو **عشق کا جوش** اس شعر مین عشق مجازی سے مراد ہے لہذا جسکو جوانی مین عشق کا غلبہ ہوا وہ عشق مجازی منعدم ہوتا ہے اور جو عاشقان حقیقی ہین تا دم زیست ہنوز روز اول سمجھکر ثابت قدم رہتے ہین

ردیف ضاد معجمہ

پر کترتے کہ اس شعر مین عاشق نے آپ کو صید مقرر کیا ہے اور محبوب صیاد اسکے سوا اور کوئی مراد نہین **بحر و بر مین** مطلب یہہ ہے کہ دنیا مین ہر کسی قطع و برید کی ہوس ہے یعنی ہر کوئی مستعد ایذا دہی ہے چنانکہ دیکہو کہ بن جنگل مین ناخن شیر مثل خنجر ہے اور بحر یعنی دریا مین دم ماہی مقراض ہے **محضر خون تیغ** قاضی یعنی حکم نامۂ قاضی

محضر خون جو قاضی نے حکمنامہ قصاص کا لکھا خلاصہ یہہ کہ جب
محبوب نے میرا سارا محضر خون کتر کر پھینک دیا تو مقراض اس
ظلم کی محشر مین گواہی دی کی پاس کیا مطلب یہہ ہے کہ قطع تعلق
مین کیا پاس ہے کیونکہ مقراض قطع کسوت درویشی اور شاہی کو یکسان
سمجھتی ہے یعنی بلا لحاظ پاسداری سب کے پارچات کو کتر ڈالتی
ہے **رشتہ عمر** یہہ بات ظاہر ہے کہ مقراض شمع کے گل کو کترتی
رہتی ہے مگر مقراض شمع کے دل کی سیاہی دور نکر سکی خلاصہ یہہ
کہ دل کی سیاہی دور کرنا یعنی صفائی حاصل کرنا بس محال ہے

ردیف کاف تازی

جو کھلکے اونکا جوڑا اوسکو کہتے ہین جو سر کے بال لپیٹ کر گردن
پر رکھا کرتے ہین مشہور ہے کہ بلا کو سیاہ اور ایذا رسان گنتے ہین
باوجودیکہ بلا کی یہہ وصف ہے اگر اس صورت مین محبوب اپنے جوڑے
کو کھولکر لٹکا دے تو بلائین اگر محبوب کے جوڑے کی سو سو بلائین
لین یعنی محبوب کے جوڑے پر تصدق ہون یہہ **جتنے سرو ہین**
تقریر یہہ ہے کہ چمن مین جسقدر سرو ہین محبوب کے قد پر زہر یعنی زنگ
کھاتے ہین اسلیئے سیرو سر سے پاؤن تک سبز ہین **میرا دل**
ایک تقدیر شعر داغ[۵۳] سر سے پاؤن تک ادائین ہی ادائین ہین
اور میرا ایک دل ہر تو اس صورت مین مین ایک دل کو اوس خوش
ادا کی کس ادا کو دون مطلب ظاہر **سراپا شوق** کہان حسرت اور
افسوس سے کہتا ہر کہ ہم جنکے جلسے مین شوق مجسم ہو کر سر کے بل جاتین

۵۳ دران یعنی محبوب کے جسم مین ۱۲

وہ ہمکو مثل شمع سر سے پاؤن تک جلائین یہہ بڑا ستم ہے **نہون**
بے تقدیر شعر خواہ بے پردہ ہون لیکن تو بہی چلون مین در پردہ
ہو ہو کے شوخی سے سر سے پاؤن تک ہمین دکہاتے ہین چونکہ عاشق کو دیدار
نصیب نہین ہوتا اسلئے ایسا بطریق آرزو اسیطرح اپنا اشتیاق ظاہر
کیا ہے یا یہہ مطلب کہ در پردہ چلون مین کہڑے ہو ہو کے اپنے آپ
کو دکہلاتے ہین **سراپا پاک** پاک مراد صاف یعنی کسیطرح سے آلودہ
نہین دنیا سے ہاتہہ دہونا ترک دنیا سے مراد ہے دوسرے مصرع مین
مراد غسل کرنیسے ہے **صفحۂ دہر پہ** ایک سے آپ یعنی ایک آدمی
دوسرے سے یکدل نہوا مصرع ثانی مصدق دعوی ہے کہ جب ل
کے دو حرف الگ ہین تو ایک کیونکر ہوسکین اس شعر مین بے اتفاقی
کا ذکر ہے

ردیف لام غزل اول

بغل مین خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ محبوب کے ہجر مین دل بیقرار ہے
لہذا نکلا جا ہے مستعد رہتا ہے ظاہر ہے کہ جب دلکی یہہ حقیقت ہو
تو انسان کو آرام نہین ہوتا پس بغل کا دشمن ہونا یہی ہے اور دل کی
خصوصیت بغل سے باعث بغل مین ہونے کے ہے کیونکہ دل بائین پستان
کے نیچے ہوتا ہے **نکل نجائے** کہتا ہے کہ مین جو دم اضطراب
شعلہ باری کرتا ہون ایسا نہو کہ برنگ شعلہ یعنی شعلہ کیطرح کہین دل
ہی نکل جائے دل کا باقی رہنا اسلئے مطلوب ہے کہ معاملات عشقیہ دل
سے متعلق ہین **ہمیشہ روزن** کہتا ہے کہ اگر میرا دل کسی مہوش کی
انتظاری مین نہین ہے تو دل ہمیشہ روزن سینہ سے کیون چشم براہ ہے

جب یہہ ہے تو معلوم ہوا اگر کسی مہوش کی انتظاری مین ہے تیرا
سنگار گہر یعنی ہوتی مطلب ظاہر **بہ رنگ غنچہ** اول پیکان کی غنچہ سے
یا غنچہ کی پیکان سے تشبیہ باعتبار ہم شکلی کے ہے دوسرا کہ جب پیکان بدن
مین گہس جاتی ہے تو زخم سے خون بہا کرتا ہے اس جہت سے رنگت
مین بہی مشابہت پیدا ہوئی غنچہ تصویر خود غنچہ ظاہر ہے کہ غنچہ اور پیکان
سفید بعض صورت مین مطلب ظاہر **فلک کے رنگ** خلاصہ مطلب
یہہ ہے کہ جب فلک بصورت لباس ماتمی ہے تو اس نیلگون[ع] حصار مین
کیو اپنا دل خوش ہو فلک کے ماتمی لباس ہونے سے اپنے دل کا
ناخوش ہونا اسلئے ہے کہ راحت و رنج وغیرہ فلک کے اختیار مین
گنتے ہین پس جب خود فلک ماتمی لباس ہے تو اوروں کے دل کو کیونکر
خوش کریگا **بہ رنگ بیضہ نوروز** نوروز شمسی سال کے پہلے دن
کو کہتے ہین یہہ دن شاہان فارس کے جشن کا ہے اوسدن شوقین سبزوار
مرغیون کے انڈے جو بہ نسبت اور انڈوں کے سخت ہوتے ہین لڑایا کرتے
ہین اوسمین جیت ہار بہی ہوتی ہے جسکا انڈا ٹوٹ گیا وہ ہار گیا اور
سبزوار مرغی کا انڈہ نوک دار اور لنبا ہوتا ہے یعین دل کی مشابہت
بہی ہے پس قایل کہتا ہے کہ تو نے مثل بیضہ نوروز ہزار دل
توڑے ہمارا اک دل کس گنتی مین ہے اور بجائے قطار شمار صحیح ہے
ہزار دشمن بجان مطلب یہہ ہے کہ ایک جان کے ہزار دشمن
ہوں یہہ ہزار دشمن اوس ایک برے دوست سے اچھے ہین یعنی
اوس دل سے کہ جو دل ہزار مین مبتلا ہو دل کا ہزار مین ہونا یہہ کہ
محبوب کی محبت مین اوروں کا بہی خیال رہے کیونکہ یہہ بات عشق کے

ع نیلگون حصار یعنی فلک ۱۲

برخلاف ہے یا یہہ تقریر ہے کہ جو کوئی مجھہ سے پوچھے کہ وہ دوست کون ہے تو
مین ہزار آدمیون مین یہہ کہون گا کہ میرا دل ہے بہوتین خلد مطلب
یہہ ہے کہ جب خلد مین حورین ہین تو اسلئے ہر ایک کا دل خلد مین رہنے
کو چاہتا ہے پس اسی بات سے سمجھہ لو کہ ہم عشاق کا بھی دل خوبی حسن
کے باعث صحبت خوبان گلعذار مین لگتا ہے یہہ جسم زار ہے
مصرع اول مین بجائے دل تار صحیح ہے بطریق استفہام کہتا ہے کہ میرے
پیرہن مین جسم یا کہ تار ہے اور تار مین گرہ ہے یا کہ جسم زار مین دل
یعنی مصایب عشق سے اسقدر زار یعنی لاغر ہو گیا ہون کہ یہہ تمیز نہین
کر سکتا ہون کہ پیرہن مین جسم ہے یا کہ تار اور جسم مین گرہ **اوٹھا**
تو لائے کتا ہے کہ مجھکو میرے ہمنشین کوچہ یار سے اوٹھا تو لائے ہین
لیکن میرے عوض کوئے یار مین میرا دل رہیگا خلاصہ یہہ کہ میرے وجود
کے اوٹھانے سے کیا فایدہ کیونکہ جب میرا دل وہان لگا ہوا ہے تو
جسم کے اوٹھانے سے کیا مفاد

ردیف لام غزل ۲

ازل سے یہان اس شعر مین عاشق کا رتبہ بیان کیا ہے یعنی عاشق
کا دل نور کی قندیل ہے اس دل کا نور کی قندیل کی تشبیہ اور اور مانند
ہونا یہہ ہے کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل ہے **سمجھہ وہ**
در موتی بناگوش کانکی لو نشور زندہ ہونا صبح نشور یعنی قیامت کی صبح
اختر صبح نشور سے اور آفتاب صبح قیامت ہے کہ اوس دن بہت
روشن ہوگا مطلب یہہ کہ کہتا ہے کہ تو یہہ بات سمجھہ کہ در بناگوش محبوب
ایسی قندیل ہے کہ جسکے سامنے اختر صبح نشور خجل ہے ہمارے

قندیل فانوس ۵۱ جسمین چراغ اور موم کی بتی جلاتے ہین عرش خدا عرش تخت بہشت عرش عظیم ہو ساتون آسمانون کے اوپر ہے

کعبہ کعبہ شریف مین بھی قندیلین روشن ہوتی ہین کہتا ہے کہ ہمارے کعبۂ
دل مین کسی کی تاب کمال ظہور کی قندیل ہمیشہ روشن ہے مطلب یہہ
ہوا کہ ہمارے کعبۂ دل مین اہل کمال کی روشنی کی قندیل ہمیشہ روشن ہے
یعنی اونکے پرتو فیض تجلیات کے اثر سے ہمارا دل بھی روشن ہے کیونکہ اونکے
مرید او رمعتقد ہین اور دوسرے نسخہ مین بجائے تاب باب ہے باب
کا لفظ بھی مناسب ہے کیونکہ دروازہ پر قندیل لٹکاتے ہین **جہان**
ہے اس شعر مین طالبان دنیا کا ذکر ہے کہتا ہے کہ جہان خانۂ غرور
ہے پس اس گھر مین اوس صورت مین فروغ ہوگا کہ اس مین جسکے
سر پر غرور کی قندیل لٹکے کیونکہ عیش وعشرت وہی کرتا ہے جو متکبر
اور خدا سے غافل ہوتا ہے **رہے ہے جون** یہہ شعر گناہگارون
کی مذمت مین لکھا ہے مطلب یہہ کہ جیسا چاند گہن لگنے سے سیاہ ہوجاتا
ہے ایسا ہی ماہ منخسف کی مانند بدبختون کی بالین قبر کی قندیل سدا بے
نور رہتی ہے یعنی ایسے بے نصیب اور بے بہرہ ہین کہ بعد مرگ اونکی
قبر پر کوئی چراغ بھی نہین جلاتا **پڑے ہے جو عکس** مطلب یہہ ہے کہ
اگر محبوب کے چہرے کا عکس جام مین پڑجائے تو تجلی چہرۂ محبوب
سے حباب بادہ طور کی قندیل ہوجائے یعنی حباب ایسا روشن ہو
جائے کہ جیسے کوہ طور کی تجلی **عیان ہے** روز سیاہ روز بد ظاہر
ہے کہ شب مین دور سے قندیل مدہم معلوم ہوا کرتی ہے اور روز
سیاہ مین آفتاب کا بے نور معلوم ہونا اسلئے ہے کہ جو شخص کمال غم
مین مبتلا ہوا کرتا ہے اوسکی آنکھون کے آگے جہان سیاہ دکھائی دیا
کرتا ہے مطلب یہہ ہوا کہ میرا ایسا روز سیاہ ہے کہ آفتاب بھی بے نور ہے

معلوم ہوتا ہے **سوا ے دل کے** یچے سنگترہ کو اوپر سے تہوڑا سا گول کاٹ کر پہانکون سے خالی کر کے قندیل بنا یا کرتے ہین تو کہتا ہے کہ اگر نارنج باغ خلد کی بہی قندیل بنائین تو عجب ہی اوس رشک حور کو دل عاشق کی قندیل کے سوا وہ قندیل پسند نہ آئے **اوڑے جو** قندیل ہونا محاورہ مین آسمان کی طرف بہت اونچا ہونے کو کہتے ہین صورت طیور یعنی مانند طیور مطلب یہہ کہ جو یعنی جب میرے پارہ دل آہ کے ہمراہ اوڑ گئے تو ہوا مین مثل طیور کی بہت بلند ہو گئے **وہ تیر ہین** کہتا ہے کہ یہہ میرے نالے قیامت زا وہ تیر ہین جو اونکے رکہنے کی صورت کو قندیل لازم ہے حاشیہ کی تحقیق سے مطلب ظاہر ہے **نسیم کیا ہے** کہتا ہے کہ نسیم یعنی ہوا کی کیا حقیقت ہے کہ روضہ تفتہ جانون کی قندیلین بجہا دے کیونکہ یہہ قندیل آواز صور اسرافیل کی باد سے گل نہ ہوویگی روایت ہے کہ صور حضرت اسرافیل کی آواز سخت ہوگی کہ اوسکے صدمہ سے خلقت مرجایگی

ردیف لام غزل ۳

اوس گل مین یعنی محبوب مین ہے **روشنی** اس شعر مین بنا ہون غلط ہنبا تے فوقانی صحیح ہے یعنی کافر تو بتا **پیکان تو دل** کہتا ہے کہ پیکان جو دل دوز اور سوفار باہر ہے ان دونون کی شکل درون غنچہ ہے اور برون گل ہے اس دلیل سے کہ پیکان بصورت غنچہ ہوتا ہے اپنے اندر گہس کر غنچہ کی شکل پکڑی ہے اور سوفار کی صورت باہر پردن کے بصورت گل شگفتہ ہے اپنے باہر رہکر گل شگفتہ کی تصویر پکڑی ہے اور سوفار گل شگفتہ اسلئے ہوا کہ زخم کر اندر سے خون نکلکر سوفار خون آلودہ ہو گیا

قیامت زا کے معنی قیامت کے پیدا کرنے والا تیر مین یہہ اسلئے لیا ہے کہ قندیل تیر جو میان تہی کو کہتے ہین کہ جو اوسمین تیر رکہا کرتے ہین صور مراد صور اسرافیل جو قیامت کے دن بجایگا اوسکی آواز سے مخلوق فنا ہو جایگی

ردیف میم غزل اول

پابند جون دخال دخان کا پریشان ہونا اسکا پیچ وتاب مین ہونا ہے مطلب روشن **ہو لی نہ یاد** مطلب یہہ کہ جب ہمکو زلف محبوب یاد اور اوسکے سلسلۂ محبت مین پابند ہین تو اسلئے شکل الف خطون کی پیشانی پر خط شکستہ مین لکہدیتے ہین کیونکہ خط شکستہ اور زلف پیچدار کی مین ہم شکل ہے خلاصہ یہہ کہ زلف کی یاد بہر صورت اور ہر جگہ ہے **زنجیر مین بہی** جولان بفتح دوڑنا اور بضم زنجیر جو قیدیون کے پاون مین ڈالتے ہین مطلب یہہ ہے کہ زنجیر مین بہی یعنی قید مین بہی مثل نالۂ زنجیر جوش جنون سے جولانیون مین رہتے ہین یعنی دوڑتے اوچہلتے کودتے رہتے ہین اور آواز زنجیر باوجودیکہ زنجیر مین ہی باہر نکلجاتی ہے پس یہی ہماری حالت ہے **پائی نہ تیغ** کہتا ہے کہ قرب حرم مین شکار کی ممانعت ہے لیکن ہمکو تیغ عشق سے قرب حرم مین بہی امن نہین قربان ہوتے ہین **دوزخ بہی جائے** کہتا ہے کہ اگر ہم آہ کو شرر افشان کرین تو دوزخ نعرۂ ہل من مزید بہول جائے حاصل یہہ کہ دوزخ کے شرر عاشق کی آہ شرر افشان کے برابر نہین اسلئے نعرۂ ہل من مزید بہول جائے یعنی بہی تیزی کا دعوی چہوڑ دے یا باعث خوف بہولجائے **پاکوبیون کو** پاکوب رقص کرنیوالا عاشق سے مراد ہے اکثر عاشق کو ایسی حالت لاحق ہوتی ہے سلسلہ جنبان وہ جو پہلے بات کو شروع کردے کہ اسکے ذریعہ سے فیما بین گفتگو شروع ہو تم بہی نہین بلکہ تقدیر شعر ہم اسقدر سوز عشق کی مہمانیون مین سرگرم رہے کہ تم بہی جگر نہین رہے تمام خشک ہوگیا **مطلب سے اپنے** واضح ہو کہ ہر ایک آدمی

کی پیشانی مین جو اوسکے مقسوم مین ہے پہلے ہی مالکان قضا و قدر نے لکھدیا
ہے اور اوس لکھی کو کوئی نہین پڑھ سکتا ہی پس عاشق کہتا ہے کہ ہم بہی مثل
سر نوشت پیشانیون کی ہین کیونکہ ہم عشاق کے مطالب عشق سے سوائے
خدا اور کوئی آگاہ نہین اگر آگاہ ہون تو کوئی ہمکو برا نہ کہے **ہین آئینہ**
مین تقدیر شعر ہم آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہین جیسا کہ آئینہ مین صورت
تصویر آئینہ حیران ہوتا ہے اور صورت تصویر آئینہ وہ جو آئینہ مین دکہائی
دیتی ہے حاصل یہہ کہ جیسے آئینہ مین تصویر آئینہ حیران ہوتی ہے ایسا ہی میر
حیرانیون مین پڑا ہون آئینہ کی تصویر کی حیرانی یہہ ہے کہ عکس چہرہ شیشہ میر
بے حس و حرکت ہوتا ہے حاصل یہہ کہ محبوب کے سامنے بے حس و حرکت
ہین **ہو و عزیز** تقدیر شعر اگر ہم تیری شبیہ کو کنعانیون مین رکہدین
تو وہ شبیہ وہ یوسف سے ہی ہو یعنی زیادہ عزیز ہو یعنی مرغوب پیاری
ارجمند **کیا جانے** ہم معلوم ہو کہ یہہ شعر اس نہج پر تالیف ہوا کہ جیسے
دو شخص فیما بین جھگڑتے ہون یا کوئی کسی مسئلہ مختلف اعتقاد مین دریافت
کرتا ہو ان ہر دو کی بحث مین ثالث اپنی راے اور اعتقاد بیان کرے عاشق
کہتا ہے کہ کیا جانے یعنی ہمکو زمانے کے حادث یا قدیم ہونے مین کوئی
بحث اور تکرار نہین زمانہ کچھ ہی ہو ہماری بلا سے مگر یہہ واقعی امر ہے
کہ ہم فانیون مین ہین جاننا چاہیے کہ مصنف نے لفظ فانی سے رعایت تغلیب مذہب
حقہ یعنی زمانے کے حادث ہونے کی رکہی ہے کیونکہ قدیم کو فنا کا لگنا
عیب ہے **پوشیدہ ان** ان گناہون ہم ان گناہون مین رات دن سر
خوش ہین کہ نصرانیون مین پوشیدہ ہوکر شرب الیہود کرتے ہین شرب الیہود
پوشیدہ اور کم پینے شراب سے مراد ہے کیونکہ یہودی لوگ مسلمانون کے

ڈر سے پوشیدہ شراب کہاتے ہین تاکہ مستی ظاہر نہو اول مصرع مین لگا ہون غلط گنا ہون صحیح سرخوش وہ آدمی جو شراب کے نشہ سے خوشحال ہو دکہلائین روایت ہے کہ قیامت کا دن پنجاہ ہزار سال لنبا ہوگا کہتا ہے کہ حالانکہ قیامت کا دن اتنا بڑا لنبا ہے اور ہم اس قیامت کے دن کو اپنے سیاہ نامہ کی طولانیون مین دکہلائین گے یعنی ہمارا سیاہ نامہ اسقدر لنبا ہے کہ اوس سیاہ نامہ کے بین السطور مین قیامت کا دن آجاویگا بین السطور جو دو سطرون کے درمیان سپیدی ہے سیاہ نامہ گناہ نامہ جا سکتے **ضعف** مطلب یہہ کہ ناتوانی اور کمزوری کے باعث محبوب کے کوچہ مین نہین جا سکتے کاش گریہ کی طغیانی بہا کر کوچہ جانان مین لیجائیگی

ردیف میم غزل ۲

شمع نازان بہا یعنی بہا کر **بل تبے اے آتش تقدیر** شعر بل بے اے آتش غم تو دل کو یہہ گرم کرے کہ تہ پہلوے زمین پشت سمک تک گرم ہو مطلب یہہ کہ اے آتش غم جب کہ تو دل کو گرم کرتی ہے تو تحت زمین کا جو سمک تک ہے گرم ہو جاتا ہے **لطف بوسہ نرہا تقدیر** اے آتش خو جب تو ہم پہ گرم ہوا تو لطف بوسہ نرہا کیونکہ یہہ تو ایسی مثال ہے کہ شربت قند دیا یہ یعنی تسکین گرم کر کے دیا ظاہر ہے کہ شربت مصری وغیرہ رفع گرمی کے لئے ٹہنڈا پلایا کرتے ہین باقی مطلب ظاہر **تن رہا یون تقدیر** شعر اے محبوب اگر میرا تن تب غم سے یونہین گرم رہا تو سیخ آہن کی طرح بدن پر مو گرم ہونگے **نیشتر چلکے** کہتا ہے کہ اے فصد کرنے والے ذرا خیال کر لینا کہ ابلیہو آتش سودا

٩١ زبیفنی تحت آسمان عبا ... ہلال صراحیب مین پانی ہی ہیبنی ہیالی کو کہتے ہین جب پانی مین رہتی ہے اور مثل مین کی سپاری رہ ہی جہ حباب اون مین کے نیچے ہے زمین سطحون مین ہو رہے بسبب ... روشنیاں ہوا سے ١٢

٩٢ بیبن یعنی سیخ آہن سیلے اور سینتے یعنی سیکنج سیر اوہ راکہ ... بکرشے سیبد ہے زمین باین کے کیونکہ اوس نشہ مین جو خون کے غلبہ کے جر دہتی ہے بال کہڑے ہو جایا کرتے ہین ١٢

ہے یعنی عشق کی مرض سے گرم نکلتا ہے کہین نشتر کشتہ فولاد کی طرح
چاکہ خاک نہ ہوجاے ظاہر ہے کہ نشتر فولاد کے لوہے کی ہوتی
ہے اور فولاد کا کشتہ کرتے ہین **کٹ سکا صید** کہتا ہے کہ
قاتل یعنی محبوب نے چاہا کہ صید محبت کو کاٹ دے اسلئے چاقو کو
اسقدر پتھر پر تیز کرنے کے لئے رگڑا کہ گرم ہوگیا اس سے بھی صید
محبت کا گلا نہ کٹا صید محبت مراد عاشق **آتش دل سے گل**
خودرو وہ جو خود بخود اوگتا ہو رو روئیدن سے ہے گل خودرو مین یہ
خوبی ہے کہ کسیکے بونے سے نہین اوگتا خود جو فس آتش عشق سے
اوگتا ہے مطلب ظاہر **مہروش** قاعدہ ہے کہ بعض اوقات آئینہ
کو زانو پر رکھکر دیکھا کرتے ہین **کیا کہون نامہ** مطلب یہہ کہ جب
نامہ کو کبوتر کے بازو پر باندھا تو نامہ کی گرمی سے جو سوز عشق کی گفتگو
پر مضمن تھا کبوتر کا بازو گرم ہوگیا اس کبوتر کی گرمی سے نامہ جل گیا کسی
زمانہ مین سوداگر کبوتر پالتے تھے سوداگر سفر مین لیجایا کرتے تھے منزل
مقصود پر پہنچکر خط لکھکر کبوتر پر باندہ دیا کرتے تھے کبوتر خط کو لیکر گھر
آجاتا تھا ایسے کبوترون کا ایک قسم ہے جو گولے کرکے مشہور ہین
دست خورشید سپر خورشید یعنی سورج کی ٹکیا ہلال ابرو مراد
محبوب **ہم تو سنتے تھے** کل حموض بارد یعنی سب کھٹی چیزون کی
تاثیر سرد ہوتی ہے یعنی بروے علم طب ثابت ہے کہ جو چیز ترش ہوگی
اوسکی تاثیر سرد ہے ترش چیز رفع گرمی کے لئے دیا کرتے ہین چنانچہ آلو
بخارا املی انار وغیرہ اب یہی کہتا ہے کہ جب محبوب کو ترش ابرو اور ترش رو
کہتے ہین تو اسے ازق وہ محبوب کیون اور کس دلیل سے گرم ہوتا ہے

کی تیزی کرانسے ... اوشکے زانو گرم ہوا خلاصہ یہہ کہ ...

چاہیے تہا کہ محبوب کو ترش ابرو نہ کہین جو گرمی کی ضد ہے

ردیف نون غزل اول

بے یار روز عید شب غم کی تشبیہ اسلیے کہ غم کی شب مشکل سے
کٹا کرتی ہے دیدۂ پرنم یعنی دیدہ گریان ظاہر ہے کہ شرب شراب
محل عیش و عشرت ہے اور گریہ جاے مصیبت خلاصہ یہہ کہ روز عید
یار کے بغیر مثل شب غم ہے اور جام شراب مانند دیدۂ پرنم کی ہے
دیتا ہے دور کہتا ہے کہ دور چرخ دنیا مین کسیکو فرصت نشاط
نہین دیتا ہے باوجود اسکے جسکے پاس جام شراب ہوگا وہ اب جم کے
رتبے سے کم نہین ہوگا خلاصہ یہہ کہ دنیا مین جسکو فرصت شرب بادہ
حاصل ہو وجمشید بادشاہ کے رتبہ کے برابر ہے **اوس کا الف**
خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ شانہ کا ہاتہہ بباعث کنگہا کرنے محبوب کے رتبہ میں پنجہ
مریم سے کم نہین **زیبا ہے روے** خزان سے. وے زرد
کی مشابہت ظاہر ہے کیونکہ خزان مین برگ درختان زرد ہوجاتی ہین
اور عاشق کا رنگ بہی زرد ہوتا ہے عاشق کی خزان یہی زردی رنگ
ہے مطلب شعر ظاہر **وحشی کو تیری** صحرا مین ہر غزال وحشی کو تیری
چشم کی مژگان تیز ناخن ضیغم سے کم نہین وحشی جنگلی جانور جو آدمی
سے نفرت کرتے ہین ضیغم شیر درندہ تیہہ معلوم ہے کہ محبوب کی چشم کو
غزال سے تشبیہ دیتے ہین کہتا ہے کہ جب محبوب صحرا مین جاتا ہے
تو محبوب کی مژگان غزالون کے حق مین مثل ناخن شیر ہے گویا غزال
عشق محبوب مین گرفتار ہوجاتے ہین **سرعت ہے** تقدیر شعر جب
اب بہی دل کی تپش تپ غم سے کچھہ کم نہین تو اسلیے رگ سنگ مزار

مین سرعت نبض ہے حاصل یہہ کہ سنگ مزار کو دلکی ایسی گرمی پہنچی کہ سنگ مزار کی رگ نبض کی طرح تیز حرکت کرتی ہے ہیولی ہے جمع تقدیر شعر جب درہم[۱] کی شکل صورت درہم سے کم نہین تو اسلیے آخرش جمع ذرے سے پریشانی ہوتی ہے مطلب یہہ ہوا کہ درہم بکسر اور درہم بفتح کی بظاہر ایک صورت ہے مگر باطن مین پہلے معنی چوتی سکے ہین اور دوسرے معنی ابتر کے ہین باطنی مشابہت کی جہت سے انجام مال کے جمع کرنیمین نقصان واقع ہوتا ہے اور ابتر اوسکو کہتے ہین کہ جسکی اولاد باقی نرہے ساقی ملے ہزار کہتا ہے کہ اے ساقی ہزارون فلاطون خاک مین ملے ہین یعنی خاک ہو گئے ہین اسصورت مین جو خم بہی آدم کے قالب سے کم نہین یعنی رتبہ مین مساوی ہے مثلا آدم کے بیروح قالب کو خاک مین دفن کرتے ہین ایسا ہی خم ہی بلا شراب مثل بے روح قالب کی ہے خلاصہ یہہ کہ خم شراب سے معمور بہتر ہے اور فلاطون حکیم تہی خم مین بیٹھکر زمین مین چھپ گیا تہا پہر سلطان سکندر نے اسکے زمین مین ہونے کا قصہ سنا بعد تلاش زمین مین سے نکالا فلاطون کا خم مین چھپ رہنا سلطان سکندر کے عہد تک تہا اور خم سٹی کا ہے گو یا مردون کی مٹی اوسمین آمیز ہے اوس حور وش سوا یعنی جنت سے بہتر رقیب دو شخص جو ایک معشوق پر عاشق ہون ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے مطلب صاف شورابہ سرشک معلوم ہو کہ جب دلکو صدمہ پہنچتا ہے تو دلکی حرکت سے آنکھین رویا کرتی ہین شورابہ اسلئے کہا ہے کہ آنکہون کا پانی شور کی تاثیر رکھتا ہے لہذا سرشک کو تیزاب قرار دیا مطلب یہہ کہ یہہ تیزاب یعنی سرشک مرہم سے کم نہین کیونکہ اس سے دل صفا

[۱] درہم بفتح پیچیدہ اور ابتر کے معنی ہین ابتر معنی دم بریدہ اور ناقص کہ ہین فارسی والے پراگندہ اور ضائع کے معنون مین استعمال کرتے ہین ۱۲

ہوتا ہے ہاتھون سے تقدیر شعر اے محبوب مجھکو تو تیرے ہاتھون
سے پارۂ الماس اور زخم دل ہونا جلوۂ گل وشبنم سے کم نہین گل و
شبنم کی یہہ مناسبت ہے کہ گل سرخ ہوتا ہے جس سے زخم مشابہ
ہے اور الماس سفید ہوتا ہے اوس سے مشابہ ہے یعنی زخم دل پر الماس
کا ہونا پہول پر شبنم ہے

ردیف نون غزل ۲

ہان تامل تامل بمعنی درنگ دم وقت چہٹنی خوب یعنی تیرون سے
چہاتی اچہی طرح نہین چہنی اے محبوب اسلئے تیر مارنے سے درنگ
کرنا اچہا نہین تشنۂ دشت تشنۂ دشت محبت مراد عاشق عقیق سرخ
پتہر ہے جو اوس سے لب معشوق کو تشبیہہ دیتے ہین اور یمنی عقیق
کا قسم ہے جو ملک یمن مین پیدا ہوتا ہے مطلب ظاہر گل پریشان
گل کا پریشان ہونا افسردگی سے مراد ہے کرتے ہین خندہ زنی یعنی
شگفتہ ہونا مطلب واضح خوبیان یون عالم تصویر مراد خموشی
خلاصہ یہہ کہ محبوب کی خموشی مین بہت خوبیان ہین مگر یہہ ایک ناز سے
ستم سخنی خوب نہین کیونکہ یہہ بات عاشق کو بہت ترساتی ہے ستم
کہتی ہے شیشہ زنی یعنی پیٹنا مطلب ظاہر یہہ نہین شیشہ
تقدیر شعر اے محتسب دیکہہ کہ یہہ شیشہ می نہین ہے بلکہ کسی میخوار
کا دل ہے اسصورت مین دل شکنی نکر کیونکہ یہہ بات خوب نہین
مطلب ظاہر تاب دندان تاب چمک کہتا ہے کہ اے محبوب
تو مجلس مین ہنس کر اپنے دندان کی چمک نہ دکہا کیونکہ ایسا نہو کہ
جب تو ہر ایک کے سامنے ہنستا ہے تو کوئی غیرت کے مارے ہیرے

کی کسی کھاکر مرجائے یہہ بات خوب نہین بات **تو** ہمنے بنی خوب
نہین مراد اوسی بات سے ہے **خلش خار** یہہ بات ظاہر ہے کہ گل کے
ساتھہ کانٹے ہوتے ہین کہتا ہے کہ اے گل دعوی نازک بدنی خوب
نہین کیونکہ خلش خار کا کہٹکا بغل مین موجود ہے خلاصہ یہہ کہ کوئی اپنی
خوبی حسن پر نازان نہ ہو کیونکہ انجام کار ہر ایک کے ساتھہ خلش خار کا کہٹکا ہے
یعنی سب کے پیچھے زوال لگا ہوا ہے

ردیف نون غزل ۳

ہفتاد و دو **فریق** کہتا ہے کہ یہہ جو بہتر فرقہ مذاہب مین مختلف ہین
حسد کے عدد کے باعث متفرق ہو گئے ہین یعنی جب بروئے حساب ابجد
حسد کے عدد مساوی عدد بہتر کے ہین اسلئے یہہ مذہب مختلف ہو گئی ہین
خلاصہ یہہ کہ ان گروہ مین حسد پڑ گیا ہے اسواسطے ہر ایک ایک دوسرے
کو بخل کی جہت سے برا کہتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ ہمارا مذہب تہتروان
ہے جو حسد کے لفظ سے علیحدہ ہے لہذا سب سے برگزیدہ ہے کیونکہ
کسی سے سروکار نہین واضح ہو کہ اصل مین یہہ شعر ترجیح مذہب اہل سنت
والجماعت مین آیا ہے کیونکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
حدیث ۵۳ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّہُمْ فِی
النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ ہِیَ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ اور خواجہ حافظ
صاحب بہی اس مضمون کا شعر فرماتے ہین۔ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند یعنی جب بہتر مذہب والون کو حقیقت
مذہبی کی خبر نہوئی اسلئے ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کی باتین کہانیان

سے طور پر کہتا ہے جو جو تہہ ہوتی ہین طُرّہ دار ہین سِدرہ ساتوین
آسمان پر بیری کا درخت ہے اوسپر ملائکہ جانورون کی طرح رہتے
ہین جانورونکی طرح رہنا کثرت سے مراد ہے زد سے دور یعنی تیر کے
نشانہ سے الگ ہوکر آپ کو بچانا مطلب یہہ ہے کہ جو عاشق آپکو محبوب پر فدا
نکرے وہ ہزار ہے خورشید وار حاصل یہہ کہ جو روشنضمیر ہین وہ خورشید
کی طرح ہر ایک کو ایک نظر سے دیکھتے ہین اسلئے ہر ایک نیک و بد سے ملتے
ہین خواہ اون روشنضمیرون کو کوئی کیساہی سمجھے مگر وہ اپنے جی مین مانند
آئینہ صاف ہین **وہ مست ہون** دستور ہے کہ جب کوئی نئے
مکان کی بنیاد رکھتا ہے تو پہلے کسی نیکوکار پارسا کے ہاتھہ سے دیوار کی
نیو مین اینٹ رکھوایا کرتا ہی پس کہتا ہی کہ مین ایسا شرابیون مین بڑھ کر
مست ہون کہ جب کوئی قدح یعنی شراب کے پینے والا میکدہ کی بنیاد رکھنا
چاہتا ہے تو میری لحد کی اینٹ لیکر تیمن کے خیال سے نیو مین رکھتا ہے
چشم تر ہے تقدیر شعر جو بیوقوف اوس سرو قد سے امید دوستی رکھتے
ہین اونکو سرو سے چشم تر ہے **دشنام دو** ردو کہ یعنی جواب وسوال
ہر مین **خنک** دل وہ کہ جسکے دل مین آتش عشق کی گرمی نہو مطلب
یہہ ہے کہ جسکے دل مین عشق کی گرمی نہین اگر وہ خرقہ فقر پہنے تو اوسکی مثال یہ
ہے کہ برف مین ننگے کپڑے جاڑے کے بچاو کے واسطے پہنتا ہی جو عشق
کے برخلاف ہے **ہر چند ناتوان** کہتا ہے کہ خواہ ہم بظاہر ناتوان ہین
مگر ہم عشق کی کمک اور جنون کی مدد سے دل قوی رکھتے ہین **جان**
لباسیون یعنی جو قبائے ہوش اور قبائے خرد سے عاری ہین تو ان
لباسیون کے ظاہر لباس پر نہ جا **محفوظ ہین** تقدیر شعر جو لوگ دریعزو

قدر پر قاعدہ اب وجد سے ابجد کا قفل رکھتے ہین وہ محفوظ ہین خلاصہ
یہہ کہ جو لوگ اپنے باپ دادا کی راہ و رسم خاندان کو باعزت و حرمت رکھتے
ہین وہی محفوظ ہین یعنی اونکی نیک نامی اور شرافت مین فرق نہین آتا
ہے اب وجد کے قاعدے سے یعنی جیسا کہ ابجد مین چارون حرف
علی الترتیب پیش و پس آتے ہین اسطرح ترتیب وار اب وجد کے حرف ہین
پس جنہون نے اپنے خاندان کو قایم رکہا گویا اونہون نے اپنے دروازہ
عز و قدر پر ابجد کا قفل لگاکر محفوظ رکہا کیونکہ قفل ابجد کا کہولنا سوائے قاعدہ
دان کے نہین آتا ہے حاصل یہہ کہ ایسے خاندان کی عزت مین فرق نہین آتا
اور نہ کوئی شخص اونکی عزت تک پہنچ سکتا ہے **بلائین آنکہون آن نکہون**
سے بلائین لینا اسلئے کہا ہے کہ ہاتہون کی رسائی بباعث خوف محبوب
کے بدن تک حاصل نہین **ترے خرام کے قدم لینا** یعنی قدم
گرفتن کا ترجمہ ہے قدم گرفتن سے قدم پکڑنیکے معنی مراد ہین جو خادم
یا ملازم پیر و مرشد اور آقا کے قدم بلحاظ ادب و تعظیم پکڑا کرتے ہین خلاصہ
یہہ کہ جو فتنے ہین سب محبوب کے خادم نوکر ہین لہذا عاشق کو بحکم محبوب
فتنون سے خواری حاصل ہے **شب وصال** تقدیر شعر میرے نصیب
مجہسے شب وصال کے روز فراق مین کیا کیا انتقام لیتے ہین **ترے اسیر**
مطلب یہہ کہ اے صیاد اول تیرے اسیر فریاد کرتے ہین اور جب وہ
جال مین پہنس جاتے ہین تو خوف کے مارے دم بند کر لیتے ہین **جہکائے**
ہے حاصل یہہ کہ ماہ نو تعظیم کے لئے محبوب کے سامنے سر جہکاتا ہے
پر وہ یعنی لیکن وہ محبوب غرور حسن سے کسیکا سلام نہین لیتا **ہم اون**
کے زور تقدیر شعر جو دل مضطر کو عشق مین تہام لیتے ہین ہم اونکے زور

کو عوض مین انتقام یعنی وصال کا بدلہ میرے نصیب اسقدر لیتے ہین کہ جسکا بیان نہین الغرض کہ تیرے کہو نصیب بہت دکہہ دیتے ہین

کے قائل وا ونہیں گوشہ زور جانتے ہین کیونکہ دل مضطر کا قابو کرنا شہ زور کا کام ہے **فقط قمر** سے جب غلامون پر غلامی کا نشان کر دیتے ہین چنانچہ حلقہ بگوش اسلیئے داغی غلام کہا ہے قمر کا داغی ہونا باعتبار داغ سیاہ کے جو قمر مین ہے ظاہر ہے مطلب ظاہر

ردیف نون غزل ۴

مین وہ کیفی تقدیر شعر مین وہ کیفی[۱] ہون کہ اگر خاک کے پیمانہ مین پانی ہو تو میرے جوش کیفیت سے شراب بنجائے مطلب ظاہر **عشق کی** تقدیر شعر یعنی محبوب کو عشق کی نشو و نما[۲] کب منظور ہے ورنہ پروانہ کی خاکستر مین شمع کے اشک تخم سبز ہو ظاہر ہے کہ جب تخم سبز ہوگا تو درخت پیدا ہوگا خلاصہ یہہ کہ شمع کے اشک کا تخم سبز ہونا اور پروانہ کی خاکستر مین درخت کا اوگنا محالات سے ہے کہتا ہے کہ عشق کی ایسی شان ہے کہ اوسکے آگے امر محال سہل تر ہے **برق خرمن** تقدیر شعر اے انسان تیری نافہمی برق[۳] خرمن سوز دانائی ہے ورنہ ہر دانے مین کیا کیا کھیت لہلہاتے ہین یہہ شعر قدرت کاملہ ایجاد مخلوق مین تالیف کیا ہے یعنی خدا تعالی کی ایسی قدرت ہے کہ ہر ایک دانہ یعنی تخم سے کیا کیا کھیت سرسبز ہوتے ہین لیکن جو بیوقوف انسان ہے نادانی کی مار سے اوسکی قدرت کاملہ کا معترف نہین **کس نزاکت** اتحاد حسن و عشق یعنی حسن کا عشق مین اثر کرنا اور عشق کا حسن مین شانے مین کھنچی یعنی جب محبوب نے زلف مین کنگھا کیا تو یہان شانے مین یعنی عاشق کے کتف مین اے کندھے مین درد[۴] ہوا اور شانے مین غلط اور شانے مین صحیح

ردیف نون غزل ۵

رکھتا ز بسکہ جیفہ حیوان مردار جسمین بدبو ہو گئی ہو ننگ رکھتا ہون یعنی
شرم رکھتا ہون پارس ایک قسم کا پتھر ہے اوسکی تاثیر ہے کہ اگر اوس سے
لوہا چھوجائے تو سونا ہوجاتا ہے مردار سنگ ادنی قسم کا پتھر ہے یہہ شعر
ترک دنیا کے مضمون مین کہا ہے مطلب مین کچھہ دقت نہین ہون
وہ شگفتہ شگفتہ دل مراد فرحان وشادان خلاصہ یہہ کہ محبوب کی محبت
مین ایسا خوش دل ہون کہ دوزخ مین رہون تو وہان بہی ذرا تنگ نہون
کیونکہ آہن کیطرح آگ مین بہی لالہ رنگ ہون یعنی سرخرو کیونکہ خوشی کی حالت
مین انسان کا سرخ رنگ ہوجاتا ہے محفل مین چوسر کی بازی مین
ایک حریف غلبے کی حالت مین دوسرے حریف کی ایک نگ کی نردین
اوٹھادیا کرتا ہے مطلب ظاہر پروانے مین کہتا ہے کہ گو مین پروانہ
نہین ہون لیکن شعلہ دوست ضرور ہون شعلہ دوست یہی کہ آپکو جلانا معلوم
ہو کہ بندوق پر لگی ہوئی ہے وہ ایک آہنی دانہ لب بندوق پر ہوتا ہے
اسکے ذریعہ سے بندوقچی صید وغیرہ پر چلانیکے وقت شست لگایا کرتا ہے
خلاصہ یہہ کہ اگر مکھی ہی ہون تو بندوق کے منہہ کا خال ہون یعنی جلتا ہون
مے ملاکر ساقیان تقدیر شعر ساقیان سامری فن آب مین مے ملاکر
اپنے جادو سے آب مین آگ روشن کرتے ہین شراب کی مشابہت آگ
سے باعتبار سرخ رنگ کے ہے کہتا ہے کہ بزور جادو پانی مین آگ روشن کرنی
انہین ساقیون کا کام ہے خلاصہ یہہ کہ پانی مین شراب ملانا ایسی مثال
ہے کہ جیسے پانی مین آگ جلتی ہو زلف افعی افعی یعنی سانپ رہزن
مراد محبوب تار رہزن اوس سانپ کو کہتے ہین جو رستہ روک کر آدمی وغیرہ کو
کاٹتا ہو مطلب ظاہر چشمہ آئینہ مین مطلب یہہ کہ چنانچہ آئینہ مین نگاہ

سطر ۱ خورشید نظر جو کرد ...

سطر ۲ سامری حضرت موسی علیہ السلام کے عہد مین ایک شخص زرگر ہوا ہے اوسنے سونے چاندی کا گوسالہ یعنی گائے کا بچہ بنایا تھا وہ سامری کے جادو کے زور سے ... حضرت موسی علیہ السلام نے ...

تر نہین ہوتی ہے ایسا ہی پاک دامن جو گناہون سے پاک ہین یعنی ولیا
اللہ دریا پر سے سوکہے پاؤن اوتر جاتے ہین سبحان اللہ گناہون سے
پاک ہونا عجیب رتبہ ہے جو انسان ہوا کی طرح ہلکا ہوکر فرشتہ وش پانی
پر سے بلا دہڑک نکلجاتا ہے اور جو گناہون کے باعث ثقیل وزن
ہین گہٹنے پانی مین ڈوب جاتے ہین **پہرتا ہے** یعنی جو مرد ہین
اونکا منہہ سیل حوادث سے نہین پہرتا اس بات کی یہہ مثال ہے کہ
شیر تیرنے کیوقت پانی مین سیدہا جاتا ہے مشہور ہے کہ اگر پانی کے دیکہ
سے شیر کہہڑا کنارے پہ جا لگتا ہے تو پہر لوٹ کر از سر نو تیرتا ہوا لب دریا پر
سیدہا ہی پہنچتا ہے **صحبت صافی دلان** ہون بواو مجہول
ترجمہ شوند و باشند کا ہے واو معروف سے نہین مطلب یہہ ہے کہ جو
تیرہ دل یعنی گناہون مین مبتلا ہوکر سیاہ دل ہوتے ہین صافی دلون کے
پاس بیٹھنے سے گہبراتے اور نفرت کرتے ہین کیونکہ اونہون نے اتقا
اور پرہیز کی باتین ہدایت کرلی ہین اور تیرہ دلون کو باغوائے نفس امارہ
برا معلوم ہوتا ہے اسلئے ایسے لوگ صافی دلون کی صحبت سے مکدر و
تیرہ دل ہوتے ہین اور اگلے مصرع مین مثال بیان کی ہے **طاس**
قلیان طاس قلیان اوس تہال کو کہتے ہین کہ اوسکے کنارے اونچے
ہوتے ہین اوسمین کپڑا بچہا کر پانی ڈالکر اوس مین حقہ رکہہ دیتے ہین کپڑا
بچہانے سے یہہ مطلب ہوتا ہے کہ حقہ جما رہتا ہے اور ایک کپڑے کی
چارپہلو تہیلی سیکر اوسمین اسفنج کو رکہکر پانی مین رکہدیتے ہین اس سے
یہہ غرض ہوتی ہے کہ جب نیچہ ذرا خشک ہوا تو اسفنج کی تہیلی پانی مین
سے اوٹہا کر نیچہ کو تر کرلیتے ہین چارپہلو تہیلی گول تہیلی سے اسواسطے

ہوتی ہے کہ او نکا پانی ایک جگہ سے ٹپکا کرتا ہے بخلاف گول ہیلی کے پس
خلاصہ شعر یہہ ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ اے ابر بہمن تو غیرت سے رو رو کر ڈوب
مر کیونکہ یہہ خدمت گذاری محبوب کے حقہ کی ابر مردہ کو حاصل ہوئی اور تو
اس شرف خدمت سے باوجود کثرت ابر کے بے نصیب رہا **دیکہنا**
آبی دوپٹہ برج آبی عقرب۔ حوت۔ سرطان یہہ دوازدہ بروج
آسمانی میں سے ہیں ان میں چاند سورج کا دورہ ہوتا ہے اس شعر میں محبوب کے
چہرہ کی خوبی و رونق بیان کی ہے **میں وہ ہون** تقدیر شعر میں وہ تفسیدہ[۱]
دل ہون کہ اگر میری خاک مدفن کا ذرہ آب میں گر پڑے تو اک دریا
کو جذب کر جائے **یون رہا** زندگی بہر یعنی ساری عمر مستسقی استسقا کی
بیماری والا یہہ بیمار پانی سے سیر نہیں ہوتا چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین
نگردد چو مستسقی ز دجلہ سیر مطلب ظاہر آب میں دم ہونا خواہش رکہنا **سایہ**
سر و شب یعنی شب میں **وعدہ ہے** پانی میں تیل ڈالنے سے کہیلے
بادلون کی صورت معلوم ہوا کرتی ہے یہہ عاشق کا فعل دلکی تسلی اور بہلانے
کے لیئے ہے **خط کو ہم** یعنی جب ہم خط لکہنے بیٹہے تو اتنے آنسو بہے کہ
ابہی لفظ مشفق ہی نہ لکہا تہا کہ خط بہہ گیا پس لفظ مشفق ہی سنادی نہیں
بلکہ لکہنے کا مفعول ہے

ردیف نون غزل ۸

اس گلستان کیا گل عشرت یعنی ہر ایک گل گل عشرت ہے یہہ یعنی ہر ایک
گل عشرت سیر کی فرصت نہیں یعنی عاشق کہتا ہے کہ محبوب کے عشق میں
سیر باغ و چمن کی فرصت نہیں **خواہ پہرتا** مصرع اول میں اختلاف
کا بیان ہے اسطرح کہ بعض کہتے ہیں کہ زمین پہرتی ہے دوسرے قائل

[۱] تفسیدہ۔ تپیدن گرم ہونا۔ تپا ہونا۔ مدفن جا ہے دفن مراد قبر ذرے یعنی خاک کا ذرہ۔

سرو شب سے مراد شب سیاہ یعنی اندہیرے میں سایہ کی طرح

ہین کہ فلک پہرتا ہے مطلب واضح بسمل تیغ عاشق کہتا ہے کہ
مجھ بسمل تیغ محبت کے دل کے زخم کا ہر لب سوائے شور اور داویلا و
واحسرتا کے وانہین ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ جب اسکا زخم اپنی لب کہولتا
ہے تو کلمات نوحہ کے پکارتا ہے منہہ مین گریا لی کہتا ہے کہ اگر میرا
یار میری مرگ کے وقت اپنے ہاتہہ سے میرے منہہ مین پانی چواوے
تو اس مرگ مین جو تلخی جان کندن ہے اس تلخی سے کوئی شربت شیرین
تر نہین حاصل یہہ کہ اس صورت مین سکرات موت سب شربتون سے میٹھی
ہے سہو نوشتے مین حاصل یہہ کہ جب نسخہ لکھتے ہین تو دوا کا لفظ
غلط لکھا جاتا ہے مثلا شربت شفا کو تربت شفا لکھتے ہین اسیطرح باقی
ادویہ کا حال ہے اس صورت مین صحت کہان دوسری تقریر یہہ کہ
تیرے بیمار کو صحت کہان ہوگی کیونکہ جب میرے نسخہ کی دوا کا لفظ ہی
صحیح نہین تو صحت کہان دوا کا لفظ صحیح نہین یعنی لفظ دوا مین واو
اور الف حرف علت ہین واضح ہو کہ علم صرف مین واو الف یی کو حروف
علت کہتے ہین وجہ علت ہونیکی یہہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہین
اور مرض مین تغیر تبدل ہوا کرتا ہے اور ان حروف مین بہی تغیر تبدل
ہوتا ہے جیسے قَال دراصل قَوَلَ تہا واو متحرک اوسکا ماقبل مفتوح و
واو کو الف سے بدل کیا قَال ہوا اسیطرح دوسرے حروف مین بہی عمل
جاری ہے وجہ تسمیہ حروف علت کی لفظ علت سے یہہ ہے کہ جیسا
عرب کہتا ہے۔ حرف علت نام کردم واو و الف و یائے را + ہر کہ را
درد سے رسد ناچار گوید وائے را + کہا کے زخم یعنی جو عاشق قاتل
کی تیغ کا زخم کہا کر شکر نہ بجالاوے تو اوس عاشق سے کوئی شخص بہی

زیادہ کافر نعمت نہین کیونکہ محبوب کے ہاتھہ سے زخم کھانا عاشق کی حق
مین نعمت عظمیٰ ہے **خاک ہوکر بھی** خاک ہوکر اس سے دو امر
مفاد مین ایک خاک ہونا مراد ضعیف و ناتوان ہونا دوسرا قبر مین مٹی
ہوکر ریگ شیشہ ساعت یعنی ریگ والی گھڑی معلوم ہے کہ سوائے
جیب گھڑی اور طاق گھڑی و گھنٹہ کی ایک ریگ گھڑی ہوتی ہے
اس گھڑی کا شمار ریت سے ہے اسطرح کہ جب ریت گرتے گرتے
گھڑی مین باقی نہین رہتی تو گھنٹہ پورا ہوجاتا ہے فی زمانہ اس گھڑی
کا کم رواج ہے زمانہ سابق مین رواج تھا مطلب روشن خانہ ہستی
کا تقدیر شعر جب اپنے خانہ ہستی کا صحن دشت عدم ہے اسلئے جی چاہتا
ہے کہ ہر روز چہل قدمی کریجے لیکن کیا کرون کہ عشق کی پابندی مین
رخصت نہین مطلب ظاہر **میری وحشت** خلاصہ یہہ ہے کہ اگر
میری وحشت پاؤن پھیلانا چاہے اور دونون جہان ایک عرصہ میدان
ہو تو میری وحشت کے آگے کچھہ وسعت نہین کیونکہ دونون جہان کے
عرصہ مین میری وحشت کے پاؤن کبھی سیدھے پھیلائے نجائین **ایک
دل اور** عاشق کہتا ہے کہ اسد سے میرا ایک دل ہے اور اسپر
اتنے غم کے بوجھہ مین علاوہ اس کے اس میری طاقت پہ یعنی میری بے
طاقتی کے برابر کوئی بیطاقت نہین خلاصہ یہہ کہ مین سب سے بڑھکر بیطاقت ہون
باوجود اس وصف کے اتنے بار غم میرے دلپر رکھے جاتے ہین
ذوق اس اس صورت کدہ مراد دنیا تقدیر مصرع ثانی اپنے صورت گر
کی کوئی صورت بے صورت نہین

ردیف نون غزل ۹

او سکے گھر اس شعر مین عاشق اپنے دل کو خانہ خراب کے لفظ سے
بددعا کرتا ہے اسلیئے کہ مجکو دل محبوب کے گھر کیون لے چلا ہے
حرف آیا آبرو عزت۔ رتبہ۔ نیکنامی حرف آیا یعنی عیب لگا خلاصہ
یہہ کہ میری آبرو مین جو فرق آیا ہے یہہ چشم پر آب کی باتین ہین جو گریہ
کے باعث راز عشق ظاہر ہوگیا جاؤ ہوتا ہے کہتا ہے کہ اے
ناصح جاؤ کیونکہ جناب کی باتین سنکر زیادہ خفقان ہوتا ہے سنتے
ہین عتاب یعنی خفگی۔ غصہ مطلب ظاہر دیکھہ اے دل نہ چھیڑ
یعنی شروع نہ کر پیچ و تاب مراد رنج و طپش ذکر کیا جوش تقدیر
شعر اے ذوق اس بات کا کیا ذکر ہے کہ جوش عشق مین ہم سے صبر و تاب
کی باتین ہون سے ہے جی مین دو قطعہ بند شعر کا یہہ مطلب ہے کہ
کہتا ہے کہ اپنے جی مین یہہ لیاقت و طاقت و حوصلہ ہے کہ عزم جوہر
کو توڑ دون اور خیال مکدر کے آئینہ کو توڑ دون اور مین پہاڑ کو
کاٹ دون۔ یہہ باتین تو باسانی تمام کر سکتا ہون پر یعنی لیکن بت
کافر کو غیر سے کیونکر توڑ دون کیا دور جام کبہی کہ ترجمہ گاہ ہے
گاہے غلط ہے اور کہے کہ ترجمہ گویند کا ہے صحیح ہے خلاصہ مطلب یہ
کہ سر پر دور چرخ یہہ کہتا ہے کہ اگر ساغر چاک پر پہرے تو مین توا سے
توڑ دون بس اس صورت مین سمجھہ کہ جب آسمان کا یہہ ارادہ ہے
تو دور مے نوشی کا کیونکر بے کھٹکہ چل سکتا ہے راہ جنون مین
جو یعنی اگر مین اپنے قدم کو راہ جنون مین جلد اوٹہاؤن یعنی بہت سرعت
سے چلون تو رفیق راہ کے پاؤن اور رہبر کی ہمت کو توڑ دون یعنی ستہ
چلنے مین دونون پیچہے لٹکتے رہجائین کیا دشمنی ہے تقدیر

گویند کا فر مراد محبوب توڑ دون یعنی علیحدہ کرون ۱۱ اش رفیق ساتہی۔ ہم سفر۔ رہبر رہنما۔ ہادی یعنی رستہ دکہانے والا ۱۲۱۲۱۲۱۱

شعر اہل کرم سے کیا دشمنی ہے کہ چرخ کہے ہے کہ شاخ ثمر ور کو یہان تک جھکاؤ کہ توڑ دون مطلب واضح ہے موج عشق تقدیر شعر یہ ہے اے بحر عشق کہ تیری ہر موج کو یہہ بل اور زور ہے کہ موج کہتی ہے کہ مین دست دریا شناور کو توڑ دون نازک کلامیان نازک کلام نازک بضم نا ترم و پاکیزہ نازک کلام پاکیزہ کلام جو عیب سخن سے پاک ہو پہر اوس فترہ کو تقدیر شعر اے ذوق اگر دل اوس فترہ کو پہر یاد کرے تو مین دل مین نشتر چبہا کر سر نشتر کو توڑ دون ظاہر ہے کہ جب سر نشتر کو چبہا کر توڑ دیا جاوے تو نشتر کا سر دل کے بیچ مین رہجائیگا گو یا یہہ بات دل کے لئے سزا ہے جو کبہی یاد محبوب سے نہ ہولے

ردیف نون غزل ۱۱

نچہوڑا تار خلاصہ یہہ کہ وحشت نے جیب و دامان مین ایک ہی تار نہ چہوڑی لیکن یہہ سمجہو کہ فقط تار نفس سینہ مین اور گریبان مین تار چہوڑا ہے الحاصل کہ سینہ مین سانس باقی ہے اور گریبان مین وجود مثل تار ہو گیا ہے اور یون ہی تقریر ہے یعنی ہمارے کپڑون مین سے تو ایک ایک تار ہی نہین رہا البتہ ایک تار نفس ہے کہ اسے سینہ مین سمجہو یا گریبان مین یعنی جیتا سمجہو کہ ابہی سانس سینہ مین آتا ہے یا مردہ سمجہو کہ اب دم نکل کر گریبان تک آگیا ہے کئے ہی جائیو خلاصہ مطلب یہہ کہ اے دل کہ جب تک محبوب کی تیغ خنجر پیکان مین آب یعنی تیزی باقی ہے تو تبتک اپنی تشنہ کامی کی شکایت کئے ہی جائیو یعنی شکایت سے منہ بند نہ کرنا کیونکہ محبوب کی تیغ بیدریغ رانی مین بڑا لطف ہے ہدف ہے تقدیر شعر میرا ہر داغ دل کا

گل اوسکے تیر کا ہدف ہے تو اسلئے اوس تیر کی پیکان کی آب سے اس
گلستان مین ہمیشہ شبنم ہے **جو لذت آشنا** لذت آشنا وہ جو لذت
کو دوست رکھے یعنی لذت کے چاہنے والا

ردیف نون غزل ۱۲

آج اون سے مدعی یعنی عاشق کا دشمن آون سے یعنی محبوب سے
مطلب ظاہر **وصف چشم** تقدیر شعر جب اوس یار کا وصف چشم
اور وصف لب کہنے کو ہین تو گویا آج ہم درس اشارات و شفا کہنے کو
مستعد ہین مطلب یہہ ہوا کہ جب ہم محبوب کی چشم اور لب کا وصف کہنے کو
ہین تو گویا شفا اور اشارات کا سبق دینے کو ہین خلاصہ یہہ ہوا کہ چنانچہ
شفا اور اشارات نہایت دقیق اور مفصل کتابین ہین اور انکا پڑہنا پڑہانا
بہی مشکل ہے ایسا ہی محبوب کی چشم و لب کا وصف مشکل ہے یا یہہ کہ اوصاف
چشم و لب مین مثل شفا و اشارات دقائق رمز و غمزہ وغیرہ بیان کرنیکو مستعد
ہین **ہین وہ ہین** صل علی اسکا اصل اللھم صل علی محمد و آلہ ہے ترجمہ
اے خداوندا درود بہیج محمد پر پس اردو اور فارسی والے اوسمین سے
صل علی کا کلمہ نکال کر مقام تعجب اور تحسین مین استعمال کرتے ہین چنانچہ
سبحان اللہ **مین تیرے ہاتھون** واہ کلمہ تحسین یعنی چہ خوش یعنی کیا خوب شاباش
اے بہت خوب مرحبا کہنے مرحبا گفتن کا ترجمہ ہے اسکو کسی چیز کے آگے آنے
کے وقت خوشی اور خرمی سے کہتے ہین یہہ لفظ عرب مقدس مین مہمان
کی تعظیم کے واسطے کہتے ہین مرحبا شاباش کے معنی مین بہی مستعمل ہے یہان
اسی معنی تحسین سے مراد ہے مطلب ظاہر **وہ جنازے پر**
اوذان عام معلوم ہو کہ اہل اسلام مین دستور ہے کہ جب جنازہ پڑہ چکتے ہین

تو اوسوقت میت کا ولی کہدیا کرتا ہے کہ اذن عام ہے یعنی سب کو
اجازت چلے جانے کی ہے اس سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ جسکا ارادہ
چلے جانیکا ہو چلا جاوے اذن کے بعد بعض چلے جایا کرتے ہین اور باقی
لوگ تا دفن مردہ ساتھہ رہا کرتے ہین اور یہہ مکان اہل مردہ یا مسجد مین فاتحہ
خوانی کے بعد اپنے گھرون مین چلدیتے ہین مطلب ظاہر

ردیف نون غزل ۳ اناتمام

عنقا کی طرح عنقا ایک جانور ہے خلقت سے الگ اور چھپا رہتا ہے
اوسکو کسینے نہین دیکھا لہذا کہتے ہین کہ شاعرون نے ایک فرضی جانور
مقرر کرلیا ہے مطلب ظاہر **اوس درپہ** فرش زمین سارے بدن
کا زمین پر لگجانا ہے یا یہہ کہ فرش خاک کے معنی زمین کے ہین مراد یہہ کہ
خاک گیا ہون اور سایہ کا سر سے پاؤن تک جبین[1] ہونا سراپا زمین سے لگا ہے
اور سجدہ کے معنی زمین پر سر رکھنے کے ہین یعنی جبین کو زمین سے بحالت
فروتنی لگاتا **تارا سا** تقدیر شعر اگرچہ مین کنوئین کی تہ پہ[2] برنگ آب پایا
سا ہون اور مین زمین ہون لیکن باعتبار رتبہ عشق میرا نام آسمان پر ہے
مطلب ظاہر **ہون طایر خیال** تقدیر شعر باوجودیکہ میرے پر مین
وبال[3] ہین مثل طایر خیال ہون پر یعنی لیکن تسپر بھی مین کہین سے کہین اوڑ
کرجا پہونچتا ہون

ردیف نون غزل ۴ اناتمام

غم نامہ اپنا صفحہ محشر صفحہ ورق کا ایک رخ محشر لوگون کے اکٹھا
ہونیکی جگہ میدان قیامت مین صفحہ محشر یہی میدان قیامت کے معنی ہین یا
الغیاث یعنی فریاد دہائی صریر آواز قلم مطلب ہے کہ عاشق کہتا ہے کہ میرا نامہ

دستشدیدنیک باسندہ یعنی بات کو خوب پڑے دالا کہین سے کہین یعنی ادھر و دور دراز مطلب ظاہر ۱۲۱۲۱۲۱۲

میدان قیامت سے کم نہین کیونکہ جو قلم سے آواز نکلتی ہے وہ قلم کی
آواز نہین بلکہ شور الغیاث ہے **گو اضطراب** اضطراب گہبراہٹ بیقراری
رگ بسمل بسمل زخمی گہایل رگ بسمل مراد رگ جان یعنی جسکے کٹنے سے مر
جاتا ہے خلاصہ یہہ کہ جو میری نگاہ آنکھون سے نکلتی ہے تو زخمی اور گہایل
کیطرح تڑپتی ہوئی نکلتی ہے مطلب ظاہر ہے **لوث حب**
یہہ درم واضح ہو کہ کتب فقہ مین مسئلہ ہے کہ ایک نجاست غلیظہ ہوتی
ہے دوسری خفیفہ غلیظہ مثلاً خون شراب مرغی کی بیٹہہ اور پیشاب اوس
چیز کا جسکا کہانا حلال نہین خفیفہ چنانچہ پیشاب حلال چارپائے کا اور
گہوڑے کا اور مردار جانورون کی بیٹہہ گدہے خچر کا آب دہن یعنی تہوک
اور سوئی کے سرکے برابر جو بول کی چہینٹین کپڑے پر پڑ جائین غلیظہ مین یہہ
حکم ہے کہ اگر مقدار کف دست یعنی مقدار درم کے کپڑے یا بدن پر نجاست
ہو اور اوس سے نماز پڑہی گئی تو معاف ہے پہر اوسکو احتیاطاً دہو ڈالنے
یا پانی نہین تو واجب ہی نماز پڑہے اگر حد درم یعنی اگر مقدار درم سے نجاست
زیادہ ہو تو اوسکا دہونا واجب ہے خفیفہ مین یہہ حکم ہے کہ اگر چوتہائی حصہ
عضو یا کپڑے کا ناپاک ہوا تو نماز جائز ہے مثلاً کرتے کی تریز کا یا آستین
کا یا دامن کا چوتہا حصہ ایسا ہی ہر عضو علیحدہ نام کا حکم ہے مطلب شعر
یہہ ہوا کہ میرا دامن لوث حب زر سے ایسا پاک ہے کہ اگر کبہی اتفاقاً چہینٹ
بہی پڑ جاتی ہے تو درم کی حد تک نہین پہنچتی ہے خلاصہ یہہ کہ اگر بتقاضائے
نفس حریص کبہی دنیا کی محبت کا خیال آجاتا ہے تو اوسیوقت اوس
خیال کو رفع دفع کر دیتا ہون **یہہ ضبط** ضبط ہر شے کا نگاہ رکہنا
اوسکی حد پر **دود شمع** یعنی اوس شمع کا دہوان جو سر مزار یعنی قبر کے سرہانے

جلاتے ہین کیونکہ چراغ وغیرہ قبر کے سر کی طرف جلایا کرتے ہین اور قبر کے سر کی طرف چراغدان بناتے ہین منصوبہ مارنیکا منصوبہ شطرنج بازون کی اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو بازی کھیلنے مین کسی چال معین سے حریف کو مات کردے اور حریف کو معلوم نہ ہو سر باز عشق کے سرباز یعنی سربازی سر کے فدا کرنے سے مراد ہے دارالامان امن کا گھر حرم احاطہ جو گرداگرد خانہ کعبہ کے ہے معلوم ہو کہ خانہ کعبہ مین ہر طرح سے امن ہے یعنی اوس احاطہ مین کسیکو کوئی ایذا رسانی نہین کرسکتا ہے لیکن شمع کا سر اوس بقعہ پاک مین بھی کاٹتے ہین اسیطرح جو سرباز ہین یعنی عشق کے میدان مین سرباز ہین انکو سربازی سوا کہین بھی امن نہین

ردیف نون غزل ۱۵

روکاؤ خوب خلاصہ یہہ کہ جب شعر گوئی مین شاعر کی طبع روان یعنی جاری ہو تو ایسی وصف مین طبیعت کا روکاؤ یعنی روکنا خوب نہین کیونکہ بند کرنے سے یہہ فساد ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے بند پانی یعنی کھڑے پانی مین فساد کی بو آتی ہے یعنی جو پانی روان نہین ہوتا وہ گندہ ہو جاتا ہے ایسے ہی اہل علم اور شاعر کی مثال ہے کہ جب چند مدت تک شعر کا خیال چھوڑدیا تو طبع کند ہو جاتی ہے وفور اشک تقدیر شعر اگر اپنا وفور اشک سرباد ج ہو تو اشک کے پانی مین فلک برنگ گل نیلوفر ہو تقریر یہہ کہ اگر میرے آنسوؤنکی زیادتی سر کی طرف اونچائی مین اونچی ہو جاوے تو آنسوؤن کے پانی مین آسمان نیلوفر کی مانند معلوم ہو یعنی جیسے پانی مین نیلوفر کا پھول چھوٹا سا ہوتا ہے ایسا ہی

آسمان معلوم ہو خلاصہ یہہ کہ اشکون کا اسقدر پانی بکثرت ہو کہ آسمان سے جا ملے جب آسمان سے لگ گیا تو فلک بصورت نیلوفر معلوم ہوا اسمین یہہ بہی رعایت ہے کہ فلک اور نیلوفر رنگت مین بہی مشابہ ہین **کہانیان ہین** خلاصہ یہہ کہ خواہ حضرت خضر ہی ہین انجام دنیا سے کوچ ہے **نہین خضاب** تقدیر شعرا سے لوگو ہمین خضاب سے مطلب نہین بلکہ یہہ ہمارے موئے سفید ماتم جوانی مین سیاہ پوش ہین پہلے معلوم کرو کہ ولائت مین رسم ہے کہ جبکا کوئی مرجاتا ہے اوسکے خویشاوند سیاہ لباس پہنتے ہین اسکو لباس ماتمی کہتے ہین ولائت مین ایسا لباس ماتم کی نشانی ہے اسکے بعد تقریر یہہ ہے کہ ہمین خضاب کرنے سے یہہ مطلب نہین کہ بال سیاہ کرکے جوانی کے دن ظاہر کرین بلکہ ہمارے بال جو خضاب سے سیاہ ہوئے ہین ان سفید بالون نے آپ کو اسلئے سیاہ کیا ہے کہ جوانی جو جاتی رہی ہے اس جوانی کے چلے جانے کے ماتم مین لباس ماتمی پہنا ہے **وہ سید ہے گھر** دہ یعنی محبوب ہمارے یعنی حضرت ہوئے بہٹکتے بہٹکنا ترجمہ راہ گم کردن و سرگشتہ شدن و آوارہ شدن و راہ غلط کردن کا ہے بدگمانی بدگمان وہ جو گمان بد رکہتا ہو خلاصہ یہہ کہ محبوب اپنے گھر مین سیدہے چلے گئے ادہر ہم اونکا کھوج نکالتے ہوئے بدگمانی کے کوچہ مین آوارہ پہرتے رہے بدگمانی یہہ کہ محبوب کہین کسی اور کے پاس نہ چلا گیا ہو **مبصرون سے** مبصر بینائی والا اسجگہ جوہر کے پرکہنے والے سے مراد ہے جو تیغ وغیرہ کی خوبی آہن اور اوسکے جوہرون کی شناخت کرتا ہو چین ابرو محاورہ ماتھے کے بل کو

کہتے ہین جو حالت غصہ مین نمودار ہو تیغ کے جوہر وہ ہوتے ہین جو ذرہ کی طرح نظر مین خورد خورد چمکتے معلوم ہوا کرتے ہین اصفہان ملک فارس مین ایک شہر ہے تیغ اصفہانی یہان کی تیغ مشہور ہے مطلب ظاہر ہمیشہ ہے تقدیر شعر مجھے سرمایۂ بقا مین ہمیشہ فنا ہے لئے در مین اب زندگانی مین حباب وار ہون بجز نثار علی تقدیر شعر اے ذوق تیری شعر خوانی مین تیری زبان کا فز ابجز نثار علی شاہ کون جانے ہے خلاصہ یہہ کہ اسوقت میرے اشعار کے قدردان نثار علی شاہ کے سوا اور کوئی نہین کیونکہ مراتب شعر سے پورے واقف حال ہین **تو کہے غنچہ** دھڑی اوسکو کہتے ہین کہ ہندوستان مین دانتون کے دونون لب پر مسی جماکر نیچے سرخی لگایا کرتے ہین تو کہے غنچہ یعنی اے غنچہ تو کہے ہے باقی مطلب ظاہر **سامنے** سے منہ کہنا یعنی بیٹھا ید و باتین کرکے سردردی اپنی اور دوسرے کی کرنا خوب نہین یعنی جب تک اچھی طرح منہ نہین کہتا نہین ملیا **منہ چڑھے ہے تیغ** منہ چڑھنا محاورہ مین بہت اختلاط کرنا جیسا کہا کرتے ہین کہ فلانا بڑا منہ چڑھا ہے یہہ وہان بولا کرتے ہین کہ جہان کوئی کسی امیر حاکم سے اختلاط حاصل کرے اے بوالہوس تیرا کیا منہ ہے کہ تو تیغ غم عشق کے منہہ پہ چڑھے اور یہہ تیری باتین کہ مین تیغ غم عشق کے منہ پہ چڑھ سکتا ہون یہہ بات جبہی تک ہے کہ تجھ پہ کوئی ضرب خوب نہین پڑی **خوب رویون سے** آنکھہ لڑی آنکھہ لڑانا دوچار کا ترجمہ ہے اور دوچار کے معنی ملاقات اور مقابل کے ہین قسمت لڑی مراد حصول مقصود سے ہے یعنی مراد کا پانا

ردیف نون غزل ۱۷

۵ سرمایۂ بو بھی بقا باقی رہنا خلاصہ یہہ کہ بباعث ... عشقیہ ہمیشہ سرمایۂ بقا یعنی زندگانی مین فانی ہون یعنی زیست مثل عدم ہے ۱۲

۳ بوالہوس جسکو ہوس زیادہ ہو ... وہ آدمی مراد ہے کہ نفس امارہ کی متابعت ...

ہین یہان یعنی یہان دنیا مین لوگ خودنمائی مین محو رہتے ہین اور
حال یہہ ہے کہ خودی اور خدائی مین دشمنی ہے ہوکے اک الخ
ترش ابرو ترش رخسارہ اور ترش رو کے قسم سے ہے ان سب کے معنی
ناخوش اور بیدماغی کے ہین بات کو کہٹائی مین ڈالنا یعنی شیرین کلامی
سے ہٹ کر تلخ کلامی کرنا یا کہٹائی مین ڈالنا بے مزہ بے لذت کرنے
سے مراد ہے ٹال واحد ہے اور بات کو کہٹائی مین ڈالنا آجکل پر ٹالنا
یعنی امروز فردا کرنے سے بہی مراد ہے نہین لگی منزل ہوائی منزل
مکان گہر۔ اُترنے کی جگہہ منزل ہوائی مکان بالا چنانچہ مکان ماہ
بالا ہے یعنی آسمان اسیطرح محبوب کی نگہی سمجہو ذوق سہے رند جو شرع
سے آزاد ہو۔ بے قید آدمی۔ بیباک یہان انہین معنون سے مراد کہ
شاہد باز فاسق کو کہتے ہین جو لڑکون اور عورتون سے بہت صحبت
رکہتا ہو مطلب ظاہر

ردیف نون غزل ۱۸

ہم اپنے جذبہ جذبہ دلکا جوش یکبار کہینچا یہان دونون معنی لگتے
ہین مطلب یہہ کہ ہم اپنے جوش دل یا کشش دلکی اثر کو دیکہتے ہین کہ ہم
پہلے محبوب کو بزم مین دیکہین کہ کدہر کو دیکہتے ہین اگر اثر ہوا تو محبوب
ہماری ہی طرف متوجہ ہوگا گہر کو جوہری بشر کے دیکہنے والے یعنی
عاشق بشر کو دیکہتے ہین یعنی محبوب کو

اشعار متفرقات غزلیات ناتمام

بے بادہ غورگی تقدیر شعر حسب ذوق جوان مویز غورگی مین
بے بادہ ہوا تو مین کہتا ہون کہ بے وقوف نے ناحق شباب مین توبہ کی کیونکہ

یہہ وقت لطف شراب نوشی اور مزے اوڑانے کا ہے **چار ٹکڑے کرو** تقریر یہہ کہ دل کے چار ٹکڑے کرکے بانٹ دو اور یہہ مجھسے نہین ہو سکتا کہ فقط ایک کو سارا دل دون اور دوسرے کو ندون کیونکہ میرے نزدیک لب رخ زلف تل سب برابر ہین **گھری پا کر** گھر کرنا جمکے بیٹھنا جو وہان سے بوجہ مالکیت علیحدہ نہو ثبات سے مراد ہوتی ہے **گر ترا نور نہین** تقدیر شعر اے محبوب اگر میری چشم مین ترا نور نہین تو مین اور کیا ہے جب یہہ ثابت ہوا کہ تیرے پرتوے جمال کا میری چشم مین نور ہے تو اس صورت مین فیہ نظر کہنا مین خطا ہے **تو نگین توڑ** خلاصہ یہہ کہ اے محبوب مینے ترا نام اپنے نگین دل پر بڑی محنت سے کندہ کیا ہے تو اسکو اپنے نام کے لحاظ سے نہ توڑنا چاہیے **نڈال آبلہ** تقریر یہہ ہے کہ اے گرمی فغان تو میرے منہ مین آبلہ نڈال کیونکہ اگر تیرا مطلب آبلہ ڈالنے سے چپ کرانا ہے تو مین منہ مین گھنگنیان بھرکے چپکا بیٹھ رہونگا گرمی گرم - تپا - تپان فغان نالہ - فریاد ظاہر ہے کہ شدت گرمی سے منہ مین چھالے پڑجایا کرتے ہین اسکے باعث انسان بات چیت لاچار ہوجایا کرتا ہے گھنگنیا جو گیہون یا دانہ کو پانی مین ادبالکر خشک کرکے کہاتے چاہیے مین منہ مین گھنگنیان بھرنا یا رکھنا اس سے مراد کلام کے نہ کرنیسے ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دانے یا گھنگنیان کہا یگا کلام نکر سکیگا **ہمارا پی سکے** سوفار تیر کا منہ حاصل یہہ کہ جب لہو پیکر سوفار کا مقصد حاصل ہوا تو یہہ یعنی ایسا چپ ہوا کہ گویا منہ مین زبان نہین مطلب منہ مین زبان نہین اس کلام کا محل تعریف مین محاورہ ہے کیونکہ جو شخص کم گو اور باادب ہوتا ہے اوسکے حق مین کہا کرتے ہین کہ دیکھو کیا خوب

مزاج ہے کہ سند مین زبان ہین کیون نہ لڑے وائین کہتا ہے کہ
اسکے ہمنشین غیر یعنی رقیب یار کو مجھسے کیون نہ لڑوائین کیونکہ جنکے
نصیب لڑجاتے ہین وہ یہی کام ہمیشہ عاشق سے لڑوانے کا کرتے
ہین نصیب کا لڑنا مراد کا حاصل ہونا مراد ہوتا ہے غیر سے اسجگہ
وہی مراد ہین کہ جنکے نصیب لڑجاتے ہین خلاصہ یہہ کہ غیر لوگ یعنی
رقیب و حاسد محبوب سے عاشق کی لڑائی کسی فریب اور دغا
بازی سے کرادیتے ہین **اسیر رنج** اسیر قیدی اسیر یعنی باوجود اسکے
عجب ہون یعنی مین عجب قسم کا سخت آدمی ہون **جو مانگون موت**
جو یعنی اگر درد ہجر کے دکھہ سے موت مانگون تو مجھکو یہہ بات زیبا
نہین کیونکہ پہلے نام عشق کا لینا اور مین بعد اسقدر راحت طلب
کرنا شرم کی بات ہے خلاصہ یہہ کہ مرگ بہ نسبت ہجر بمنزلہ راحت ہے
یعنی مرنے مین آرام ہے اور ہجر مین نہین پس جب عشق کا دم بہرا تو بعد
راحت کی خواہش کرنا عشق کی منزل مین زیبا نہین اس صورت مین اگر
طالب راحت ہے تو عاشق نہین بلکہ بوالہوس ہے **نیرنگ ۲ کف**
نیرنگ مرکب حیلہ۔ مکر۔ سحر۔ اشنون بیان نے کلمہ لفظی سے مراد ہے
مجنون کو مجھسے خلاصہ یہہ کہ مین لیلی کے ناقہ کا سراغ کف پا ہون یعنی
جیسے پاؤن حیوانات کا نشان زمین پر نقش ہوجاتا ہے اور اوس سے
پتہ لگجاتا ہے کہ ادہر گیا ہے ایسا ہی میرا حال ہے کہ لیلی کے ناقہ کے
پاؤن مین روندا گیا اور وہین پڑا رہگیا اسواسطے مجنون دیکہکر سمجہہ گیا کہ
لیلی کا ناقہ ادہر گیا ہے الحاصل کہ مین مجنون کے لئے بہی عشق کی
منزل مین ذریعہ ہون گویا مجنون سے رتبہ مین زیادہ ہوا کیونکہ مین

رہ مقصود مجنون ہون دوسری تقریر یہہ ہے کہ چونکہ عشق کے سبب
میرے تن لاغر کی ہڈیان جل گئین کہ صرف ایک مشت خاک رہگئی تہین
اور نہایت قلت کے سبب وہ رستہ مین پڑی ہوئی کسی جانور وغیرہ کا
نقش پا معلوم ہوتی ہین پس جب دہر مجنون کا گذر ہوا تو چونکہ میری ہڈیون
مین سے عشق کی بو آتی تہی مجنون نے بمقتضائے ہرچہ پیدا میشود از دور
پندارم تو ئی یہی سمجہا کہ یہہ میری لیلی کے ناقہ کا سرغ کف پا ہے پس شاعر
کہتا ہے کہ مین اس جہت سے چراغ رہ مقصود ہون **وہ مہر تو مین**
وہ مراد محبوب تاب گرمی۔ روشنی گوہر موتی آب چمک دمک خلاصہ
یہہ کہ چنانچہ آفتاب کے ساتہہ روشنی اور موتی کے ساتہہ چمک دمک ہے
اسیطرح مین عاشق باعتبار شوق محبوب کے ہمراہ ہر آن دمکان ہون
کوئی دم اوسکی یاد سے خالی نہین لہذا نہ وہ مجہسے جدا ہے اور نہ مین
اوس سے جدا ہون **کرے وحشت بیان** تقدیر شعر چشم سخنگو
اوسکو کہتے ہین کہ جو وحشت[۵] بیان کرے یہہ بات لوگ سچ کہتے ہین
کیونکہ جادو اسکو کہ جو سر چڑہ بولے واضح ہو کہ پہلے مصرع مین یہ بات
ہے کہ لوگون مین مثل مشہور ہے کہ جو چشم اپنی وحشت چشم کے اشارہ
سے بیان کرے اوسکو عشاق مین چشم سخن گو کہتے ہین پس اسکی تصدیق
مین دوسرا مصرع بیان کیا کہ یہہ بات سچ ہے کیونکہ جادو اسکو کہتے ہین
کہ سر چڑہ بولے یعنی جسکو کسینے جادو کیا اور وہ جادو اوسکے سر و دماغ
مین اثر کر گیا اسلئے سحر زدہ ہذیان کرنے لگا اسکو جادو کا سر چڑہنا کہتے
ہین ایسا ہی عاشق کا حال سمجہو کہ جب عشق نے غلبہ کیا تو آنکہون کی
رنگت سے معلوم ہوجاتا ہے کہ عشق زدہ ہے دوسرا شعر ہی اسی مضمون

۵ وحشت آدمیون سے نفرت جیسے جانورون کو آدمیون سے ہے

کا ہے یعنی پہلے مصرع کی دوسرا تصدیق ہے **سوال بوسے** تقدیر شعر
جب محبوب نے سوال بوسے کو چین ابرو کے جواب سے ٹالا تو
اسواسطے اسکو برات عاشقان بر شاخ آہو کہتے ہین **دنبالے** سے
تقدیر شعر اے محبوب تیری آنکھین سرمے کے دنبالے سے دھوان
ہین اسلیے مجکو ڈر لگتا ہے کہ تیری آنکھین جو سیف زبان ہین کچھ
کہہ نہ بیٹھین سیف تلوار سیف زبان وہ کہ جسکی دعا اور کلام مین تاثیر
ہو ہیرے **نالون** سے طوطی طوطا۔ تو نا صدا یعنی آواز مرغ
خوش الحان مثلاً بلبل ہزار داستان وغیرہ مطلب ظاہر ہے **سینہ**
و دل پہ زخم کا ہنسنا مراد کہلنا چارہ گر و جمع چارہ گر چارہ گر علاج
کرینے والا یعنی کسی کا مطلب پورا کرنے والا اور یہان چارہ گر سے
مراد جراح ہے ظاہر ہے کہ جو لوگ ہنستے یعنی خندہ پیشانی ہین
انکی آبادی ہے اور جس گھر مین لڑائی ہوتی ہو اسکی آبادی کا ہر
خرابی ویرانی ہے اسکی مثال کسی ہندی نے خوب کہی ہے۔ لگ
جگھڑ بہری بھی بازنہ آیا کو # جس گھر مین کہاگوہی باشا کس بدہو #
عاشق کے زخم سے عشق کی آبادی ہے **صوفی ہو** کہ صوفی
پشم پوش۔ اون کا کپڑا پہننے والا۔ فقیر۔ پارسا۔ نیکوکار میکش شراب
پینے والا قائل میرے دونون یعنی میرے اسبات کے قائل ہین کہ
عشق مین ثابت قدم ہے پر یعنی لیکن میرے اصل مذہب و مشرب
سے دونون غافل ہین یعنی اسرار عشق سے بیخبر ہین **مرگئے پر بھی**
تغافل جان بوجھکر باہم غفلت کرنا تقدیر مصرع یعنی بیوفا پوچھے ہے
کہ ہیچارہ کیا دیر سے ہے یعنی بطور استفہام پوچھتا ہے خلاصہ یہہ کہ محبوب کا

یہہ مطلب ہے کہ اسی بات مین وقت کو نالہ سے مین ہون جگر خون جسکا سارا جگر خون ہی ہو مسامات بدن کے چہوٹے چہوٹے سوراخ جن مین سے پسینا نکلا کرتا ہے شفقی یعنی شفق رنگ مراد سرخ شفق وسکو کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب جو جانب غرب سرخی پیدا ہوتی ہی اور صبح کو جو آسمان کے کنارہ ن پر دکہلائی دیتی ہے خلاصہ یہہ کہ مین وہ جگر خون ہون کہ جسکے مسامات کے رستہ سے شفق رنگ خون نکلتا ہی کہتی ہے ماہی بریان بہنا ہوا تقریر یہہ ہے کہ بہنی ہوئی ماہی زبان حال سے کہتی ہے کہ جسکو قضا کے منشی درم دیتے ہین چند مدت بعد اوسے داغ دیدیتے ہین کیونکہ میرے حال سے معلوم کرلو کہ پہلے مجکو درم دے کہ جسکو فلوس ماہی کہتے ہین یعنی مچہلی کے چانے اسکے بعد صیاد کے ہاتہہ سے پکڑ واکر بہنا دیا خلاصہ یہہ کہ دولت پر عجب وغرور نکرے کیونکہ ایک روز فقیر محتاج ہوجاتا ہے یا مرکر مال کو چہوڑ جاتا ہے جس جگہ کہتا ہے کہ آج کس شخص بد نظر اور نامبارک کا منہہ دیکہہ کے سوتے اوٹھے ہین کہ جس جگہ بیٹھتے ہین پہر جب اوٹھتے ہین تو بادیدہ نم یعنی روتے اوٹہتے ہین کہتے تھے تقدیر شعر عاشق کہتا ہے کہ محبوب ہماری خاطر سے ہمارے مکان مین آنیکو برسون کے دن کہتے تھے اس بات کو برسون یعنی بہت برسین گذر گئین لیکن محبوب کی وہ برسون ختم نہوئی یہ طوق اسواسطے طوق گردن بند گول بٹہ چنانچہ قمری اور فاختہ اور کبوتر کے ہوتا ہے اسجگہ طوق سے مراد اوس طوق سے ہے جو قیدی کی گردن مین زنجیر ڈال کر قید کرتے ہین مطلب یہہ کرتا ہے کہ یہہ طوق قمری کی گردن

مین اسواسطے چھوٹا ہے کہ بلبل کی قسمت کا تہا لیکن قمری گردن
مین پڑا اگر بلبل کی گردن مین پڑتا تو بڑا طوق ہوتا کہ جسکے پڑنے سے
بلبل اوڑ نہ سکتی جب سہو سے قمری کو پہنایا گیا تو بلاچاری چھوٹا کیا
گیا کیونکہ قمری گرفتار عشق نہ تہی اسلئے قابل طوق نہ تہی یا یہہ تقریر
کہ جانو کہ بلبل کی نسبت قمری قد و قامت مین بڑی ہے اور بلبل بباعث
عشق قابل طوق تہی مگر یہہ طوق بلبل کی قسمت کا تہا لیکن قمری
کی گردن مین پڑا اسیواسطے چھوٹا ہوا کہ قمری کے سارے گلے مین آیا
خلاصہ یہہ کہ قمری جو ملقب بلقب آزاد تہی یہہ بہی مقید عشق سرو ہوئی
اور مختصر تقریر سے یہہ مطلب ہے کہ بلبل ہمیشہ مقید رہتی ہے اور قد
مین بہی بہ نسبت قمری چہوٹی ہے اور قمری اسکے برعکس ہے اسلئے
کہتا ہے کہ طوق بلبل کو زیبا اور اسکی گردن پر درست تہا مگر چونکہ قمری
کو دیا گیا اسلئے بالضرور اوسکی گردن پہ چہوٹا آیا

ردیف واو غزل اول

دانہ خرمن ہے تقدیر شعر یہین یعنی ہمارے نزدیک ایک دانہ
بمنزلہ خرمن کے ہے اور ہمکو ایک قطرہ دریا کے برابر ہے جب یہہ بات
اسطرح ہے تو اسلئے ہمکو کل کا تماشا جزء مین نظر آتے ہے خلاصہ یہہ
کہ تہوڑی بات سے بات کی تمام حقیقت معلوم کرلیتے ہین اس
بلندی واضح ہو کہ جب کوئی آدمی بلند مکان پر چڑہکر نیچے والون
کو دیکہا کرتا ہے تو نیچے کی اشیا بہت چہوٹی معلوم ہوا کرتی ہین لہذا
کہتا ہے کہ میرا رتبہ عشق کے طفیل اسقدر بلند ہوا کہ جب اوس بلندی
پر چڑہ کر دیکہتا ہون تو آسمان تل کے برابر چہوٹا معلوم ہوتا ہے

ہم وہ مجنون ہین سویدا ایک سیاہ نقطہ ہے جو دل مین ہوتا ہے
خلاصہ یہہ کہ اپنا دل بمنزلہ صحرا ہے اور اوسمین جو سویدا ہے وہ بمنزلہ
خیمہ لیلی ہے یعنی لیلی کا تصور مثل خیمہ دل کے صحرا مین لگا ہوا ہے
اوسنے خط جو ثانی مصرع اسطرح صحیح ہے۔ لکہا ایا نے خموشی ہے کیا
ہمکو۔ خلاصہ یہہ کہ محبوب نے جو عاشق کی طرف قلم سرمہ یعنی پنسل سے جو
سرمہ کی مانند ہوتی ہے خط لکہا تو اس لکہنے سے یہہ ایما پایا گیا کہ محبوب
کا یہہ منشا ہے کہ عاشق بجز خاموشی کبہی بات چیت نکرے اور یہہ بہی ہو
سکتا ہے کہ نہ بولنا محبوب کا بہی پایا جاتا ہے رکہہ مکدر بس تقدیر
شعر جب اے چرخ ہمنے جانا کہ ہمکو خاک سے پیدا کیا ہے تو بس اب ہمکو
اتنا مکدر نہ رکہہ خلاصہ یہہ کہ جب ہم اپنی انکساری اور عاجزی بیان کرتے
ہین کہ خاکی نہاد ہین اس صورت مین مکدر رکہنا نہ چاہیئے شوق مستی
مستی یعنی نشہ گلگشت سیر عصا لاٹہی۔ چپ دستی گردن مینا بوتل کا سر مطلب ظاہر
ہوویگا کشتی تابوت مردہ کا صندوق طوفان پانی کی رو جو ڈبو دیوے
بستگی دل کو بطور سوال پوچہتا ہے کہ اے لوگو اوس گرہ زلف کے ساتہہ
دل کو کیون بستگی ہے ہمکو معما دل بستگی کا کچہہ نہین کہلتا گرہ زلف زلف
کی پیچیدگی یعنی زلف کے پیچ و تاب ظاہر ہے کہ جو چیز باندہا کرتے ہین
گرہ دیکر باندہتے ہین اور عاشق کے دل کا محبوب کی زلف سے باندہے
جانا ہے یعنی زلف کی خوبی کی محبت میں گرفتار ہے معما چیستان پہیلی چنانچہ یہہ
کہ در محبت تو چنان گداختہ ام ٭ ہمچو عین کہ شیر بچہ میگردد۔ خلاصہ مطلب
اردو شعر یہہ کہ بیشک دل کی بستگی زلف کے ساتہہ اسقدر ہے کہ جسکا بیان
نہین لیکن اصل معلوم نہین ہوتا کہ وہ کیا چیز ہے کہ جس سے انسان

بے اختیار ہوکر محبوب کی زلف وغیرہ مین پہنس جاتا ہے ہم وہ مجنون
گرداوسکو کہتے ہین جو خاک اوڑلی ہو رم آہو گریختن آہو یعنی ہرن کا بہاگنا
ہرن کا تیز دوڑنا مشہور ہے مطلب یہہ ہے کہ جیسا کہ ہرن کے دوڑنے
کے وقت گرد دور پیچھے رہتی ہے ایسا ہی مجہہ مجنون سے صحرا کوسون بہاگ
جاتا ہے کس سے تدبیر جون زلف یعنی جیسے زلف کے پیچ وتاب
سیدہے نہین ہوسکتے اسیطرح ہماری وجود کی درستی نہین ہوسکتی کیونکہ
ہمکو سراپا شکستون سے بنایا ہے ظاہر ہے کہ جب شکستون سے بنایا تو
شکستہ ہی رہیگا جابجا نام تو کہتا ہے کہ یہہ جو عنقا گم ہے اور کسیکو
معلوم نہین ہوتا اس صورت مین ہمکو جو بادیہ گرد ہین عنقا ڈہونڈنے گیا
ہوا ہے پس کہتا ہے کہ مجہہ عاشق گم گشتہ کو عنقا خاک ڈہونڈنے گیا ہے کیونکہ
عنقا تو اپنا نام مثل نقش قدم جابجا ظاہر چہوڑ گیا ہے ظاہر ہے کہ عنقا کا نام
ہر کوئی لیتا ہے ہان اگر مجہہ عاشق کی طرح عنقا بہی گمنام ہوکر ڈہونڈنے جاتا
تو شاید سراغ پالیتا واضح ہوکہ جو کوئی گم شدہ کو ڈہونڈنے جایا کرتا ہے تو
خفیہ طور پر جاتا ہے کیونکہ گم شدہ کو متلاشی کی خبر نہو اور ہم درد
کہان تقدیر شعرا سے حضرت دل ہمارا اور ہمدرد کہان یعنی نہین ہے
پہر عاشق کہتا ہے کہ گو ہو نہو پس اب ہمکو ہمارا درد ہوا اور رہتا ہمکو پہینک
کر شیشہ عاشق کہتا ہے کہ وہ مست میرا شیشۂ دل ہاتہہ سے پہینک
کر کہتا ہے کہ اس شیشۂ دل کو ہاتہہ مین رکہہ کر گیا ہے تہلی کا پہپولا بنانا
تہا تہلی کا پہپولا بنانا اسطرح سمجہو کہ جب کسیکے ہاتہہ پر مرض کے باعث پہپولا
اوٹہا کرتا ہے تو وہ شخص باحتیاط تمام اپنے ہاتہہ کو سنبہالے لئے پہرا کرتا ہے
کہ ایسا نہو کہ کہین ٹہیس یعنی قدرے صدمہ پہنچکر درد ہو پس تہلی کا پہپولا بنانا

اسطرح ہوا جب ہیولے کے پیدا ہونے مین یہہ صورت ہے تو اوسمین مثل مشہور ہوگئی کہ دیکہو کہ فلان شخص نے فلانے کو پتلی کا ہیولا بنا رکہا ہے یعنی ایسا بچاتا ہے کہ اوسکو کچہہ بہی مضرت نہ پہنچے **اثر کفر سے** ٹیکا جو برہمن ماتہے پر لگاتے ہین مطلب ظاہر ہے **نخل خرما** کہجور کا درخت معلوم ہے کہ کہجور کا درخت بیخ سے شاخ تک جسقدر ہے اوسکا پوست ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے تبر وغیرہ سے زخمی کیا ہوا ہے کیونکہ کہجور کی جسقدر نالی طول ہوتی ہے اوسمین زیر وزبر زخم کی مانند شگاف معلوم ہوتے ہین اسلئے عاشق کہتا ہے کہ ہمکو باغ محبت مین نخل خرما کی طرح زخمون کی کثرت سے ایک خلعت زیبا ملا خلاصہ یہہ کہ جیسے نخل مین شگاف ہین ایسے ہی میرے بدن مین سراپا زخم ہین **ایک دم تنگ** تقدیر شعر وہ[۵۵] ایکدم بغل مین تنگ آئے تہے اسیر ہمکو غم دوری سے کیا کیا تنگ کیا ہے خلاصہ یہہ کہ اتفاقاً محبوب ایکدم کہین بغلمین آگیا تہا اوس آن نے کسی حسرت اور افسوس مین ایسا عوض لیا کہ غم دوری مین ڈال کر کئی طرح سے تنگ کیا یعنی ایسا تکلیف دیا کہ جسکا بیان نہین **تن سے کیا جان** تقدیر شعر بشرطیکہ اگر ہمکو تیرے آنیکا بہروسا ہو تو میرے تن سے ہرگز جان نکلنے نہ پاوے **آن پہنچی سر** سر گرداب مراد متصل گرداب جو دریا مین بہنور ہوتا ہے یعنی چار طرف سے گہری جگہ مین پانی آکر گہومتا ہوا اوس مین انسان بصد مشکل نکل سکتا ہے اکثر اوسمین ڈوبنے کا احتمال ہے کشتی عمر کا سر گرداب فنا پہنچنا آخری وقت عمر سے مراد ہے لہذا کہتا ہے کہ جب یہہ وقت آگیا ہے تو اسلئے ہمکو نفس[۵۶] باد مخالف کا جہونکا ہے کہ انجام کشتی عمر کو ٹک سر گرداب دے گی **ہو سکے لاغری** تقدیر شعر جب

۵۵ دم مراد محبوب دم سانس یعنی ایک سانس کی مدت مین تنگ آئے تنگ فارسی ... مستعمل ہے فراخ کی ضد جیسے مکان اوکوچہ فراخ یا تنگ اور جیسے فراخ رزق تنگ رزق تنگ معیشت و تنگ گذران اور مثلاً سینہ تنگ ... [illegible]

۵۶ نفس سانس یعنی ہوا دہر آن جہونکا ترجمہ ... باد ہر چیز ہوا اور آسیب باد کا ہوا اور اوسکو باد مخالف کہتے ہیں ۱۲

تیری جانب میرے اعضا بمنزلۂ پر پرواز ہین تو میری لاغری اور ضعف
مانع شوق کہان ہو سکے مطلب ظاہر ہم گئے **جسکی طرف**
گل بازی وہ پہول جنہین ایک دوسرے کی طرف پہینک کر کہیلا کرتے
ہین جیسے آجکل صاحبان فرنگ چڑیون وغیرہ سے کہیلتے ہین پس
کہتا ہے کہ جیسا کہ گلبازی مین پہول کو ہاتہہ سے دور پہینکتے ہین ایسا
ہی ہر کوئی مجہکو پاس آنے نہین دیتا ہے دور پہینکتا یعنی پاس آنے دینا
رشک تہا تقریر شعر جب اوس نوخط نے غیر کو خط لکہا اور ہمکو بہولکے
بہیجا تو اسلئے اوس نوخط کو اپنے نوشتہ مین رشک تہا دوسری تقریر
نوشتہ یعنی نصیب یعنی چونکہ اپنے نصیبون مین رشک ہی ہے اسلئے
اس عاشق کو ایک ور رشک ہو گیا کہ اوس نے خط غیر کو لکہا اور ہمین
بہولکر بہیجدیا اگر ہمکو نہ بہیجتا تو کاہیکو رشک کی مصیبت سہتے
ہر قدم پاؤن مین عاشق کہتا ہے کہ جب عشق کے غلبہ مین
دشت یعنی جنگل مین جاتا ہون تو کانٹے کیا کرتے ہین کہ ہر قدم کے
اوٹہانے مین دشت کے کانٹے میرے پاؤن مین سر رکہدیتے ہین پر
مطلب ظاہر ہے کہ چلتے آدمی کے پاؤن مین کانٹا رکہدیا جاوے
تو پاؤن مین گہس جایگا اسلئے کہتا ہے کہ اے جنون تو نے تو ہمکو
کانٹون مین خوب گہسیٹا ہے **کرتے جون** اول سمجہو کہ پہاڑ سے
مطلقاً آواز نہین نکلا کرتی مگر جب کوئی شخص پہاڑ کے پاس کہڑا
ہو کر بلند آواز کیا کرتا ہے تو وہی آواز انسان کو سنائی دیا کرتی ہے
جیسے کنوئین اور گنبد مین آواز سنائی دیا کرتی ہے لہذا کہتا ہے کہ
ہم تو سخن مین کسی سے پہاڑ کی طرح پیش دستی نہین کرتے مگر جو شخص

ہمکو کچہہ کہیگا پہاڑ کی طرح جواب سن لیگا **اپنا ہے کعبہ** کہتا ہے کہ جب
اپنا ہی گوہر دل کعبہ مقصود ہے تو اسلئے ہمکو اپنے دلکا طواف[۵] گرداب
صفت چاہیئے اس شعر کا مطلب وہی مرزا بیدل کے شعر کے مطابق ہے
جو پہلے لکہا ہے **لگ گئی آنکہہ** سودے مراد سودا بمعنی خیال یعنی جب
زلفون کے خیال مین آنکہہ لگ گئی تو ہمکو شب مین اوس زلفون کی
سیاہی نے کتنی بار دبایا **حرف تلخ** آہ یعنی اے ناصحا تیرے سے
نہایت افسوس ہے کہ تو کچہہ خیال نہین کرتا کیونکہ جس حالت مین ہم اوس
لب شیرین یا سے ہر اک بات پہ حرف تلخ سنتے ہین تو اس سے صاف ظاہر ہے
کہ ہمکو کچہہ تو میٹہا ہے یعنی محبوب کی باتین ہمارے لئے قند و نبات ہے
خاک سے کیونکہ گل رعنا ایک دو رنگ کا پہول ہوتا ہی اندر سے
سرخ اور باہر سے زرد کسی گل کی دو رنگی یعنی ہمکو محبوب کی متلون مزاجی
نے مارا **ایک دم** یعنی دنیا کی عمر طبعی[۵] کی زندگی مثل حباب ایکدم سمجہتے
ہین اسلئے ہمکو آج یا کل کے گذارہ وغیرہ کا کچہہ فکر نہین **جتنے عاشق**
ہین کہتا ہے کہ جسقدر جہان مین عاشق ہین آپسمین ایک دوسرے کو
پیارے اور رفیق اور ممد و معاون ہین لہذا کہتا ہے کہ پروانہ بہی عشاق
مین سے ایک جانباز ہے جب اس عاشق کو شمع نے مار دیا ہے تو
اسلئے ہمکو چاہیئے کہ ہم سارے عاشق مل کر شمع پر پروانہ کے خون کا دعوی
کرین **کیا ستم ہے** خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ آسمان ہمکو بجائے پاؤن
اترہ سان یعنی ارہ کی مانند دندانہ دیتا ہے جس سے کٹنا ہی مقصود ہے یعنی
چلنے سے معذوری **دل مین تجہے** مانند انار یعنی دو صورت مین ایک
تعداد مین دوسرا رنگت مین جو انار کے دانے سرخ ہوتے ہین حاصل یہ

[۵] طواف اوسکو کہتے ہین جو گرد اگرد خانہ کعبہ کے بالارادہ تعظیم کے پہرا کرتے ہین ۱۲

[۵] عمر طبعی ایکسو بیس برس ۱۲ جسکی عمر ... برس ہو

کہ جب الفت باقی رہی انجام وہ خون کے چند قطرہ تھے ختم ہوگئے مل
گئیں **خاک** حاصل یہہ کہ جو عشاق زمین مین دفن ہین اور اونکی
خاک سے جو بگولا اوٹہتا ہے ہمکو وہ بگولا فانوس خیال کی طرح معلوم
ہوتا ہے یعنی اوس مین عشاق کی تصویرین معلوم ہوتی ہین چنانچہ
فانوس خیال مین معلوم ہوتی ہین خلاصہ یہہ کہ حالت دفن مین بہی خاک
اوڑاتے ہین اور اسطرح بہی تقریر کرلو کہ جو صورتین خاک مین مل گئی ہین
اونکا ہمین ہر وقت خیال رہتا ہے اسلئے بگولا جو کہ خاک کو لئے پہرتا ہے
وہ بہی ہمین فانوس خیالی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اوسمین اون گم شدہ
کی شکلین نظر آتی ہین ہم **وہ ہین** یعنی لاغری مین اس صفت کے ہین
وحشی جنگلی جانور جو آدمیون سے بہاگ جاوے دامن نگہ سے اوس آنکہہ
کے نور سے مراد ہے جو بصر سے مخروطی شکل نکل کر محسوسات پر پڑکر ساری
محسوس چیز کو گہیر لیتا ہے اس بات کی یہہ صورت ہے کہ جب انسان وغیرہ
کسی شے کی طرف دیکہتے ہین اول آنکہہ کا نور جو ایک مخروطی شکل تار ہوتی
ہے وہ تار اوس چیز پر پڑکر منتشر ہوجاتی ہے ساری شے کا نظر مین آنا
اسی جہت سے ہے آہوے صحرا جنگل کے ہرن واضح ہو کہ عاشق کو ہرن
کی نگاہ سے دامن مین کیون چہپا لیتی ہے اس کی یہہ وجہ ہے کہ عاشق جو
عشق کے مصائب مین لاغر و دبلا ہوگیا اور ہرن کی تشبیہ محبوب سے ہے کیونکہ
محبوب کی چشم کو آہو کی چشم سے تشبیہ دیتے ہین بلحاظ اسکے کہ محبوب کا
عاشق ہے اسلئے آہو اپنی نگاہ مین محبت کی نظر سے چہپاتے ہین اور
دوسری یہہ بات ہے کہ بباعث جنگل کے رہنے کے ہرنون کو عاشق سے
سبب الفت و اختلاط پیدا ہوگیا جب عاشق کو بباعث لاغری و ضعف

اوٹھنے چلنے کی طاقت نرہی اور گرم و سرد جنگل کی ہوا ہلاک کرنے
لگی تو اسلئے ہرنون نے اپنی نگاہ مین چھپالیا یا چھپا لیتے ہین یہ مطلب
ہے کہ مین اسقدر لاغر ہوگیا ہون کہ ہرنون کی نگاہ مین چھپ جاتا ہون
ہم نہ کہتے تھے برہم ہے یعنی پیچ کہائے ہوئے ہے یعنی غصہ مین ہے
قلق بیقراری بے آرامی

ردیف واو غزل ۴

آسمان اور آور وہ انسان یعنی اور طرحکا انسان خلاصہ مطلب
یہہ ہے کہ ہمکو آسمان اور طرحکا انسان بناتا جو خاک ہوتا مگر جب اوس
ڈھب سے یعنی اسطرح کے انسان کے بنانے سے خاک مین ملانا تہا اوسے
اسلئے اسی صورت کا انسان بنایا جو خاک مین ملجاتا ہے صحیح تقریر وہ انسان
بناتا ہمکو یہہ ایک محاورہ ہے جیسے کہا کرتے ہین کہ وہ کہان اور ہم کہان
یعنی اوس مین اور ہم مین کیا نسبت ہے یعنی آسمان جیسا کج رفتار اور کجرو
ہوا و ہمین انسان اور اشرف المخلوقات بنائے یہہ اوسکی دشمنی سے جو ہم سے تہی
نہایت بعید ہے مگر اسلئے بنایا کہ اسی ڈہب سے اپنی دشمنی کو پورا کرے
اور ہمین خاک مین ملائے اور چونکہ انسان کی پیدائش خاک سے ہے
اسلئے یہہ کہنا کہ وہ خاک مین ملاتا ہمکو عمدہ تلازمات سے ہے اور
نہایت پر لطف ہے **ذبح کیون** فتراک شکار بند یعنی تسمہ
جو زین کے پس و پیش لگاتے ہین ٹھنڈا ہونے سے یہہ مراد ہوتی
ہے کہ جانور کے ذبح کے بعد جو تڑپ کر جان نکلجاتی ہے مطلب ظاہر
باعث رشک رشک حسد۔ ڈاہ تجہہ بن دیکھے یعنی تجہکو بن دیکھے
مطلب یہہ ہوا کہ ہمکو جسنے دیکھا اوسکو غش پڑجاتی ہے حالانکہ

ہمکو دیکھتے ہین اور محبوب کو نہین دیکھے ہین اون کو اسواسطے عشق
ہے کہ وہ خیال کرتے ہین کہ وہ کیسا محبوب حسین ومہ جبین ہوگا کہ جسکے فراق
وصال مین عاشق کا یہہ حال سراسر وبال ہی جب اس سبب اونکو عشق ہوتا ہی
تو اسلئے مین عاشق اپنے ہی عشق کی رشک یعنی حسد مین ہون اس لحاظ
سے کہ جنکو لوگ دیکھہ کر کیون عشق مین ہوتے ہین کیونکہ اسمین محبوب
کی محبت کی بو پائی جاتی ہے یہہ بات صحیح ہے کہ سوائے عاشق اگر کوئی
اور شخص محبوب سے محبت کا اشتیاق رکہی تو عاشق کو ناگوار ہے بلکہ وہ عاشق
کا رقیب ہوا اگر کوئی تقریر کرے کہ محبوب کو عشق پڑتی ہی یہہ کوئی تقریر
نہین غلط فہمی ہوگی کیونکہ محبوب مستغنی مزاج ہے اوسکو کیون عشق ہو گا
[illegible] مرتے ہین یعنی ہم عاشق اس بات کی غیرت اور حسد
کرتے ہین کہ محبوب نے ہمکو مارنا تہا یہہ مارے جانے کی تمنا جو ہمکو تہی
اوسکو یعنی غیر کو نصیب ہوئی ہے **وہی جنبش کس** یعنی محبوب کی
تلوار کی **آب تیغ** تیغ کی باڑ تو سے کا یعنی چومنے کا تیغ کا چومنا زخم کہانے
سے مراد ہے اونکا عادت حاصل یہہ کہ جب ہمکو محبوب کی تیغ کے زخم کہانیکی
عادت پڑی ہوئی ہے اسواسطے بعد قتل ہی میرے زخم ہلتے رہتے ہین
ہم وہ ہین ہم وہ ہین یعنی ہم ایسے ہین جون خورشید یعنی مانند سورج اور
سورج کا گرم رو ہونا یعنی تیز چلنا سایہ کے سوا ظاہر ہے کیونکہ جہان سورج
چلتا ہے وہان فقط دہوپ ہوتی ہے سایہ یعنی چہاؤن نہین ہوتی عاشق
کہتا ہے کہ مین بہی سورج کی طرح راہ وفا یعنی محبت مین گرم رو ہون جو سایہ
بہی میرے ہمراہ نہین یعنی اکیلا چلتا ہون **خال سرمہ کا** اپنا اختر سوختہ
یعنی اپنا طالع اور نصیب سوختہ یعنی اپنے خراب نصیب یہ **تو یون**

یہ تو یون مضطرب یعنی دل بہت مضطرب کہتا ہے کہ جب دل بہت
بیقرار ہے اور سینہ مین لاکھون خمیدہ پڑ گئے ہین اس صورت مین اصلا
ہمکو دل کا سینہ مین رہنا نظر نہین آتا ہے ٹپکا مژگان ٹپکنے کا ڈرتہا
اسکے یہ معنی ہین کہ ٹپکا قطرہ قطرہ چکیدن کا ترجمہ ہے یعنی اشک چکیدن
کا ڈرتہا سو وہی حال ہوا خط توام کہتا ہے کہ اے لوگو ہماری گور
پر خط توام[له] سے تاریخ وفات لکہنا کیونکہ ہمکو تا مرگ وصل کی تمنا رہی ہے
یہہ اسواسطے خط توامان کے لئے تمنا کی ہے کہ خط توامان دونون ورق
کو ملاکر پڑہا کرتے ہین اسیطرح صورت وصل کی امید ہے **کون**
غلطیدہ کو یعنی کوچہ محبوب سے دریافت کرتا ہے کہ کون تیرے
کوچہ کی خاک مین آج رات لیٹتا تہا کہ مجھکو آج رات بستر مخمل پر خواب
نہ آئی خواب کا نہ آنا دو جہت سے ہے یا تو یہہ کہ محبوب کے کوچہ مین
سب کا ہی خستہ حال ہے یا بباعث رشک خواب نہ آیا کیونکہ عشق کے
باعث عاشق کے دل کو خبر ہوگئی کہ کوئی اور غیر شخص محبوب کے کوچہ
مین بفریاد و فغان کروٹین لیتا ہی جسکی **آواز** سے سوہان یعنی ریتی
وہ لوہے کا اوزار کہ جس سے لوہا گہستے ہین اور سوہان کے رونگٹے اوسکی
دندانہ سلسلہ لوہے کا زنجیر جس سے قید کرتے ہین اور یہ بات ظاہر ہے
کہ سوہان سے زنجیر کٹ جاتا ہے پس عاشق کہتا ہی کہ مجھکو محبت نے وہ
سلسلہ پایا کہ جسکی یعنی اوس سلسلہ کی آواز سے سوہان کے رونگٹے
خوف کے مارے کہڑے ہوں خلاصہ یہہ کہ حالانکہ سوہان زنجیر کو گہسکر
کاٹ دینے والا ہے لیکن یہہ بہی اوسکی آواز سے ڈرتا ہے کاٹنے کا
کیا ذکر او دندانہ زنجیر کی آوازا و ٹہنے بیٹہنے کے وقت نکلا کرتی ہے **اک**

[له] خط توام و توامان اوسکو کہتے ہین کہ دو ورق کے صفحوں کا غبار سیاہی سے مختلف نقش کھینچکر بعد ازان جب دونون صفحون کو تہ بہن ملایا کرتے ہین تو

جو کہ یہ سبب ہوتا ہے خفقان کی صورت سے معلوم سفید رنگ بھی ہوتی ہے ۱۲

حلاوت حلاوت شیرینی۔ مٹھائی عداوت دشمنی اوس ظالم مراد محبوب میٹھا ہمکو یعنی ہمکو میٹھا معلوم ہوتا ہے مطلب ظاہر **دیکھا آخر کو** پھوٹ بہے یعنی پھوٹ کر بہ گئے پھوٹ بہنا محاورہ مین رونے کو کہتے ہین یعنی جیسیکہ پھوڑے کا مواد نہایت جوش کے ساتھہ نکلا کرتا ہے اسیطرح میری آنکھون سے بھی آنسو جاری ہوگئے **ٹپکے ہے جائے عرق** پسینہ پیکان تیر کی پھال ہدف نشانہ جفا ظلم کہتا ہے کہ ہمکو تیر جفا کا کسنے یعنی کس ایسے ظالم نے تیر جفا کا نشانہ کیا ہے کہ جو تیر لگائے ہین سب کی پھال ہر بنِ مو مین رہ گئی ہے اسلئے بجائے عرق ہر بنِ مو سے پیکان ٹپکے ہے یعنی نکلے ہے **ہم سفر ہو نہ** ہم سفر جو سفر مین ساتھی ہو جادہ باریک رستہ جو جنگل مین پیدا لگے آنے جانے کے واسطے ہو خلاصہ یہہ کہ عاشق کا حال خوار وحشت ناک دیکھکر اوسکا ہمسفر کوئی نہوا فقط جادہ نے تا لب دریا پہنچا دیا جو عاشق دریائے عشق مین جا کودا اور عشق کی راہ مین عاشق کا کوئی شخص ہمسفر نہین ہوتا اور یہہ ظاہر ہے کہ راہ کے نشان سے انسان منزل پر پہونچ جاتا ہے **ہم وہ ہین** پنبہ مینا پنبہ مینا اسلئے کہا کہ پنبہ سے بوتل کا منہہ حفاظت کے لئے بند کیا کرتے ہین کہ بوتل خود بخود قلقل نہ کرے مطلب ظاہر **سنگ دل تین** سنگ دل مراد محبوب مطلب یہہ کہ محبوب کو کہتا ہے کہ اے سنگدل زندگی مین جو قلق بیقراری بے آرامی گذری اوسکا کچھہ شکوہ شکایت نہین مگر بعد مرگ تین دن تک گور مین بھی بہت بھاری ہے کیونکہ سیوم والے روز تیرے آنیکا ضرور دہڑکا لگا ہوا ہے کہ دیکھئے آئے یا نہ آئے

تو ہنسی سے مرتے ہین مراد کہ محبت اور عشق رکھتے ہین مطلب
یہہ ہے کہ محبوب کو کہتا ہے کہ تو بطور ہنسی اور ٹھٹھہ بازی کے یہہ نہ کہہ کہ
ہم بہی تیرے پر مرتے ہین یعنی ہمکو بہی تجھہ عاشق کی طرف محبت کا
خیال ہے اسلیئے نہ کہہ کہ ہمکو ہمارا رشک ضرور مار ہی ڈالے گا رشک
اسواسطے کہ اطلاق الفاظ عشق و محبت محض عاشق کی طرف نسبت
کرنا چاہیئے سوائے عاشق اور کوئی مستحق نہین پہرتے ہی کا مطلب
یہہ کہ جسوقت میری آنکھہ آپ[۱] کے دیکھنے سے دوسری طرف پہری
اوسیوقت میرے گلے پر خنجر پہیردوگے کیونکہ ہمکو آپ کا ایسا معلوم ہو
چکا ہے یا یہہ تقریر کرو کہ آنکھہ کے پہرتے ہی یعنی محبوب کی آنکھہ کے
غمزہ اور کرشمہ کرنے سے گلے پر خنجر پہیر یگی اور یہہ بہی ہو سکتا ہے
یعنی آنکھہ کا پہرنا یعنی محبوب کی عدم توجہ سے مراد ہے مثلا مشہور ہے
کہ فلان شخص نے آنکھہ پہیر لی یا بدل لی ہے گرمی تپ سے
خجالت سے پسینہ آنا اسواسطے کہ یہہ حرف[۲] آتا ہے کہ سوز درون
کو ضبط نہ کر سکا حسرت آتا ہے آگ خارا تار جو لوہے تانبے سونے چاندی کی
بناتے ہین۔ اور تاگا۔ نخ اور مجازا بال کو بہی کہتے ہین چنانچہ تار
زلف و گیسو۔ تار ریشم۔ تار سبحہ۔ تار شمع۔ تار سطر۔ تار گوہر تار نقاب
تار پیرہن۔ تار کفن۔ تار ساز چنانچہ چنگ و طنبور۔ قانون اور سوا
اسکے ایسا ہی تار گریبان یعنی گریبان مین جو تاگے ہین رگ خارا رگ
ترجمہ عرق جو کسرے سے ہے خارا سخت پتہر رگ خارا جو پتہر مین
ایک باریک خط ہوتا ہے مطلب یہہ ہے کہ عاشق افسوس کہتا ہے
کہ اے خوا ہی وحشت[۳] کہ ہمکو یعنی ہمارے لیئے گریبان کا تار ضعف

[۱] آپکے یعنی محبوب کے آپکا یعنی محبوب کا ۱۲
[۲] عرق آتا ہے یعنی عیب لگتا ہے ۱۲
[۳] وحشت آدمیون سے نفرت جیسے

چاندی ونقرئی
مین سوتی ہے ۱۲

بدن کے باعث بمنزلہ رگ سنگ خارا ہوگیا ہے یعنی چنانچہ پتھر مین سنگ کی
رگ دہنسی ہوئی ہوتی ہے ایسا ہی میرے بدن مین گریبان کے
تاگے بدن مین دہنسے ہوئے ہین ظاہر ہے کہ بہاری اور تیز چیز ہلکی
مین دہنس جاتی ہے جیسے میخ مٹی لکڑی وغیرہ مین دہنس جایا کرتی ہے
خلاصہ مطلب یہہ کہ وہ کہ اے خواری وحشت افسوس ہے کہ تو نے
صحرانوردی اور ہرزہ گردی کے سبب ہمین ایسا ضعیف اور نوان
کردیا کہ گریبان کا تار پتھر کی رگ جیسا بوجہل ہوگیا یعنی جیسے پتھر کی
رگ ہل نہین سکتی اسی طرح تار گریبان ہلا یا نہین جاتا اگر کوئی اس
طرح تار کو بہاری سمجہے یہی تقریر کرے دونون تقریر درست ہین
کہانے پینے مطلب یہہ کہ اگر معشوق کے سوا یعنی معشوق کی
علیحدگی مین کہانے پینے کی قسم کہائی نہ ہوئی تو ہمکو زہر کا کہانا ہر
طرح سے گوارا ہے نہ اوٹھے تقدیر شعر ہم وہ مست ہین کہ جبتک
ہمکو لب مینا قم نہ کہے تو شور قیامت سے بہی نہ اوٹہین خلاصہ
یہہ کہ سوا ے آواز شراب کے اوٹھہ نہین سکتے ہین۔ اسکی تصدیق یہ ہے
چو خیزد مبتلا خیزد چو میرد مبتلا میرد ہم تبرک ہین تقدیر شعر جب
اے مجنون ہم تبرک ہین تو اسلئے بس اب ہماری زیارت کرلے اور
تبرک اس دلیل سے ہون کہ ہمکو پا کا آبلہ سر پہ اوٹھائے لئے پہرتا ہے
یہہ بات ظاہر ہے کہ آبلہ یعنی پہپولا پیر کے نیچے ہوتا ہے اس لحاظ سے
گویا کہ آبلہ نے عاشق کو تبرک طور سر پہ اوٹھایا ہوا ہے اور یہہ بات
بہی ظاہر ہے کہ جو زیارت ہوتی ہے اوسکو سر پر اوٹھا کر زیارت کرانے
لئے لیجایا کرتے ہین اس شعر مین عاشق نے مجنون پر اپنا شرف ترجیح بیان

کیا ہے اور اسمین یہہ بہی ایما ہے کہ آبلہ بس نازک ہوتا ہے اس لحاظ
سے سمجہو کہ عاشق بہت ہی ضعیف ہوگیا ہے کہ جسکو آبلہ اوٹہانے
پہرتا ہے **وصل کا اوسکے کیا کیا مراد بہت یا کبہی طرح کے واہ**
قسام واہ بمعنی خوب اسکا استعمال محل تحسین مین ہے اور مکان تضحیک
مین بہی چنانچہ یہان قسام بانٹنے والا بخشش کرنیوالا قسام ازل[۵۱] جنے
حصہ اور بخرہ سب خلقت کا حسب مراتب ازل مین مقرر کردیا ہے
اور اسجگہ لفظ صدقہ کا بہی بطور تعجب اور افسوس کے واقع ہے قسمت
حصہ بٹا ہوا او سے مراد محبوب مطلب ظاہر **دل مین نشتر تقدیر شعر**
جو ہمکو مدت سے کہٹکتا[۵۲] تہا وہی پیش آیا کیونکہ نشتر نگہ یار کا دلمین آ ہی
کہٹکتا ہے **رہی ہر طرح صیدی** بیاے معروف شکاری صید
ہی مین یعنی شکار کرنیمین صلح بہی ٹہری یعنی چہوڑ دینے کی ٹہری پہڑکا
پہڑکنا جالی مین پہنسنے کے وقت جانور کا طپیدن یعنی بیقرار ہونا اور کشتہ
اور ذبح کئے ہوے کو جو حالت بیقراری یعنی تڑپنے کی لاحق ہوتی ہے
اوسکو بہی کہتے ہین یہان پہڑکانے سے مراد ایذا دے کر چہوڑ دینے
سے ہے خلاصہ یہہ کہ شکار کرنے مین ذبح تو کرتے ہی ہین اگر ذبح
نکرنے کا خیال ہو یعنی صلح کی ٹہری تو اس صورت مین بہی پہڑکا کر ہی
چہوڑتا ہے **ذوق بازیچہ** اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اس دنیا
مین عموما لوگ منزل عشق سے بے خبر ہین ان کی عقل لڑکون کی
سی ہے اور ہم عشاق کو ضرورتاً ان سے بود و باش کرنا پڑا ہے
گویا ہم لڑکون سے کہیل رہے ہین جو بڑی عمر والے کو لڑکون
سے کہیلنا عیب ہے

[۵۱] ازل کہ جسکا شروع نہو چنانچہ ابد کہ جسکا انتہا نہو یہہ باری تعالی کی ذات والاصفات ہے ۱۲

[۵۲] کہٹکنا تشویش ہراس۔ خوف۔ اندیشہ۔ فکر۔ تامل اور وسوسہ خفی کے معنی جو کہ ... کے سوا

ردیف واو غزل ۳

رندِ خراب چہیڑ چہیڑنا کسیکو بے وجہ رنج کرنا اسلئے کہ شور کرے نبیڑنا یعنی باقی نہ رکہنا اپنی نبیڑ تو یعنی اپنے عمل کا مل کرنا حسن ندے اودہیڑ اودہیڑنا چیز کو چیز سے کہولدینا یعنی الگ الگ کردینا عمرِ روان کا ایڑ ایڑی کی عربی عقب اور فارسی پاشنہ ہے ایڑ کرنا اور لگانا گہوڑے کو ایڑی کے اشارہ سے ہانکنا اور چلانا خلاصہ یہہ کہ جب دنیا سے عمر کا گہوڑا عدم کے میدان مین پویہ مین ہے اسلئے چاہئے کہ انسان اعمال حسنہ سے عمر کے گہوڑے پر سوار ہوکر منزل عاقبت خیر مین ڈیرا کرے اور یہہ بہی تقریر ہے کہ تجہکو عمر روان جیسا چالاک گہوڑا اسلئے خدا نے دیا ہے کہ یہان سے جلدی بہاگکر عدم کو چلا جائے یعنی دنیا مین دل نہ لگائے اے زاہد بیر آپ کو نہ بنا یعنی آپ کو فریب سے بوڑہا نہ بنا ادہیڑ کے معنی میانہ سال یعنی ابہی تو بوڑہا نہین ہے وو رنگ وہ کہ جسکا ظاہر و باطن ایک سا نہ ہو یعنی ریاکار اس صید لتہیڑ لتہیڑنا نجاست سے آلودہ کرنا خون بہی نجاست ہے جو سوتی بہیڑ سوتی درخواب شدہ کا ترجمہ ہے بہیڑ بمعنی انبوہ اور محاورہ مین سوتی بہیڑ کو جگانا فتنۂ خوابیدہ کو بیدا کرنا ہی غوغا شور غل کہتا ہے کہ جو شخص بفایدہ فتنہ پردازیان کرتا ہے ایسے شخص سے معاملہ رکہنا نہ چاہیے بلکہ ایسے شخص سے کہ یہہ ایذا رسان سگ دنیا ہے یعنی اپنی ایذا رسانی اور دوسرون کو دکہہ دیتا ہے ایسے آدمیون سے اپنے گہر کا دروازہ بہیڑ لینا چاہیے یعنی دروازہ کو بند کرکے ایسے آدمی کو اندر آنے ندے مر جائیگا جو جال کا بیڑا اسلئے کہ عشق کی تاثیر سے یہہ رخت پیدا

ہوگا اور لوگون کو معلوم ہوگا کہ یہان گرفتار دام زلف کا مردہ مدفون ہے کہ جسجگہ جال کا پیڑ لگا ہے واضح ہو کہ جال ایک قسم کا درخت ہے یہہ تنگنا سے تنگنا تنگ کوچہ۔گلی کہ جسمین گذر مشکل سے ہو منزل فراغ عیش کی جگہ ہو کیڑ سوکیڑنا پاؤن پہیلانے کی ضد ہے دنیا مین پاؤن پہیلانا یہہ کہ دنیا کی حرص مین پڑکر ایسا غافل ہونا کہ مرنا ہی نہین اور ہمیشہ عیش و عشرت سے بافراغت گذرے کی جب ایسا نہین تو پاؤن کو سوکیڑنا یعنی اکٹھے کرنا یعنی حرص و ہوا کو چہوڑ دینا بہتر ہے آوارگی تقدیر اسے ذوق کوئی محبت کی آوارگی سے ہاتہہ اوٹہا کیونکہ تو یہہ کہیڑا اوٹہا نہ سکیگا ہاتہہ اوٹہانا ترک کرنا اور چہوڑ دینے سے مراد کہ کہیڑا یعنی جھگڑا۔جنجال یعنی تو جہگڑا اوٹہا نہین سکتا

ردیف واو غزل ۴

موت ہی سے موت سے اسواسطے کہ اور مصائب سے چہوٹ کر ایک جگہ پڑے رہین گے اور غسل میت غسل صحت ہے یعنی مرنیکے بعد جو غسال غسل دیگا یہ غسل صحت ہوگا یعنی گویا بیماری سے صحت پاکر غسل صحت کیا ہے واقعی بات ہے کہ جب مرگیا پہر بیماری کہان کیونکہ بیماری زندہ کو ہوتی ہے ہو تو ہو آباد خراب آباد یعنی جو ویرانہ مین آباد ہو غارت ہو عشق کا دنیا سے غارت ہونا یہہ کہ بعد مرگ عشق باقی نہ رہے تقدیر شعر عاشق سوال کرتا ہے کہ یہہ خراب آباد دل آباد ہو تو کیونکر ہو مخاطب جواب مین کہتا ہے کہ اگر عشق غارتگر دنیا سے غارت ہو تو آباد ہو یا خود عاشق سائل اور مخاطب ہے اصل خلاصہ یہہ کہ دل تو جبھی خوش ہوگا کہ عشق نیست و نابود ہو جائے اور یہہ ممکن نہین اسلئے

۵ خراب ویران کرنا۔ویران بنانا ع ستا۔فقیر۔ویرانہ غارت لوٹنا۔لوٹ۔ مال لوٹنا۔غارتگر لوٹنے والا۔غارت ہو یعنی نیست و نابود ہوگا

دلکا آباد ہونا ہی مشکل ہے کہتے ہین شور صفیر آواز اسجگہ اوس آواز سے مراد ہے جو حالت خواب مین گلے سے نکلتی ہے کہ جسکو خرّاٹے کہتے ہین یہہ حالت اکثر خواب مین لاحق ہوتی ہے مطلب ظاہر گر پڑے ہے گر پڑے ہے مے افتد کا ترجمہ ہے پروانہ ساکرم ضعیف سا کلمہ تشبیہ یعنی پروانہ جیسا کرم ضعیف یعنی پروانہ اور آدمی سے کیا ہو یعنی آدمی سے کیا کچھہ نہین ہوسکتا یعنی سب کچھہ ہوسکتا ہے پس آگ مین جلنا کچھہ بڑی بات نہین لیکن آدمی مین محبت یعنی عشق ہو تو ہوسکتا ہے انتظار یار مین چشم کا سفید ہونا اندہے ہونے سے مراد ہے مردمک آنکھہ کی پتلی مطلب یہہ کہ جو آنکھہ یار کی انتظاری مین سفید ہو جاوے پہر اوسمین مردمک کا ہونا کہان ممکن ہو اگر ہو تو داغ حسرت کا ہوگا داغ حسرت مراد وہ سفید خال ہے جو آنکھہ مین پہولا پڑجاتا ہے اوسکے پڑنے سے آنکھہ کی پتلی کی بصارت نہین رہتی ہے آدمیت سے ہے آدمیت انسانیت. خلق نیک ہونا خلاصہ یہہ کہ آدمی کا بلند رتبہ انسانیت اور خلق سے ہے پس بطریق دعا اور نصیحت کے کہتا ہے کہ یہہ انسان پست ہمت نہو گو پست قامت ہو تو ہو آج اک پگڑی دستار فضیلت اوسکو کہتے ہین جو بعد تحصیل علم ملا کرلی ہے

ردیف واو غزل ۵

تمنا نہین ہے کہتا ہے کہ میری تمنا نہین ہے کہ امداد دل کو تپش کا صلہ ہو کہ مزد قلق ہو یعنی میری یہہ تمنا نہین کہ مجھے تپش کا بدلہ ملے یا قلق کی مزدوری ملے لیکن اے قاتل اگر دل کی امداد

دینا چاہتے ہو تو یہی میرے دل کا حق ہے کہ یہہ بسمل تیرے پاؤن پر
جان نثار ہو کر **دو دو نون** دونون آنکہون طبقے واضح ہو کہ آنکہہ کے
سات طبقے ہین یعنی پردے اونکا یہہ نام ہے ملتحمہ قرنیہ عنبیہ عنکبوتیہ
شبکیہ مشیمیہ صلبیہ اور ہر دو آنکہہ کے طبقے چودہ ہوئے پس کہتا
ہے کہ اے محبوب تم رشک مہ چاردہ ہو یعنی چودہوین رات کے چاند
کو غیرت دلانے اور شرمندہ کرنے والے ہو یعنی تمہارے حسن کے سامنے
ایسا چاند شرمندہ ہے پس جب اے محبوب مینے سنا ہے کہ تم اپنے نور
کے ایک جلوہ سے چودہ[١] طبق منور کرتے ہو تو یہہ میری دونون آنکہون کے طبقے
روشن کردو یہہ **کشتون کا** مانگ اوسکو کہتے ہین جو عورتین بالونکو
سمجہ مساوی سر کے دونون طرف چہوڑ کر سفید سیدہا خط نکالتی ہین اوسکو
فارسی مین فرق کہتے ہین اکثر مرد بہی مانگ نکالتے ہین تیرہ بخت بدنصیب
بدقسمت کہتا ہے کہ جب کوئی اون تیرہ بختون یعنی ہم عاشقون کے مرقد
پر سنگ موسی کا تعویذ رکہدے تو در کہتے ہی وہ پتہر شق ہو جائے اس
شق ہونیسے اوس مانگ کے کشتون کا یہان یہہ پتہ ہے کہ یہہ جو پتہر
شق ہو گیا ہے معلوم ہوا کہ کسی محبوب کی مانگ کا کشتہ ہے **میری زندگی**
تہی اس شعر کا مطلب یہہ ہے کہ اے ستمگر یعنی اے محبوب مسیحا دم
تو نے مجہکو یون سمجہکر ٹہکرایا تہا کہ عاشق مین اگر سد رمق ہو تو جان نکل
جائے مگر ابہی میری زندگی باقی تہی کہ تیری ٹہوکر مسیحائی کر گئی یعنی زندگی ہو گئی ٹہوکر
لغزش پا کو کہتے ہین اور پشت پا او سر پا کو کسی چیز پر مارنے کو کہتے ہین اسجگہ
یہی مراد ہے سد رمق سد دیوار رمق بقیہ جان ۔ تہوڑی سی جان سد رمق
یعنی تہوڑی جان جو رکی ہوئی ہو کیونکہ سد کے معنی مجازا روک کے ہین

[١] چودہ طبق یعنی سات زمین اور سات آسمان طبق مراد طبقہ کہ یعنی درجے ہے جیسے زمین و آسمان کے درجہ نیچے اوپر ہین اور چشم کے طبقے کی تشریح علم طب مین دیکہو

کیونکہ دیوار روک کے واسطے ہوتی ہے زندہ کرگئی کیونکہ یہہ مسیحا دم
ہونیکی تاثیر تہی اگر رشک گلشن تقدیر شعر اگر مجہسے رشک گلشن
یعنی محبوب باہم نہو یعنی گلشن مین میرے ساتہہ نہو تو گلشن مین یہہ مستی
کا عالم ہو وے کہ مجہکو غنچون کا چٹکنا آواز ضیغم ہوا و چمن وادی
لق و دق ہو خلاصہ یہہ کہ باوجودیکہ گلشن فرحت افزا او رسیرگاہ ناظرین
ہے بن محبوب ایک دشت خطرناک ہے رشک گلشن نہو یعنی محبوب نہو اگر
زخم سینہ سے پہاہا خورشید کو تپ سی چڑہاؤن یعنی میرے زخم کی
سوزش سے خورشید محشر کو تپ چڑہ جائے ایسا ہی میرے داغ دل
کے پنبہ کے دیکہنے سے صبح قیامت کا سندم مین فق ہوسی کلمہ تشبیہ
یہہ بحر و قوافی مغلق دروازہ بند کیا ہوا اور کلام کہ جسکے معنی مشکل
ہون تعقید پوشیدہ بات کہنا چنانکہ بخوبی معلوم نہو اور گرہ لگانا علم
معانی کی اصطلاح مین لفظونکا آگے پیچہے کرنا وزن شعر کی رعایت کے
واسطے اور تعقید دو قسم ہے معنوی اور لفظی معنوی وہ ہے جو کلام کا مطلب
اور معنی کا مقصود ظاہراً دلالت نہ کرے کیونکہ اسمین لغوی معنون سے
مقصودی معنی مراد ہوتے ہین اور لوازم بعیدہ اور قرینہ لفظی بہی
منتفی ہوتا ہے اور لفظی وہ ہے کہ کلام کی دلالت ظاہراً مقصودی معنی پر بباعث
تقدیم و تاخیر الفاظون کے نہو یا بباعث حذف الفاظ اور مثل اسکی
جو اوسکا معنی سمجہنا دشوار ہوتا ہے اَدَق بہت باریک بہت مشکل
قوافی جمع قافیہ بحر شعر کا وزن

ردیف واو غزل ۶

جس ہاتہہ مین خاتم لعل وہ انگوٹہی کہ جسمین لعل کا نگینہ جڑا ہوا ہو

ضیغم شیر زیان
ڈرانے والا شیر
بپا یعنی غنچہ کی آواز
چٹکنا یعنی کلی کے ٹوٹنے
کی آواز یعنی جنگل
لق و دق زمین ہموار

اور سخت کہ جسمین
گہاس اور درخت
نہون ۱۲ سنہ فق ہو
منہ کا فق ہونا یعنی
منہ کا رنگ اوڑنا یعنی
زرد ہونا ۱۲

اوس مین زلف کرشن یعنی جس ہاتہہ مین انگوٹھی پہنی ہوئی ہے اگر اوس
ہاتہہ سے زلف کو پکڑا ہو تو زلف مشابہ دست حضرت موسیؑ ہنجائے
کہ جس ہاتہہ مین اخگر آتش تہا اخگر آتش اوس معجزہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے مراد ہے کہ جب آپ جیب کی راہ بغل مین ہاتہہ
لیجا کر منکران پر ظاہر کرتے تھے تو ہاتہہ مبارک مین ایسی نورانی
روشنی درخشان ہوئی تہی کہ آفتاب کی روشنی اوسکے مقابل مثل
چراغ روز روشن دکہلائی دیتی تہی اس شعر مین زلف کو ہاتہہ سے تعبیر
کیا ہے اور لعل کو روشنی ید بیضا جو حضرت موسیٰؑ کے معجزہ کا نام ہے
ید کے معنی ہاتہہ اور بیضا کے معنی روشن اور بیضا کے معنی آفتاب کے
بہی ہین مگر یہان روشن سے مراد ہے اے قاتل حلق جیب
یعنی گریبان کا بہی منہ ہوتا ہے اور عغور کا بہی مطلب ظاہر ہو تیرا
سیہ رو اس شعر مین باختلاف نسخہ دوسرا مصرع دو طرح ہے اول
وہ کہینچون آہ الخ دوسرا کیون کہینچون آہ الخ پہلے نسخہ کے مطابق تقدیر
شعر یہہ ہے کہ اے صبح ہجران[۱] اگر مجہہ سے مہوش رخصت ہوجائے
تو تیرا روسیاہ ہو یعنی تو بہی سفید رو نہ ہے گی کیونکہ مین ایسی آہ کہینچونگا
کہ خور بہی زیر دود آہ پنہان ہوجائے اور دوسری طرح یہہ تعبیر
ہے کہ اے صبح ہجران تیرا منہ کالا اسلئے ہو کہ مجہہ پہ یہہ حادثہ نازل
ہوا کہ میرا یار رخصت ہوجائے تو سفید رو ہی رہے بلکہ تیرا روسیاہی
ہوجائے تو بہتر ہے اور دوسرے مصرع کا مطلب یہہ کہ مین آہ کیون
کہینچون کہ جس سے سورج بہی دہوئین کے نیچے دب جائے یعنی تیرے
روسیاہ ہونیکی دعا کرتا ہون اور آہ نہین کہینچتا لب پر شراب ناز

[۱] صبح ہجران اسواسطے کہا کہ صبح کے وقت پنہان [illegible]

عہ رخصت [illegible]

تقدیر شعر اے محبوب تو ساغر چشم کافر کو لبریز شراب ناز دکہاتا ہی مصرع
مین تاے عاشق ہے یعنی کیونکہ ملوث آلودہ صوفی دم کش جو جس دم
کرتے ہین خلاصہ یہہ کہ زاہد جو عشق سے پرہیز کرتا ہی عشق مین مبتلا ہو جائے
اور صوفی جو نشہ سے پرہیز کرتا ہی وہ میکش ہو تم وہ وہ وہ وہ کلمہ افسوس
کا ہے محل افسوس مین کہتے ہین اور محل تحسین مین بہی آتی ہین یہان مراد اول ہے لیکن برش کا تماشا عشق عش کلمہ تحسین
تعریف و تحسین مین بہی لاتے ہین تقدیر شعر تم میرے زخم دل پر دکہلانے کو یعنی
بظاہر وہ وہ کرتے ہو لیکن اپنے دل مین برش تیغ ناز سے عش عش کرتے ہو
خلاصہ یہہ کہ ظاہر مین میرے خوش کرنیکے لیے وہ وہ کرتے ہو کہ دل کو
زخم پہونچا لیکن اپنے دل مین اپنی تیغ ناز کی برش کی تعریف کرتے
ہو کہ کیا خوب زخمی کیا ہی دل نخل تقدیر شعر جب دل چشم کافر سے
چہپ کر جون حضرت زکریا قد کے نخل مین ہے تو اب جنبش بر و گر ارہ
زیر کشاکش کیون نہو مختصر قصہ حضرت زکریا علیہ السلام کا یہہ ہے کہ کفار کے
خوف سے دولت خانہ نبوت سے باہر تشریف لیگئے درخت کو حکم کیا
اوسمین شگاف ہو گیا آپ درخت مین آگئے قضا کا پیرہن کا کنارہ درخت
کے باہر رہگیا اسکے نشان سے کفار کو معلوم ہوا کافرون نے اوس درخت
کو ارہ سے چروا دیا آپ بہی اوس درخت کے ساتہہ چر کر شہید ہوئے
عاشق کہتا ہی کہ چنانچہ حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ السلام درخت مین چہپ کر
اور آپ پر ارہ چلا اسیطرح میرا دل کافر سے یعنی محبوب کی چشم سے ڈر کر قد
کے درخت مین چہپا اسواسطے جنبش بر و گر ارہ سے زیر کشاکش ہے
یعنی دل کے درخت پر ارہ کشاکش ہی یعنی مصیبتون کا ارہ چل رہا ہے
جس سے بچاو متصور نہین ہم صوفی کی جہت سی ارہ اور بر و مین مشابہت تام ہی

لبیک واذان لبیک اس لفظ مبارک کا عرب مقدس مین اصطلح استعمال ہے کہ جب کوئی کسیکو یون بلاتا ہی کہ یا شیخ اوسکے جواب مین لبیک کہتے ہین اسکے یہہ معنی ہین کہ مین آپ کی خدمت مین کئی دفعہ حاضر ہون اذان جو نماز کے واسطے پڑہتے ہین ناقوس سنکہہ جو پوجا کے وقت ہنود وبجاتے ہین جرس گہنٹہ۔ زنگلہ کی آواز خندہ قلقل پیالہ مین شراب ڈالنے کے وقت جو بوتل سے آواز نکلتی ہی نالہ نئے بانسری کی آواز کہتا ہی کہ ان آوازون مین سے جو دلکش آواز ہو وہی پسند ہے خصوصیت کا لحاظ نہین **بن تیرے گھر کے** تقدیر شعر اے محبوب تیرے بن عاشق کے گھر کی آرائش دشمن جان ہوجاتی ہے دشمن جان کا ہونا اسطرح ہے کہ طاق کا محراب کمان بنجاتا ہی اور نرگس کا دستہ ترکش ہوجاتا ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ جب گھر کمان وترکش ہوگیا تو اوسکے تیرون سے کیونکر بچاؤ ہوگا **گر کلک آہ** کلک آہ یعنی آہ کی قلم پیرون مین یعنی اوس قلم سے لکھون دود دل یعنی دلکی سیاہی دل کی یا باعتبار بخار یا جو ایک نقطہ دل مین ہے جسکا نام سویدا ہی اس سے مراد ہی خلاصہ یہہ کہ اگر قلم آہ کو حرکت دون تو دل کی سیاہی سے پہر یعنی اسکے بعد یہہ حال ہو کہ ماہ منور کا صفحہ مانند سینہ باز منقش ہوجانے یعنی دود آہ کی تاثیر چاند پر ہوکر چاند ہی سیاہ ہوجائے **جب ضعف سے** طنز ناز۔ سخریہ۔ رمز کی بات کہنا۔ طعنہ حد غش ہو یعنی بموجب محاورہ بہت غش مین ہو خلاصہ مطلب یہہ کہ جب مجھکو ضعف سے غش آیا تو محبوب نے طعنہ سے کہا کہ یہہ جو تم بہت غش مین ہو اس سے معلوم ہوا کہ مرنے پر مستعد ہو اور یہہ بات عاشق کے

مخالف ہے کیونکہ مصائب سے بچنے کے واسطے مرنا چاہتے ہو ایک خون جذب کھینچنا کشش کرنا ایک خون کا دریا یعنی عاشقون کے خون کا دریا مطلب ظاہر اس بحر مین خلیل و اخفش علم صرف و نحو کے امام ہوئے ہین باعتبار وزن وغیرہ کے کلمات عربیہ اور قواعد کی صحت و غلط بیان کرتے ہین

ردیف واو غزل ۷

دن کٹتا جائے کٹتا جائے یہہ جائے صیغہ جمع متکلم فعل مضارع ہے مطلب یہہ کہ دن کٹ جاتا ہی یعنی تمام ہوجاتا ہی رات کدہر کاٹنے کو یعنی رات مشکل سے کٹتی ہی علاوہ اسکے یہہ بہت مشکل ہی کہ جب سے تو آئے محبوب میرے پاس نہین گھر کاٹنے کو دوڑے ہے گھر کاٹتا ہی کنایہ بہت برا معلوم ہوتا ہی اپنے عاشق کو یعنی اپنے عاشق کے واسطے ہیرے کی کنی نہ کھلائے یعنی کہا نیکو نہ دو کیونکہ عاشق کے آنسو ہیرے سے بہی جگر کاٹنے مین زیادہ کافی ہین یہان کاٹنے سے مراد ٹکڑے کرنے سے ہے جیسا کہ چاقو چھری سے گوشت کاٹتے ہین جگر کاٹنا یعنی جگر کا خون ہو کر آنکھون سے اشک ہو کر باہر آنا

ردیف واو غزل ۸

بجا کہے جسے عالم اوسے بجا سمجھو یعنی نیک او سے بجا سمجھو یعنی او سے نیک سمجھو مطلب یہہ کہ جس آدمی کو عالم یعنی جہان کے لوگ نیک کہین اوس آدمی کو نیک سمجھو کیونکہ خلق کی زبان کو خدا کا نقارہ سمجھو خدا کا نقارہ یہہ کہ خداوند تعالی خلقت کے دل مین ڈالدیتے ہین لوگ اوس آدمی کو نیک کہنے لگتے ہین واضح ہو کہ یہہ مضمون حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مین ہی ہے اور یہہ بہی تقریر ہے کہ جس بات کو سب جہان درست کہے اوسکو بجا سمجہنا چاہیے نفس کی آمد و شد نفس کی آمد و شد یعنی سانس کا نیچے اوپر کا آنا جانا چنانچہ انسان اپنی زندگی مین رات دن سانس بہرتا رہتا ہی کہتا ہے کہ اسطرح سانس کا آنا جانا گویا اہل حیات کی نماز ہے اگر اس آمد و شد سانس مین خدا سے غافل رہجا تو اے غافلو اس غفلت کو قضا سمجہو واضح ہو کہ اگر پانچ وقتی نمازون مین سے کوئی نماز رہجائے یعنی نمازی نہ پڑہے یا روزون مین سے روزہ رہجائے تو اوسکو قضا کہتے ہین پہر اس نماز روزہ کو قضا کی نیت کرکے پڑہتے ہین اور اس شعر کا مطلب اس شعر کے مطلب سے کہلتا ہے

شراب شوق او خوردن حلال ہے + دمے بے یاد او بودن حرام ہے +

لکہتے ہین کہ ایک بزرگ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو لئے گہر سے چلے شہر کے دروازہ پر ایک بلبل دوسری سے کہتی ہے کہ بایزید نے وفات پائی وہ بزرگ مایوس ہوکر واپس چلے پہر سوچا کہ جنازہ پڑہ جاوین جب در دولت ولایت پر پہنچے تو حضرت بایزید کو زندہ پایا حیران ہوکر بلبلون کا حال بیان کیا حضرت بایزید نے فرمایا کہ بلبلون کی گفتگو راست تہی کیونکہ ہم اوسوقت ایک دم یاد خدا سے غافل ہوگئے تہے اسلئے عالم بالا مین ہماری مرگ کا آوازہ ہوا اسواسطے بلبلون نے ایسا کہا کہ بایزید وفات پاگئے پس اس حکایت سے معلوم ہوا کہ خدا کی یاد سے ایک دم بہی غافل ہونا سالکان یزدانی کے نزدیک حرام بلکہ مرگ ہی ہے پس اس شعر ذوق مین قضا کے معنی ترک کے اور اہل حیات انہین بزرگون سے مراد ہے اور لکہا ہے کہ حضرت

بایزید سوائے نماز فرض ہر روز دو ہزار نفل پڑھتے تھے پڑے
کتاب روضۃ الصفا کتاب کا نام ہے ہنسنے جو وہ دیوار قہقہا
معلوم ہو کہ کسی سرحد زمین پر ایک دیوار ہے اوسکا نام دیوار قہقہا
ہے اگر کوئی شخص اوس پر چڑھکر اودہر دیوار کے دیکھے تو اوسکو بے
اختیار ہنسنا شروع ہو جاتا ہے واللہ اعلم پس دیوار کیا قدرت
ہے مشہور ہے کہ حضرت جلال الدین بخاری یعنی فضیلت وحقیقت
ومعرفت مآب حضرت مخدوم الانام مخدوم جہانیان جہان گشت
قدس سرہ العزیز نے اوس دیوار پر چڑھکر دیکھا تو آپ بدستور قایم مزاج
رہے لوگون نے حال دریافت کیا فرمایا کہ ہمپر سدا ایسا حال منکشف
ہے اسکے سوا اور کچھہ ارشاد نہوا مطلب یہہ ہے کہ وہ جو یعنی جب محبوب
میرے رونے پہ ہنسے تو تم میری مژگان کو صف مژگان نہ سمجھو بلکہ
اسے دیوار قہقہا سمجھو عاشق کہتا ہے کہ جیسے دیوار قہقہا ہنسی آتی ہے
ایسی ہی میری مژگان مین تاثیر ہے جو محبوب نے دیکھکر ہنس دیا ہے
اور مژگان کی دیوار سے تشبیہ باعتبار ہمواری کے ہے جو برابر کھڑی ہین

ردیف واو غزل ۹

اثر ہے وہ وحشت آدمیون سے نفرت اور گریز چنانچہ جنگلی جانور
وغیرہ مین ہے مضطر بیقرار بے آرام نگین کا گھر وہ جگہ جو حلقہ انگشتری
مین نگینہ جڑا ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ نگین اپنے گھر سے تڑپ کر نکلجائے
یعنی وہ نگین اپنے گھر سے نکل جائے ترا مجنون تفتہ سوختہ۔
جلا ہوا۔ عاشق آتش قدم یعنی تیز قدم خار مژگان سمندر یعنی سمندر کی
مژگان کا خار بچائے حق تعالے رند آزاد۔ بیخوف بیباک

بے شرع ۔ سید مراد حضرت امام حسینؑ خون کبوتر یعنی جیسے کبوتر وغیرہ
جانور کو ادنی سمجھکر مار دیتے ہین اسجگہ کبوتر کا لفظ اسلیئے بیان کیا ہے کہ
کبوتر حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون مین لوٹکر لپٹکر خون مین
رنگین ہوگیا تہا اسکا قصہ یہہ ہے کہ ایک یہودی کی لڑکی بیمار ہوگئی تہی
اوسکی آنکہین اندہی ہوگئین اور ہاتہہ پاؤن بیکار ہوگئے اوسکے والد کا
شہر کے باہر ایک باغ تہا تبدیل ہوا کے لیئے لڑکی کو باغ مین لیگیا باپ بہی
اوسکے پاس رہتا تہا ایک روز بضرورت شہر مین گیا کسی سبب سے رات
بہر شہر مین رہنے کا اتفاق پڑا وہ لڑکی صبح کے وقت تنہائی کے باعث
روتی ہی کیا سنتی ہے کہ ایک درخت پر ایک جانور کے رونے کی آواز آتی
ہے وہ لڑکی جسطرح ہوسکا اوس درخت کے نیچے گئی حالانکہ اندہی تہی اوسنے
سر اوٹہا کر درخت کی طرف دیکہا اتفاقاً گرم خون کا قطرہ اوسکی آنکہہ مین
پڑا اوسیوقت آنکہہ روشن ہوگئی اوسکو ایک جانور نظر پڑا کہ اوس سے خون
ٹپکتا ہے جو قطرہ گرتا تہا اپنی دوسری آنکہہ مین اور باقی جوڑون پر ملانی لگی
صحت یاب ہوئی اور باغ مین پہرنے لگی اسی اثنا مین اوسکا باپ پہونچا
کیا دیکہتا ہے کہ ایک عورت حسین مہ جبین باغمین ٹہل رہی ہے شناخت
نہ کرسکا کہ اوسی کی لڑکی ہے پوچہا کہ تو کون عورت ہے اوسنے کہا کہ مین وہی
لڑکی بدحال ہون باپ نے دریائے حیرت مین ہوکر صحت یابی کا حال
پوچہا اوسنے مرغ کا قصہ کہہ سنایا اوسکا باپ درخت کے نیچے گیا وہ جانور
ابہی وہان موجود تہا یہودی مرغ سے بولا بقدرت خدا مرغ گویا ہوا کیونکہ
کیونکہ یہہ جانور یہودی کے اسلام کا ذریعہ تہا پرندے نے فصاحت بیانی سے
قصہ سنایا کہ ہم بہت سے جانور جنگل مین دانہ کہانے گئے تہے دوپہر کے وقت

گرمی اور شدت ہوا کے باعث ایک درخت پر پتون کے سایہ مین جا بیٹھے
تھے ناگاہ غیب سے آواز گوش زد ہوئی کہ اے مرغان امام حسین بن علی
رضی اللہ عنہما آفتاب کی تاب سے کربلا مین بریان ہے اور تم چھاؤن مین
بآرام وچین بیٹھے ہو اور اہل آسمان زمین مصیبت مین ہین اور تم آب ودانہ
کی فکر مین ہو سنتے ہی الہام آلہی سے کربلا کی طرف اوڑے جب پہنچے
تو دیکھا کہ امام زادہ شاہ شہیدان کو شہید کیا ہوا تھا اور بدن مبارک
سے خون روان تھا ہم سب گریہ وزاری کرتے تھے ہمنے خون پاک مین اپنے
پروبال ملے یہ وہی خون شفائے علیل ہے جو میرے پرون سے ٹپکتا ہے
اس خون سے خیر و برکت حاصل ہے جب یہودی نے یہہ واقعہ بالکل سنا
کہا کہ اگر جد پاک حضرت امام حسینؑ حق پر نہوتے تو یہہ برکت آپکے
فرزندون مین کبھی پائی نہ جاتی پس وہ یہودی اپنی سب قوم کے ہمراہ ایمان
لایا جب لوگ یہودی سے اسلام کا باعث دریافت کرتے تھے اسحال
کو تفصیل وار بیان کرتا تھا مطلب شعر ظاہر ہے **رہائی قتل** پر تقدیر شعر
گر ہم اسیرون کی رہائی قتل پر موقوف ہو تو تیغ کی روانی پابستہ زنجیر
جوہر ہو مطلب یہہ ہے کہ قتل کے بعد رہائی ہے تو اس صورت مین یہ
آرزو ہے کہ تیغ کی روانی یعنی تیغ کا چلکر قتل کرنا تیغ کے جوہرون
کے زنجیر مین قید رہے کیونکہ جب تیغ کا قتل کرنا مقید رہیگا اس صورت
مین عاشق قتل نہوگا جب قتل نہوا تو عاشق کی رہائی بھی نہوئی اسلئے
کہتا ہے کہ مجھکو قتل ہونا منظور نہین کیونکہ جب قتل سے رہا ہو جاونگا یعنی
مرجاونگا تو وہ عشق کی لذتین جو قید ہونے مین ہین جاتی رہین گی
جوہرون کی زنجیر سے تشبیہ صحیح ہے کیونکہ جوہر کے تہ و بالا زنجیر کی کڑیان

سی طرح نیچے اوپر کہیلائی دیا کرتے ہین اور یہہ بہی تقریر ہے کہ کہتا ہے کہ ہم ایسے بے نصیب ہین کہ اگر ہماری رہائی قتل پر موقوف ہو تو تیغ کی روانی جوہر کے زنجیر مین قید ہو جائے یعنی اوسکی روانی رک جائے اور ہم قتل نہون خلاصہ یہہ کہ ہم اسیرون کی کسیطرح رہائی نہین **ڈبو دین** گر سبکدوش آشنا کی صفت نہین بلکہ سبکدوش وہ ہوتے ہین جنکے پاس موجود نہو جیسا کہ کہتے ہین کہ مین فلان کام سے سبکدوش ہو گیا ہون مطلب یہہ کہ جو لوگ سبکدوش ہین وہ اگر اپنے دوستون کو اپنے ساتھ پار نہ کیا کرین اور دریا مین ڈبو دیا کرین تو لوہا لکڑی کے ساتھ تیرنے کے اس لیے معلوم ہوا کہ سبکدوش دوسرون کو بہی اپنی سبکدوشی سے پار کر دیتے ہین

ردیف واو غزل ۱۰

کوسون کیا کوسون واو ثانی معروف صیغہ واحد متکلم فعل مضارع جسکا مصدر کوسنا ہے یعنی بد دعا کرنے کے ہین کہتا ہے کہ زمانہ مین اوٹھانے کی جگہ نہین اسکی تنگی کو مین کیا یعنی کوسنی بد دعاؤن قصہ **کعبہ کا تہا** اوسکے یعنی محبوب کے آستانہ کو چوم کر واپس آگئے **مکدر نہو** تقدیر شعر اے محبوب اگر تو مکدر نہو تو ہم عشق مین خاک اوڑا کو ایک آندہی ہین لیکن تیرے مکدر ہونیکے باعث خاک نہین اوڑا

ردیف واو غزل ۱۱

یہان تک لاغری چشم سوزن یعنی سوئی کا چہید خلاصہ یہہ کہ اسقدر لاغر ہو گیا ہون کہ سوئی کا سوراخ میری گردن کا طوق ہے یعنی میری گردن سوئی کے چہید مین آجاتی ہے زیادہ ہوتا

ف مراد ہٹانا کہ کہیں آرام سے بیٹھے اور ۱۲ منہ

[illegible]

یہہ درست بات ہے کہ بعض لوگ بوڑہاپے مین آکر گناہون مین آلودہ ہوجاتے ہین اور حرص مین ہی بڑہ جاتے ہین اسلیئے ایسا کہا ہی یا رہزن کو یعنی مار رہزن کے لیئے آتش مار رہزن یعنی نفس امارہ کے لیئے بالون کی سفیدی بمنزلہ شیر ہے یعنی نفس امارہ کے مار رہزن کے حق مین بالون کی سپیدی بمنزلہ دودہ کی ہی کیونکہ دودہ پلانے سے سانپ موٹا تازہ ہوتا ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ بعض سانپ رہزن ہوتے ہین پیری مین رہزنی یہہ کہ نفس امارہ کے تابع ہوکر فریب کی دُکان نکال کر بزرگ اور نیکوکار گویا اولیا اہل کرامت بن بیٹھتے ہین اور لوگون کو دام تزویر مین لاکر لوٹتے ہین ایسے دغاباز مکارون کا دوزخ منتظر ہی **کمند نام وشہرت** تقدیر شعر نام اور شہرت کی کمند مثل طوق فاختہ عنقا کی گردن کو لپٹ کر عدم سے ہی کہینچ لاتی ہی خلاصہ یہہ کہ دنیا مین ہر کسی کو اپنی شہرت ایسی پسند ہے کہ باوجودیکہ عنقا باعتبار نظر نہ آنے کے عدم مین ہے وہ بہی شہرت کے لیئے دنیا مین مشہور ہوا

ردیف واو غزل ۱۲

سنگ دنیا کتا گہانس ایک قسم کا گہانس ہے مطلب ظاہر

ردیف واو غزل ۱۳

تصور کس طرح بحالت چشم گریان تصور نکرنا گویا تصور کو باہر نکال دینا ہے اسکی ایسی مثال ہے جیسے کہ مہمان کو بارش مین رخصت کیا اور بحالت گریہ محبوب کا دہیان لگا رہتا ہے **نکالون کس طرح** دوسرے مصرع کا اسطرح مطلب کرو کہ گویا سنگ مقناطیس دلکی خاصیت دل وپیکان مین ہوگئی ہے

ردیف واو غزل ۱۴

پتھرا دیا جلوے پتھرانا یعنی بیہوشی کی حالت میں آنکھوں کا کھلے رہنا
صنم بت جو پتھر کا بناتے ہیں خلاصہ مطلب یہہ کہ صنم کی آنکھیں جو
پتھرائی ہوئی ہیں اوسکی یہہ وجہ ہے کہ محبوب کا جلوہ دیکھکر یہہ حال ہوا
اور محبوب کے غمزہ نے طواف حرم سے ہی چکرا دیا یعنی بہولا دیا
کیا پوچھتا ہے عمل بغض و محبت بغض عداوت محبت دوستی اِن تعویذات
دونوں کا عمل پیدا کرتے ہیں عمل اوسکو کہتے ہیں کہ حکما اوسکا تعویذ تاثیر
کرے خواہ عداوت ڈالنے کے لئے ہو خواہ محبت کے واسطے چلتا
تعویذ پر اثر تعویذ کو کہتے ہیں کہتا ہے کہ اصل میں چلتا تعویذ نقش درم
ہے کیونکہ اوسکے ہونے سے سب لوگ تابع ہوجاتے ہیں منزل
گم گشتگان واضح ہو کہ جہاں منزل ہوگی وہاں آسمان ضرور ہوگا
اور یہہ بہی معلوم ہے کہ عنقا بے نشان ہے جب عنقا بے پتہ ہے تو
اوسکا بیضہ یعنی انڈہ بہی ملنا ناممکن ہے اسلئے کہتا ہے کہ ہم جو گم گشتہ
ہیں ہماری منزل دنیا سے بالکل الگ ہو اور اوس منزل پر آسمان
بیضہ عنقا سے چاہئے کیونکہ کسیطرح ہمارا نشان معلوم نہو اشک
باری کتنا پانی کا محاورہ کتنا حوصلہ اور کتنی طاقت کے معنی میں مطلب
یہہ ہے کہ فوارے میری مژگان کی اشکباری دیکہیں تاکہ مقابلہ سے
معلوم ہوجائے کہ اون میں آب پاشی کی طاقت کہاں تک اور
کتنی لیاقت ہے جتنا ہی نمناک پلکوں سے اوٹھانا محاورہ میں
نہایت جستجو اور کوشش بعد محنت سے اوٹہانے کو کہتے ہیں کہتا ہے کہ تم
نمک کو گراو نہیں بلکہ احتیاط سے سب کا سب میرے زخموں میں

بہر دو کیونکہ اگر کچھہ گر پڑیگا تو اوسکو گرے نہین رہنے دوگے کیونکہ
تمھین میری ایذا رسانی اور تکلیف ہی ہر طرح سے منظور ہے اسلیئے گرے
ہوئے کو نہایت محنت سے اوٹھاؤگے پس دوبارہ تکلیف اوٹھانے
سے ایک دفعہ ہی کیون نہ اوٹھالو **چرخ ضدی** ضد بر خلاف
برعکس غرق ضدی وہ شخص جو برخلاف ہو یعنی اسبات مین کہ بعض
شخص کی عادت اسطرح ہوتی ہے کہ اگر کوئی اوسکو کسی بات سے
مانع ہو تو وہ اوس سے باز نہین آتا اپنے ہٹ مین لگا رہتا ہے مطلب
یہہ کہ ضدی اپنی بات کو چھوڑتا نہین خواہ نفع ہو خواہ نقصان ضد
دلانا یہہ کہ جسکو نصیحت بری معلوم ہو اوسکو نصیحت کرنیسے زیادہ
مخالف کرنا کہتا ہے کہ فلک مین یہی خاصیت ہے کہ اگر فلاک عود
کو غرقی دیسے تو اوسکو جلائے دیکھو یہہ بات ظاہر ہے کہ جو غرقی
یعنی ڈوبنے والا ہو اوسکو جلانا اولٹ کام کرنا ہے خلاصہ یہہ کہ
چرخ عشاق کے برخلاف ہے **خبر کر جنگ نوفل** نوفل دریا
بہت بخشنے والا مرد۔ عرب کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کا
نام ہے ہامون میدان۔ جنگل کبادہ بفتح کاف نرم جو ابتدا مین
سیکھنے کے وقت اوس سے استعمال کرتے ہین بید مجنون بید بیت
کا درخت اور بید مجنون بید کا قسم ہے کہ اوسکی پتی باریک اور شاخین
نازک ہوتی ہین تقدیر شعر اے مجنون تو اہل ہامون کو جنگ نوفل
کی خبر کر یعنی کیونکہ صبا شاخ بید مجنون کو کبادہ کہچوائے مولانا نظامی
قصہ لیلی مجنون مین لکھتے ہین کہ نوفل ایک بادشاہ تہا اوسنے مجنون
کی حالت پر رحم کہا کر لیلی کے خاندان کے لوگون سے لڑائی کی

یہی کہتا ہے کہ اے مجنون نوفل جو تیری محبوبہ سے لڑنے چلا ہے
تو تو اب اہل ہاموں کو خبر کر اور چونکہ جنگل کے رہنے والون مین سے
صبا ہی ہے اور بید مجنون بہی اور دوسرا یہہ ہی کہ بید مجنون کی شاخ
نرمی کی باعث ذراسی ہوا کے سرسرانے سے کمان کی طرح کج ہوجاتی
کہتا ہی کہ جنگل والون کو خبر کرنا کہ صبا بید مجنون کی نرم کمان بنا کیونکہ محبوب
کی لڑائی مین بید مجنون کی کمان مناسب ہے اور چونکہ معشوقہ کے قبیلہ
سے لڑائی ہے اسلئے ایسی ہی نرم کمان چاہئے تاکہ زیادہ کارگر ہو
عبث تم اپنا یہہ شعر اس مضمون مین ہے کہ کسی موقع میں انسان
اپنی ہنسی کو بزور تکلف روکا کرتا ہے اور دوسرا شخص اسکو ہنسانیکے
لئے یون کہا کرتا ہے کہ دیکہو وہ ہنسے دیکہو ابہی ہنستے ہو ہنس پڑے ہنس
پڑے الغرض ایسی گفتگو سے انجام وہ شخص ہنس دیا کرتا ہی اسی طرح
عاشق محبوب کو ہنساتا ہے

ردیف ہائے ہوز غزل اول

ساتہہ اپنے الم عم - رنج - دکہہ علم نیزہ کہتا ہے کہ جب اب اپنے
ساتہہ فوج الم اور زیادہ یعنی بہت ہے اسلئے تو بہی آہ کا جہنڈا اور
زیادہ بلند کر کیونکہ سامان لشکر پورا کرنا چاہئے سرکٹ کے جون شاخ
یعنی ہم شاخ کی مانند قلم ہو کر اور زیادہ بڑہے ہین واضح ہے کہ درخت
کی شاخین قلم یعنی کاٹ دینے سے زیادہ بڑہتی ہین گرشرح
جنون جیب قلم یعنی قلم کا شگاف مطلب ظاہر دیتا ہے وہ دم
دم باز فریبی - دغا باز فریب دینے والا دم فریب وہ دم باز یعنی محبوب
شیشہ یعنی کانچ ظاہر ہے کہ جب کانچ سے بوتل بناتے ہین تو کانچ

بہولتا ہے یہان خوشی سے مراد ہے کچہہ کی رقم یعنی مینے جو شوقیہ
خط لکہا قاصد لیکر چلا رستہ مین میری شوقیہ تحریر کی قاصد مین تاثیر
ہوگئی اسلئے قاصد کا قدم اور زیادہ اوٹہنے لگا دشمن کی سجا دشمن
کی سیدہی نگاہ یعنی اوسکی محبت کرنا یعنی دشمن کی راستی محبت کی طرف
خیال نکر کیونکہ جو سیدہی تلوار ہوتی ہے اوسمین اوردم یعنی تیزی
زیادہ ہوتی ہے خلاصہ یہہ کہ دشمن کی محبت مین فریب ہے ہو جسکو
پس گنج عدم مراد قبر اوس زلف افعی سانپ دم افعی سانپ
کے کاٹنے مراد ہے یا خود بعض سانپ کا دم یعنی سانس موثر زہر ہوتا
ہے مراد ہے چاٹنے کا فاعل فعی ہے اوس شوخ جب اوس شوخ
کو میری مرگ منظور ہے تو مجہکو زہر کا نہ کہانا ہی بہت زہر ہے یعنی بلا
کہانے زہر کے زہر کا اثر ہے یا یہہ کہ زہر کا نہ کہانا زہر ہے یعنی بُرا ہے
کیونکہ اوسکی خواہش پوری نہین ہونیکی ہستی تنک تنک مایہ مراد کم مایہ
پہونکنا کسیکے کان مین کچہہ کہدینا اس شعر مین یہی مراد ہے دوسرے
مصرع مین اپہرے ہائے فارسی اور عربی باختلاف نسخہ ہے آل
واحد ہے مطلب یہہ ہے کہ دنیا کی ہستی نے جو تنک مایہ ہے یعنی زود زوال
ہے اس ہستی نے حباب کے کان مین یہی ایسا پہونکا ہے کہ پہولا
پہرتا ہے یعنی خوشی مین ہے حالانکہ اوسیدم محو ہو جاتا ہے وہ دلکو
یعنی جب محبوب دل کو چرا کر آنکہہ کو چرانے لگے تو اون پہ یعنی محبوب
پر پیار و نگاہ یعنی ہم عشاق کا اور زیادہ بہرم گیا یعنی یہہ بہرم ہوا کہ عشاق
محبوب نے چرایا ہے سوز محبت جب میری خاک مرقد مین سوز
محبت سے گرمی زیادہ ہے اسلئے محبوب نے میری قبر کی مٹی سے

اور قدم زیادہ یعنی جلدی سے نکل گیا ہے روغن لفظ تقدیر
اے چشم یہہ جو یون اوس آتش غم زیادہ بہڑکی ہے اسواسطے کہ اب میرے
گریہ مین روغن لفظ ہے نکہت ریحان کا دماغ سونگہنے کی قوت
اور طاقت سے مراد ہے ناک مین دم آنیسے مراد دم کے رک جانے
اور تنگ ہونے سے ہے کیونکہ جو چیز بہت بدبو والی ہوتی ہے لطیف
مزاج اوس سے گہبراکر ناک اور دم کو بند کر لیا کرتا ہے ناک مین دم
آنا اسی سے مراد ہے پیٹ کے ہلکے کم حوصلہ جو بات کو پوشیدہ
نہ رکہہ سکین کہتے ہین کہ جنکو بات چہپا رکہنے کی عادت نہین ہوتی اگر وہ
بات کو چہپا رکہین تو اونکا پیٹ پہول جایا کرتا ہے مہمیز سر خار ہے
ترجمہ کانٹے کی سر کی مہمیز کے چبہنے سے وحشت کے گہوڑے کا
قدم کچہہ زیادہ نکلا صید دل عاشق صید حرم حرم احاطہ جو
گرداگرد خانہ کعبہ کے ہے اور خانہ کعبہ کی ایک عبادتگاہ ہے جو وہان شکار
کرنا درست نہین مطلب ظاہر کر سر کرے مطلب یہہ کہ اگر صوفی
خاک خرابات بجائے سرمہ آنکہون مین ڈالے تو اوسکی ایسی آنکہین
روشن ہوجائین کہ اوسکو لوح و قلم کا لکہا ہوا معلوم ہوجائے کیا قہر ہے
کیا قہر ہے یعنی کیا مقام تعجب ہے کہ جتنا محبوب روکے گا اوسقدر رقم
محبوب کو جا رہین گے سرعت ہے سرعت شتابی - جلدی دم ہا کرنا
بجلی کی سرعت سے مراد ہے مطلب ظاہر کہتا ہے مرا تیغ دو
دم اوس تیغ دو دمہ جو ہر دو طرف سے تیز ہو تیغ کی باڑ مطلب ظاہر
کہتا ہے گلے تقدیر شعر دم خنجر ہے گلے الگ ہر وہ کہتا ہے یعنی
کہتا ہے لے عشق کا بہرا اوسکے تو دم اور زیادہ دم خنجر تلوار کی باڑ

کہنے کا فاعل ہے گلے لگ کر یعنی گلے پڑ آنا وَدم بہرنا دعوی کرنا اوسکے عشق کا یعنی محبوب سے عشق کا پیٹھے سر مستر تقدیر شعر سر بستر پہ پڑا کہان تک پاؤن پیٹے یعنی کہان تک پاؤن پیٹتا رہون رات کا پاؤن پہیلا نامراد زیادہ بڑہنے سے ہے دوسرا مصرع آسان ہے پاؤن پیٹنا محاورہ مین نہایت بیقراری کی حالت کو کہتے ہین جیسے ایڑیان رگڑنی کہتا ہی کہ اے شب غم تو اتنی بڑہی نجا اب مین کہان تک ایڑیان رگڑے جاون اور بیقرار رہون

ردیف ہائے ہوز غزل ۱۶

اے ذوق جگر کو روئے گا یعنی روتے روتے جگر پانی ہوکر بہ جائیگا پہر افسوس کریگا کہ اب فراق یار مین کہان سے رونا پیدا کرون رو یگا یعنی افسوس کریگا مین ناتوان صفت موصوف مبتدا غبار خاک پروانہ مضاف مضاف الیہ خبر ہون حرف ربط کہتا ہے کہ مین تو گویا پروانے کی خاک کا غبار ہون کہ ہوا کے کند ہے پر ہاتھہ رکہکر اوٹہتا ہون ظاہر ہے کہ غبار ہوا سے اوڑا کرتا ہے خود نہین اوڑتا خاک جو زمین پر ہو اور جو خاک ہوا کے زور سے اوڑے تو اوسکو غبار کہتے ہین یہہ ظاہر ہے کہ نسیم کے باعث غبار اوڑتا ہی خط دیکے کہے کا فاعل قاصد ہے دہن پر ہاتہہ رکہنا کلام سے بند کرنا مطلب ظاہر ہے جون پنجشاخہ پنجشاخہ روشنی کرنے کے لئے لوہے کا پنجہ بناتے ہین اوسکی پنج شاخون پر بتی باندہکر جلاتے ہین مطلب یہہ ہے کہ اے طبیب تو اپنی انگلیون کو عاشق تفتہ یعنی سوختہ جگر کی نبض پر رکہکر پنجشاخہ کی طرح نہ جلا کیونکہ اس سے ایذا پاوے گا اے شمع یعنی انجام شمع کو باد نسیم بجہا دے گی غرض کہ

محفل نشاط کو قیام نہین تاج شمع تاج زر مراد شمع کا شعلہ چہوڑ انہ
گہر کے گہر پہ صاف ہاتہہ کرنا گہر کو ویران کرنا مراد ہے اور یہان سارے
گہر سے مراد دل صبر آرام شکیب ہے چنانچہ مصرع اول مین واقع ہی
قاتل کبہی عاشق کہتا ہے کہ ہزار حیف ہے کہ اے محبوب تونے میری
مزار پہ ہاتہہ نہ اوٹہائے ہاتہہ اوٹہانے سے مراد فاتحہ پڑہنے سے ہے
کشتۂ تیغ نظر مراد عاشق **جو دیکہے** تقدیر شعر اے ذوق جب وہ ناز سے
کمر پہ ہاتہہ رکہہ کر کہڑا ہو تو جو اوسکو دیکہے دل کو تہام کے بیٹہہ جائے

ردیف ہائے ہوز غزل ۱۷

ہوش و خرد تقدیر مصرع اول جب نگہ سحر فن کے ساتہہ ہوش و خرد گئی
تو اسلئے اب جو اپنی بات ہے سو دیوانہ پن ہی ادا کی سادگی ہین زیب و آرائش
روز آفتین محن محنت کی جمع ہے مطلب ظاہر **وحشی کو** تقدیر
مصرع اول ہمنے اوس آہو نگاہ کے وحشی کو دیکہا قلانچین یعنی چوکڑی
بہر رہا تہا ہرن کا چوکڑی بہرنا ہر کوئی جانتا ہے چوکڑی بہرنا اسطرح ہوتا
ہے کہ ہرن یا گہوڑا اپنے ہاتہہ پاؤن کو جمع کرکے کودتا ہوا تیز چلا
جایا کرتا ہے مطلب ظاہر **اللہ رے لاغری** اللہ رے
تعجب کے واسطے لاتے ہین ظاہر ہے کہ خوشبو کفن کو لگاتے ہین
کہتا ہے کہ جسطرح خوشبو کپڑے سے نکل کر اوڑ لی پہرتی ہے
نعش بہی بو کے ساتہہ اوڑتی پہرتی ہے **دوزخ مین** اس
شعر کا مطلب یہہ ہے کہ رسی جل گئی مگر بل نہ گیا **گندم سے**
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کا وطن اصلی بہشت ہی مطلب ظاہر
اللہ رے تاب تاب حسن یعنی خوش شکلی کی روشنی ...

۵۱ تہام کے دلکا تہامنا اسواسطے ہوتا ہے کہ جب کسیکو درد دل ہوتا ہی تو اوسوقت دلپر ہاتہہ رکہکر یعنی دل کو پکڑ بیٹہہ جاتا ہے ہر ایک درد مین ایسا ہی حال ہوتا ہی کہ اوس عضو یعنی جوڑ کو پکڑ لیا

... کرتا ہے مطلب ... ۱۲ ... یعنی ... محبوب ... ہین سے ... دیوانے ... یعنی ... مطلب ... ۱۲

بلاق ایک قسم کا زیور ہے جو عورتین ناک کے پردے مین جو
درمیان ہر دو سوراخ بینی کے ہوتا ہے لٹکاتی ہین چشمک زنی
چشمک زدن اور دادن آنکھہ سے اشارت کرنیکے معنی ہین خلاصہ
یہہ کہ بلاق سہیل یمن کے ساتہہ آنکھہ لڑاتا ہی یعنی باعتبار مساوی
درجہ کے جو بلاق مین روشنی اور چمک ہی سہیل نام ایک ستارہ کا ہی
جو یمن کی ولایت پر طلوع کرتا ہی اوسکی تاثیر سے چمڑیکی کھالین خوشبودار
ہوجاتی ہین **وحشت گئی نہ** کہتا ہی کہ بعد فنا یعنی قبر مین پڑکر
بہی وحشت نہ گئی کیونکہ میرا غبار قبر پر سے اوٹہہ کر سقف سپہر کہن
کے ساتہہ باتین کرے ہے یعنی آسمان تک پہونچا ہی **تیرے**
بلاکش تیرے بلاکش[۱] یعنی محبوب کے عاشق اژدر سانپ دوزخ
مین عذاب دینے کے واسطے سخت سانپ ہین مطلب ظاہر

ردیف ہائے ہوز غزل ۱۸

جنون کے جیب تقدیر شعر اے جنون تو چلتے ہاتہہ کچہہ تو
سینہ سے بہی سلوک کرلے کیونکہ تیرے ہاتہہ جیب دری پہ خوب
چلتے ہین جیب دری جیب کا پہاڑنا خوب چلتے ہین ہاتہہ کا خوب چلنا
ہاتہہ کی صفائی سے مراد ہے کہ کاٹنے پہاڑنے مین یہہ حاجت نہ جہجک
اور رکاوٹ ہو کہ جیسے کہتے ہین کہ کیا خوب صاف ہاتہہ پڑا یا چلا
یا مارا سینہ سے سلوک کرنا یعنی سینہ کا پہاڑنا سلوک مروت مصرع
ثانی مین چلتے ہاتہہ محاورہ مین ہاتہہ کی کشادگی اور وسعت دولت وغیرہ
کے معنی ہین ملا جو غیر سے ملے اوسکو یعنی محبوب کو وان یعنی اوس جگہہ
یان یعنی جسجگہ عاشق بیٹہا ہی مطلب یہہ کہ جب غیر نے محبوب کو عطر ملا

۱ بلاکش وہ شخص جو مصیبت
دکھہ مین پڑا ہو
یہان عاشق مراد ہی ۱۲

تو میرے ہاتھون کی لکیرین رشک کے باعث افسوس سے ہاتھ ملتے ملتے مٹ گئین اور پہلے ہاتہون پر عطر مل کر پہر بدن کپڑے پر ملا کرتے ہین جو چہیٹے چہیڑنا مراد ہاتہہ لگانا لگا تو نہ یعنی اے عاشق تو اپنے جلتے جلتے ہاتہہ نہ لگا کیونکہ تیرے ہاتہون کی سوزش بہت سخت ہے کہے کا فاعل تجلی ہے **فقیر و جد مین** فقیر مراد عاشق وجد حالت جو صوفی کو سماع مین رقص ہوتا ہی ظاہر ہے کہ وجد مین ہاتہہ اوٹہایا کرتے ہین عالم یعنی جہان سے ہاتہہ اوٹہانا یعنی جہان کو ترک کر کے اور وجد مین کودا اوچہلا کرتے ہین مطلب ظاہر

متفرقات ردیف ہائے ہوز

رقعہ چوری سے کیونکہ جو انجان ہوتا ہی اوسکے نزدیک سب برابر معلوم ہوا کرتے ہین مطلب ظاہر **تو جان ہے ہماری** اس شعر مین ردیف اسطرح صحیح ہی ہے تو سب کچہہ ہے تو سب کچہہ مطلب یہ ہے کہ اے محبوب ہم ایمان[۱۵۱] سے کہین گے کہ تو ہماری جان ہی اور جب تک جان ہے تو سب کچہہ ہے جیسا کہ مشہور ہے جان ہی تو جہان ہے یعنی جو کچہہ جہان کی چیزین ہین سب کی سب جان کے ہونے سے خوب ہین جب مرغ روح نے پرواز کیا تو کچہہ بہی ساتہہ نہ رہا سب کچہہ پڑا کا پڑا رہجاتا ہی ایسا ہی ایمان ہے تو سب کچہہ ہی یعنی جب انسان کا ایمان کامل رہا تو زیست اور اسباب دنیا یعنی دولت وغیرہ سب کچہہ بہتر ہے جب ایمان نہ ہوا تو گویا کچہہ بہی نہوا کیونکہ قارون کے برابر کسی کے پاس دولت نہین ہوئی جب اوسکا ایمان صحیح نہ تہا دولت کا ہونا اوسکے حق مین وبال اور خسر الدنیا[۵] والعاقبت ہوا

۱۵۱ ایمان کی کہنا یہ ایک محاورہ ہے جو بطور قسم کے بیچ بیان کے بہنگ کے بولتے ہین ۱۲

۵ خسر الدنیا والعاقبت یعنی دنیا اور عاقبت کا نقصان اوٹہایا واللہ ۱۲

نگہ وہ ترک ترک ایک قوم کا نام ہے جو ترکستان مین بستا ہے یہہ قوم ترک بن یافث کی اولاد ہے مجاز امراد معشوق اور ترکون کا زبردست اور بہادر ہونا مشہور ہے کافر فا کی کسر سے ہے اسکی جمع کفار و کفرہ ہے اسکو فتح سے بہی پڑہتے ہین سر اور زر کا قافیہ لاتے ہین اکثر کافر کا لفظ محل ظالم اور بیرحم اور شوخ مین استعمال کرتے ہین اور منکر شرع دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین اسلئے احتیاط کی جہت سے فا کی فتح سے کافر پڑہتے ہین محبوب کو کافر اسواسطے کہتے ہین کہ عاشق کے حق مین بیرحم اور شوخ ہے خدا کی پناہ یعنی خدا کے سوا محبوب سے اور کسی کی پناہ مین بچاؤ نہین مطلب ظاہر زیادہ ہوگا توکل خدا پر بہروسا کرنا اور دنیا سے دل اوٹہانا اور خدا پر لگانا پس بطور استفہام کہتا ہے کہ توکل سے بہی کہین روزہ زیادہ ہوگا یعنی نہین ہوگا کیونکہ جو اسمین آیا یعنی ملا تو روزی ہے یعنی اوسپر قناعت ہے اور نہین روزہ یعنی توکل کے برابر اور کوئی روزہ نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ول

ہین تیرے رشک تقدیر شعرا ے محبوب تیرے رشک خط رخسار سے آئینہ کے دل مین جوہر خار ہے ہین شرح فرط حسرت فرط زیادتی بہتایت۔ غلبہ حسرت ارمان یعنی افسوس کسی چیز کے نہ ملنے کے باعث طومار دفتر عاشق کہتا ہے کہ دیدار کے نہ ہونے سے میری ہر ایک نگہ جو شرح زیادتی حسرت کی بباعث نہ ہونے دیدار کے کرتی ہے ہر ایک نگاہ کا شرح کرنا دفتر سے کم

نہین کہائے داغ داغ آتشین ترکیب اضافی مطلب یہہ
کہ دل جو محبوب کے رخسار سے داغ آتشین کہاتا ہی یہہ دل مرغ
آتشخوار سے کم نہین مرغ آتشخوار یعنی سمندر جو ایک کیڑا آگ
کی پیدائش ہے آگ مین رہتا ہے اگر آگ سے باہر ہو تو ماہی
بے آب کی طرح مرجاتا ہی اور مرغ آتش خوار کبک کو بہی کہتے ہین
یعنی چکور کہتے ہین کہ جب چکور جوان ہوتا ہے تو آگ کہا لیتا ہے
مطلب ظاہر اُنس ہے کیا سوفار تیر کا مونہہ سوفار کی مشابہت
زخم سے اسلئے ہے کہ جیسے سوفار مین جوف ہوتا ہی یعنی خالی اندر اور
کہلا ہوتا ہی اسیطرح زخم بہی کہلا ہوا ہوتا ہی اس مشابہت کے باعث
دل کو یار کے تیر سے اُنس ہے کیونکہ ہمیشہ میرے بدن پر تیر مارتا
ہے میرے طرز یعنی مراد رد دیکہکر بلبل کا جگر چاک ہو کر اُسکی
چونچ سے لہو ٹپکتا ہے یون نگہہ نکلے خانہ خمار مراد شراب خانہ
اور محبوب کی آنکہین شرابی کیطرح مست ہوتی ہین مطلب ظاہر فرش
گل پہ تار رگ گل گل کی تار رگ وہ جو گل کی پتی مین باریک
خط ہو یہہ خط خار سے کم نہین آئینہ اوس شعلہ رخسار محبوب
دکان آتش کار جیسے آہنگرون کی دکان اور شیشہ بنانے والون
کی بہٹی مطلب یہ کہ آئینہ محبوب کے رخسار کی گرمی سے بہٹی سے
بہی زیادہ گرم ہے بے نصیب نظر کی تار وہ جو نور بصری
مثل تار رسیدہ آنکہہ سے نکل کر محسوسات پر پڑتا ہے مطلب ظاہر
ہے گرسیلی سیلی تا بخبر تہپڑ مکا پتہ عرق عرق پسینہ پہ عرق
جبکو پسینہ بکثرت ہو زلف کا پسینہ سے تر ہونا خیلے خوبی ہوتی ہے

۵۱ محسوسات

یعنی جسین بینائی ہے

اور نیز سانپ کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے مطلب ظاہر خنجر موج
تبسم کی موج یعنی بہت ہنسنا تبسم کی موج کو خنجر مقرر کیا ہی جگر افگار
سے یعنی مانند زخم جگر جگر خون کا محل ہے اور گل بہی سرخ ہوتے ہین
مطلب ظاہر **واے قسمت** وا اے کلمہ حسرت وافسوس تلخ کام
مقابل شیرین کام مطلب ۔ مقصود ۔ تالو ۔ موتہہ تلخکامی سے مراد بے
مقصودی ہے کہ جسکا مطلب اور مقصود حاصل نہو لعل شکر با شیرین
کلامی سے مراد ہے اور محبوب کی لب کو شیرین بہی کہتے ہین اسلئے کہ
اوسکے بوسے سے لذت حاصل ہوتی ہی مطلب ظاہر **گرتا ہے**
دست کشمکش اسکے معنی فرمایش پے درپے کے ہین مگر اسجگہ کشاکش
کے معنی صحیح ہین یعنی چہیننا ۔ جہپٹی ۔ اینچا تانی ادلجہتا ہی یعنی پہنستا ہی
نفس کی تار یعنی سانس اور سانس کا تعلق دل سے ہے اسکی تفصیل
اول بہی آ چکی ہی خلاصہ یہہ کہ جی نفس کی تار مین پہنسکر باہر نکلنے کو ہوتا ہی
سنگے میری جان کنی جان کا موت کے وقت اکہڑنا کوہکن فرہاد
جو شیرین پر عاشق تہا صدا آواز کہسار پہاڑ معلوم ہو کہ جب کوئی شخص
دامن کوہ کے میدان مین پہاڑ کے پاس کہڑا ہو کر آواز کیا کرتا ہے
تو آدمی جو آواز اور کلام مونہہ سے بولا اور نکالا کرتا ہی من وعن وہی
آواز لوٹ کر اوسکو سنائی دیا کرتی ہی جیسے کنوئین اور گنبد کی آواز کا
یہی حال ہے چنانچہ کسی نے بولا ہان ہان پہاڑ سے بہی ہان ہان
کی آواز سننے مین آویگی مطلب ظاہر **یہہ بہی اوس** بار بوجہہ
مطلب ظاہر **نقطہ خال** سودا جنون کی بیماری یعنی ہم پرکار کی
طرح ایک پاون کے بل جنون کے باعث چکر مارتے ہین **اوسکے**

چکا یعنی وہ ناتوان جو تیرے سایۂ دیوار سے دب کر رہگیا وہ اوٹھہ
چکا وہ ناتوان مراد عاشق اوٹھہ چکا یعنی نہین اوٹھیگا خلاصہ یہہ کہ
عاشق ایسا ناتوان ہے کہ جیسے انسان دیوار کے نیچے آکر یعنی جسپر
دیوار گر پڑے وہ شخص اوٹھہ نہین سکتا ایسا ہی عاشق کے حق مین
دیوار کا سایہ بمنزلہ دیوار ہے توبہ توبہ توبہ گناہ سے پھرنا۔ بازآنا
کہتا ہے کہ میری کثرت معاصی کے باعث توبہ میرے استغفار
پڑہنے سے توبہ بھی توبہ کر لی ہے کہ کسقدر گناہون مین ملوث ہے
توبہ توبہ کا کلمہ تاکیدی ہے اسلئے کہ کئی بار کہا کرتے ہین اپنے
دامن کو یعنی اے برق تو اپنے دامن کو بچا کر جائیو باقی مطلب
ظاہر چاہیئے بجز محبت تیغ لنگر دار مراد تیغ خمدار جب اس
قسم کی تیغ خوب بیٹھتی اور زخم کاری کر لیتی ہے اور جگہ سے نہین ہلتی اسلئے
اوسکو لنگر دار کہتے ہین اور یہہ معنی مجاز النگر سے لئے ہین کیونکہ
لنگر لوہا ہوتا ہے کہ اوسکے گرادینے سے کشتی کو چلنے سے بند کرتے
ہین اور یہہ بھی تحقیق ہوا کہ تیغ لنگر دار سنگین ثقیل گران کو کہتے ہین
کشتی اوسکی تیغ لنگر دار سے یعنی محبوب کی تیغ سے چاہیئے مطلب
ظاہر اب وہ آئے یعنی محبوب اوسوقت آیا کہ جب میری نگاہ
کے لئے ضعف کے باعث مژگان کی صف بمنزلہ دیوار ہے یہہ
ظاہر بات ہے کہ جب آنکھون کے سامنے دیوار ہوتی ہے تو آنکھہ
کی نظر دیوار کی اوٹ کے باعث دوسری طرف گذر نہین سکتی
پس ایسی حالت مین آنے سے کیا فائدہ کہ مین تو دیکھہ ہی نہین
سکتا اوس دہن کا نکتہ پاکیزہ بات جو پوشیدہ ہو اور ہر ایک

نہ سمجھہ سکے موزون سنجیدہ - خوش آنے والا یعنی خاطر پسند چنانچہ
طبع موزون ونکتہ موزون مخزن اسرار کتاب کا نام ہے مخزن اسرار
یعنی بہیدون کا خزانہ مطلب یہہ کہ محبوب کا دہن ایسا ہی کہ جیسے
پاکیزہ بات جو ہر ایک نہین سمجھہ سکتا اور مخزن اسرار سے نکالا ہوا
ہے اسلئے کسی کی سمجھہ مین نہین آسکتا خلاصہ یہہ کہ دہن اسقدر
چہوٹا ہے کہ کسیکی نظر مین نہین آتا **ناکسون سے** ناکس کمین -
نالائق - فرمایہ ژکین ترجمہ بند شوند وارستگان جو آزاد اور فارغ
دل ہون مراد عشاق دوسرا مصرع مثالیہ ہے مطلب یہہ کہ جو ناکس
یعنی عشق کی منزل سے ناواقف ہین اگر وہ وارستگان یعنی عشاق
کو عشق سے بند کرین تو کب رک سکتے ہین یعنی کبہی بند نہون
زلف کی پیچی تیچی کوڑا بہوت قسم جن خلاصہ یہہ کہ میرا دل بباعث
عشق ڈرتا نہین ورنہ مار کا ایسا ڈر ہے کہ اوس مار سے بہوت بہاگ
جاتا ہے **دلکو آئینہ** تقدیر شعر اگر یار اپنے رخسار کی گرمی سے
آئینہ سے دل کو گداز کردے تو اوس سے یون جوہر اوٹہالین کہ جسطرح
قرطاس غلط بردار سے حرف اوٹہاتے ہین آئینہ کا جوہر سے اوٹہنا
بے جوہر ہونا یہہ دونون شعر قطعہ بند ہین **بے تمیزون کو** نقصان
کلمہ ہو کا اسم ہے اور لطف خبر یعنی بے تمیزون کے لئے نقصان
ہی لطف ہی ہوتا ہی جیسے طفل کا نام آدہا لیتے ہین وہ ہی ایک
لطف سے خالی نہین ہوتا **تیرے کوچہ کو** بیمار غم مراد عاشق
دار الشفا مثلا شفاخانہ طبیب کا گھر جسمین بیمار آکر طبیب سے علاج سے
صحت یاب ہون اجل ورموت کے ایک معنے ہین مگر فرق اتنا ہی اجل

ورق یا کاس غلط بردار یعنی جسپر کاغذ سے غلطی مٹاوین غلطی کو دور کرتا ہین ۱۲

اوس مدت کو کہتے ہین کہ جب انسان کی زیست کے دن پورے ہوگئے
موت کا دن اور وقت آموجود ہو مرگ وہ کہ جسوقت مرغ روح
پرواز کرکے اپنے پنجرہ یعنی جہان اوس روح کا مقام ہے جاکر بسیرا
کرتا ہے جو صحیح چون مانند کا ترجمہ ہے مطلب ظاہر نگہ کیا اور
مژہ آنکھون کی پلکین بلا مصیبت آفت۔ دکھہ اور بلا اوسکو بھی کہتے ہین
کہ جو جنون کی قوم سے بد صورت بنکر دکھلائی دیتی ہو جس سے
انسان ڈرکر خوف زدہ ہوکر بے حال ہوجاتا ہی اور اوسکو چڑیل بھی
کہتے ہین اسے یعنی مژہ کو باعتبار مشار الیہ قریب اوسکو یعنی نگہ کو باعتبار
مشار الیہ بعید تیر اور مژہ مین مشابہت باعتبار سیدہی شکل و زخم کرنے
کے ہے کیونکہ عاشق کے حق مین مژگان کا زخم تیر کے زخم کی مانند
ہے اور پر تیر اور نگہ مین مناسبت بلحاظ پلکون کے بال اور تیر کے پر
کے ہے اور یہہ بھی بات ہے کہ تیر پرواز کرتا ہے گویا تیر کا پرواز
اوسکے پرون سے ہے اور نگہ کا بھی اوڑنا ثابت ہے کیونکہ نگاہ آنکھون
سے نکلکر گویا پرواز کرکے کہین سے کہین پہنچتی ہے ایسا ہی تیر
کمان سے چھوٹ کر یعنی اوڑکر دور نکلجاتا ہی اور تیر کے موہنہ مین پر ہوتے
ہین جسکا نام سوفار ہی مطلب ظاہر دوسری تقریر یہہ ہے اسے یعنی نگہ کو اور
اوسے یعنی مژہ کو کیونکہ نگاہ دور تک جایا کرتی ہے اسلئے تیر سے
مشابہت ثابت ہے اور چونکہ مژہ کی مدد سے نگاہ جایا کرتی ہی
اسلئے اوسکو پر تیر سے مشابہت ہوئی شہیدان محبت آئین
زیب۔ زینت۔ عادت۔ رسم۔ طریق۔ طور اسجگہ طریق اور طور کے
معنی مراد ہین مطلب یہہ کہ طریق وفا یعنی عشق مین پورا اترنا شہیدان

شہیدان محبت یعنی عشاق ہی سمجھتے ہین تہا خون بہا ماضی روان شد کا
ترجمہ ہے خون بہا دیت یعنی وہ چیز جو خون کے عوض مین مقتول کے
وارثون کو دلائین مطلب کہ یار کے کوچہ مین جو عاشق کا خون روان ہوا اوسکی
دیت فقط خون کا اوسکے کوچہ مین بہجانا ہی **وہی کچھہ** تقدیر شعر اس دنیا
مین زندگانی کا مزہ وہی تلخکام کچھہ سمجھے ہے کہ جو تیغ یار کی زہر آب
کو آب بقا سمجھے ہے **ہر اک گردش** گردش دورہ انداز ڈال ڈول
وضع ناز لاڈ پیار کا انداز مراد ادائے محبوب فتنہ سو انداز ناز موصوف فتنہ
صفت کا فر مراد محبوب چشم سرمہ سا محبوب کی صفات چشم مین سے ایک یہی
ہے خلاصہ مطلب یہ کہ فلک جو اپنے ہر ایک دورہ مین فتنہ زا ہی سوائی اسکے
اور کوئی بات نہین کہ یہ فلک کسی محبوب کی چشم سرمہ سا ہی جو اسقدر فتنہ زائی
کرتا ہے اور فلک کا سرمہ سا ہونا باعتبار نیلگون ہونیکے ظاہر ہے **ستم کو**
ہم کرم کیونکہ ستم اور جفائے محبوب عاشق کے حق مین ایک ناز و ادا کی خوبی
ہوتی ہے اسلئے عاشق کرم اور وفا سمجھتا ہی خدا سمجھے یعنی اوسکا عوض خدا لیوے
برائی مین ہماری تقدیر شعر اگر وہ محبوب ہماری برائی مین اپنا بہلا سمجھے
تو برا سمجھے یعنی ہماری برائی مین بہی محبوب کا خیال اچہا نہین **تجھے**
اے سنگ دل سنگدل مراد محبوب جان مبتلا یعنی بلا مین گرفتار
مطلب کہ ای سنگدل تجہی جو ہے اپنی جان مبتلا کا آرام سمجہا تو کیا سمجھے
اسلئے ایسی سمجھہ پہ پتھر پڑین کیونکہ ہم سمجھے تو کیا سمجھے یعنی کچہہ بہی نہ سمجہی کہ محبوب
کو آرام جان سمجھتا ہون حالانکہ آرام جان تب ہو کہ عاشق کو آرام حاصل
ہو جب یہ نہین تو آرام جان کیونکر ہوا **تیرے کشتے** جو یون یعنی اسطرح یک
بیک دفعۃً ناگہان مطلب کہ ای محبوب جسوقت تیرے کشتے خواب عدم

سے دفعۃً چونک اٹھے تو اس چونکنے کا اور کوئی سبب نہین مگر تیری آواز پا کو سنکر
شور قیامت سمجھی کہ اسطرح چونک اٹھے ہین **نسیم صبح گلشن** نسیم
نرم اور ٹھنڈی ہوا دم عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام یعنی مثل معجزہ حضرت عیسیٰ
حضرت عیسیٰ کا معجزہ تہا کہ جسکو دم کرتے تھے مردہ زندہ ہو جاتا دم سانس کو
کہتے ہین جب دہن سے سانس کی ہوا بیمار وغیرہ پر پہونچتی ہین اسلئے اسکو دم
کہتے ہین اگرچہ ہو دم عیسیٰ یعنی اگرچہ نسیم صبح دم عیسیٰ کی مانند ہو لیکن اے
محبوب تیرا بیمار اوس نسیم کو تجہہ بن مثل سموم جانگزا سمجھتا ہی **روان ہوتا ہی**
تقدیر شعر یہہ معلوم کرتے ہین کہ اس بستان سرا سے کاروان گل روان ہوتا ہی
کیونکہ غنچے کی آواز چٹکنے کو صبا درا سمجھے یہہ صحیح بات ہی کہ جب گل شگفتہ ہوتا ہی
تو اوسیوقت اوسکو توڑ کر لے آتے ہین گویا گل کی شگفتگی کی آواز ایک کوچ
ہونے کا گھڑیال ہے اسیطرح باقی خلقت کا حال سمجھو **ندے رخصت**
نظر تقدیر شعر اے محبوب میری جانب نظر کو تغافل سے کیون رخصت ندے ہے
کیا آپ اسے بہی میر بخت نارسا سمجھے ہو خلاصہ یہ کہ عاشق کہتا ہی کہ میری جانب
جو تم نظر نہین کرتے تو کیا نظر کو بہی میر بخت سمجھے ہو کہ جیسا میر بخت میرے
پاس نہین آتا ایسا ہی نظر بہی نہین آتی **حساب اصلا** تقدیر شعر گرد یا
اس بات کو تصدیق سے سمجھے کہ حساب دوستان دل مین ہوتا ہی تو مجہہ سے
میرے دل کے زخمون کا حساب اصلا نہ پوچہے مطلب ظاہر **ہنسے ہے زخم**
خلاصہ یہہ کہ جب جراح نے زخم دل پر آکر ٹانکے لگائے تو جراح کی تدبیر پر زخم
دل نے ہنسکر کہا کہ جراح کو کہدو کہ یہ جو تو نے ٹانکے لگائے ہین اسکو ٹانکے
نہ سمجھے بلکہ ان ٹانکون کو خندہ دندان نما سمجھے گویا زخم دل جراح کی تدبیر پر
ہنس رہا ہی اور انہین کا مشار الیہ ٹانکے ہین **محبت سے موم ہو** یعنی

چونکے چونکنا تحریک بیکبار از خواب بر خاستن کا ہکام اس سے کہ خود آواز اوٹھے خواہ بلا آواز ۱۲
سموم زہرین گرم ہوا جسکے چلنے سے کنوون کا پانی خشک ہو جاتا ہین ۱۲
یعنی غنچہ کی آواز جو شگفتگی کیوقت نکلتی

---

۳ نصیب کو پہنچنے والا اور بخت نارسا کے معنی جو اپنے نصیب اور بہرہ کو نہ پہنچے ۱۲

نرم ہو مومیا یونانی لغت ہے فارسی والے مومیائی بولتے ہین اسکو
عضو شکستہ کے واسطے کھاتے ہین اسکے اثر سے بدن کی چوٹون کو آرام ہو
جاتا ہے یہہ دو نوع کی ہوتی ہی کانی اور عملی کہتے ہین کہ عملی آدمی سے بناتے
ہین اور لواح پارس مین ایک گانو ہی اوسکے قریب ایک پہاڑ ہی اوسمین ایک
تالاب ہے اوسمین ہر ایک سال کے بعد چشمہ مین جوش آتا ہی لب تالاب کے
کنارون پر دسومت یعنی چکنائی رہجاتی ہی جب منجمد یعنی جم جاتی ہی تو حاکم کے
کارندے لیجاتے ہین اور یہ بہی کہتے ہین کہ پتھر کی مستی ہی یعنی جیسے گوند
درخت سے نکلتا ہی ویسی ہی پتھر سے نکلتی ہی بہر صورت مفید چیز ہی مگر آدمی
سے بنانا محض افترا ہی کیونکہ اگر یہ احتمال ہوتا تو اوسکو پیرزنگا کبہی ہاتہہ نہ چہوتے
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب مطلب ظاہر عدو آیا ہے تقدیر
شعر اپنے نصیبونکا لکہا ہی کہ عدو نامہ بر بنکر آیا ہی اس صورت مین مدعی[۱۰] سے خط
لیکے کیا کرینگے کیونکہ محبوب کا مدعا سمجھی ہین خلاصہ مطلب یہ کہ جب محبوب نے دشمن
کے ہاتہہ خط بہیجا ہے تو اس سے صاف محبوب کا مطلب سمجہا گیا کہ محبوب
عاشق کا دشمن ہی مجہے آتا ہے رند بیباک شرع سے آزاد بے قید
آدمی مے آشام شراب پینے والا رند مے آشام وہ رند کہ جسکا مصرع
ثانی بیان ہے مصرع ثانی مین جو عربی الفاظ ہین اوسکی اصل عبارت بطور
مجموعہ یہ ہی خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ ترجمہ بکر یعنی لے وہ چیز جو صاف
اور بے عیب ہے اور چہوڑ دے اوس شی کو جو کدورت والی ہی خلاصہ مطلب
یہ کہ مجہکو اوس رند سے بڑا رشک ہی کہ شراب صاف او غیر صاف سب پی ہی جاتا ہی
اور مجہکو ایک گہونٹ ہی نہین ملتا نہ آیا خاک یہ ظاہر ہے کہ جو کوئی رستہ
چلتا ہی اوسکے پاؤن کا نشان زمین پر نہ آتا ہی اسطرح کہتا ہی کہ جسقدر عمر گذر گئی

۱۰ یعنی عدو کی مکتوب ... یعنی دشمن ہی کے مدعا یعنی مطلب ۱۲

اوسکا رستہ یعنی اوسکا گذرنا خاک بھی سمجھہ مین نہ آیا یعنی ساری عمر غفلت مین برباد کی اسکے بعد انجام یہہ سمجھے کہ یہ جو داغ معصیت ہی اس عمر گذشتہ کا نقش پا ہی خلاصہ یہ کہ ایسا گنہگار ہون کہ سوائے نشان گناہان میرے وجود مین اور کوئی نیکوئی کا نشان نہین خبر سنتے ہی یعنی جب قاصد نے محبوب کی جانب سے خبر سنائی کہ محبوب نے امید وصال کی ترک کہنا گویا اس پیغام کو قضا سمجھی

نحوست بھی نحوست نامبارکی۔ بدشگنی سعادت نیکی۔ برخلاف نحوست نیک بخت ہونا گلیم تیرہ بختی تیرہ بخت بدنصیب۔ قسمت خلاصہ یہہ کہ محبوب کی زلفون کی محبت مین بدنصیبی کی کنبل میرے سر کو باظل ہما ہے گشادہ کار یہہ ظاہر ہے کہ جیسے ہاتھون کی انگلیون کے ناخن کام دیتے ہین ویسے پیرون کی انگلیون کے ناخن کام مین نہین آتے کام لینے مین بیکار ہین اسلئے کہتا ہے کہ ہمنے گشادہ کار کو بخیہ تقدیر کو سونپ دیا ہی کیونکہ تقدیر کے آگے خرد کے تیز ناخن ناخن انگشت پا کی طرح بیکار ہین عقل کے ناخن عقل کی رسائی اور تدبیر کا سوچنا ہی بلا اوس زلف یعنی اوس لف کے مصرع مین مضمون پیچیدہ ایک بلا ہی کہ جسکا کہلنا سخت مصیبت ہی جو یعنی ناز و ادا سمجھے یعنی مراد عاشق کیونکہ جو خوبیان پیچ و تاب زلف مین ہوتی ہین عاشق کے سوا اور کون جانتا ہی ہوائے زلف کو زلف کا چہیڑنا اوسکا ہلانا ہی لرزتا ہی یعنی ڈرتا ہے کا فرادا یعنی محبوب خلاصہ یہ کہ ہوا نے چہیڑا ہے اور ایسا نہو کہ عاشق کی ذمہ لگاوے بجہے گا سوز کہتا ہی کہ اے گریہ تو مجکو ذرا آب دیدے کیونکہ ایک پل مین ورنہ دل بجہہ جایگا اور اگر آگ مین نہین عذاب دینا ہی تو تیرا اختیار ہی عذاب دیدے گذرنے گریہ تقدیر شعر اے گریہ میرے سر سے اتنا آب تو گذرنے دے کہ میرے سر پہ چرخ بہی جون حباب دکہلائی دے مطلب ظاہر ہے صبا مجکو یہ

ف خاک بھی یہ کلمہ حقارت کے واسطے لاتے ہین داغ

[illegible]

تقدیر شعر اے صبا تیرے سے میری یہ آرزو ہے کہ اس یعنی چمن اسپریف کی
خاک کا بگولہ بنے یعنی میری خاک کو اڑ لیجا کیونکہ میرے وجود کا پیچ وتاب
جو حالت زندگی میں غم والم کے باعث حاصل تہا بعد مرگ بہی معلوم ہووے
یعنی معلوم ہو کہ عاشق کی خاک کا بگولہ بنا ہے خلاصہ یہ کہ اگرچہ پیر ہوں
مگر گریہ سے کم ہوا اسکو جاتے ہیں کہتا ہوں لیکن آرزو گریہ سے ضرور ہے
کہ اونکی ذرا آتش خاک ب تو ہی باد سے شکار بستہ فتراک فتراک شکار بند
تسمہ جو زین کے پس و پیش لگاتے ہیں شکار کو اوس سے باندہ دیتے ہیں
اس شعر میں یہ لطافت ہے کہ فتراک زین سے باندہا ہوا ہوتا ہے اور نیچے
نیچے ہوتی ہے اس صورت میں بوسہ کا مقصود حاصل نہیں ہوتا ہے کہ اپنی قسمت
پر نہایت افسوس ہے کہ محبوب کے فتراک سے باندہا گیا مگر رکاب کا بوسہ
حاصل ہوا کہ جسمیں محبوب کا پاؤں ہے جواب نامہ نہیں جواب نامہ اسکی
تفصیل ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جب لوگ مردہ کو دفن کرکے واپس پہرتے
ہیں تو دو فرشتے کہ جنکا نام منکر نکیر ہے قبر میں آکر میت کو زندہ کرتے ہیں
سوال کرتے ہیں کہ مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ دِیْنُكَ اہل اسلام جواب دیتا ہے[۵۲]
کہ اَللّٰہُ رَبِّیْ وَدِیْنِیْ دِیْنُ الْاِسْلَامِ جب جواب و سوال قبر برحق
ہے اسواسطے اہل اسلام میں دستور ہے کہ میت کی لحد پر یا علیحدہ پارچہ پر بِسْمِ
اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اور اَللّٰہُ رَبِّیْ وَدِیْنِیْ دِیْنُ الْاِسْلَامِ لکھکر قبر کی لحد میں
میت کے منہ کے سامنے لگا دیتے ہیں اس ارادے سے کہ اسکی برکت سے میت
کو جواب بہی میں یاد اور آسانی ہو اور جب میت زندہ ہو اوسوقت اوسکی نظر

۵۲ تجھکو کون ہے
رب تیرا اور کیا ہے
تیرا دین جواب میرا
اللہ ہے اور دین میرا
دین اسلام ہے ۱۲

کلمہ شہادت پڑھو کر یاد آوے اور جواب مین آسانی ہو اس پارچہ او الغی پر لکھے
کو جواب نامہ کہتے ہین مطلب کہ جب اسے دفن کیجیو الوہیری قبر مین جواب نامہ
نہین تو بجائے جواب نامہ یار کے نامہ کو رکھیو کیونکہ جب قبر مین مجھہ عاشق سے ؤ
ملائک اعتقاد کے بارے مین سوال کرینگے تو کچھہ جواب تو دے یعنی بجائے جواب
نامہ یار کا خط سامنے کر دون کہ میرا یہہ ایمان نامہ ہے **رکھے ہے حوصلہ**
حوصلہ پوٹا۔ پرند جانور کا معدہ جو حلق کے نیچے ہوتا ہے جسمین دانہ جمع کر لیتا ہے
اور مجازی معنی مقدور و ہمت اہل ہمت مراد سخی خلاصہ یہ کہ دریا اہل ہمت کے
برابر سخاوت مین نہین کیونکہ دریا سے اتنا ہی نہین ہو سکتا ہے کہ حباب کا کاسہ
بھر دے یہہ ظاہر ہی کہ حباب کا اندر خالی ہوتا ہے **خنک لون کی** خنک
سرد خنک دل مراد عاشق جو فرط غم کے باعث آہین سرد بھرے دستور ہے
کہ اول آہین گرم ہوتی ہین کثرت کی جہت سے انجام سرد نکلا کرتی ہین **پہونچ**
رہونگا تقدیر شعر اے ذوق انجام منزل فنا پر پہونچ رہونگا اسصورت مین
مجھکو ایکبار محبوب کے قدمون مین مثال نقش قدم پا تراب کرنے تو دے پاے
تراب اوسکو کہتے ہین کہ سفر کے ارادہ مین اپنے مکان سے نکلکر کسی دوسرے
مکان مین جاوے اوسکو اول منزل شمار کرتے ہین خواہ اپنے شہر مین وہ دوسرا
مکان ہو جب کسی کو دوسرے دن یا تاریخ مین شک ہوتا ہے تو ایسا کرتے ہین
اور اس لفظ کی تحقیق یہ ہے کہ فارسی گویان ہند کی غلطی ہے اور اوستادان
کی کلام نظم او نثر مین دیکھا نہین گیا مگر بعض ہندی اپنی کلام مین لاتے ہین
جیسا کہ اس شعر مین بیت۔ گرد خط نیست برخسار تو اے جان درباب +
میکند حسن تو بر عزم سفر پائے تراب + اور بعض محققین نے لکھا ہے کہ پنترا
صحیح ہے اور عام نے پائے تراب کر لیا ہے پس مطلب ہوا کہ انجام مرجانا

ہے اسصورت مین ایک دفعہ مجکو محبوب کے قدمون کے نیچے نقش قدم کیطرح محبوب کے پاؤن کے نیچے آنے دے کیونکہ میری منزل فنا کا یہی پاتراب ہے یہ صحیح ہے کہ جو محبوب کے قدمون کے نیچے آئے کو پاے تراب کہے اسکے برابر کوئی پاتراب نہین

ردیف یاے تحتانی غزل ۴

دل صاف ہو مطلب یہ کہ جو دل صاف ہو اوسکو معنی پرست ہونا چاہیے کیونکہ ظاہر کی صفائی سے کچھہ فائدہ نہین اسکی مثال یہ ہے کہ ظاہر مین آئینہ صاف ہے مگر اسکی خاک صفائی ہے کیونکہ یہ صورت پرست ہے **درویش** ہے درویش فقیر اسکی اصل دردیز تہا زا کو شین سے بدل لیا اور دردیز اصل مین دریوزہ تہا یعنی آویزندہ از در یعنی بہیکہہ مانگنے والا ریاضت تحنت کرنا مشقت کرنا اہل طریقت کی اصطلاح مین ریاضت کی معنی خدا کی عبادت مین لگے رہنے کے ہین خلاصہ مطلب یہ کہ جو ریاضت مین چست ہو اوسکو درویش کہتے ہین اور وہ فقیر ہی تارک نہین جو راحت پرست یعنی آرام طلب ہو دنیادار ہے **جز زلف سو جہتا** خفاش چمگادڑ شپر ظاہر ہے کہ جانور رات کو نکلتے ہین دن کو نہین دیکہہ سکتے اسواسطے ان کو ظلمت پرست کہا ہے کہتا ہے کہ اے مرغ دل تو کچھہ خفاش نہین کہ ہر وقت زلف کے خیال مین لگا رہتا ہے **دولت کی** رکھہ تقدیر شعر مار سر گنج سے دولت کی امید نہ رکھہ کیونکہ وہ موذی تجکو کیا دیگا جو خود وہ دولت پرست ہین اون یعنی جو موذی دولت پرست ہین وہ مثل مار گنج ہین

ردیف یاے تحتانی غزل ۵

زخم دل نمک سے زخم زیادہ ہوتا ہے نون یعنی نمک مطلب ظاہر

معنی پرست وہ … [illegible] … والا ہونا ہم کو اس مین اس کی صورت نظر آتی ہی ۱۲

قبر مین عاشق مطلب یہ کہ جب قبر عاشق قبر مین مضطرب ہو اول ہے
اسلئے لوح تربت پر سورۃ زلزال کا لکھنا مطابق حالت اضطراب کی مناسب
جانا کہ جان لین کہ عاشق مضطرب کی قبر ہے سمجھنے جانا دوسری مصرع
کی تقریر یہہ ہے یعنی اب جو غور سے دیکھا تو سیلاب اشک نے رہا پامال ہے مطلب ظاہر
ابر برسون مطلب یہ ہے کہ میرے وجود کے خاک کے ڈہیر پر ابر
برسون روچکا یعنی ابر نے تر کر دیا مگر میرا سوز غم ایسا تیز ہے کہ اب تلک
میرے ڈہیر کی خاک جل کر اوڑنے مین ہے ال جیسی ہے اس مضمون مین
رال سے بہی ترقی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر رال کو بہگو دین تو وہ اگ سے
نہین اوڑیگی میرے دودہ مطلب یہ کہ زمانہ کا سیاہ ہونا بصورت
عدم روشنی آفتاب یعنی آفتاب کے سیاہ ہونے سے زمانہ کا سیاہ ہونا متصور ہے
اور زنگی کا سیاہ رنگ ہوتا ہے اور اسکا خال بہی سیاہ ہوتا ہے لہذا
کہتا ہے کہ میرے دودہ آہ سے یہان تک زمانہ سیاہ ہے کہ آفتاب زنگی
کے منہ کا خال ہے یہان سیاہ ہونے کے باعث زنگی سے مراد آسمان
یعنی آفتاب سیاہ آسمان پر بمنزلہ سیاہ خال کے ہے یعنی میرے دودہ آہ
سے آفتاب بے روشن ہے مین وہ مجنون تمام مصور مجنون کی تصویر
کو کاغذ پر لکہتے مین عیدی واضح ہو کہ مدارس حال سے پہلے کل استادون مکتب
کا یہ دستور تہا کہ عیدین سے عرفہ کے روز سب لڑکون کو عیدی بطور رباعی
متضمن معنی عیش و عشرت بنا کر لکہہ دیا کرتے تہے اور ہر ایک لڑکا استاد کو حسب مقدور
نقد دیا کرتا تہا پہر اونکو عید کی چہٹی ملجاتی تہی اب اسکا رواج بالکل اٹہگیا
ہے کیونکہ پچہلے قاعدے مکتبون مین نہین رہے نمونہ کے طور پر ایک عیدی
کو ذکر کرتا ہے سمجہہ لو — عید ست نشاط و جشن سلطانی کن * بر مسند عیش ...

۵ [illegible]
۲ سوید ایک سیاہ نقطہ ... جو دل ...
۳ ... پہر تال سمجہو اگ
... روز جاتی ہے

خاقانی کن ✦ از دیدن روئے تست حج اکبر ✦ دشمن بکشش بہانہ قربانی کن ✦
خلاصہ مطلب یہ کہ مین ایسا مجنون ہون کہ میرا کاغذ کہ جسپر میری تصویر ہے ہمیشہ مثل
عیدی باعث خوشنودی اطفال ہے یعنی میری تصویر کو لڑکے دیکھا کیجاے
عیدی خوشی کرتے ہین ظاہر ہے کہ جو نئی طرز کی شے ہو اوسکا دیکھنا سب کو پسند
ہوتا ہے **جوش گریہ کا** یہ ظاہر ہے کہ جب کوئی رویا کرتا ہے تو کپڑے
رومال سے آنسو پونچھا کرتا ہے عاشق کہتا ہے کہ میرے آنسو صفا کرنے
کے لئے گریہ کا جو آب روان ہے وہی پونچھنے کے لئے کپڑا ہے مطلب
کہ جب گریہ بند نہین ہوتا تو وہان رومال وغیرہ کیا کام آویگا اسلئے گریہ کے آب
روان کے لئے چادر آب روان کو رومال مقرر کیا ہے **چادر آب**
آبشار کے معنی ہے اور آبشار جہرنا۔ جہان پر پانی جہرتا ہو۔ پہاڑ کا
چشمہ اصل صورت آبشار کی یہ ہے کہ چوڑے پتھر کو کندہ کرتے ہین اوسمین
جو شگاف تہ و بالا ہوتے ہین اوسپر سے پانی جھرتا خوب معلوم ہوتا ہے **دل
یہ ہون گنج** سوختہ پانچوان خزانہ خسرو پرویز کے ساتوان خزانہ مین سے ایک
خزانہ کا نام ہے اسکے ترکیبی معنی گنج سنجیدہ کے ہین اسلئے کہ سختہ اور سوختہ سنجیدہ
کے معنی آئے ہین چنانچہ شادآور ایک خزانہ کا نام ہے کہ خسرو پرویز کے
سات خزانہ مین سے تہا کوہکن فرہاد جو شیرین پر عاشق تہا خسرو بالضم نام
پرویز بن ہرمز عاشق شیرین رقیب فرہاد کیا مال ہے یعنی ہیچ مال ہے
مطلب ظاہر **کھاؤن میں** بیڑا صحیح ہے بیڑا غلط بیڑا پان کی گلوری یعنی وہ
پان جو کھانے کے واسطے کتھہ چونہ چھالیا ملا کر کھاتے ہین رگ پان جو
پان کی پتی مین باریک خط نمایان ہوتا ہے شیر کا سا بال مشہور ہے کہ بلی
کے بال مین یہ تاثیر ہے کہ اسکے کھانے سے انجیرون کی مرض پیدا ہوتی ہے

ایسا ہی شیر کے بال کی تاثیر ہے کہ موجب مرض ہے مرض انخیرہ وہ پھوڑے جو گردن
پہ نکلتے ہین اکثر یہ مرض ہلاک ہے مطلب یہ کہ جب سر رگ ہین محبوب مثل بال شیر ہے
تو کیونکر محبوب سے علیحدہ یا نکلا کھانا میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے لگا ہین جہان
بید مجنون مطلب یہ ہے کہ جہان تمہارے کشتگان زلف کے مدفن ہین وہان
نخل کی جگہ بید مجنون یا جال کا درخت ہے بید مجنون مین یہ ایہام ہے کہ
اسمین مجنون کا لفظ ہے جو لیلی کا عاشق تھا خصوصا اور عموما عاشق
کو مجنون کہتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ مدفن کشتون مین عشق کی تاثیر سے یہ درخت
اسواسطے پیدا ہوتے ہین کہ معلوم ہو کہ کشتگان زلف کا مدفن ہے اور
زلف سے ان پیڑون کی مشابہت ہی ہے کیونکہ انکی شاخین مثل زلف خمیدہ
ہوتی ہین اور جال کی یہ کہ زلف کو دام اور کمند سے تشبیہ دیتے ہین
شوخ قاتل اعجاز مطلب یہ ہے کہ جب محبوب نے معجزات کا خون کرکے
اوس خون سے اپنے لب لال یعنی سرخ کئے ہین تو میری شوخ قاتل کو پان سے
رنگ کی کچھ ضرورت نہین جو ترک ادب کے مضمون شاعر بیدرنگ باندھ دیتے
ہین جواب اونکے ذمہ ہے اور معجزہ کا خون کرنا اوسپر غالب آنا ہے بسکہ
ہے نوروز بادہ کو آفتاب مقرر کیا ہے نوروز ماہ فروردین کا اول
روز یعنی جس روز کہ آفتاب نقطہ حمل پر آتا ہی حمل بارہ بروج آسمان سے
ایک برج کا نام ہے نوروز سال بعد آتا ہے کیونکہ آفتاب کا دورہ ماہ
فروردین کے اول روز تک بعد سال ختم ہوتا ہے کہتا ہے کہ بسکہ ہے
یعنی جو اپنا نوروز آفتاب بادہ ہے اسلئے اے ساقی ہمکو دورساغر ایک
سال گردش ہے یعنی محفل عشرت مین دورساغر کا وقت جو قلیل ہے ایک
سال کے برابر ہے کہل گیا مضمون خلاصہ یہ کہ جب نامہ بر محبوب

بید مجنون ایک درخت ہے ... ایک جنگلی درخت ہے ... قبرستان ... اعجاز جمع معجزہ ...

کی جانب سے جواب خط لایا تو اوسکا اسقدر یعنی بہت شکستہ حال
دیکھکر تو بن خط کے پڑھے جو محبوب نے جواب لکہا تہا معلوم ہو گیا کہ
میرے دل کے توڑنے کا مضمون لکہا ہے اسیران محبت تقدیر شعر
اسیران محبت کے سینہ مین آگ بلا ہے کیونکہ شعلہ جوالہ کی طرح طوق گلو
تک لال ہے کہینچنی تصویر مطلب ہے کہ جب میرے اعضائے بوسیدہ
صرف تصور کرنے سے جدا ہو جاتے ہین تو اسیواسطے تیرے مجنون کی
تصویر کہینچنی اشکال یعنی مشکل ہے اعضا جمع عضو بدن کے جوڑ بوسیدہ
کہنہ - پرانا - گلا ہوا - سڑا ہوا تصور کرنے سے ظاہر ہے کہ جب مصور تصویر
لکھنے کا ارادہ کیا کرتا ہے تو اول سراپائے تن کا نقشہ سمجھ کر لکھا کرتا ہے
خلاصہ یہ کہ بدن کے اعضا ایسے ضعف ناتوانی سے بوسیدہ ہو گئے
ہین کہ فقط خیال کرنے سے گر جاتے ہین اسلئے بدنکا نقشہ مصور کے خیال
مین نہین آتا پھر تصویر کسطرح کہینچ سکے اور جب سب مصور مجنون کی تصویر
ضرور لکھتے ہین اسواسطے یہ مضمون قلمبند کیا ہے روز محشر تقدیر
شعر اے ذوق اگر یہی طول نامۂ اعمال ہے تو روز محشر سے کتنی دن دیکھنے کو
چاہئین

ردیف یائے تحتانی غزل ۶

موے سر پر لشکر سپہ سالار یعنی سارے لشکر کا افسر کہ جسکے اختیار مین
کل فوج خلاصہ یہہ کہ جو محبوب کے سر کے بال ہین وہ سیاہ سانپ ہین اور
جو سر مین مانگ ہے وہ سفید سانپ ہے آبلہ ہائے دوسرے
مصرع مین میرے لفظ کے بعد پڑا ایک صحیح ہے مطلب یہ کہ جو خیمہ کی
مانند میرے سینہ پر پھپولے دکھلائی دیتے ہین گویا کہ میرے مزرعۂ دل

پر ایک غم کا لشکر آ کر پڑا ہے یعنی اوترا ہے خلاصہ یہ کہ دل کو مزرعہ[۱] اور سینہ کے چہالون کو خیمے اور غم کو لشکر مقرر کیا ہے ہووے دل ۲

شعر مین رعایت معنوی سے کربلا[۲] علی مشہد حضرت امام حسین علیہ السلام کو بیان کیا ہے اسطرح کہ حضرت امام مظلوم اور شہید ہین دشت بلا آفت اور مصیبت کا جنگل کربلا کے بہی یہی معنی ہین شامیان شامی یزیدی کیونکہ یزید شام کا حاکم تہا اس شعر مین عاشق نے زلف معنبر محبوب کو شامیون کا لشکر مقرر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ جنانکہ کربلا مین سید الشہدا کو شہید کیا ہے ایسا ہی مجہ عاشق کے دل کو زلف معنبر نے دشت بلا مین قتل کیا ہے پس کیونکہ میرا دل مظلوم ہنو فرق اتنا ہے کہ قاتل شاہ شہیدان ملعون ہین اور زلف معنبر محبوب لعین نہین کیونکہ عاشق کی زلف کی نسبت ارادت ہے اور جناب امام کی ارادت نہ تہی کیونکہ یزید اور اوسکا لشکر قبل جنگ فاسق فاجر تہا کہ جنکی بیعت حکومت عند الشرع جائز نہ تہی اسلئے آپ نے بیعت اطاعت قبول نہ کی

موذی زحمت تقدیر شعر جمع ضعیف زحمت کش موذی کو کیون ایذا نہ دیوین کیونکہ اکثر زخم رسیدہ سانپ کا دشمن مور کا لشکر ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو ظالم ہوتے ہین اگر وہ کبہی مصیبت زدہ ہو جاوین تو مظلوم باوجود ناتوانی اس موقع پر اپنا انتقام ضرور لیتے ہین جسکی مثال یہ ہے کہ زخم رسیدہ سانپ کا دشمن لشکر مور ہوتا ہے اور موذی کو زحمت کش اسلئے کہا کہ اکثر ظلم کرنیکے بعد زحمت مین پڑ جاتے ہین نہ دیوین کا فاعل جمع ضعیف ہین موذی زحمت کش مفعول بہ ایذا مفعول ثانی کیونکہ کلمہ استفہام موذی دکہہ دینے والا ضعیف ناتوان ۔ ناطاقت ۔ بوڑہا جمع ضعیف ناطاقتون کی جماعت زحمت تکلیف ۔ دکہہ ۔ رنج زحمت کش بیمار یہان موذی زحمت کش

[۱] مزرعہ ظاہر ہے کہ اکثر لشکر کا نزول زراعت کی جگہ ہوتا ہے اور لشکر جنون مین ہوتا ہے ۱۲

[۲] کربلا اصل مین کرب بلا تہا کرب کے معنی غم رنج

کے معنی یہی موذی بیمار کے معنی ہین لشکر مور چیونٹیون کا لشکر یعنی اونکا
بہت ہونا یہہ ظاہر ہے کہ بہ نسبت مار یعنی سانپ کی چیونٹی بہت ناطاقت
ہے کعبہ توبہ خدا ہی تقدیر شعر آج کعبہ توبہ کو خدا ہی قایم رکھے کیونکہ
جوش ابر نہین بلکہ اصحاب فیل کا سایہ ایک دوش ہوا پر لشکر ہے توبہ کو
کعبہ مقرر کیا ہے سا کلمہ تشبیہ یعنی مانند دوش ہوا پر تیز آنے اور سر کے اوپر
کی طرف سے مراد ہے خلاصہ یہہ کہ آج مین توبہ کرتا ہون مگر گناہون کا
لشکر تیز آتا ہے لہذا خدا ہی توبہ قایم رکھے کیونکہ اس لشکر کا جوش ابر سے
سے زیادہ ہے اصحاب الفیل ترجمہ ہاتھیون والے یعنی ہاتھیون کے سوار
جو ابرہہ کا لشکر تہا اسمین یہی ایما ہے کہ ابر مین اکثر میخواری کرتے ہین
اسیواسطے کہتا ہے کہ خدا ہی توبہ قایم رکھے **مین وہ شاہ** سد آنکہ شہ
دولت ہے یعنی طفیل سے جون مانند سمندر دریائے شور لشکر ہے
یعنی وہ جو جوش اشک کے طفیل سے اشک کے پانی مین سمندر کی تندی پڑتی
ہین یہ لشکر ہے باقی تلازمات شعری اور مطلب ظاہر **گاہ ہجوم یاس**
ہجوم انبوہ کرنا یاس بے امیدی گاہ کلمہ ظرف زمان ہجوم یاس ترکیب
اضافی یہ مرد سپاہی مراد دل سے ہے نراس حسرت۔ ارمان کسی
چیز کے نہ ملنے کا افسوس لشکر لشکر یعنی یاس اور حسرت کے لشکر مین
مطلب ظاہر **خال چشم** تجمل شان و شکوہ آنکھہ کے حلقہ کے کویہ کو کہ جسپر
مژگان ہین اوسکو مچھلی قرار دیا ہے اس شعر مین فقط رعایت مچھلی
کی ملحوظ ہے کیونکہ لشکر سلطان سکندر ایک وقت مچھلی کی پیٹھہ پر
زمین سمجھکر اترا تہا ظاہر ہے کہ سمندر کی بعض مچھلی کا عظیم الجثہ ہونا ثابت ہے
اور خال کی مشابہت سلطان سکندر سے نہین کیونکہ خال سیاہ ہوتا ہے

اور جناب سکندر رومی سفید رنگ تھے البتہ پلنگ رنگیون کا سالار زنگی سیاہ لون
تہا مطلب ظاہر مگر مصنف نے خال کو سکندر مقرر کیا ہے **ہووے امام**
تقدیر شعر اے ذوق امام برحق پیدا ہووے تو ابہی دیکہہ کہ اسلامیون کا لشکر
مانند سبحہ گوہر گرد ہوتا ہے امام برحق ترکیب توصیفی ہوتا گرد ہے یعنی جمع
ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ اعتقاد کے بارے مین کہتا ہے کہ اگر امام برحق یعنی حضرت
امام مہدی پیدا ہون تو اوسیوقت اونکی اطاعت مین اسلامیون کا لشکر جمع
ہو جاوے ظاہر ہو کہ مسئلہ ہے کہ قرب قیامت مین بارہوین امام حضرت مہدی ہونگے اونکی وقت مین اسلام کا زور ہوگا

ردیف یائے تحتانی غزل ۷

میری خاکستر انگلا آگ کی چنگاڑی عشق کا شروع مطلب ظاہر **دل کو کہدون**
ڈہب ترجمہ طرز ۔ روش ۔ وجہ ۔ طریق ۔ طور تا علت کے لئے ہے مرکب ہے یعنی
اسلئے رکہہ دون کہ یہ قربانی الخ **خال سے خورشید** خورشید وہ باعتبار روشنی
چہرہ محبوب سے مراد ہے تیرہ بختان جمع تیرہ بخت بے بہرہ و بے نصیب تیرہ
بختان محبت مراد عاشق خلاصہ یہ کہ عاشقان سوختہ کوکب ہو جائین اور یہ کوکب
بجائے خال ہو اس صورت مین خورشید رخ کی خوبی حسن کیا ہی خوب معلوم ہو ظاہر
ہے کہ شے جل کر سیاہ ہو جاتی ہی خال سیاہ ہوتا ہے سوختہ کوکب مراد مدبر و بدبخت
ہے ہے **عشق تعلیم** تقدیر شعر اے عشق گر مجنون آنکر لیلی کا ہم مکتب نہ بنے تو
تعلیم نیاز و ناز لیجا کیونکر ہو مطلب یہ کہ جب مجنون اور لیلی پہلے ہم مکتب ہوئے
تو عشق کی تعلیم سے باہم نیاز و ناز کا علم ظاہر ہوا اگر ہم مکتب نہ ہوتے تو کیونکر
یہ صورت ظہور پاتی خلاصہ یہ کہ عاشق معشوق کا اتالیق حضرت عشق ہے جو
عاشق کا زار رہتا ہے اور معشوق آرام و چین سے ہے **جو نہون عقدے**
عقدہ گرہ مشکل بات عقدے جمع بقاعدہ اردو وا کشادہ ۔ کہلا ہوا ۔ جدا عقدہ

مطلب ظاہر ہے کہ مطلب کا عقدہ کہلنا چاہئے عاشق کہتا ہے کہ جو عقدے
تصویر کے غنچہ کی طرح کہلتے نہین ہین وہ ہمارے لئے عقدہ مطلب بنے ہین یعنی
نہ کہلنے والے مطلب سلئے ہماری قسمت پر وائے یعنی افسوس کرنا چاہئے ہے
سیاہ کاری سے سیاہ کار گنہگار روز محشر شب ہے خصوصیت کہ روز محشر
دو جہت سے ہے ایک یہ کہ روز محشر کے بعد شب نہوگی دوسرا قیامت کا دن
بہت روشن ہوگا کیون کہ اب آفتاب چوتھے آسمان پر ہے کہ جسکی دوری
چار ہزار سالہ راہ ہے باوجود اس بعد کے دن اتنا روشن ہے جب قیامت
کے دن سورج زمین کے متصل اوتر آیگا تو دن کی روشنی کہانتک ہوگی
سرمہ چشم تقدیر شعر ایسا کاجل کہ جسمین سے اوسکا خال لب بنے یہ تعجب ہے
یا بطریق استفہام کہتا ہے کہ دود آہ سرمہ چشم کو اب کیون بنے ہے مطلب
یہ کہ آہون کا دہوآن جو آسمان پر پہونچکر ستارون کی آنکھون مین بجائے سرمہ
پڑ جاتا ہے یہ ستارون کے لائق نہین اس آہ کے دہوئین سے فقط خال لب
معشوق بنانا چاہئے کیونکہ محبوب کی لب زیبا اسکے لائق ہے کاجل دیوے کی سیاہی
کہ جس سے روشنائی گوند ملا کر بناتے ہین **تربیت سے** تربیت پرورش ـ
پالنا اہل لائق نا اہل نالائق اس شعر مین نالائقون کی مذمت ہے **موذیون**
کو موذیونکا یہ نسخہ غلط ہے معدوم البصر نصیب کی گئی بینائی اندہے کی معنی ہین
عقرب بچہو اسکی نظر نہین پہلے مصرع مین موذیون کے حق مین بد دعا ہے کہتا
ہے کہ خدا کی حکمت کاملہ اصل مین یہ تہی کہ عقرب کو نظر نہین آتا والا اسکے
نیش سے کوئی نہ بچتا ایسا ہی جب کوئی موذی ہوا کرے اوسکی آنکھین بچہو
کی طرح اندہی ہوجائین **عشق سے** اسے شیخ صنعان علیہ ایک ولی کامل
گذرے ہین آپ کا سات سو مرید تہا اور خلق مطیع تہی آپ کی دعا قبول و کرامت

عه تربیت سے زیادہ مناسب تعلیم ہے بہ ضرورت آزاد
عه شیخ کا ... بخشش
بمعنی مذہب کافر ۱۲

مشہور تھی ایک عورت ترسا کے باعث آپ نے کفر اختیار کیا مریدون نے خدا کی درگاہ مین بہت گریہ وزاری کی انجام شیخ صاحب تائب ہوئے یہ بجائے خود منطق الطیر مولفہ جناب شیخ فریدالدین عطار مین مفصل مرقوم ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۸

کچھہ نہین تجہیز سامان کرنا۔ شادی کے جہیز کا دینا اور مردہ کا اسباب تیار کرنا ظاہر ہے کہ جب کشتہ سیماب کی طرح خاک ہوگیا تو خاک کو تجہیز تکفین نہین ہوسکتا اوسنے مارا چادر مہتاب[1] اسلئے چاہئے کہ لوگ سمجھین کہ رخ روشن کا مارا ہوا ہے جو حسب حال ہے کل جہان سے جہان سے یعنی جس جگہ سے مطلب ظاہر چمن زہر سبزہ شمشیر تلوار کے جوہر سبزہ اسلئے کہ شمشیر کے جوہر جو اول درجہ کی لوہے کی ہوتی ہے اوسکے جوہر مثل سبزہ[2] یعنی برنگ سبزہ لہرایا کرتے ہین زہر آب وہ پانی کہ جسمین زہر ملا کر تلوار کو تاؤ دیکر بجھایا کرتے ہین ایسی تلوار کے زخم سے آدمی جان بر نہین ہوتا کیونکہ اچھا نہین ہوا کرتا مطلب ظاہر مین وہ مجنون بجائے کرتا ہا کرتا ہے صحیح ہے قبلہ وکعبہ لکھا یا سواسطے کہ مجنون کے نزدیک بیاد رتبہ عشق کی منزل مین اعلی ہے اور باپ کو قبلہ وکعبہ لکھتے ہین پس مجنون اسلئے قبلہ وکعبہ لکھتا ہے کہ عشق مین مجھے بمنزلہ پدر سمجھتا ہے القاب وہ عبارت جو خط کے آداب سے اول پیشانی پر لکھی جاتی ہے جیسا کہ میرے قبلہ وکعبہ سلامت اور مہربان دوستان زاد لطفہ وغیرہ ذالک مین نہ ترڑ پا قطعہ بند شعر مین کہتا ہے کہ اگر مجھکو عشق کا آداب ہو تو مجھے محبوب جو گل سے بہی سوا یعنی بہت نازک ہے اسطرح ادون کے تلے داب لیوے یعنی کبہی نہ داب سکے یہ واضح ہے کہ جب ذابح مثلاً

[1] مہتاب چاندنی اصل مین ماہ تاب تہا بمعنی روشنی ۱۲
[2] سبزہ دشتی

خاکو درد ناکہی ہو کے
اور بنفشہ مین صفات
تعجب ہے ۱۲

قصاب وغیرہ ذبح کیا کرتے ہین تو پہلے مذبوح یعنی بکری وغیرہ کو دانو کے زور سے دبا لیا کرتے ہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۹

لیتے ہی دل لیتے ہی گیا آئے کیا چلے یعنی میرے حق مین محبوب کا آنا جانا مساوی ہے کیا آئے کیا چلے اور یہ مین قلیل وقت پر استعمال کرتے ہین یعنی آکر اوسیوقت پھر جانا مساوی اسواسطے کہ کہا کرتے ہین کہ تیرا آنا نہ آنے کی مثل ہے **آگ لینے آئے تھے** یعنی جب دل کو لیکر چلدیا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ آگ لینے آئے تھے تو دل کو جو آگ کی طرح سوزش میں ہے لیگئے **بل بے غرور** آفتاب کی روانگی روزمرہ ہے لیکن زمین پر اسکی رفتار کا اثر مثل نقش پا نہین ہوتا کہتا ہے کہ محبوب غرور حسن کے باعث اسقدر جلدی میرے آگے سے نکل گئے کہ زمین پر سے اوڑتے چلے گئے **افسوس ہے** جانور زمین سے اونچا اوڑتا ہے اوسکا سایہ زمین پر ہوتا ہے یہی جدا ہوتا ہے **قاتل جو تیری** رگ گنا ترجمہ دل تنگ شدن کا ہے عربی القباض رگ رگ یعنی شہر شہر کے اسواسطے خنجر چلایا کہ ایذا پہونچے **آلودہ سرمہ سے** سرمہ سے فقط آنکھہ سیاہ ہوتی ہے اور نگاہ جو ایک نور صاف ہے یہ سیاہ نہین ہوتی اور نور بصر ہمیشہ آنکھہ سے نکلتا رہتا ہے کہتا ہے کہ اسیطرح جو اہل صفا ہین بلا کدورت بغض وکینہ جہان سے صاف چلے جاتے ہین **لیجائین ترے** دستور ہے کہ جب کوئی صمیمی دوست دوست سے رخصت ہوا کرتا ہے تو اسکو علیحدہ ہونیکا نہایت قلق ہوتا ہے اسواسطے جب تک اوسکی نظر دوست اوسکی مکان پر پڑتی ہے تو تب تک وہ پھر پھر کر دیکھتا ہی جایا کرتا ہے مطلب ظاہر اسے **ذوق** الحفیظ حفیظ اسمائے صفات باری تعالی مین سے ایک اسم ہے اسکے

معنی نگہبان کے ہین اسجگہ مین خدا سے پناہ چاہنے کے معنی مراد ہین یہ تیری قضا یعنی نگاہ یار

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۰

الگ تا ہو نہ صحیح اور الگ تا ہووے غلط مطلب ظاہر خبر لون جنون یعنی اے جنون مطلب ظاہر لگے ہے اس تقدیر شعر میرے دامن کی ہر خار اس تمنا مین لگے ہے کہ اگر اک تار دامن سے عطا ہو تو مین دستار کردن خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عاشق کہتا ہے کہ میرے دامن سے ہر خار اسواسطے لگے ہے کہ ہر خار کی یہ تمنا ہے کہ اگر عاشق کے دامن سے اک تار عطا ہو تو مین اوسکو بجائے دستار کرون دستار کرنے یعنی دستار پہننے سے فضیلت حاصل کرنے سے مراد ہوتی ہے اس مضمون مین عاشق نے اپنے دامن کا شرف ثابت بیان کیا ہے کہ عاشق کے دامن کا ایسا مرتبہ ہے کیا تو نے وحشت آدمیون سے نفرت جیسے جانورون مین ہوتی ہے گریبان ہمکنار یعنی ہم بغل ہونا یہ کہ گریبان چاک ہو کر دامن تک پہنچا ہے مطلب ظاہر ترے جو سجدہ نہ پوچھین یعنی صاف نہ کرین حور بضمین حا کی ضم اور عین کے کسرہ سے حور چشم اور حور بہشت یعنی محبوب کے در کی خاک کی ایسی فضیلت ہے کہ حور کے دامن سے بہی نہ پوچھون ہوا بے پردہ یعنی اتفاقاً محبوب کا منہ ننگا ہو گیا پھر محبوب نے اسطرح منہ چھپا لیا کہ درمیان مین دیوار کی طرح اپنے دامن سے ایک دیوار بنا لیا یعنی دامن اوٹھا کر منہ کو ڈھانپ لیا وہی زیبا ہے مطلب کہ اوسکے لئے وہی زیبا ہے کہ جسکی جو قطع یعنی جو مخلوق اپنی اصلی ہیئت پر وضع کیا گیا ہے وہ اوسی صورت مین زیبا ہے مثلاً ہاتھ پاؤن وغیرہ جو اصلی ہیئت پر نہون تو زیبا نہین علی ہذا القیاس ہر ایک چیز کی نسبت سمجھ لو پہرون کھینچے

ﻪ حور بالضم جمع حوراء کی سفید رنگ اور سیاہ آنکھ اور

[illegible]

کہسار پہاڑ دامن کہسار وہ جو شروع پہاڑ کے نیچے کی طرف ہے جیسے
پہاڑ کی چوٹی وہ کہ جہان پہاڑ کی اونچائی ختم ہو تقدیر مصرع ثانی اگر میرے
دامن سے دامن کہسار باندھا جاوے تو مین اپنے زور وحشت سے پہاڑ
کو کوسون کھینچے پھرون اور دامن کا دامن سے باندھنا معلوم ہے چلینگے
آتش پاون سے حنائی رنگ کو آتش مقرر کیا ہے واضح ہو کہ بعض انگرکھے
اسقدر لنبا پہنتے ہین کہ انگرکھے کی لٹکتی ہوئی آنچل سے پاون چھپے ہوتے
ہین گرمی رفتار مراد تیز رفتاری یہ ضرور ہے کہ تیز چلنے مین کپڑا اوڑا کرتا ہے حاصل
یہ کہ اب جسوقت محبوب نے تیز چلنا شروع کیا اور پاون ننگے ہوتے گئے تو گئی
گھر جلینگے یعنی محبوب کے عشق مین برباد ہو جاینگے دکھائے صدمہ صدمہ
آسیب۔ دکھ۔ رنج پہنچانا یہہ یعنی اسقدر دامن کا وزن یا سخت ہونا صدمہ
پہنچانے مین کچھہ حقیقت نہین رکھتا ہے باوجودیکہ دامن مثل لاشی ہے مگر مجنون
کے پاون کو زنجیر نے ایسا صدمہ پہنچایا ہے کہ اب رفتار کے وقت دامن سے
پاون کو صدمہ پہنچتا ہے عزیز اصلا سرمایہ ہمت کو کہ دریائے صحیح ہمت کو
یعنی اہل ہمت کو اہل ہمت سمجھی مصرع ثانی مصدق دعوی ہے مطلب ظاہر
مربی بھی نہین مربی پرورش کرنیوالا تربیت کرنیوالا۔ پالنے والا خلشگر
خلش بفتح اول و کسر دوم تیز چیز کے سر کا چیز مین نیچے جانا یعنی گھس جانا اور زخم
کرنا خلشگر زخم کرنیوالا مراد دکھہ دینے والا آرائش دینا یہ کہ خلش گر کو اوسکی
خلش کرنے سے بوجہ نصیحت آراستہ کرنا کہ ایسا کام نہ کرے مطلب کہ جو
خلش گر ہین اونکو مربی بھی آراستہ نہین کرتے کہ دکھہ ندین اسکی مثال بیان
کرتا ہے کہ دیکھو کہ جسکو صحرا مین کانٹے لگتے ہین اونکو صحرا پوچھتا نہین یعنی
صحرا دامن سے کانٹے الگ نہین کرتا اور یہ بھی تقریر ہے کہ مربی بھی تو ندی

کو ہرگز آرایش یعنی زیب نہین دیتے ہین دوسرے مصرع علت ہی اسطرح کہ دیکھو
صحرا کہ جسمین غبار پیدا ہوتا ہے باوجود اس تعلق کے صحرا اپنے دامن سے خار کو
نہین پوچھتا یعنی آرایش نہین دیتا کہ وہ خلش گر ہے یہ ظاہر ہے کہ گرد آلود چیز
کو دامن سے صاف کیا کرتے ہین یہان پوچھنے کا لفظ بلحاظ شان ہے
کہ شان وغیرہ کو صاف کیا کرتے ہین **فرشتے ترے** پندار عزو مطلب
ظاہر **میرے پاؤن** شکستہ دل غمگین جو مراد سے ناامید ہو یعنی چھالے
اسلیے شکستہ دل ہوتے ہین کہ ہم مین خار کیون نہین اولجھا **ترے مجنون**
وہ جامہ عریانِ تنی یعنی بدن کا ننگے ہونا رہنا یائے مصدری ہے دوسرا مصرع
جامہ عریان تنی کا بیان ہے ضمیر جسکو مجنون کی طرف عاید نہین اسکا مرجع جامہ
عریان تنی ہے **کہان وہ هم** دامن سوار لفظ مرکب ہے اوس
لڑکے کو کہتے ہین جو دامن کا سرا پنے دونون پاؤن کی طرف سے اونچا کر
بازی کرے اور آپکو سوار تصور کرے یہ معلوم ہے کہ لڑکے دامن کو اونچا
کرکے نقلی گھوڑے بنکر کودتے پھاندتے دوڑا کرتے ہین توسن ہوا
چالاک گھوڑا خلاصہ مطلب یہ کہ لڑکپن کا زمانہ جو عالم بیفکری کا ہوتا ہے اوسکو بطور
تاسف یاد کرکے کہتا ہے کہ ہم دامن سوارون یعنی لڑکون مین جو کھیلا کرتے
تھے وہ زمانہ کہان ہے اور بجائے کیا لیا صحیح ہے **مرا وہ گریہ** گل خسار
محبوب سے مراد ہے **عیش و آلودہ** آلودہ دامن گنہگار **سبحہ** تسبیح نیکو
کارون کے دامن سے تار لیکر تسبیح بنانا نیک ہے اور اس شعر مین اسکا اولٹا
بیان کیا ہے کہتا ہے کہ مین ایسا گنہگار ہون کہ میرے دامن سے تار لیکر
تسبیح بناتے مین خلاصہ یہ کہ لوگ عاشق کو برا کہتے ہین اور عاشق کا ایسا رتبہ ہے
کہ اوسکے دامن سے فرشتے تار لیکر تسبیح پروتے ہین پاک دامن جو گناہون سے پاک ہو

یہ صید ناتوان تقدیر شعر یعنی مین جو صید ناتوان مثل پر افتادہ ہون اگر مجھکو نسیم دامن گلزار اپنے دامن سے لگائے تو اوڑجاؤن گلزار کا دامن وہی باغ کا احاطہ خلاصہ یہ کہ مین ایسا ناتوان ہون کہ اگر ہوا اوڑائے تو مین گرے ہوئے پر کی طرح اوڑجاؤن **نگاہِ بوالہوس** تقدیر شعر اے محبوب بوالہوس کی نگاہ تیری خاک اوڑانے کو ایک آندہی ہے اسلئے اے محبوب تو اپنے چراغ شعلہ رخسار کو دامن سے چھپالے بوالہوس جسکو ہوس زیادہ ہو مجازی عشق والے سے مراد ہے آندہی صرصر باد تند کا ترجمہ ہے محبوب کے رخسار کے شعلہ کو چراغ مقرر کیا ہے اس اعتبار سے کہ شعلہ روشن ہوتا ہی محبوب کا رخسار بہی مثل شعلہ تابان و درخشان ہوتا ہے اور یہہ بہی ایما ہے کہ شعلہ ہوا کے صدمہ سے جلد فرو ہو جاتا ہے یعنی بجہہ جاتا ہے اسیطرح محبوب کا رخسار بہی نازک ہے جو بد نظر سے مرجہا جاتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ آندہی سے چراغ گل ہوجاتا ہے خلاصہ یہ کہ ایسے بیہودہ آدمی کی نظر محبوب کے رخسار پر پڑنی خوب نہین اور یہان کوئی شخص بوالہوس کے معنی عاشق مراد نہ رکھے کیونکہ اس دیوان مین کئی جگہ بوالہوس کی مذمت بیان کی ہے علاوہ اسکے جہان بوالہوس کے لفظ کی استعمال ہوگی تعریف کے موقع پر نہ ہوگی اور اس شعر کے مطلب کے بہی برخلاف ہے کیونکہ عاشق محبوب کو کوئی صدمہ یا محبوب کے حسن کی بیرونقی کا خواہان نہین کیونکہ جب چراغ گل ہوگیا تو ضرور حسن کی بیرونقی متصور ہے پس وہی تقریر صحیح ہے جو بیان ہوئی کہ بوالہوس کی نظر محبوب کے چہرے پر پڑنی خوب نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۱

ہون یہہ لاغر خس تنکا کبادہ نرم کمان جو ابتدا مین کمان چلانے سیکھنے کے

وقت استعمال و ورزش کرتے ہین مطلب اوس تقدیر یعنی مین اسقدر لاغر ہون کہ میرا قامت ایک خس کے بوجہہ سے کباده کی طرح لچکے ہے اور میرا قامت پائے تکس کے بوجہہ سے بہی کباده کی طرح لچکے ہے یہہ اسیری مین گران کسر سے نخ مین اندان کے مقابل اور مقابل سبک کے وزن مین اور قوی کا بہی افاده دیتا ہے چنانچہ سخت گران اور بہت کے معنی مین بہی آتا ہے جیسا کہ گران سنگ یعنی بہت وزن اور ایسا ہی گران قدر گران پایہ گران تمکین گران خواب گران خوار اور دیر کے معنی مین بہی مستعمل ہے جیسا گران سیر و گران گوش اور بد مکروه مین بہی استعمال ہے جیسے دل گران و درد گران و سر گران پس یہان گران خاطر سے دل گران کے معنی ہین یعنی محبوب کے جانب سے جو غم و الم مین بہاری دل ہے قلابہ حلقہ ظاہر ہے کہ پنجرے کی چوٹی پر لوہے کا حلقہ یعنی کڑا ہوتا ہے جس سے پنجرے کو پکڑتے اور لٹکاتے ہین خلاصہ یہ کہ میرے گران خاطر ہونیکے باعث قفس کہ جسمین مقید ہون اسقدر بہاری ہو گیا ہے کہ اوسکے بوجہہ سے پنجرے کا کڑا ٹوٹ جاتا ہے **باندہ دے** قیس عرب مقدس مین ایک قبیلہ کا نام ہے جو قیس کی اولاد سے ہے اور مجنون کا لقب مطلب ظاہر اپنے دامن مین تسکے سکنا پہٹنا ظاہر ہے کہ پہولون کو توڑ کر بعض اوقات دامن مین ڈالا کرتے ہین اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ دامن کی چیز کا بوجہہ چولی پر پڑتا ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۲

رخصت اے زندان زنجیر در باضافت یعنی دروازے کی کنڈی کڑی ملوا ترجمہ کف پا کا ہے کہتا ہے کہ اے زندان اب تو میرے سے رخصت ہے یعنی اب مین زندان سے نکلتا ہون کیونکہ میرے نکالنیکے

لئے جنون زنجیر کھڑکاتا ہے اور خار دشت زندگی نکلنے کے بعد میری طرف سے تجھکو مژدہ ہو کیونکہ پھر میرا تلوا کھجلاتا ہے یعنی پھر جنگل کے جانے مین جوش ہے **سر بوقت ذبح** سر کا زیر پا ہونا اسجگہ یہ مراد ہے کہ جسکو ذبح کیا کرتے ہین اوسکا سر پاؤن کے نیچے دبا لیتے ہین اور جو مذبوح ہوتا ہے وہ تڑپ کر لوٹا کرتا ہے اور لوٹنے کے بہت معنی ہین جیسے ہاتہ پاؤن مارنا اور ابتر ہونا اور زیادہ ہنسی کے وقت جو لوٹا کرتے ہین اور لوٹنا خوشی کے وقت بہی ہوتا ہے یہان اسی خوشی کے معنی مراد ہین **اللہ اکبر** سبحان اللہ مقام تعجب اور تعریف مین مستعمل ہے یہان تعجب سے مراد ہے اور بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَر ذبح کے وقت پڑہتے ہین یہ ذبح کرنے کی نیت ہے اس شعر مین یہ سب الفاظ مناسبت مین خلاصہ یہہ کہ جب محبوب نے میرا سر ذبح کے وقت دبا یا تو مینے اللہ اکبر تعجب سے کہا کہ یہہ میرے نصیب کیا خوش ہین **واہ وا** شور کلمہ واہ وا کا استعمال تعریف کے موقع پر ہے اور یہا جانور کی خوراک **استخوان** ہین **تا ان مدد** مطلب یہ کہ طاقت تا ان مدد کے یعنی طاقت کہتی ہے کہ مین مدد دیتی ہون اور میرا ضعف سے سینہ مین دم ہے اس حال مین دیکھئے کہ مجھے خدا لب محبوب تک کیونکر پہنچا ہے لب تک پہنچانا وصل محبوب سے مراد ہے **بس کرم سوز درون** کرم بکاف عربی بمعنی بخشش صحیح اور بس کر غلط بس کرم سوز درون یعنی اے سوز درون بس کرم کر رحم جوش گریہ یعنی اے جوش گریہ رحم کر جہاتی کا بہر آنا رونے سے مراد ہے مطلب ظاہر **حل بے استغنا** **بے** تحسین کا کلمہ ہے اُف افسوس بیتابی بے صبری بطاقتی اس شعر مین محبوب کی استغنائی اور اپنی بے صبری کا حال بیان کیا ہے

ردیف یاے تحتانی غزل ۱۴

زخمی ہون مین ناوک تیر دزدیدہ نظر چور آنکھ سے دیکھنا کہ کسیکو معلوم نہ ہو کہ دیکھتا ہے یا نہین جانے کا نہین چور جبکہ مین اوس ناوک دزدیدہ نظر کا زخمی ہون اسلئے اب زخم جگر کا چور یعنی ناسور دور نہین ہوگا زخم کا چور ناسور کو کہتے ہین ہم خوب مین انداز ڈال ڈول - وضع یہان مراد کمر کی باریکی سے ہے تا مین موتی پروتے ہین کہتا ہے کہ اے محبوب تیری کمر کا انداز خوب معلوم ہے کہ یہان تک باریک ہے کہ کوئی یعنی کسی دل کے گھر سے پرو ہوکر نکلتا ہے کہ اب کے پھرے یہان پھرنے اعتقاد کے بدلنے سے مراد ہے مطلب یہ کہ اگر اب کے شیخ صاحب حج کرکے واپس آگئے تو یقین جان لو کہ شیخ جی اللہ کے گھر سے پھرے ہین عاشق کے نزدیک یہ بات ہے کہ جب اللہ کے گھر چلے گئے تو پھر واپس آنا کیسا بلکہ وہین بقعہ پاک مین جان فدا ہونا چاہیے تہا اور یہ بھی تقریر ہے کہ جب کوئی نہایت مرض اور تکلیف سے صحت یاب ہو تو کہتے ہین کہ یہ اللہ کے گھر سے آیا ہے یعنی قریب المرگ ہوکر صحت یاب ہوا اسکو نئی زندگی ہوئی کہتے ہین جبکہ شیخ جی بوڑھے ہین اور سفر کی تکلیفین سخت ہوتی ہین لہذا کہتا ہے کہ اگر ابکے واپس آئے تو یہ جانو کہ وہ خدا کے گھر سے پھرے وہ خلق سے خلق عادت - خو سبھاو - دوسرا مصرع مصدق دعوی ہے اسطرح کہ شاخ ثمردار سے پہلے گل نکلتے ہین کہ جن سے خوشبو آتی ہے اسکے بعد پھل لگتا ہے کہ جس سے لوگون کو فایدہ پہنچتا ہے اسیطرح جنکی نیک خلاق ہیز اول شیرین کلامی سے خوش و خرم کرتے ہین پھر کہانا کھلانے وغیرہ تواضع سے پیش آتے ہین حاضر مین جلدو کوتل گھوڑا کہتا ہے کہ جسطرح بادشاہ کی سواری کے ہمرکاب کوتل گھوڑے

جلو مین ہوتے ہین اسیطرح میرے توسن وحشت کے ہمراہ کوہسار اپنے
دامن کو کمر سے باندہے ہوئے چلتے ہین دستور ہے کہ جو نقیب وغیرہ
بادشاہ کی سواری مین ہوتے ہین وہ کمر بستہ ہوتے ہین **فریاد ستم کش**
ستم کش مظلوم مراد عاشق سے ہے یعنی مظلوم کی فریاد وہ تلوار ہے کہ جسکا
وار آسمان سے بہی گذرے **اشکون مین** خلاصہ یہ کہ جیسے حاجی دریائے
شور سے گذر کر حج کے واسطے جاتے ہین ایسا ہی ہم اشکون کے دریا پر سے
گذر کر سوئے دیار جاتے ہین کیونکہ دریا کے سفر سے مقصود کعبہ ہے
اُف گرمی اُف افسوس اسجگہ شدت گرمی کے باعث تعجب اور حیرانی کے
باعث کہتا ہے **ٹہوکر** ٹہوکردن ٹہوکر بالغز اسجگہ ٹہوکر مارنے کے معنی ہین ٹہوکر
مارنا ترجمہ پشت پا و سرپا زدن چیزے را شتر سے تے کلمہ تشبیہ کی مانند شتر مطلب
ظاہر **گشتہ ہون** سیاہ مست یعنی بدمست جسکو بہت نشہ ہو مراد محبوب
مستی گشتہ جوش شہوت اسجگہ جوش عشق سے مراد ہے جو شجر سے ظاہر معلوم
ہوتا ہے چنانچہ درخت سے گوند **کھلتا نہین** دل کا کہلنا مراد خوش
اور دل کا بند ہونا مراد ملول اور ناخوش ہونا اور یہان حقیقی معنی سے مراد
مجازی ہین مطلب یہ کہ مین حیران ہون کہ تو نے میرے دل مین کیونکر
گھر کرلیا حالانکہ دل تو ہمیشہ سینہ مین بند رہتا ہے کہلتا نہین کہ تو آجائے
اور دل کا منقبض ہونا ظاہر ہے **نالون کے اثر سے** پہوڑا سا پکتا ہے
یعنی جگر ریم پیپ دوسرا مصرع مدعی دعوی یعنی جیسے آہن سے ریم ہمیشہ یعنی جب
لوہے کو گہلاتین ریم ضرور نکلیگی پہوڑے کا پکنا پیپ کا پہوڑنے مین
کہولنا کیڑا افزا سا کہتے ہین کہ پتہر کے اندر کیڑا ہوتا ہے عاشق کہتا ہے
کہ کیڑا ادنی رتبہ کا جانور ہے اسکو پتہر کی ایسی انس ہے کہ اوس مین رہتا ہے

اور انسان جسکا کل مخلوق سے اعلی رتبہ ہے کیا یہ انسان دلکے دل میں گھر نہ کرے گھر کرنا خانہ کردن کا ترجمہ ہے یعنی قائم شدن مکان گرفتن واقامت کردن تیر اوس نگہ مطلب یہ کہ اگر پہلے اوس نگہ کا تیر دل میں گھر کرے تو پھر اسکے بعد جو ناسور عشق ہے وہ زخم تیر کے گھر مین گھر کرے پتلی سیاہ بھونرا سیاہ زنبور جو لکڑی مین سوراخ کرکے رہتا ہے اور پھولون پر بیٹھتا ہے گل عنبر غلط گل عبہر صحیح یعنی چشم مست محبوب کی سیاہ پتلی عجب بھونرا ہے کہ یون یعنی اسطرح گھر کرے یعنی گھر کرتا ہے یون میرے اونکی غلط اوسکی صحیح مطلب ظاہر بلبل کا تقدیر شعر عاشق کہتا ہے کہ بلبل کا آشیانہ گلشن مین ہے اس صورت مین کیا تعجب ہے کہ اگر دل رخ محبوب پر زلف عنبر مین گھر کرے آنکھ ہی اوسکے عنکبوت مکڑی گل تر مین گھر مین کرے غلط او گل تر مین گھر کرے صحیح یہہ ظاہر ہے کہ مکڑی گل وغیرہ درخت پر جالا پردتی ہے دوسرا مصرع مثالیہ ہے مطلب ظاہر قاتل میرے جب عاشق لہو مین اثر کرنا بباعث سوزش عشق بہت جلد ہوتا ہے تو اسواسطے کہتا ہے کہ جلد لہو کو دیو

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۴

قاصد تو کب یا قسمت بطریق تمنا کہتا ہے اوریا کلمہ ندائیہ ہے گر قتل ہی لاحول ولا قوۃ کو واسطے دفع شیاطین پڑھا کرتے ہین اور بعض محل مین اوسوقت پڑھتے ہین کہ جو بات انسان کے نزدیک مخالف حسب مرضی او صحیح ہو چنانچہ یہان یہی بات ہے یان وعدہ تو ضمیر خطاب وعدہ کا آنا اجل کا آنا یعنی موت بے بادہ لہو پینا مراد غم کرنا ساقی محبوب دم وقت بالین پہ ہنگامہ اور ہنگام یعنی وقت محشر لوگون

۷ لا حول اس کلام پاک کا تمام ... لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

[illegible]

سے اکٹھا ہونیکی جگہ روز قیامت میدان قیامت کہتین مراد کبھی یا کسیوقت
خلاصہ یہ کہ مین عشق کے صدمہ سے اسقدر بیہوش و بیخبر پڑا تہا کہ میرے
بالین پر میدان قیامت نے آکر کہا کہ لو حضرت کبھی تو اوٹھو یہ کیا دیر
لگائی ہے اوس کی لب حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس
کرنا اے ذوق اوسکو یعنی محبوب نے سبقت بڑہنا بڑہ ہوتری یعنی
محبوب نے کئی عاشق شہید کرنے ہین اگر سب سے پہلے شہید ہونا ہے
تو چل کر شہید ہو آ مین کیون دیر لگائی ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۵

خوب رو کا یعنی تمنے عنایتونکے سبب مجھے شکایت کرنے سے روک دیا
یعنی اب عنایتین شروع کردین تا کہ مین شکایتین نکرون کہتے کیا کیا
تقدیر شعر اے یار تو دیکھہ کہ تیری حمایتون سے مجھے اغیار کیا کیا کہتے ہین
یہہ بہی تقدیر خلاصہ مطلب یہ کہ اپنے نصیب کا لکھا ہے کہ اگر محبوب
خط بہی لکھتا ہے تو اوسمین کسی طرح کے ایما لکھدیتا ہے کہ جس سے عاشق
کو من کل الوجوہ یاس ہوتی ہے واجب القتل وہ شخص کہ جسکو عندالشرع
قتل کا حکم محکمہ قضا سے نافذ ہوا ہو یعنی جمع آیت قرآن مجید کی آیت کے
مطابق حکم ہوا ہو یعنی روایت جو حدیث او فقہ کا حکم ہو مطلب ظاہر سمجھے
ہے دوست یعنی محبوب دشمنون کی رعایت سے مجھے واجب الرعایت
سمجھتا ہے واجب وہ امر جو اوسکا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور شرع شریف
مین واجب کے اور معنی ہین یہان مراد وجوب استحسانی ہے یعنی
جسکا کرنا لوگون کے نزدیک نیک ہو رعایت کسی چیز کی نگہبانی کرنا
مطلب یہ ہے کہ عاشق دشمن یعنی رقیب تہا کسی صورت مین رعایت نہین کرسکتا

لہذا کہتا ہے کہ میں اپنے رقیبوں کے ساتھہ بھی رعایت کرتا ہوں اسلئے
دوست مجھے واجب الرعایت سمجھنے لگا گر نہ کرے میں کہتا ہے کہ
چشم تو دوے میں کبھی نہ کر کیونکہ مجھے ایسی کفایتوں سے شوق نہیں شعاوہ
میں لفظ کم بھی حروف نفی میں شمار کیا جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے شعر
شراب کم بنیوں رم لیگئی عشق ہدایت رہنمائی کرنا۔ راہ دکھلانا۔ نہایت
انتہا۔ انجام۔ حد جو اسکے بعد مطلوب نہ ہو یعنی سب نہایتوں کے سر
تک پہنچا دیا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۶

الٰہی کس تقدیر شعر یا الٰہی قاتل نے کس بیگنہ کو کشتنی سمجھے ما آکر آج
کر اوسکے کوچہ میں شور بای ذنب قتلتہ ہے زمین پہ نور نقش
کے زمین پر گرنیکو قمر کی فروتنی مقرر کی ہے اسطرح روشن ضمیر ونکا فروغ اونکی
فروتنی سے ہے فروتنی تواضع کرنا اپنا رتبہ کم سمجھنا مطلب ظاہر بشر جو
اس تیرہ خاکدان مراد دنیا کہتا ہے کہ بشر کا بود و باش زمین پر بشر کی فروتنی
کے باعث ہے یعنی بشر کا اعلیٰ رتبہ ہے باوجود اسکے اسنے فروتنی کی کہ زمین کی کہ
زمین پر آباد ہوا ورنہ اسکا تو یہ رتبہ ہے کہ قندیل عرش میں بھی اسکے جلوے
کی روشنی ہے خلاصہ یہ کہ قندیل عرش میں اسکے جلوے کی روشنی ہونا یہ کہ
انسان کی خاطر سب کچھہ زمین و آسمان و ما فیہما یعنی جو کچھہ ان میں ہے پیدا کیا
جیسے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اے حضرت اگر آپ کو پیدا نکرتا تو زمین
و آسمان وغیرہ کو پیدا نکرتا اور یہ بھی حدیث میں وارد ہے کہ شہیدونکی
روحیں سبز جانوروں کے جوفوں میں داخل ہو کر بہشت کے میوے کہاتی
اور رات کے وقت جو عرش پر قندیلیں لٹکتی ہیں اون میں بسیرا کرتے ہیں

الٰہی کا کلمہ وقت طلب فریاد اور دعا کا کسی مرنا معلوم ہیں جو انکی جزو ہو پکارا کرتے ہیں یہاں اسی اجزو یعنی معنی مراد کر کشتنی جو لائق ہلاک کرنیکے ہو یا ذنب قتلتہ اصل میں قرآن مجید کی

ہوگئے ہیں تو کہتا ہے کہ ندامت سے گریہ سے میرے آستین و دامن اسقدر تر ہیں کہ میری اس تر دامنی کے اثر سے پاکدامنی عرق عرق ہے چوتھے مصرعہ میں پہلے مصرع میں اختلاف ہے ایک کتاب میں ہم آشنا جنگ و آشتی میں لکھا ہے دوسری میں ہم آشنا و آشتی سے ہے اول نسخہ کے معنی پہلے مصرع کے مطابق ہیں کیونکہ اسمیں لفظ دوستی اور دشمنی کا واقع ہے پس معنی یہ ہے کہ ہم اس اپنی سادگی سے آشنا جنگ و آشتی میں ہوتے ہیں اگر یہ نہ ہو یعنی سادگی نہ ہو تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے آشنا یعنی جنگ و آشتی کے آشنا ہیں اور دوسرے نسخہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس اپنی سادگی سے آشنا اور آشتی سے ہوئے ہیں یعنی آشنا ہی ہیں اور آشتی ہی رکھتے ہیں یہ بات مطابق اس قول کے ہے یعنی با دوستان مروت با دشمنان مدارا اسمیں پہلا نسخہ صحیح ہے دوسرا غلط ہے کیونکہ شعر میں سکتہ پڑتا ہے لگا نہ اس مطلب یہ ہے کہ محبوب کو نصیحت کے طور سے کہتا ہے کہ اے محبوب جب یہ بتکدہ بانجام ٹوٹتا ہے یعنی فنا پذیر ہے تو یہ بہتر ہے کہ تو بھی عاشق سے ٹوٹ کر مل کیونکہ کیسا ہی کوئی خوش شمایل صنم ہو آخر شکستنی ہے ٹوٹ کر ملنا نہایت شوق اور تپاک سے ملنا شکستنی وہ چیز کہ جسکو فنا ہونا ہے اور دوسری تقریر یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خود آپ کو سمجھاتا ہے کہ جب اس بتکدہ کو فنا ہے تو اس حال میں چاہیے کہ ہر ایک سے نہایت شوق اور عجز و انکسار سے مل کیونکہ دیکھہ لے کہ اس دنیا میں کیسا ہی کوئی خوش شمایل صنم ہے اوسکو بھی آخر فنا ہونا ہے ان دونو مطلب میں یہ بات ہے کہ جیسے کہا کرتے ہیں کہ جب آخر فنا ہونا ہے تو چند روز مل جل کر بسر ہو ان تو بہتر ہے یہان یہ مطلب نہیں کہ جب دنیا فنا پذیر ہے تو ملنا کیسا کیونکہ فنا پذیر کو بہر صورت ترک کرنا چاہیے

مطلب وہی ہے کہ دل جل کر بسر ہوا اور ایک اور نسخہ ہے وہ یہ ہے مصرع لگا
نہ اس بتکدہ مین تو دل یہ ہے طلسم شکستہ غافل اسین اسکے معنی ظاہر ہین
نہین ہے قانع تھوڑے پر صبر کرنے والا ظاہر مین کیمیا گر محتاج ہوتا ہے
اور باطن مین دولت مند کیمیا گرون کا حال لوگ اسطرح بیان کرتے ہین
کہ بظاہر بھیکھہ مانگتے ہین یا بصورت گداؤن کی رہتے ہین اگر یہ ہے خداوند
ایسی کیمیا گری کسیکو نصیب نہ کرے واضح ہو کہ دوسرا مصرع مثالیہ ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۷

خدنگ مژگان ظاہر ہے کہ آئینہ صاف ہے یا نہی عاشق صاف
دل ہو کر محبوب کے سامنے سپر سینہ پر تیر کھاتا ہے آئینہ کا سخت کہ حلب
شہر کا آئینہ لوہے کا ہوتا ہے مطلب واضح ؎ ہونا اسواسطے ؎

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۸

آنکھہ اوس آنکھہ کا لڑنا یعنی ایک دوسرے کا باہم دیکھنا فارسی دوچار
ہونا کشتی وہ جو پہلوان لڑتے ہین مطلب ظاہر شعلہ بھڑکے شعلہ
روشنی۔ آگ کی لپٹ اور شعلہ کا بھڑکنا زیادہ تیز ہونا ہے ہوا سے لڑنا یہ
ہوتا ہے کہ بعض آدمی جو دیوانہ ہوتا ہے جب اوسکو جوش دیوانگی غلبہ
ہوا ادہر اودہر سے لگتی ہے تو خود بخود ہذیان کیا کرتا ہے کہ جیسے کسی سے
لڑائی کرتا ہے اسکو ہوا سے لڑنا کہتے ہین اور شمع کا ہوا سے لڑنا ظاہر ہے
کیونکہ ہوا کے چلنے سے شمع کی لپٹ ہر طرف حرکت کیا کرتی ہی خلاصہ
یہ کہ جب شمع بلا محبوب محفل مین دیوانہ ہو کر ہوا سے لڑتی ہے تو شمع کا شعلہ
کیون نہ بھڑکے حاصل یہ کہ شمع کی زیادہ روشنی اور حرکت کرنا محبوب
کی انتظاری مین ہے قسمت اوس بت اسمائے محبوب سی ہے

محبوب سے قسمت عاشق کا لڑنا محبوب کی محبت مین پابند ہونا ہے کہتا ہے کہ جب اپنی قسمت اوس بت سے جا لڑی تو جو دانا ہین وہ کہتے ہین کہ دیکھو کہ قسمت کیا احمق ہے کہ خدا سے لڑتی ہے خلاصہ یہ کہ محبوب سے قسمت کا لڑنا ایسا ہے کہ جیسے خدا سے لڑائی کرنا اور جو خدا سے لڑیگا انجام اوسکو وبال ہے **نہین مژگان** خلاصہ یہہ کہ جب دو بلاؤن کی لڑائی مین تیسرا درمیان آگیا تو اوسکا تو پہلے ہی خاتمہ سمجھو تیسرا عاشق ہے **شور قلقل قلقل** وہ آواز جو شراب کے ڈالنے کے وقت بوتل سے نکلتی ہے رند انگور دختر رز شراب مطلب ظاہر **نگہ ناز** تقدیر شعر نگہ ناز اوسکے عاشق سے کس کس ادا سے چہوٹ لڑتی ہے چہوٹ لڑنا مراد تیز لڑنا **تیرے بیمار کے** یہہ شعر قطعبند کے طور پر ہین یعنی جیسے موت شفا کی لڑتی ہے ویسی ہی میری طبیعت ابتدا ہی سے شفا سے لڑتی ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب انسان بیمار ہوتا ہے تو مرض و صحت کی لڑائی ہوتی ہے جسکو بحران کہتے ہین اگر مرض غالب ہو تو بیمار مرجاتا ہے اگر صحت غالب ہو تو بیماری دور ہوجاتی ہے یہان عاشق کہتا ہے کہ موت شفا یعنی صحت سے لڑتی ہے یعنی ماردینا چاہتی ہے مگر یہان موت کا کیا ذکر ہے کیونکہ میری طبیعت اول ہی سے عشق کے باعث شفا سے لڑ رہی ہے اور طبیعت کا لڑنا محاورہ مین طبیعت کی رسائی کے بھی معنی ہوتے ہین مگر یہان یہہ معنی نہین کہ میری طبیعت ابتدا سے عشق مین رسا ہے **زال دنیا** زال دنیا سے غلط زال دنیا نے صحیح اور دوسرے مصرع مین سدا سے صحیح یعنی دنیا ہمیشہ سے لڑا کرتی ہے **تیری شمشیر** آب بقا یعنی آب حیات کی یہ تاثیر ہے کہ اوسکے پینے سے اگر انسان کو پینا نصیب ہو تو مثل حضرت

خضر قیامت تک زندہ رہے چھینٹیں چھینٹون کا لڑنا یہہ کہ ایک دوسر
پر پانی کی چھینٹیں مارنی جسکے محاورہ میں طعنے دینے کے معنی ہیں یعنی شمشیر
خون کی چھینٹون کے سبب یہہ کہتی ہے کہ دیکھہ تو تو آب حیات ہی ہے مگر میں
جسکے گلے پر چلی اوسے ہی بقائے دوام کا خلعت پہنا دیا سچ ہے
الحرب خدعۃ اَلْحَرْبُ خَدَعَۃٌ ترجمہ لڑائی فریب و دغا کرنا ہے یعنی لڑائی
مین دغا اور فریب ہوتا ہے **دل کی معاش** معاش زندگانی کرنا۔
زندگانی دنیا اور وہ شی جس سے زندگانی کی جائے چنانچہ اکل و شرب
کی چیزیں یعنی رزق وغیرہ بد معاش وہ جو فضول خرچ ہو کہتا ہے کہ دل
سے ڈرتا ہون کہ بد معاش ہے یعنی غم کی تلاش حد سے زیادہ کرتا ہے جب
زیادہ غم کیا تو بچاؤ کی صورت مشکل متصور ہے **اس بتکدہ** یہ شعر بہت اوپرے
معنون میں ہے **لبریز صد** تقدیر شعر میرے سینہ میں ناخن غم کی خراش
برنگ ہلال عید لبریز صد نشاط ہے **ہوتے وبال** وبال سختی گرانی۔
عذاب۔ بوجہہ مطلب ظاہر **دنبالے پر سرمہ کا**۔ دنبالہ دنبال بضم جو
چیز کے پیچھے ہو اور آنکہہ ابرو کا گوشہ اور دنبالہ دار کا استعمال مختلف معنون
مین حسب موقع ہے جیسا کہ چشم دنبالہ دار اور نرگس دنبالہ دار یعنی وہ آنکہہ جو
سرمہ سے دنبالہ رکہتی ہو سرمہ کا دنبالہ وہ جو چشم کے گوشہ سے قدرے سرمہ کا
خط باہر کو کہینچ دیتے ہیں جادوگر اور منتری لوگ ماش کے دانون پر جادو
وغیرہ کیا کرتے ہیں کہا شاد کو شاد خوش و خرم خفیف مراد تخفیف جو کلمہ
کو کم کرتے ہیں جیسے بُد مخفف بود کا ہو شاباش بمعنی آفرین تحسین کا کلمہ ہے
شاد باش بمعنی خوش رہو دعا کا کلمہ ہے مطلب یہ کہ خلقت کی زبان کلمہ شاد
کو خفیف کرتی ہے کیونکہ جسکو شاباش کہتے ہیں دراصل وہ شاد باش ہے خلاصہ

کو فقط کسی کے خوش ہونے رہنے میں راضی نہیں او ڈھے جہاں جب فراش وہ جو بستر سے اوٹھہ نسکے فراش بکسر اول جامہ خواب اور فرش اور بساط کے معنی ہیں خلاصہ یہ کہ جب مریض عشق بستر سے او ٹھے تو جہان سے او ٹھے یعنی مریض عشق کا بستر سے او ٹھنا سوائے موت متصور نہیں اور جہان سے او ٹھنا مرگ سے مراد ہوتا ہے بُرّندہ ایک تقدیر شعر اوس کج ادائے تیغ محرف سے ہی سدا ایک اور بُرندہ تراش نکالی ہے تیغ محرف تیغ خمدار اسکا زخم بیشتر ہوتا ہے سدا علیحدہ یعنی اور بُرندہ کاٹنے والا۔ تراش کاٹ ۔ کتنا و افتا زارائش ۔ نفع اور تراشیدن کے معنی ساختن اور ایجاد کرنے کے ہیں چنانچہ کہا کرتے ہیں کہ فلانکی تراش یعنی ایجاد مطلب ظاہر مسکن یہ مصرع اول میں آج ہی بیائے معروف ہیں اور نہیں ہے بیائے مجہول اور ثانی مصرع میں بجائے یہی نہیں صحیح ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۲

ہے تیرے کان تقدیر مطلب کی محبوب یہ تیری زلف معنبر تیرے کان سے لگی ہوئی ہے کان سے لگنا کسیکا معتمد اور اعتباری ہونا اور کسیکے کان میں کسیکی نسبت کچھہ کہنا تقدیر مصرع ثانی یہ زلف معنبر لگی ہوئی کو بال برابر نہ کہیگی نہ رکہیگی کا فاعل زلف معنبر ہے یہ اسم اشارہ زلف معنبر مشار الیہ لگی ہوئی مفعول جانو کہ لگی ہوئی کے دو معنی ہوتے ہیں ایک یہ کہ فلان شخص کی فلان سے لگی ہوئی یعنی دشمنی ہے دوسرا یہ کہ فلان آدمی کی فلان سے لگی ہوئی ہے یعنی محبت ہے چنانچہ اسی غزل میں یہ شعر نظر سے گزرتی ہے زیر یہ قمع فانوس تاک جہانک +

اسکے دوسرے مصرع مین پروانہ سے لگی ہوئی محبت سے مراد ہے خلاصہ
مطلب یہ کہ زلف جو تجھہ سے سرگوشی کرتی ہے دشمنی اور فساد کی باتین
جو میری طرف سے کہہ رہی ہے ایسی بگاڑ کا دیگی کہ بال برابر یعنی قدرے
بہی محبت باقی نہ رکھیگی یعنی رہنے نہ دیگی اور مصرع ثانی مین جو کلمہ لگی
ہوئی ہے کان لگنے سے مراد نہین بیٹھے بہرے بہرے ہوئے اصطلاحاً
مین غصہ کی حالت مین ہونے سے مراد ہے مُہر کا منہہ پر لگنا سکوت
سے مراد ہے مطلب ظاہر چاٹ بغیر چاٹ کا لگنا اوس مزہ کو
کہتے ہین کہ اوس چیز کے کہانے کے سوا طبیعت کو چین نہو چاٹنا ترجمہ
چیز پر زبان لیسیدن کا ہے اور رگ نشتر کے مطلب ظاہر ہے عیسیٰ
بہی حضرت عیسیٰ اور خورشید جو تھے آسمان پر ہین مطلب ظاہر
نکلے ہے کب پہانس اوس نشتر کو کہتے ہین کہ جسکا سر تیز ہوتا ہے
ناخن اور بدن مین گہس جاتا ہے سی کلمہ تشبیہ مطلب ظاہر کرگی
ہے زیر کرتی ہے کا فاعل شمع ہے شمع کا زیر برقع فانوس ہونا ظاہر
ہے کیونکہ فانوس کے اندر بتی روشن ہوتی ہے یہان شمع سے فانوس
کی بتی اور چراغ مراد ہے تاک بمعنی انتظار اور فرصت نگاہ رکہنا تاک
رکہنا اور تاک مین رہنا فرصت کی انتظاری مین رہنا جہانک اور جہانکنا
اوسکو کہتے ہین کہ کوئی دروازہ کے شگاف اور روزن سے اور خیمہ
اور کھڑکی اور جہروکہ مین سے سر نکال کر دیکھے متفرق ضرور لگی ہوئی
یعنی لگنا یا لگاؤ ہونا محبت کے معنی مین مستعمل ہے پس مطلب یہ ہے
کہ شمع جو پروانہ کو جہانکے ہے ضرور اوس کو بہی اوس سے کچھہ محبت ہے
شعر عشق اول در دل معشوق پیدا میشود + گر نسوزد شمع کی شیدا میشود

میٹھے ہین تقدیر شعر ہزار ہا دل کے بیچنے والے اسلیے بیٹھے ہین کہ اوسکی راہگذر پر گذری لگی ہوئی ہے گذری منڈی بازار خاص کردہ جگہ کہ جہان کہ دوپہر کے بعد لوگ جمع ہوتے ہین یہان منڈی سے مراد ہے موہنہ سے لگا ساقی کوثر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رسول پاک کا ساقی کوثر ہونا سورہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ مین مذکور ہے ترجمہ بیشک ہمنے تجکو کوثر دیا کوثر بہشت مین ایک نہر ہے اسکے کنارے سونے کے ہین اور زبادر دان موتی اور یاقوت کے اسکی خاک مشک سے خوشبو مین زیادہ ہے اور برف سے سفیدی مین زیادہ ہے اسکا پانی دودہ سے سفید تر اوسکی خوشبو مین مشک سے غالب اوسکے کنارون پر کوزے ستارون کی مانند چمکتے ہوئے رکھے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اہل بہشت اوس سے پانی نوش کرینگے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲

لگتی مرچین سی تقدیر شعر میرے دل بریان سے سوز محبت کے مرے سنگ کباب ہون کو کیا کیا مرچین سی لگتی ہین کیا کیا مراد بہت مرچین لگنا غصہ لگنے اور کرنے سے مراد ہے سی کلمہ تشبیہ مطلب ظاہر ملت عشق مین کاش و کاشکے کلمہ تمنا ہین اسکے معنی خدا کرے اور امید یون کے ہین تناسخ ایک صورت سے دوسری صورت مین آنا اور روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسرے قالب مین آنا یہ اہل ہنود کی اعتقادی بات ہے اسمین عقلی و نقلی کوئی کامل دلیل نہین عاشق کہتا ہے کہ کاش اگر تناسخ ہو تو ملت عشق مرچ ہی ہی سہی یعنی ہمکو یہی چاہئے

کیونکہ تیرے ہمنشین کبھی بار جب سے جب سے قالب مین آگر محبوب کے ہاتھ
سے شہادت کے مزے اوٹھائین مگر افسوس کہ تناسخ نہین ورنہ لاشہادت
کے مزے اوٹھاتے دیکھکر اوسکو تقدیر شعر مین آ تو اوسکو دیکھکر عالم حیرت
مین گیا اور دوسرے مصرع مین لفظ لیک مین ہے مطلب ظاہر
سجدے ہین ہین صحیح مین غلط غنچہ خندان جب پھول غنچہ ہوتا ہے
تو اوسپر سبز رنگ خورد خورد دانے ہوتے ہین کھلنے کی وقت وہ دانے
گرجاتے ہین اسکو زر گل کہتے ہین مطلب ظاہر جان شیرین یعنی فرہاد
کی جان شیرین گئی حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس کرنا
ابر و باران اس شعر مین یہہ لطافت ہے ایک یہ کہ دونو مصرعون مین
باران رحمت کا لفظ نکلتا ہے دوسرا اسکا مضمون مطابق اس مصرع فارسی
کے ہے کہ مستحق کرامت گناہگار انند؛ اور ابر و باران مین میخوارونکا
لطف اوٹھانا اسلئے کہ موسم بارش مین اکثر میخواری کرتے ہین کچہہ چتاو
جتانا یعنی یاد دلانا محبت کے مزے چکھانا یہان عاشق کو سزا دینے سے مراد
ہے ذائقہ چاشنی ذائقہ مزہ ۔ چاشنی کھانے یا شراب کا تھوڑا سا مزہ
نہین خبر تجھے عاشق کے لئے دنیا مین بے مزگی ہی مزہ ہے بتا دیتے
ہین غلط بتا دیتے ہین نون سے صحیح ہے غفلت بھول ۔ چوک ۔ چوک
جانا غفلت سے مراد غفلت دنیا ہے چنانچہ حضرت سعدی فرماتے ہین ۔
مئے حرف وحدت کسے نوش کرد؛ کہ دنیا و عقبی فراموش کرد؛ خنجر
ناز نے چانٹا لگنا چیز کا مزہ پڑجانا کہ اوسکے سوا صبر نکرسکے چاٹنا چانٹنا
ترجمہ چیزے را بزبان لیسیدن کا ہے بے مزاجی بے مزاجی مرکب کلمہ
نہین بے مزا یعنی بے لطف جی یعنی دل یعنی میرے دل کو تیرے

سر بازوہ کر اپنے سر کو مار دے ہو عالم جان باز صفحہ ۱۱۲

ظلم وستم لاکہہ جی کو بے لطف کرین مگر وہ عنایت کے بدلے مزے کبہی نہین بہولنے کے پہر پہٹا بادۂ عشرت کے یعنی زخم کا انگو پہٹنا ایسا ہے کہ جیسے شراب پیکر عشرت حاصل ہوتی ہے

ردیف یاے تحتانی غزل ۲۲

اول ہی سے جنین کو ماکے شکم مین ناف کے رستہ سے غذا پہونچتی ہے مطلب ظاہر کب وہ گذرتے آشنا دوست۔ واقف۔ ملا ہی اور لام اور گاف لاف وگزاف مین موجود ہے مطلب یہ ہے کہ جسکی زبان لام لاف اور گاف گزاف سے آشنا ہے یعنی جو لوگ گپ بازی مین دوست ہین وہ لاف وگذاف کے خیال سے گذرتے نہین گزاف یعنی خیال لاف چل میکدے اعتکاف اوسکو کہتے ہین کہ عشرہ اخیرماہ مبارک رمضان شریف مین دس دن یا تین دن مسجد مین گوشہ نشین ہوکر خدا کی عبادت کرتے ہین ضرورت کے وقت مسجد سے نکلا کرتے ہین مسجد مین ہی رہنا ہوتا ہے میکدہ شراب خانہ شیخ بوڑہا۔ صاحب بڑا عالم اور شیخ سے یہان زاہد اور پارسا سے مراد ہے اور ماہ صیام یعنی روزون کا مہینہ مطلب ظاہر نالون نے یعنی میرے نالون نے پہینکے ہین کوہ قاف پہاڑ کا نام ہے جو روے زمین کی حد کے گردا گرد محیط ہے کہتے ہین کہ زمرد کا ہے عاشق کہتا ہے کہ مین ایسا ناتوان ہون کہ وہ محبوب ایک جنبش مژگان یعنی ایک دفعہ پلکون کے ہلانے سے کوہ قاف سے پرے یعنی کوہ قاف کی دوسری طرف پہینک دے خلاصہ یہ کہ اپنے بدن کا ہلکا پن بیان کرتا ہے کہ ضعیف عشق سے یہانتک نوبت پہنچی اسکے بعد سمجھو کہ ہوا مین تموج ہوتا ہے تموج پانی کے لہرمارنے کو کہتے ہین اور ہوا کا تموج

کہ جنین سے مراد ہے وہ جنین جو ابہی تک ماں کے شکم مین ہوتا

یون ہوتا ہے مثلا جب منہہ سے آواز نکلی منہ کے پاس کی ہوا کو آواز کا
صدمہ ہلا دیتا ہے جو پہلے ہوا ہلتی ہے وہ اپنے پاس کی ہوا کو ہلا دیتی ہے
اسیطرح ایک دوسری کے بعد ہلتے ہلتے دوسرے آدمی وغیرہ حیوان
کے کان تک ہوا موج زن ہوکر پہونچ جاتی ہے اس وجہ سے آدمی وغیرہ دوسرے
کی کلام اور جو آوازہ ہوتا ہے سنائی دیتا ہے نہین دیکھتے ہو کہ جب دور سے
توپ چلتی دیکھتے ہین تو پہلے باروت نکلتا معلوم ہوتا ہے بعد اوسکے آوازہ
ہوتا ہے وہ یہی وجہ ہے کہ ہوا کے تموج کے بعد آواز پیچھے پہنچتی ہے
خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ جب محبوب مژگان کو ہلا دے تو اوس مژگان
کی ہوا میرے بدن کو لگے پس اوس ہوا کے دھکے سے مین کوہ قاف
سے پرے جا پڑون ہے **جوہر کمال** یہ ننگا ترجمہ برہنہ صحیح ہے
مطلب یہ کہ جس فقیر مین جوہر کمال ہے اگر وہ اس صورت مین ننگا
ہے تو وہ ایک تیغ تیز ہے کہ جسکو غلاف سے ننگ ہے ظاہر ہے کہ
تلوار غلاف یعنی میان مین بیکار ہے **گذری** ہے چرخ صحیح
مطلب و تقدیر یہ کہ اس میری کلک تیز نالہ گردون شگاف سے عمر
چرخ مشق سینہ شگافی مین گذری ہے یعنی چرخ جو سینہ شگافی لوگون
کی کرتا ہے میرے تیز نالون سے کرتا ہے اس سے ظاہر ہوا کہ عاشق
کا نالہ یعنی فریاد اور واویلا آسمان پر پہنچتا ہے واضح ہو کہ گردون شگاف
کو وہی چرخ جو مصرع اول مین واقع ہے ہم معنی نہ سمجھین کیونکہ گردون شگاف
نالہ کی صفت مین واقع ہے اور صنایع شعر و نثر مین ایسے بہت موقع
مین کہ ہم معنی لفظ کو دوسری شکل مین لیجا کر دو مراد ہوتی ہے
فرقت کی مصاف جنگ۔ لڑائی۔ میدان صف باندھنے لشکر کا

جنگ گاہ

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۳

چاہین گر یعنی اگر محبت والے یعنی عاشق علاج کرنا چاہتے ہین تو جو سنگ جراح والے ہین یعنی جنکے پاس سنگ جراحت ہے جو زخم کو اچھا کر دیتا ہے اسکے عوض عاشق کے پاس الماس بھیجین ہین جو زخم کو بڑھاتا ہے ساقیا ہون صبوحی صبح کے وقت شراب کہانا متوالا ترجمہ ست ترے متوالے یعنی عاشق خلاصہ یہ کہ تیرے متوالون کو صبح کیوقت شراب کہانیکی عادت پڑی ہوئی ہے اگر یہ عادت نہ ہو تو صبح محشر کو بھی کبھی نداوٹھین رہین جون شیشہ ساعت پچھلے وقتون مین وقت کے اندازہ کے لئے شیشہ ساعت یعنی گھڑی ڈگڈگی جیسی ہوتی تھی ڈگڈگی اوسکو کہتے ہین جو بندر والے بندر کے تماشا کے وقت بجاتے ہین اس شکل کی گھڑی اسطرح سمجھو کہ اوس گھڑی مین ایک پردہ ہوا کرتا تھا کہ اوسمین ایک باریک چھید ہوتا تھا اور اوسمین ایک طرف ریت بہر دیتے تھی جب وہ ریت چھید کے رستہ سے دوسری طرف جا پڑتی تھی تو ایک گھنٹہ پورا ہوتا تھا اسیطرح پھر دوسری طرف اولٹا دیتے تھے پس یہان اسی شیشہ ساعت سے مراد ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جیسا وہ شیشہ ریت سے ہمیشہ مکدر رہتا ہے ایسا ہی وہ شخص کدورت والے کبھی صاف نہین رہتے اسمین اورنگ زیب کا شعر ہے ؎ غم عالم فراوان ست و من یک غنچہ دل دارم + چسان در شیشہ ساعت کنم ریگ بیابان را + حرص کے فراغت والون کا تنگ رہنا اسواسطے کہ اونکی حرص بند نہین ہوتی بقدر وسعت یعنی جسقدر کسی کے پاس دولت

ہوا وسیقدر وہ حرص کرتا ہے اسلیئے دنیا مین فراغت والے یعنی
اہل وسعت تنگ ہی رہتے ہین خلاصہ یہ کہ اہل دولت کی حرص
پوری نہین ہوتی مولوی معنوی فرماتے ہین - کاسۂ چشم حریصان
پر نشد + تا صدف قانع نشد پر در نشد + اسلیئے ہر کوئی بقدر وسعت
حرص کے پاؤن پہیلاتا ہے ہائے رے یہ کلمہ عجز اور اضطراب
کے وقت کہتے ہین حسرت ارمان کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس کرنا
میری ہائے کو یعنی مین جو وقت اضطراب کے ہائے رے کہتا ہون کتابت
والے یعنی کاتب اس ہائے ہوز کو بصورت دوچشمی لکہتے ہین اسواسطے
لکہتے ہین کہ گویا میری حسرت دیدار کو تاب کرتے ہین سطرح کہ یہ عاشق ہمیشہ
اپنی آنکہون کو تمنائے دیدار محبوب مین کہلی رکہتا ہے خلاصہ یہ کہ
کاتب بہی اس میری حسرت دیدار کے شاہد حال ہین کیا تماشا تقدیر
شعر کیا تماشا ہے کہ شہرت والے اپنی حقارت کو مثل مہ لوا اپنا فروغ
جانتے ہین خلاصہ یہ کہ جو شہرت والے یعنی جو بزرگ ہین وہ اپنی
حقارت یعنی فروتنی کو مثل ماہ لو کی اپنا فروغ سمجہتے ہین ماہ لو کا فروغ
یعنی اوسکی شہرت ظاہر ہے کیونکہ اوسکو ہر کوئی دیکہتا ہے اور یہ ظاہر
ہے کہ ماہ لو مین حقارت ہونا اوسکا کامل نہ ہونا ہے یعنی بدر چودہوین
رات کا چاند ہوتا ہے گویا جو ہونا اسکی عجز و انکسار ہے کہ جسکے باعث
شہرت والا ہوا تو جو آجائے دارد محبت کی دوا محبوب سے مراد ہے
اس شعر کا مضمون اس حال کے مطابق ہے کہ چنانچہ زنان مصر زلیخا
کو نصیحت کرتی تہین جب حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کا پرتو
جمال اون پر پڑا تو یکبیر بیہوش ہوگئین اور بعد افاقہ معتقد زلیخا ہوئین

۵ تماشا ہر کرنا باہم لکہ پہیلا چلین

چھوڑ دے چون کلمہ تشبیہ قلم آتشن یا آتش باز وہ شخص جو مہتابی اور ہوائی اور گلریز وغیرہ بناتا ہے قلم آتش باز ہوائی سے مراد ہے کیونکہ ہوائی سے تکے باندہا ہوتا ہے اور ہوائی کو ہاتھ میں سے چھوڑ دیتے ہیں کہتا ہے کہ لکہنے والے میری آتش بار دل کی شرح کو قلم آتش باز کی طرح اپنی قلم کو چھوڑ دیتے ہیں اسواسطے لکہہ نہیں سکتے کہ قلم شرح دل کی شرح سے جلنے لگتی ہے تو ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں کہ ہاتھ نہ جل جائے

کبھی افسوس دوہی یعنی افسوس اور رونا عیادت یکسر بیمار پرسی مطلب ظاہر تو میرے حال غافل بیخبر غفلت والا غفلت بہول چوک - چوک جانا انداز ڈال ڈول - وضع تغافل جان بوجہہ کر غفلت کرنا یہان غفلت کرنے سے مراد ہے مطلب یہہ ہے کہ اے محبوب یہہ میری قسمت کے نصیب ہیں کہ تو میرے حال سے غافل ہے نہیں تو اے غفلت کیش تیرے انداز تغافل ہرگز غفلت والے نہیں خلاصہ یہ کہ تو اور کسی سے غفلت نہیں کرتا فقط مجہی سے غفلت ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۴

کیا غمزہ تیرا غمزہ آنکہہ سے اشارہ کرنا بیداد ظلم ستم غضب غصہ خفگی - رنج واضح ہو کہ غضب کا استعمال غصہ کے سوا اور طرح بھی ہے جیسا کہا کرتے ہیں کہ بڑے غضب کی بات ہے یعنی یہ بات غصہ دلانے والی ہے اور غلبہ کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہتے ہیں کہ بڑا غضب ہے اور غضب یعنی سینہ زوری اور زبردستی کے بھی سمجھے جاتے ہیں جیسا کہتے ہیں کیوں غضب کرتے ہو یہ کہ غضب کرتے ہو یعنی سینہ زوری اور زبردستی کیا اور تعدی کرتے ہو اس غزل میں مناسب مقام غضب

یعنی محبوب کا غمزہ ستم کے شیوہ مین ایک غضب ہے یعنی بڑا ظالم ہے کیونکہ یہ سر بیداد شدن سے یعنی ظلم کرنے کے ہین جیسا کہ ہیں سر حرف آمدن کے معنی بات کرنیکے ہین ایساہی بر سر بیداد شدن آمدن کے معنی ظلم کرنیکے ہین ایساہی دوسرے مصرع مین سمجھیہ جلاد یعنی غمزہ جو ہے ستم یعنی محبوب جو ستم وکینہ و بیداد کرتا ہے یہ سب غضب ہین کہ جسکا اندازہ نہین کہ وہ ستم ایجاد یعنی ظلم پیدا کرنے والا یعنی محبوب سرتاقدم یعنی تمام بدن غضب ہے یعنی غصہ کا وجود بنا ہوا ہے ناز آفت ہے زبردستی کرنا۔ زد کرنا مطلب ہے کہ محبوب کا ناز آفت ہے اور چشم ستم ایجاد غضب ہے اسکے بعد دوسرے مصرع مین تعریف کرتا ہے کہ جو یعنی جب اوستاد غضب ہے تو اسکا شاگرد بھی موجود ہے بلبل یہ ترے غضب ہے یعنی بلبل کے حق مین غضب یعنی نقصان ہے کیونکہ جب غضب ہوگا اوسکے حق مین نقصان متصور ہوتا ہے دوسرے مصرع مین کہ دیکھیے بچائے یہ کے کاف یعنی کہ چاہیے صیاد غضب یعنی زبردست اور نکالے ایسا ہو کہ پکڑلیجائے یا جان سے کہو دے یہ بات ظاہر ہے کہ صیاد یعنی شکاری بلبل کو پکڑا کرتے ہین باغوان مین تلاش کرتے ہین جب بلبل کی آواز سنی وہان پہنچے ہین ورنہ درختون کی کثرت مین ملنا مشکل ہوتا ہے اوسکی آواز سے پتہ ملتا ہے اسلئے کہتا ہے کہ اے بلبل نالہ نکر یہ نالہ یعنی فریاد اور واویلا تیرے حق مین غضب ہے یعنی گرفتاری ہے کیونکہ صیاد بے رحم غضب ہے یعنی ظالم ہے پکڑلیگا اور یہ ظاہر ہے کہ بلبل گل کے عشق مین نالان ہے اس شعر مین فقط ایک مضمون بندی کی ہے اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ عاشق سے حقیقی

ف چشم ستم ایجاد ترکیب توصیفی مبتدا غضب ہے تیرے کلمہ ایساہی ناز و وف

ع غضب ہے مبتدا ... یہ بلبل ... حرکت کا

سکوت بہتر ہے اور اسکے معنی یون بھی ہو سکتے ہین کہ محاورہ مین ایسے
موقع پر غضب کے معنی صرف خفگی کے معنی لیے جاتے ہین کہتا ہے
کہ اے بلبل تو غزل نہ کر کیونکہ صیاد خفا ہوا ہے وہ تجھے اور بھی تکلیف
دیگا نکلے ہے سدا پتھر پر لوہے کے اوزار مارنے سے آگ نکلا
کرتی ہے فرہاد کا سوز و گداز غضب ہے یعنی نمایان ہے خاکستر پروانہ
مطلب یہ کہ خاکستر پروانہ پر شمع اسواسطے روتی ہے کہ اگر خاک جگر سوختہ
کی برباد ہو تو غضب کی بات ہے یعنی بڑے نقصان کی بات ہے
شمع کا رونا اوس سے تیل کی بوندین ٹپکنا خاک کا برباد ہونا ظاہر
ہے کہ ہوا اوڑا لیجاتی ہے ہم چاہتے ہی گئے یعنی محبت کرتے ہی سب کی
نظر سے گر گئے یعنی بے اعتبار و بیقدر ہو گئے کیونکہ عشاق کا بیقدر
ہونا خلقت مین عشق کے باعث رسوا ہونا ہے چاہ کی افتاد خواہش
کرنا یعنی محبت مین پڑنا چاہ کا لفظ لانا خوب ہے کیونکہ چاہ کے معنی
کنوئین کے ہین اور کنوئین مین گر پڑا کرتے ہین اسلیے صنعت اشتقاق
کے قاعدہ سے لفظ چاہتے ہی سے چاہ کا لفظ نکالا ہے غضب ہے
یعنی بیچاؤ کی صورت متصور نہین نظر سے گرنا بیقدر اور بے اعتبار ہونا
مراد ہوتا ہے کیون غنچہ تقدیر شعر غنچہ شگفتہ ہوتے ہی کیون پریشان
نہو غنچہ کا پریشان ہونا اوسکا مرجھانا ہے اس باغ مین یعنی دنیا مین
غضب ہے یعنی بری بات ہے کیونکہ جب کوئی دل شاد ہوا فوراً
اوسے پریشانی حاصل ہوتی ہے کہ دل شاد نہین اوس بت کا
تقدیر شعر تو اوس بت کا حسن خداداد نہ سمجھ بلکہ تو اوسکو یعنی حسن خداداد کو
یہ سمجھ کہ یہ حسن تجھ پہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے مطلب یہ کہ حسن

محبوب کو حسن خداداد نہ سمجھ بلکہ تجھ پہ جو خدا کا دل ناشاد تھا اوسکا غصہ ہے
کیونکہ خدا کے غصہ سے انسان گرفتار بلا ہوتا ہے جب خدا نے محبوب
کو حسن بخشا اور اوسپر عاشق گرفتار محبت ہوا اور عشق کے باعث عاشق کو مصائب
لاحق حال ہوتے ہیں گویا یہ خدا کا غصہ تھا کہ بذریعہ محبوب عاشق کو دکھہ
درد میں پابند کیا مختصر تقریر یہ ہے کہ اے دل ناشاد تو اس حسن کو حسن خداداد
نہ سمجھ بلکہ یہ ایک خدا کا غضب ہے ہوتا ہے سپند تو معلوم ہے کہ ہرمل
وغیرہ سوختنی کو آگ میں جلانے سے آواز نکلا کرتی ہے جیسے دانے بھوننے
کے وقت چنوں وغیرہ سے نکلتی ہے کہ سپند کا ایسا جلنا ہے کہ ایک ہی آواز [illegible]
یعنی ایک ہی مرتبہ اوس سے آواز نکلکر جل بل خاک ہوجاتا ہے پس سپند
کا یہ حال دیکھکر کہتا ہے کہ سوختہ جانوں کی یعنی عاشقوں کی کیا فریاد[1]
غضب ہے یعنی سب سے بڑھکر ہے کہ دم میں جان دیتے ہیں ظاہر ہے کہ سپند
کو دفع بدنظری کے لئے جلایا کرتے ہیں توڑا اگر شاخ غضب ہے یعنی
نقصان پہنچانے والی اے شوخ غضب ہے خلاصہ مطلب یہ کہ قضا
کہ جسکے معنی موت اور حکم الٰہی ہے جو سب سے غالب ہے اس حال میں کہتا ہے کہ
محبوب کی چشم کے ہوتے جو سب سے بڑھکر غضبناک ہے قضا سے اپنی موت میں مدد
لینا غضب ہے یعنی امر بیجا ہے اسلئے کہ محبوب کی چشم غضبناک ہماری موت کے
لئے کافی ہے اللہ کرے خیر یہ کلمہ محل خوف میں بولتے ہیں جس سے خدا
کی درگاہ سے امن چاہنے کی امید ہوتی ہے غضب ہے یعنی غصہ میں بھر
بھولا نہ غضب ہے یعنی سب سے بڑھکر ہے اخوان شیاطین اخوان یعنی
شیطانوں کے بھائی مست مئے پندار یعنی جو خودی اور خود پسندی میں
ہیں انکو شیطانوں کے بھائی مقرر کیا کیونکہ شیطان نے ہی تکبری اور خود

[1] فریاد بیہودہ مانگنے کے لئے

[illegible]

پسندی کی تھی جو راندہ درگاہ خدا سے ہوا پس کہتا ہے کہ حضرت آدم
کی اولاد جو اخوان شیاطین بنگئے ہین بڑے غضب کی بات ہے یعنی غضب
کرنیکی بات ہے یعنی غصہ کرنیکی جگہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی اولاد ہو کر شیاطین
کے بھائی بنتے ہین یہ بڑی نالائقی ہے کیونکہ پندار شیطان کی سرشت مین ہے
پھر خاکی نہاد کو آتشی بننا غضب کی بات کے سوا اور کون بات ہے
ہین غضب ہے یعنی بیشک ہے انجم سے رخ دستور ہے کہ جب کوئی گرم جگہ
مین ہو یا دہوپ یا آگ کے پاس بیٹھے تو اوسکو گرمی کے اثر سے عرق
یعنی پسینہ آجایا کرتا ہے پس کہتا ہے کہ تیرے عاشق کی گرمی فریاد غضب
ہے یعنی اسقدر غالب ہے کہ یہان زمین پر عاشق نے فریاد کی اسکا اثر
گرمی آسمان تک پہنچا ہے کہ جس سے رخ چرخ پر انجم سے عرق کی بوندین
ہین یعنی یہ انجم نہ سمجھو بلکہ عرق کی بوندین جانو کہ عاشق کی گرمی کی تاثیر
سے پیدا ہوئی ہین ہے سرو تو سرو ایک درخت کا نام ہے جو باغون
مین سیدہا اُگا ہوا ہوتا ہے آزاد بے قید بے عیب اور سوسن سفید اور
درخت بکاین اور درخت بے میوہ کو بہی کہتے ہین اور آزاد کا کلمہ سرو کی
تعریف مین لاتے ہین جیسے سرو آزاد کہتا ہے کہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ
حالانکہ سرو غم بے ثمری مین پابند ہے باوجود اسکے پھر سرو کو جو غم بے ثمری
مین گرفتار ہے اسکو آزاد یعنی بے قید کہتے ہین یہ صحیح غضب کی بات
ہے یعنی تعجب اور لغو ہے ہے غم سے آئینہ چشم پر آب چشم تر ساغر
جام شیشہ یہ سب منجملہ صفات اور تشبیہات آئینہ سے ہین رودا دکیفیت
حال لکہا ہے کہ جب شہنشاہ سلطان سکندر نے سرحد فرنگ مین اسکندریہ شہر
آباد کیا تو اس شہر کے دریا کے کنارے پر ایک منارہ اسلئے بنایا کہ اہل فرنگ

سے اطلاع پاتے رہیں اوس میں یہ کمال کیا کہ ایک آئینہ حکمت او طلسم سے
تیار کر کے اوس مینار پر رکھدیا اور ایک دیدبان مقرر کیا اسلئے کہ جب لشکر
اہل فرنگ کا تہیہ اور آمد معلوم ہو تو فوج سلطان سکندر کو آگاہ کر دیا کرے
اس تدبیر سے دو بار شکست دی تیسری بار دیدبان نے غفلت کی
اہل فرنگ نے داخل ہو کر شہر اسکندریہ کو ویران کیا اور آئینہ کو دریا مین ڈالدیا
جب سلطان کو خبر ہوئی تو پہر آئینہ کو دریا سے نکال کر مینار پر نصب کیا
اسکے بعد اہل فرنگ نے تصرف کا قابو نپایا اور یہ جو آئینہ چہرہ نما ہے یہ بہی سلطان
ہی کی ایجاد ہے اسکے بعد مطلب یہ کہ جب روداد اسکندر رومی کی غضب
سے یعنی نادر او عجیب ہے اس اعتبار سے کہ ایسے طلسم او حکمت کا موجد ہونا
ہر کسی کا کام نہین جبکہ نہایت عجیب و غریب بات ہے اسلئے سکندر کی مقابلت
میں آئینہ نادیدہ آب ہے یعنی آئینہ جو بصفت پر آب موصوف ہے اوسکی دہی
درجہ ہے جو روداد مرقوم ہوئی وہ کونسا غم دلکش بفتح کاف طلب
شوق انگیز یہ غم آباد یعنی دنیا مطلب یہ ہے کہ دنیا ایسی چیز ہے کہ اسمین سب
طرح کے غم موجود ہین باوجود بری جگہ ہونیکے یہ غم آباد یعنی دنیا دلکش یعنی
پسندیدہ ہے کہ لوگ اسے پسند کرتے ہین اور اسی مین رہنا چاہتے ہین
قامت ہے تیرا سر و یعنی سرو جیسا کہ سر کوہسار یعنی کوہسار پر اور سر
خاک شہیدان یعنی شہیدون کی خاک پر سر سرو قیامت مین سرو کا لفظ بلا
اضافت ہے طرہ بضم او تشدید او رائے مہملہ سے زلف کے معنی ہین او ر
ٹوپی کے بال او ہر چیز کا کنارہ اسجگہ زلف سے مراد ہے شمشاد کسر سے
ایک درخت کا نام ہے کہ جسکی لکڑی نہایت مضبوط او صفا ہوتی ہے یہ درخت
سیدہا او موزون ہوتا ہے او اوس کے پتے باریکی او کثرت کے باعث

خوبون کے بالون سے مشابہت رکہتے ہین اور کبہی اوس سے بالون سے
مراد ہوتی ہے جو بال محبوبون کے رخسارون پر ہوا کرتے ہین اور کبہی زلف
اور طرہ سے تشبیہ دیتے ہین پس یہ سب مجازی معنی ہین خلاصہ مطلب یہ ہے
کہ اے محبوب تیرا قد سرو پر ایک قیامت ہے یعنی سرو کے حق مین قیامت ہے یعنی تیرے
عشق مین سرو پابستہ ہے یا رشک کے اعتبار سے قیامت ہے اور دوسرے
مصرع مین ہی کا کلمہ شرآکت کا ہے یعنی اے محبوب تیری زلف ہی شمشاد کی
زلف پر غضب ہے یعنی اوسکی پریشانی کا باعث ہے دینا ہوش بجاے
تمہارے یہ۔ تمہارے وہ صحیح ہے غضب ہے یعنی سب فنون سے بڑہکر ہے
یہ خانہ خانہ ہستی یعنی دنیا سستی بنیاد بنیاد کی ناپایداری غضب ہے
یعنی دنیا مین یہی غضب ہے کہ اوسکی پایداری نہین واللہ نگین ضرور ہے

ردیف یاے تحتانی غزل ۲۵

ہوے وہ بجاے قاتل قائل ہمزہ سے صحیح ہے رویت دیکہنا یہان
رویت سے مراد دیدار خدا ہے جو قیامت مین ہوگا بلا سے گر حضرت
دانیال نبی تہے آپ کو علم جفر اور رمل تہا آپ اوسکے قاعدہ سے احوال
معلوم کر لیتے تہے رمل کے حساب مین اکثر نقطہ ہوتے ہین اور دل مین ایک
کہ جسکا نام سویدا ہے سیاہ نقطہ ہوتا ہے آب یہ علم مذکورہ منسوخ ہے کیونکہ
پیغمبرون کا اور رتبہ تہا جو اونکی حقیقت کو کوئی پہنچ نہین سکتا ہے یہان باران
تیر باران اور تیر بارش اون بہت تیرون کو کہتے ہین جو کمان سے چہوٹتے
ہون مطلب ظاہر اگرچہ مین وہ یعنی محبوب

ردیف یاے تحتانی غزل ۲۶

کیا مد نظر مد نظر جو چیز کہ نظر کے سامنے ہو یعنی دل کا مدعا مطلب ظاہر

خیال فصل بجائے کھا جائے تو کھا جائے جو صحیح ہے کیا کہتے ہو
فتنہ یعنی یہ بات جب کہے کہ ذاروں سے فتنہ اوٹھا نے ہوں خلاصہ
یہ کہ آپکا اس بات سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ مزار و شہا جاکر فتنہ
اوٹھاتی ہیں پھر قسم شد تقدیر شعر کہ اگر آپ حضرت عیسیٰ سے یہ کہیے کہ وہ قسم
عشق کے ماروں کے تو کہیں تو پھر حضرت عیسیٰ کبھی قسم نہ کہیں گے یعنی جب
عشق کے ماروں پر قسم کا اثر نہیں ہوئیگا تو حضرت عیسیٰ نعوذ باللہ شرم
کے باعث پھر قسم کہنا چھوڑ دین گے کچھ سوز حراروں خر حرارت گرمی
کے معنی میں بقاعدہ اردو حراروں جمع ہے موقوف ہے پرگاروں
یعنی آن اور ادا جو پہلے مصرع میں ہیں اون سے مراد ہے اور پرگار شگاریون
کا سرمایہ ان دانتوں جتاب یعنی چمک و صفائی میں برابر کہتا ہے
کہ محبوب کے دانتوں کو موتیوں سے تشبیہ نہ دو کیونکہ دانتوں کے مقابل
موتی کچھ مال نہیں بلکہ ستاروں سے کہو یعنی ستاروں کی مانند کہو شانیکا
شانہ کنگھی کہ جس سے سر اور ڈاڑھی کے بال آراستہ کرتے ہیں بجائے کس
واسطے یہ کس واسطے ان صحیح ہے سینہ فگاروں سینہ فگار یعنی سینہ زخمی
مراد عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب آپ کو کنگھی کا دل چاک پسند آیا کس
واسطے یعنی کس دلیل سے ذرا اسکی دلیل سینہ فگاروں سے تو کہیے کہ سینہ
فگار اپنے زخموں میں کس بات میں شانہ سے کم ہیں کہیے نہ تنگ
دوسرے مصرع میں بجائے سنتا سا صحیح ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۷

بیداقامت یعنی دنیا میں سہنا زال دنیا زال بوڑھا اور ستم کے
[illegible] زال [illegible] مکار [illegible] وانا وہر ایک

فرقہ ہے جو خدا سے منکر ہیں قایل ہیں کہ زمانہ خدا ہے مطلب ظاہر تیرہ بختی میری دہر دیتی ہی کا فاعل تیرہ بختی ہی بڑہتی جاتی اصلاح دینت کرنا مطلب ظاہر دیتی شربت تقدیر مصرع اول ای محبوب تیری نا سہر تیری آنکہہ کسے شربت دیتی ہی تپ دل کافور سفید ہوتا ہے شمع کافوری بہی ہوتی ہے اور سحر کے وقت شمع کو گل کر دیتے ہیں جب شمع گل ہوئی تو خود شمع کی گرمی کم ہوئی کافور دنیا اوسکا سرد کرتا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۸

غرض تہی) آب پیکان اور آب تیغ انکی تیزی سے مراد ہے خلاصہ مطلب یہ کہ اے محبوب تیرے تیروں کو عاشق کے مارنے کے لئے پیکان کو تیز کرنیکی کچہہ ضرورت نہ تہی کیونکہ عاشق خود مردہ ہو رہا ہی تہوڑا ہی تیز ہتیار کارگر ہو سکتا ہی لیکن آب پیکان سے یہہ غرض تہی کہ دل کو لگتے ہیں گویا تیروں کا لگنا دل کی زیارت کرنا ہی اور زیارت بے وضو خوب نہین اسواسطے پیکان کو جو آب دی ہی گویا یہ تیروں نے آب پیکان سے وضو کیا ہے اور ظاہر ہے کہ آب سے وضو کرتے ہیں یقین ہے صبوحی جو صبح کے وقت شراب پیتے ہیں سبو مٹکا یہان خم شراب سے مراد ہے سمجہہ یہ دار سولی رسن رسی کہتا ہے کہ منصور کو جو رسی سے سولی چڑہایا اسکو سولی اور رسی نہ سمجہو بلکہ تاگا سوئی ہے اور منصور نے جو حقیقت کا پردہ چاک کر دیا اوسکو اوس سے رفو کرتے ہین یعنی جو راز کو ظاہر کرتا ہی اوسکا یہی حال ہوتا ہے سولی پر ایک لوہے کی تیز منہہ سیخ ہوتی ہے وہ انسان مصلوب کے بدن مین گہس کر باہر نکلجاتی ہے پس سوئی سے مشابہت ظاہر ہے غم عمر مطلب یہ کہ جو عمر گذر گئی ہو اگر کوئی شخص اوسکا اپنی بقیہ

عمر میں پتہ لگانا چاہیے کہ کہان گئی کچھ نشان نہ ملیگا اس صورت مین یہی بہتر ہے کہ اپنی عمر بھر مین سوائے نکوئی اور کوئی فعل بد اختیار نہ کرے

ردیف یاے تحتانی غزل ۲۹

ناساز ہے ناساز یعنی ناموافق ساز سے مراد سازش ہے یعنی اتفاق خلاصہ یہ کہ عشاق کی کسی سے عداوت دشمنی نہین ہر کسی سے سینہ صاف ہین یا ناساز ہے جو ہمسے یعنی محبوب جو ہم سے ناموافق ہے اور یہ یعنی دل اوسی سے ساز ہے یعنی موافق ہے اوس سنگ وہ یعنی سنگ آستان یہ نماز ہے یعنی جبین نیاز دروازہ در توبہ باز ہے یعنی جو گناہ کرتا ہے اگر وہ پھر اوس گناہ سے توبہ کرے تو قبولیت توبہ کا دروازہ کھلا ہے خلاصہ یہ کہ شراب پیکر پھر توبہ کر لونگا خانہ خرابیان خانہ ساز یعنی گھر کی بنائی ہوئی دوا یہ دوا بہ نسبت بازاری دوا کے اچھی ہوتی ہے پس کہتا ہے کہ تو دل بیمار کی خانہ خرابیان دیکھ کہ جو خانہ ساز دوا ہو وہی اسکے لئے زیادہ ناموافق ہوتی ہے پہنچا ہے شب حرامزادہ کی رسی دراز ہے یہ ایک مثل ہے کہ حرامزادہ اپنے برے کامون مین بموجب عادت زمانہ کے ہمیشہ کامیاب ہوا کرتا ہے اسلئے وہ کہتا ہے کہ رقیب رات کو کمند لگا کر وہان پہنچگیا اسکا سبب یہ ہے کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہے مداح خال خدا اوسکا نکتہ نواز ہوتا ہے کہ ایک شخص کتاب لکھ رہے تھے لفظ خط پر مکھی بیٹھکر سیاہی چوسنے لگی دل مین سوچا کہ سیاہی چوس کر اپنی خواہش پوری کرلے جب مکھی سیاہی پیکر اوڑگئی اوسی وقت [illegible] اور کشف کرامت کے پردے کھلگئے ولی کامل مشہور ہوئے خلاصہ یہ کہ خدا کی یہ نیازی ہے کہ کسی ہی عمل پر بخشش کرتا ہے

اے ذوق اس شعر کے مصرع ثانی مین گنج نازغلط اور گنج راز صحیح ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۰

نہین پروین یعنی انکو صرف ستارۂ پروین ہی نہ سمجھو بلکہ فرشتے اوسکے عارض کا پسینہ اس پروین کے ڈبہ مین بھر کے لائے ہین روز اوس دوسرے مصرع مین بجائے مینا بمینا بہائے موحدہ صحیح ہے مطلب ظاہر خم پر جوش چھلکتا بجیم فارسی صحیح ہے مطلب ظاہر جام خالی دوسرے مصرع مین بجائے مینا پمینا بپائے فارسی صحیح ہے مطلب واضح

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۱

عدوے نیش برج عقرب بارہ بروج آسمان مین سے ایک برج ہے جو بصورت عقرب ہے یہان برج عقرب عدوے نیش زن کے گھر سے مراد ہے مطلب ظاہر چھپٹے کیا الخ جد امجد جد دادا یعنی باپ کا باپ امجد بزرگتر جد امجد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین گندم گون رنگ ہونا حسن کی بہت خوبی مین داخل ہے حضرت آدم کا گندم کھا کر بہشت سے علیحدہ ہونا معلوم ہی مطلب ظاہر ہے چاگر حنا بقدار چار انگشت مطلب روشن خدا دے تصور دہیان خیال دوربین وہ آلہ جسمین شیشہ لگے ہوتے ہین اوس سے دور کی چیز نزدیک دکھائی دیتی ہی اس شعر مین ہی چشم تصور کے واسطے دعا مانگتا ہے کہ چشم تصور کو ایسی صفائی حاصل ہو اور یعنی زیادہ تصور اوس خلاصہ یہ کہ لہو شربت ہوکر نکلے اور خون رنگین ہوکر نکلے انگبین شہد یعنی شہد

ہوکر نکلے

ردیف یاے تحتانی غزل ۳۲

لیتے ہین وہ لب یہ یعنی محبوب ہین ایسا کہین یاران عدم یعنی
عاشق جو عدم کو پسند کرتے ہین اور یاران عدم مُردون سے مراد نہین
معلوم ہین سرِ خفی پوشیدہ بہید مطلب ظاہر نبض نملی تقدیر شعرا سے
فلاطون میری نبض نملی کہان چلتی ہے کیونکہ اب تو یہ ضعف ہے کہ یون
چیونٹی بہی نہین چلتی نبض نملی باضافت مطلب ظاہر کہولدے
آنکہین دستور ہے کہ جب بحکم حاکم کسیکو قتل یا سولی چڑہاتے ہین تو
پہلے اوسکی آنکہین باندہ دیتے ہین اسلئے کہتا ہے کہ اے ذابح یعنی اے
محبوب میری آنکہین کہولدے کیونکہ دم ذبح تجہے ہرگز نہ دیکہونگا فقط
یہی تمنا ہے کہ اپنی گردن پہ چہری دیکہون کہ کسطرح چلاتے ہو جب
مین خلاصہ یہ کہ بعد مرگ بہی حسرت[۵۶] شامل حال ہے دو رکہ بالون
کو جون وہ کرم جو آدمی کے بالون اور کپڑون مین چرک کے باعث
پڑجاتے ہین عربی مین قمل اور فارسی مین شپش کہتے ہین واضح ہو کہ سر
کی خبر نہ لینے سے اکثر جون پڑجاتی ہے مجنون کا لیلی کے عشق مین
مجنون ہونا معلوم ہے اس حال مین سر دہونا کنگہا کرنا کہان نصیب
اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سر کے بالون مین جب جون چلا کرتی ہے
تو اکثر اوقات معلوم نہین ہوا کرتا ہان جب کان پر چلے تو فی الحال
معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ کان کی حس یعنی کان کا معلوم کرنا کان کی
متصل خصوصًا کان پر بہت جلد ہوتا ہے تقریر یہ ہے کہ جب لیلی
نے مجنون کے بالون کا حال ژولیدہ دیکہا اور گمان کیا کہ ہین

ف۵۵ نملی نبض کے قسم سے ہے جو اوس نبض کے چلنے کو یعنی حرکت کو طبیب نملی کہتے ہین یعنی چیونٹی کی چال

[illegible]

حال مین ضرور جون پڑ گئی ہونگی اسواسطے لیلی نے کہا کہ بالون کو دور کر مگر مجنون عشق مین ایسا محو اور بیخبر حال تن بدن سے تھا کہ اوسکے کان پر ذرا جون نہین چلتی یعنی لیلی کی بات کو بھی حالانکہ محبوبہ مجنون تھی نہ سنا غرض کہ اس آیہ ورکیا بات تعجب تر ہوگی کہ عشق کے غلبہ مین اپنی محبوبہ کی بھی بات کی خبر نہین پایہ کہ مجنون کو کان پر بھی جون چلتی معلوم نہین ہوتی جب ایسا حال ہے تو سر ہونڈانے کا کیا خیال ہو القصہ عشق ایسا ہے کہ جس سے سر وتن کی بھی کچھہ خبر نہین رہتی اور جون کے نہ چلنے سے مراد بیخبر اور بات کے نہ سننے اور بہت غفلت کرنیسے ہے **مین تو اون بلا گردان** بلا بفتح اول وتخفیف لام مطلقاً آزمایش کے معنی مین لیکن بمعنی آفت و زحمت و مکروہ مستعمل ہے بلیہ وبلیات اسکی جمع ہے اور بلا غول بیابانی کو بھی کہتے ہین اور بلا کو عوام چڑیل بھی کہتے ہین اور ستم کے معنی بھی آتے ہین چنانچہ قیامت کا لفظ جیسا کہ کہتے ہین چہ بلا وچہ قیامت ہی اور فارسیان بمعنی امر عجیب و در کار بسیار عمدہ فوق الطاقہ مین بھی استعمال کرتے ہین اور کسیکا بلا گردان ہونا تصدق اور قربان ہونیسے مراد ہوتی ہے چنانچہ اس شعر مین واضح ہو کہ آسمان کی گردش کو سب کی گردش سے سرعت اور اثر مین زیادہ تر کہتے ہین خواہ کسی کے اقبال مین ہو خواہ ادبار مین پس عاشق کہتا ہے کہ اے گردش گردون مین تو ایک ایسا ناتوان آدمی ہون کہ جسکی محبوب کی آنکھون کی گردش کے سامنے قربان ہونے کے سوا کچھہ پیش نہین گئی پس اے گردش فلک وجودیکہ تو سب سے بالادست ہے لیکن محبوب کے سامنے تو بھی ہیچ ہے کہ کچھہ پیش نہین چلتی خلاصہ یہ کہ محبوب کے مقابلہ مین سب کا قافیہ بند ہے گردن مین تحیر کی کمند ہے اور محبوب کی آنکھہ کی گردش

سے مراد غمزہ اور کرشمہ ہے دوسرے مصرع میں گردش گردون باضافت پڑھا جاتا ہے ورنہ یون سکتہ پڑتا ہے اسلئے یہان منادی آسمان کی گردش ہے غرض کہ اے گردش گردون میں ایسی گردش چشم کا قربان ہون کہ جہان تیری بہی کچھہ نہین چلتی چلتے کو دیکھے تقدیر مصرع اول سوار کشتی ساحل کو گو چلتے دیکھے ہے خلاصہ یہ کہ کشتی کے سوار کو ساحل یعنی دریا کا کنارہ چلتا نظر آیا کرتا ہے دراصل کشتی دریا مین چلا کرتی ہے اور کشتی کے سوار کو کشتی چلتی معلوم نہین ہوتی اسطرح جو آدمی دنیا مین ہے دنیا کو فانی جانتا ہے اور دراصل خود ہی فانی ہے لہذا اپنی موت یاد کر کے نکوئی کا رستہ اختیار کیا کرے

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۴

نہین ثبات ثبات پائداری - قیام بلندی مراد رتبہ آسمان کی پستی وہی ہے جو سمت الرأس سے نیچے ہر چہار طرف سے آسمان زمین سے لگا ہوا معلوم ہوتا ہے مطلب ظاہر ہے **ہزار لطف** مین تقدیر شعر آسمان کے ساتھہ ستم شریک کون ہوا جو ہماری جان کے لئے ہر ستم مین ہزار لطف ہین ستم شریک وہ شخص کہ کسی دوسرے سے مل کر ستم کرے لطف خوبی - نرمی ناز کی خلاصہ یہ کہ عاشق کے حق مین جو ستم لطف ہے اسکا یہی سبب ہے کہ آسمان کے ساتھہ ستم محبوب شریک ہے **فروغ عشق سے** یہان غلط جہان صحیح ہے تیرہ خاکدان دنیا سے مراد ہے **صبا جو آئی** ہوا کے چلنے سے خس و خاشاک اڑکر دور پڑ جایا کرتے ہین اور جانور خس و خاشاک سے آشیانہ بنانے مین اسواسطے کہتا ہے کہ مینے یہہ چاہا تہا کہ گلستان مین رہنے کے لئے آشیانہ بناؤن لیکن ایک تو ہوا چلنی شروع ہو گئی ہے اور دوسرا

قفس مین مقید ہون دونون امر سے مضطرب ہوکر دل پھڑکتا ہے تو
سے مراد فنا خس وخاشاک اسباب دنیا قفس وجود انسان گلستان
دنیا ہے جب دنیا مین ثبات نہین اسواسطے دل مضطرب ہے حجر
کے چومنے حجر لفظ عربی ہے اردو پتھر خانہ کعبہ یعنی بیت رب کہ
جسکی زیارت کے لئے حاجی جاتے ہین اوس گھر مین ایک پتھر ہے اوسکا
نام حجر اسود ہے اسود سیاہ رنگ یہ بہشتی پتھر ہے حاجی صاحبان اسکو چومتے
ہین ہو ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے اور سنگ آستان سے مراد محبوب کے
دروازہ کے پتھر سے ہے مطلب ظاہر نہ چھوڑ تو کسی عالم یعنی کسی حال
مین تیر یعنی بدڈ ہے کے حق مین اسواسطے عصا ہے کہ اوسکا باعث
راستی ہر کوئی خدمتی معتقد ہوگا اور جوان کے لئے سیف اسلئے کہ اوس جوان
راست بازکی بات ہر کوئی قبول کریگا اور لوگون مین عزیز اور بارعب
ہوگا جو پاس مہر و پاس یعنی سند لفظ انگریزی ہے جو اوس شخص کو ملتا
ہے جو اوسکی لیاقت رکھتا ہو اور چونکہ محبوب مین مہر و محبت نہین ہے اسلئے
اوسکے لئے پاس کا ملنا نامناسب ہے بلکہ یہان پاس مہر و محبت یعنی
کسیکی محبت کے خیال رکہنے سے مراد ہے مطلب یہ کہ اگر محبت کا پاس
اور خیال کہین بکتا ہوتا تو ضرور اپنے دوست کے لئے خرید لیتے یہ اسلئے
کہا ہے کہ محبوب مین مہر و محبت نہین ہوتی مطلب ظاہر خلش سے عشق
تقدیر شعر اس تیرے مجنون ناتوان کے لئے میراتن زار عشق کی خلش سے ہمیشہ
خار پیرہن ہے خلاصہ یہ کہ کانٹون سے پیرہن پھٹ جاتا ہے عاشق کہتا
ہے کہ میرے پیرہن کے پھاڑنے کے لئے میراتن زار جو کانٹا ہوگیا ہے
پیرہن کو ہمیشہ پھاڑتا ہے تپش سے سیماب کو اضطرابی اور بیقراری سے

تشبیہ دیتے ہین دوسرا یہہ کہ اگر سیماب استخوان مین اوتر جائے تو بدن بگڑ جاتا ہے اکثر نادان لوگ خام کشتہ سیماب کو کھا کر ہلاک ہوتے ہین مطلب ظاہر ہے مرے مزار پر روئے عرق فشان محبوب کے چہرے پر عرق یعنی پسینے کا آنا محبوب کے حسن کی صفات مین سے ہے کیونکہ عرق کی بوندین مروارید سے مشابہ ہوتی ہین مطلب ظاہر الہی کان مین کان مین پہونکنا کہانی سنانا۔ پڑ ہانا۔ جہگڑے مین ترغیب دینا جوش دلانا یہان کچھہ سمجھانے سے مراد ہے کان پر ہاتہہ رکھنا انکار کرنا اذان جو نماز کے واسطے بانگ پڑھتے ہین صنم بت مراد محبوب خلاصہ یہہ کہ اے خدا صنم یعنی محبوب نے لوگون کے کانون مین کیا پہونک دیا جو سب اذان کہنے سے منکر ہو گئے یعنی تارک نماز ہوئے مین نہین ہے خانہ خانہ بدوش اسکے معنی مسافر اور پریشان بے ٹھکانہ آدمی کے ہین کہ جسجگہ چاہے رہ پڑے ایسے آدمی کے واسطے سامان کا ہونا دشوار ہے اثاثہ اسباب خانگی گھر کا اسباب خانہ کمان جسمین کمان رکھتے ہین دوسرا مصرع مثالیہ ہے یعنی جیسے خانہ کمان مین سوائے کمان اور کچھہ نہین رکھا جاتا ہے ایسا ہی جو خانہ بدوش ہین زائد اسباب کی انکو کچھہ ضرورت نہین اسیطرح عاشق بلا اسباب دنیاوی ہے نہ دل رہا واضح ہو کہ جب غم لاحق حال ہوتا ہے تو اول دل کو صدمہ پہونچتا ہے اسلیئے رونے کی حالت پیدا ہوتی ہے دل کے بعد جگر کو صدمہ پہونچتا ہی انجام دل و جگر کی حرکت سے خونی آنسو نکلتے ہین کہتا ہے کہ دل و جگر دونون عشق کی آتش سے خاک ہوئے ہین اب چشم خون فشان کے لئے سینہ مین کہان ہے یعنی کچھہ بہی نہین رہا جو آنکھون سے خون نکلے صریح چشم

صحیح ظاہر۔ آشکارا یعنی اے محبوب تیری چشم سخن گو میرے حق میں کچھ ظاہر کرے گی یا نہ کیونکہ میری طاقت و توان کے ہونے میں جو اسے صاف ظاہر کر سکتی تھی سبب محبوب سے توجہ کی تو اسے تمام طاقت و توان باقی نہ رہیگا یعنی دیر تخانہ مندر۔ شغا خانہ تحفہ آرائی چیز سوغات شغال شمع تیز جلنے آتش پرستی ہاتھ شکست توبہ توبہ کا توڑ یا اسطرح ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کھا کر کہے کہ میں یہ بات نہیں اختیار کرونگا پھر وہ اس بات کو اختیار کر لینا اسکو شکست توبہ کہتے ہیں شرع میں توبہ کے توڑنے والے کے حق میں کفارہ مقرر ہے اگر کفارہ ادا کر دے تو اسکے گناہ سے بری ہو جاتا ہے خانقاہ کسی بزرگ ولی کی مزار یعنی شاعر نے عبادت خانہ اور شکست توبہ کو رمضان مقرر کیا ہے اور لیے یعنی تحفہ لیکر بیان درد محبت ظاہر کر غم و الم دل کے متعلق ہے اور جو دل کا ارادہ ہوتا ہے تو زبان بیان کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ زبان دل کی تابع ہے اور دل متبوع پس متبوع کا کلی حال بیان کرنا تابع سے متصور نہیں ہو سکتا ہے اسلئے شاعر نے ایسا مضمون ادا کیا ہے رسکے بیچ دل ہول خوف۔ ڈر اور ڈرانا برہم الٹ پلٹ۔

خفا۔ ناراض کہیں یعنی مبادا یعنی ایسا ہو اونکے مزاجدان یعنی عاشق پس بات ظاہر ہے کہ عاشق کو محبوب کی مزاج کے برہم ہونیکا ہر دم خوف رہتا ہے پس شاعر کہتا ہے کہ اونکے مزاجدان یعنی عشاق کے لئے دل کا ڈر بجا ہے یعنی صحیح ہے بنایا آدمی کو دو جہان کے کام یعنی کاروبار دنیاوی اور اخروی یعنی عبادت وغیرہ کیلئے

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۵

[illegible]

جو دل قمار کعبتین قمار بازون کے جوا کہیلنے کی نرد کو جا چکے یعنی
ہنین جائین گے بطور استفہام انکاری ہے آنا بلا سے بلا سے یہان
ایک محاورہ ہے یعنی ہماری بلا سے یہ بات ہو یا نہو ہمین تو فلان بات
منظور ہے اور آچکے یعنی آجاے یہ انتظاری کی حالت مین بولا جاتا ہے
کہتا ہے کہ گر اوسکا آنا قیامت ہے تو ہو مگر ہم اوسکی انتظاری مین مرتا ہون وہ
ایک دن یعنی کسی دن ضرور آجاوے واضح ہو کہ یہان بلا سے مین سے
کا کلمہ تشبیہ کا نہین اور ایسا ہی آچکے کے معنی یہ مراد نہین کہ اب نہین آوینگے
کیونکہ پہلے مصرع مین اوسکا آنا قیامت سے کم نہین یہ چاہتا ہے کہ ضرور آوے
یاد آیا یہ اشارہ ہے کہ رات کے وقت مہندی لگاتے ہین
اور بعض رات بہر مہندی لگا رہتے ہین مطلب ظاہر ہے جبتک
جبتک کہ سر ہے یعنی جبتک کہ سر موجود ہے ساتھ ہے یہ سر کے یعنی محبت باز
سر سے الگ نہین ہوگا ہو سو یعنی جو کچھ لاحق حال ہو ساتھ ہے یہ سر کے یعنی
با محبت مطلب ظاہر کیا دیکھتا ہے تقدیر شعر اسے چہپا ہو مین کیا دیکھتا
ہے بلکہ ایسی تیغ نگہ لگا کہ تمام عمر کا قصہ چکے یعنی یہ جہگڑا تمام ہوا اب
خاک ہوگئے ہین یعنی اب ہم خاک کے ڈہیر ہین یعنی بیفایدہ ہین
تو کیا ہوا کیونکہ پہلے تو ہم ہی بہت خاک اوڑا چکے ہین یعنی خاک اوڑانے
مین مشہور ہو چکے ہین باز آیا آتش رخ - آتش سیما - آتش جبین
محبوب کے اسمون سے ہے باز آیا کا فاعل دل ہے آنکہین دکہانا
یعنی ڈرانا دہمکانا چین بچبین ہونا مطلب ظاہر ہے بکار و آج
بکار و نفتح یعنی آپ کو ضبط نہ کرنا اور بول اوٹھنا یہان چنچین
چیچین رنے اور چیخنے سے مراد ہے کیونکہ کہا کرتے ہین کہ فلان

شخص بیکار ہو گیا یعنی آپ کو ضبط اور قابو نہ کر سکا - بڑبڑانا بے فائدہ بولنا

ردیف یاے تحتانی غزل ۳۶

ابر تر آنسو تلملانا بیقراری کا ترجمہ ہے ہمین یہ مثل مشہور ہے کہ فلان شخص ایسا تلملاتا ہی کہ جیسے جلے پاؤن کی بلی تیغ تو اچھی ہی اگر ہتیار کارگر ہو تو دل کو حوصلہ نہین رہتا مطلب ظاہر جب کہا مرتا ہون جھوٹ کو سچ کر دیا یہ کہ عاشق نے سرسری کہا کہ مرتا ہون محبوب نے سر کاٹ کر سچ کر دکھایا سنبھلے آمد اونکی از خود رفتن بے اختیار ہونا پیشوا پیر و مرشد مراد محبوب تقدیر مصرع ثانی ہی سے کوئی پیشوا لینے کو جانا سیکھ جائے خلاصہ مطلب یہ کہ اور لوگ جو پیشوا لینے کو جاتے ہین تو باہوش رہتے ہین اور ہم بے خود ہو جاتے ہین یعنی اونکی آمد سنکے خود اپنے آپ سے چلے جاتے ہین جو سکھایا مطلب کہ محبوب کو غیر نے کچھ نہین سکھایا جو کچھ سکھایا اپنی یعنی عاشق کی قسمت نے سکھایا ہے کیا ہوا ہے مردمک آنکھ کی پتلی روسیاہ کالا منہ وہ شخص جو گنہگار ہو خلاصہ یہ کہ گو ہم گنہگار ہین لیکن جیسا کہ ہم محبوب کی آنکھون مین سما جاتے ہین یعنی جیسا کہ ہمارا قدر و منزلت ہی اور کسیکا نہین

ردیف یاے تحتانی غزل ۳۷

زبان پیدا کرون آسیا چکی جس سے غلہ کا آٹا پیستے ہین زبان آسیا چکی کی کھونٹی وہ میخ کہ جسپر چکی پھرتی ہے برمیخ چکی کے سینہ مین یعنی چکی کے درمیان ہوتی ہی غالب کا لفظ دوسرے مصرع مین غلط

ہے غائب یا بعد الف صحیح ہے لیس [illegible]
ہوتی ہے ایسا ہی یہان بھی کان لپیٹ [illegible]
جو تیر کی بہال یار جی کی بہال لگا وہ [illegible]
یان میں دہن کا حال کیا پوچھنا [illegible]
غائب ہے یعنی ہونٹ فقط دہن باقی [illegible]
اونکی یہان سینہ میں ہجائے گی وہ [illegible] زبان [illegible]
جانگی جب سے محبوب سے بات چیت کرنے [illegible]
بصورت چکی چوڑا ہوتا ہے اور چکی کی کہونٹی [illegible] ہوتی ہے فقط
اوڑائے خوب گلچھرے دراصل گل چہرہ محبوب کے اسیر
سے ہے یہان فقط گلون سے مراد ہے شرار سنگ طفلان کو گلفشانی
یعنی یہ بات ظاہر ہے کہ سنگ شرار نکالتے ہین اور دیوانون کو
طفل پتہر مارا کرتے ہین یعنی اسقدر پتہر مارنے لگے کہ باعث کثرت جو باہم
ایک دوسرے پر پتہر پڑے تو شرار نکلنے لگے پس وہ شرر گویا گل فشان
ہے گل فشانی وہ جو ایک دوسرے کیطرف پھول پھینکتے ہین خلاصہ
یہ کہ گلچھرے اوڑانا عیش و عشرت کرنے سے مراد ہے یعنی مجنون نے
زندان سے نکلکر خوب مزے اوڑائے اسلیئے کہ سنگ طفلان جو [illegible]
گل سمجھے فلک کیا چشم فتان فتنا فتنہ انگیز محبوب کی چشم کی تعریف
مین ہی یہ بھی یعنی آسمان اوسکی مژگان سے یعنی محبوب کی چشم کی
مژگان سے ایک سرمہ آلود آنسو گراتہا سو وہ آسمان بنگیا ہے اس حال مین
آسمان چشم فتان سے فتنہ سازی مین کیونکہ سیاہ اوسکے شرارے متصل
سنگ وہی طفلون کا پتہر مارنا جو اسی صفحہ کے شعر مین لکھا ہے یعنی اوڑائے

ملہ شرار متصل وہ

سنگ [illegible]

خوب بچھی ... شعر ... نوان سے زندان ہے مطلب ظاہر اسی باعث
دوست آشنا ... دل ... جیسی ... الفت ... ہو ... زمانہ
مطلب ظاہر ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۲۳۶

زلفیں تیری ... مطلب یہ کہ اے محبوب تیری زلفیں کافر ہیں اور ہمیں یعنی
تیری زلفیں ... میرے دل سے کیا کام ہے کیونکہ میرا دل بمنزلہ کعبہ ہے
اور کعبہ ... کے ... محبوب تیری زلفیں کافر ہیں تو میرے کعبۂ دل سے کیا
کام ... دیکھو ... استفہام کہتا ہے کہ محبوب کی زلفوں کا دل میں
رہنا ... کا دکھانا ... رہنا ... دل میں رہنا زلفوں
کے ... خوشنما ... مثال ہے خوش الحان سے ہے
جیسے ... کو لوگ پکڑ پکڑ کر قفس میں بند کر لیتے ہیں ایسا ہی شاعر
خوش ... ہیں یہ بھی جانور خوش ... کیطرح شعرگوئی کی حالت میں قید
فکر میں مقید ہوئے ہیں پس یہ کچھ عجب کی بات نہیں مرغ خوش الحان
بلبل ... کو کہتے ہیں ... ہے بادہ شراب خوار بارش کے ہوتے اکثر
شراب پیتے ہیں کہتا ہے کہ زاہد جو بارش کے لئے دعا مانگتے ہیں گویا یہ
دعا ... بادہ کشوں کے حق میں ... ہے ... جو زاہد دعا
مانگتے ہیں کہ باران ہو اہون سے ... آپس میں ہوا کے زور سے یا اور
کسی باعث سے گھس کر آگ دیتی ہیں ... کے معنی ... سرکنڈا ... اور
بانس کو بھی کہتے ہیں اور بانسری کے معنی بھی ہیں یہاں بانس ہی مراد ہے
اسلئے کہ بانس آپس میں گھسکر آگ دیتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ جب بانس ...
ہو ... زمین پر ... بڑے زور سے آواز نکلا کرتا ہے اس حال میں جب

لطف ... اسی
... ہوکر ...
... اور ... اسے
... اور ...
قطع ... ہے
... قافیہ ...
... میں ...
اور ... نقطہ
...
...

نوع میں استعمال
ہے اور نوع میں
دو ... بن ...
... ہوا ...
کر ... کر ...
نوع ... ہیں
۱۲

پاس والا ہمیں کر اشک دیتا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۳۹

چپنی تو ہے چپنی ترجمہ چیدہ صیغہ ماضی ہے چیدن مصدر اسکا ترجمہ چننا اور
چکنا ترجمہ چیدا انتخاب کردہ برگزیدہ و بہ چیدہ کا ہے اور چننا اسکے معنی اپنے اپنے
موقع پر چیزوں کے رکھنے کے ہیں چنانچہ چنا ہوا جو ترجمہ برچیدہ اور
انتخاب کردہ و برگزیدہ و منتخب کا ہے افشان اوسکو کہتے ہیں جو چاندی سونے
کو حل کرکے کاغذ وغیرہ پر نقش کرتے ہیں اسکو عرف میں افشان اغبا کہتے
ہیں اور اوس کاغذ کو بھی کہتے ہیں کہ جسپر افشان کیا ہو اور کاغذ افشانی
و کاغذ افشان و کاغذ افشانی ہر چہار مستعمل ہیں اور افشان کاغذ کی قسم
ہیں بعض کو افشان سرمو ری اور افشان چشم مو کہتے ہیں اور بعض کو پشہ
کہتے ہیں پھر تقدیر لفظ داشتن شدن اور کردن کے ساتھ مستعمل ہے تفنیش
میم کی ضم قاف شدہ مفتوح اور سکون تحتانی اور آخر میں شین معجمہ سے
چاندی سونیکی تار کو کہتے ہیں جو بہی یعنی چوٹلائی میں ہوں افشان چننا اسکو
کہتے ہیں کہ مقیش کو کاٹ تراش کر پہلے پیشانی یعنی ماتھے پر گوند جما کر بعد ش
مقیش کتری ہوئی کو اوس پر جماتے ہیں وہ ستارون کی سی چمکا کرتی ہے اور
پھر بھی مقیش کے پھول بنا کر گوند سے جماتے ہیں چنان اور چنین چنان معنی
ایسا مثل و سکی اصل اسکی چو آن ہے اور چنان چنین سے مراد کسی طرح کی
گفتگو سے مراد ہے خلاصہ یہ کہ جب ستارون نے محبوب کی افشان کو دیکھا
تو آپسمین کسی طرح سے گفتگو کرنے لگے کہ محبوب کی افشان ہم سے خوبی اور
چمک دمک میں بالادست ہے وہ ہے پاس تقدیر شعر دہ پاس
ہے اور یہہ میری بدگمانی ہے کہ مجھکو کہیں سے کہیں لئے پھرتی ہے لئے

پھرتی کا فاعل بدگمانی ہے اور اس شعر کا مضمون اسبات کے مطابق ہے
یعنی خدا اس پاس یہہ ڈہونڈ سے جنگل مین نہ اک آہ کی اس شعر کا
اول مصرع دو طرح پر ہے ایک یہ مصرع نہ اک آہ کی زخم سو سہہ کر اوٹھائے یعنی
محبوب کے ہاتھہ سے سو زخم کھائے لیکن باوجود زخمون [illegible] منہ تک
بہنے ایک بہی آہ نکلی دوسری طرح کا مصرع نہ کی آہ سو زخم دلپر اوٹھا کے جگر
تک ایک ہی ہے مطلب ظاہر

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۰

پیشوائی کو پیشوائی کسی سے آگے اوسکو لانے کو جانا کشش [illegible]
کہینچنا۔ جذب کرنا کشش دل اوسکو کہتے ہین کہ کسی کی محبت [illegible]
کسیکے دل مین اثر کرے یہان کشش دل یعنی اگر محبوب [illegible]
کے لیئے جاوے تو مجنون کی طرف [illegible] سے محمل آگے دوڑے ناقہ محمل غلط
ناقہ محمل صحیح گرچہ ہون وادی عنقا سے پرے ہونا اسلیئے کہ عنقا کا سراغ
کہین نہین ملتا اور عاشق [illegible] کی [illegible] عاشق محبوب کے [illegible]
نا امید اور دور ہے [illegible]
یعنی جسوقت ذوق اپنے وقت [illegible] موجود [illegible] کے قائل [illegible]
فضیلت مین

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۱

تو آنکھہ مین سرمہ دنبالہ دار سرمہ کا خط جو آنکھہ کے گوشے مین [illegible] گوش کی
طرف کہینچتے ہین سرمہ دادن آنکھہ مین سرمہ ڈالنے سے مراد ہے مفتون
فتنہ مین ڈالا ہوا مفتون چشم عاشق اور مفتون کے معنی شیفتہ مبتلا [illegible]
مراد کرشمہ اور غمزہ ہے مطلب ظاہر چہلا نہین چہلے کا گلا اوسکو کہتے ہین کہ چہلے

سو آگ میں گرم کرکے بدن پر داغ دینا جیسا کہ ترکیب اردو میں ہے
گل کھاے ہیں معشوق کے چھلون کے یہانتک ... ہم ہو گئی گھاؤ
ہے میرے طاؤس کے پر کا پس نظر ہر ... کہ جا بجا ... پر گول گول
ہوتی ہے اور چھلے کا داغ بھی گول ہوتا ہے اور چھلے کے داغ کی خصوصیت
اسلئے ہے کہ ایک تو محبوب چھلا پہنتے ہیں دوسرے چھلے کے داغ کی عاشق
کو تکلیف اور داغ بھی یادگار در اور یادگار کی ... نشان کے معنی میں مجازا
فرزند اور یادگار کے معنی میں بھی ہیں یہان مراد اول ہے ... الفاظ میں ...
اردو مطلب ظاہر دشنام ہو ... کہ ...
سے نشہ اوتر جاتا ہے ... غصہ کی ...
مصرع اور تقریر یہ ہے کہ چاہے وہ محبوب ...
دے لیکن یہان وہ نہیں ہیں کہ ... محبوب کا غصہ اوتار
دے یعنی دور کر دے کیا خاک تجھپہ ... کی حقارت
مین اور غصہ کے وقت بولتے ہین ... دل کی رنجیدگی سے مراد ہے
خلاصہ یہ کہ جب تیرے دل کی رنجیدگی یعنی جب تو رنجیدگی کے باعث اپنے
ہاتھ سے مٹی تک نہین دیتا ہے تو کوئی یہان ... عاشق کسطرح جان نثار
کرے مٹی دینا مردہ کو دفن کرنے سے مراد ہے جولان سمند
جولان کودنا محدود ہونا کا یعنی گھوڑے کا کودنا واضح ہو کہ گھوڑے
کودانے سے غبار اوٹھکر آسمان کی طرف اوڑتا ہے اسلئے کہتا ہے کہ اے
شہسوار یعنی اے محبوب تو میری نعش پر اپنے گھوڑے کو کودا اور کاوے دے
اس صورت مین روندنے کے بعد میرے وجود سے سرمہ سا ہوکر غبار اوٹھے
گا پھر وہ غبار آسمان تک پہنچکر ماہ کی چشم مین سرمہ پڑ جائیگا ایسا ہو کہ

تقدیر شعر اے قاصد ایسا ہو کہ جواب خط آتے ہی آتے زندگی مستعار جواب
دے جواب دے کا فاعل زندگی مستعار ہے زندگی کو مستعار اسلئے کہتے ہین
کہ آدمی کے اختیار مین نہین مستعار چیز ایسی ہی ہوا کرتی ہے عاریت چیز دینے والی
نے تا پیر شباب کی اوسیوقت واپس کرتا ہی ایسا ہی زندگی بمنزلۂ عاریت
کے ہے جب امکان قضا اوقات رہا ہے ہین فی الفور جان کو لیجاتے ہین تو اسکا
بطریق تأسف قاصد سے کہتا ہے کہ ایسا ہو کہ جواب کی انتظار ہی مین جان
نکل جائے اے شمع تیری عمر طبعی انسان کی عمر طبعی ایک سو بیس برس ۱۲۰
کی ہے اور شمع کی عمر طبعی ظاہر کہ رات بھر جلتی ہے اسلئے کہتا ہے کہ اے شمع تیری
عمر ایک رات ہے اسکو ہنس کر یا رو کر گذار دے کیونکہ ایک ہی رات کاٹنی ہے
خوشی مین بھی گذر جائیگی اور غمی مین بھی شمع کا ہنسنا اوسکا روشن ہو کر پھولنا
کا گرنا ہے اور رونا جو اوسمین سے روغن ٹپکتا ہے خلاصہ یہ کہ انسان کا زندہ
رہنا شمع کیطرح ہے خوشی اور ناخوشی مین چند روز گذر جاتے ہین جب انجام
خاتمہ ہے تو شادی کی خوشی اور غم کی غمی ہیچ انسان کی عمر مین بجز احسان
و مروت کے اور کوئی بات نیک نہین اسلئے محبوب کو چاہئے کہ عاشق
کے حق مین سلوک کرے کیونکہ اگر محبوب نے خوشی مین عمر بسر کی انجام دنیا سے
دون کو چھوڑ دینا ہے اگر عاشق کی عمر دکھ مین گئی آخر فنا ہے بیت چون
قضائے نبشتہ آمد پیش + فرق شاہی و بندگی برخاست **لے وام دل** ع تقدیر شعر یہ ہے
داغ دل سے آفتاب سوزش وام لے پر روز حشر کے وعدہ پر کہ دن ادا کر
دے واضح ہو کہ قیامت کے دن آفتاب کی سوزش بہت ہوگی عاشق
کہتا ہے کہ آفتاب کی سوزش قیامت کے دن میری سوزش عشق کے
برابر نہین اسلئے آفتاب میری سوزش کو بوجہ ادھار مانگتا ہے لیکن قیامت

کے وعدے پر کون دے کیونکہ اگر سوزش کو قرض دیدیا تو میری سوزش عشق کی لذت اوس مدت تک نہین رہیگی اسلئیے ادھار نہین دیتا ہون بے فیض گر ہے خلاصہ مطلب یہ کہ اگر چشمہ آب بقا بے فیض ہے تو کیا یعنی اس سے کچھہ فایدہ نہین کیونکہ اگر اس سے یعنی آب بقا سے ایک قطرہ مانگو تو آئینہ کی طرح ایک قطرہ نہین دیتا اور آب آئینہ ظاہر ہے کہ جس سے قطرہ آب نہین مل سکتا عاشق نہ بدلے نہ بدلے یعنی عوض معاوضہ نہ کرے مطلب ظاہر پشہ سے پشہ کی آواز معلوم ہوجاتی ہے اور جب نمرود اور اوسکے لشکر کو پشہ نے مارا تھا تو ظاہر اور آواز کرتے ہوئے بھنبھناتے ہوئے آئے تھے خلاصہ یہ کہ چپ چپاتے چھپ چھپا چورون کی طرح آگر یار نامردانگی نہین اس جبر پہ جبر ظلم خلاصہ یہ کہ انسان کو خداوند تعالی نے کچھہ اختیار نہین دیا باوجود اسکے کسقدر ظلم کرتا ہے اگر خدا اختیار دیدے تو معلوم نہین کہ کیا کرے یعنی کہان تک نوبت پہونچاوے

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۲

ہیں گراں انبار گران بار جسکے پاس بوجھہ ہو اور یہان اور حقیقت کی ... اور اوس شخص سے مراد ہے کہ جسکے پاس بہت مال ہو اور گران خون بودہ کہ جسکا خون کرنا بھاری امر ہے کہ جسکا عوض نہین کہتا ہے کہ میرے پاس محبت کا اسباب بہت ہے اور خون بھی بھاری ہے ان دونون کی وجہ سے میرا دل ڈرتا ہے کہ اے محبوب تیری نازک گردن کسطرح اوٹھا سکیگی یہہ اسلئیے کہا ہے کہ خون کرنے سے قاتل کی گردن پر بوجھہ ہے یعنی عوض کہ جسکو قصاص کہتے ہین ہو گیا کاغذ سیاہ خس نیتی وہ مکان کہ جسکا تیز ہوا اور ناخن اوسکے بدن مین گھس جاتا ہے کاغذ سوزن زدہ وکاغذ سوزن زدگی

مختصر قصہ پشہ یعنی مچھر کی حقیقت اسطرح پر گذری ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں نمرود جو ایک منکر خدا اور رسول کا تھا اور حضرت ابراہیم پیغمبر ...

گردہ گرد تصویر کاف فارسی کی فتح سے اوس کاغذکو کہتی ہین کہ جسپر پہلے کچہہ لکہتے ہین پہر اوس نوشتہ کے حرفون کے گرداگرد سوزن سے چہید کرتے بعدش اوس کاغذ کو طاق دیوار پر جماکر کوئلے کی راکہہ کو سپر کپڑے مین باندہ کر جہاڑ دیتے ہین پہر کاغذ کو اوتار کر پہر کی قلم سے حروف قایم کر دیتے ہین کاغذ سوزن زدہ یہہ ہے جو معلوم کیا اور یہہ ظاہر ہے کہ اوس کاغذ مین بہت چہید ہوتے ہین پس سینہ سے مشابہت ظاہر ہے مطلب ظاہر چہوڑ کر شیون وہ نالہ و فغان جو مصیبت اور سختی کے وقت کرین مطلب ظاہر

ردیف یاے تحتانی غزل ۴۳

فلک تو تیرا ہو کے فلک تو تو ضمیر خطاب ہین کلمہ ربط ہے تقریر ہے کہ یہ بات ضرور ہے کہ فلک لوگون کے خراب کرنیکی نیت سے صبح سے تا شام تیز پا ہوکے چلتا ہے مگر اے محبوب تیری سیدہی نظر سے اپنا کام چلتا ہے خلاصہ یہ کہ جس حال مین محبوب کی نظر عنایت ہو پہر کسیکے خلاف ہونے سے کیا فکر بقول حضرت شیراز۔ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ہمیشہ دور کیفیت چگونگی۔ حالت اور وہ وصف جو کسی چیز مین حاصل ہوگیا ہو یہان کیفیت سے مراد کیف ہے کہ جسکے معنی نشہ۔ اور مستی کے ہی لئے جاتے ہین اک جام چلتا ہے یہہ ظاہر ہے کہ دن کو سورج اور رات مین چاند چلتا ہے یہہ دونو کا نوبت وار چلنا ہر ایک کا ایک چلنا ہوا یعنی باعتبار دن رات کے ایک چلتا رہتا ہے دوسرا بند ہوجاتا ہی اس سے پایا گیا کہ ہمیشہ متصل دورہ ہین کہتا ہے کہ اگر محبوب اہل کیفیت ہو تو ہمیشہ دور عشرت ہے یا یہ تقریر ہے کہ محبوب اہل کیفیت ہے اسلئے ہمیشہ دور

عشرت ہے یا خلاف التقریر یہہ ہے کہ حبیب محبوب ہمیشہ دور عشرت مین ہے اور ہم عشاق کے لیئے مہر و ماہ کا ایک دور چلتا ہے یعنی سوا سے مہر و ماہ کے ہمارے لیئے اور کوئی دور شراب نہین ارادہ کر کے ناقص جسمین کچھہ کمی ہو۔ کم۔ ادہورا بام ماڑی۔ بالاخانہ۔ چوبارا یہہ ظاہر ہے کہ اگر نابینا بالاخانے کے کنارے یعنی منڈیر پر چلے تو قی الحال گر جاتا ایسا ہی جو ناقص یعنی نالایق آدمی علی رتبہ کی بزرگی چاہے تو انجام ندامت زدہ ہوکر ذلیل و خوار ہی رہیگا مساوات غیر ممکن ہے

ردیف یاے تحتانی غزل ۴۴

کون وقت کون وقت گذرا یعنی بہت[1] وقت گذرا موت پڑتی ہے یہہ کلمہ غصہ کی حالت مین او سوقت کہتے ہین جو کسیکو بلایا جاوے اور وہ آنے مین انکار یا کچھہ عذر کرے ایسے آدمی کے حق مین کہنا گویا اوسکی ہجو اور طیش دلانا ہوتا ہے جو غیرت کہا کر آجاوے مطلب ظاہر **آتش خورشید** بام کے معنی عنقریب معلوم کر چکے ہو یہہ بات ظاہر ہے کہ آفتاب کی فقط روشنی ہے اوسمین دہوئین کا نام و نشان نہین ہے محبوب سے کہتا ہے کہ تو بام پر کھڑا ہو کر بالون کو سکہلا جو خورشید سے دہوآن نکلتا معلوم ہو کیونکہ خورشید سے مراد رخ محبوب ہے اور آتش سے چہرے کی روشنی اور بال بجاے دخان کے سمجھو مطلب ظاہر وہ نہ جاگے تقدیر شعر آخر سکورات بہر زنجیر کھڑکاتے ہوئے گجر بج گیا گر وہ محبوب بخت خفتہ کی ضد سے نجاگے ضد برخلاف۔ برعکس۔ فرق یہان عداوت اور دشمنی سے مراد ہے بخت بہاگ۔ قسمت۔ نصیب اور بخت خفتہ وہ کہ جسکے بہاگ اچھے نہون گجر وہ جو گھڑیالی چار۔ آٹھہ۔ بارہ بجے کے بعد

[1] محاورہ مین کون وقت یا کتنا وقت گذرا یا کون وقت ہوا انتظار کی حالت مین بولا کرتے ہین اس سے مراد زیادہ وقت گذرنے سے ہوتی ہے ۱۲

پھر اوسنے ہی جو جلدی جلدی بجا دیتا ہے یہان اوس گجر سے مراد ہے جو صبح کے چار بجے بجاتے ہین مطلب یہ کہ محبوب کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاتا اور ہلاتا رہا لیکن بخت خفتہ نے ایسی ضد کی کہ وہ یعنی محبوب رات بھر نجاگے آخر فجر کی گجر بج گئی چاک آتا ہے چاک آتا ہے یعنی صبح بہار کا پیراہن چاک نظر آتا یعنی پھٹا ہوا نظر آتا ہے ظاہر ہے کہ جو شہید ہوتا ہے اوسکا بدن زخمی ہوتا ہے اور زخمون سے کفن خون آلودہ ہوا کرتا ہے خلاصہ مطلب یہہ کہ جب صبح بہار نے کسی شہید ناز کو یعنی عاشق کو کفناتے ہوئے دیکھا ہے اسلئے صبح بہار کا پیرہن چاک نظر آتا ہے یعنی اوس شہید کے ماتم مین صبح بہار نے یعنی خود بہار نے اپنا پیرہن چاک کر لیا اور بہار کا چاک ہونا پھولون کے پتے کے پھٹنے سے مراد ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۵۴

سب کو یہ مردار یعنی دنیا مطلب ظاہر گھر سے اپنے گرمی بازار مراد رونق مطلب ظاہر کر دیا گیا یعنی معشوق کی ابرو نے عاشق کے مار دینے کے لئے قضا کو اشارہ کر دیا ہے اسلئے قضا ہاتھ مین تلوار لئے پھرتی ہے جو کہین عاشق کو پا کر قتل کر دیوے جا کے اکبار تقدیر شعر جہان یعنی جس جگہ ایکبار جا کے نہ پھرتا تھا وہان مجھکو بیقراری ہر کہ سو بار لئے پھرتی ہے یہان عاشق اپنے عشق کی اضطرابی کا حال بیان کرتا ہے کہتا ہے کہ جہان مین پہلے ایک دفعہ بھی نہ جاتا تھا وہان اب بیقراری سو سو دفعہ لئے پھرتی ہے خلاصہ یہہ کہ عشق کے پہلے یہہ میرا حال تھا کہ محبوب کے کوچہ مین کبھی ہی جا کر نہ پھرا تھا یعنی کبھی میرا گذر وہان نہ ہوتا تھا اب عشق کی حالت مین بیقراری کے باعث سو سو بار جاتا ہون

ردیف یائے تحتانی غزل ۱۴۶

لائی حیات تقدیر حیات لائی تو ہم آئے یعنی ہم دنیا مین آئے قضا
لیچلی تو چلے یعنی ہم دنیا سے چلے خلاصہ یہہ کہ دنیا کی زیست و مرگ اختیاری
نہین سمسا ہی اس بساط بدقمار قمار جوا قمار وہ جو جوا کھیلنے مین
نا راستی کرے یعنی چالاکی کہ جسکی چال بازی مین راست نہو اس بساط
مراد دنیا باعتبار نتیجہ خلاصہ یہہ کہ دنیا مین ہمنے کوئی نیک عمل نہین کیا
بہتر تو ہے دنیا سے دل لگنا یا لگانا دنیا کی صحبت سے مراد ہے فانی
مین دل بستن سے یعنی ہین دل لگی اسمین مل جلکر ادہرا و دہر کی بات
چیت صحبت کے طور سے کرنا ہو عمر خضر مطلب یہ کہ خواہ خضر[۵] جتنی عمر
ہوتو مگر پہر بہی وقت مرگ معلوم یعنی قیامت کیونکہ خضر بہی قیامت کے دن
فنا یاب ہونگے پس قیامت تک بہی جینا اسقدر سمجہو کہ یہان یعنی دنیا
مین ابہی آئے تہے ابہی یعنی اسیوقت چلے گئے جب یہہ ہے تو دنیا
کی رنج وراحت مساوی ہے مہ مین کہان اور سقف کہن مراد آسمان
عنکبوت مکڑی عنکبوت کا پردہ اوسکا جالا سا کلمہ تشبیہ یعنی چاند آسمان
پر ہے وہ روشنی مین مکڑی کے جالے جیسا ہے یہہ ظاہر ہے کہ مکڑی کا
جالا چمکیلا نہین اور یہہ معلوم ہو کہ چاند مین سیاہی ہے دم کو ہمارے
یہہ ظاہر ہے کہ سینہ مین دم یعنی سانس کو مطلقاً سوتے جاگتے وقفہ نہین
یعنی ہر وقت آمد رفت مین ہے کہتا ہے کہ جسکو وطن مین مسافر کہتے ہین
وہ دم ہے جو سینہ مین چلتا ہے حرف آئے حرف آنے کی اصطلاحی
معنی عیب لگنے کے ہین چنانچہ حرف گیر کے معنی عیب گیر کے ہین سعدی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎ چو حرفم برآید درست از قلم ٭ مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم

[۵] خضر سلطان سکندر کے ملازم تہے ہمراہ سکندر کے ... سلطان سکندر کو پیاسا ... آب حیات سے حضرت خضر کو وہ پانی مل گیا اور سلطان سکندر کو نہ ملا ... جب زندہ ...

دیکھیئے ترجمہ سپنید کا ہے کس کس کے نام سے مراد بتون کے نامون سے ہے زنگ اس لفظ کے اکتیس معنی ہین اول مشہور ہے کہ جسکو لون کہتے ہین از انجملہ عیب - رنج - محنت - خجلت - شرم - طرز - سبب وغیرہ یہان سبب سے مراد ہے عقیق یمن مین ایک پہاڑ ہے اور ایک سرخ پتھر کا نام ہے جو مخطط ہوتا ہے پس تقریر یہہ ہے کہ یمن مین عقیق کا دل اسلئے خون ہے کہ وہ یہہ سوچتا ہے کہ دیکھیئے مجھپر کس کس کے نام سے حرف آئے یعنی کس کس کے نام سے عیب لگے یہہ ظاہر ہے کہ عقیق پر مہرین کہدوایا کرتے ہین اور مہر کا کندہ ہونا بظاہر حرف آنا ہی کیونکہ نام حرفون سے لکہے جاتے ہین شاعر نے حرفون کے کندہ کرنیکو حرف آنے کے معنی مراد رکہے ہین اسلئے گویا نام لکہا جانا ایک عیب لگجانا ہوا پس عقیق کا دل اس سبب سے خون ہے اور عقیق کے دل کا خون ہونا ظاہر ہے کہ عقیق سرخ رنگ ہوتا ہی زنگین ہوا ہے تو ازیادہ انکے غلط اور ایکے بائے موحدہ کے ساتھہ صحیح ہے اس چمن مین یعنی دنیا مین انگلا برگ مراد شعر خلاصہ یہہ کہ اسکے یعنی اسوقت انگلا برگ جو زرد یعنی خزان زدہ بہی ہے یعنی بیقدر ہے تو بہی اسوقت کے گل نوبہار سے زیادہ زنگین ہے الغرض شعرائے متقدمین کی برابری نہین ہوسکتی وہ دل جو زلف موصوف شکن در شکن صفت خلاصہ یہہ کہ جو دل چین جبین کی تاب یعنی برداشت نکرسکے اب وہ زلف کے شکنجہ مین دبا ہوا ہے

ردیف یائے تحتانی غزل ۷۴

ہنگام بوسہ گرم اک فدی تکلے ہوئے یعنی تھوڑے غصہ مین آئے پسینے نیز غلط ہے اور پسینے سے صحیح ہے خلاصہ یہہ ہے کہ پہلے معشوق کی لب جو فقط

شکر تھے جب غصہ کی حالت میں پسینا آگیا تو بجائے آب پسینا شکر میں
ملا گویا وہ شکر تری ہو گئے واضح ہو کہ سفید شکر کو فارسی زبان ہندوستان شکر
تری کہتے ہیں اور معشوق کے لب کو شکر کہتے ہیں جیسے شکر لب بمعنی شیرین
لب اور معشوق کی لب سرخ ہوتی ہی اور شکر سفید ہونا اسطرح ہو گیا کہ پسینا
سفید ہوتا ہے جب لب پر پسینا آیا گویا شکر سفید ہو گئی اور شکر تری عمدہ
اقسام شکر سے ہے جم جائے خاک جم جائے غلط ہے اور جل جائے
صحیح ہے ترکیب جلجائی فعل گھانس فاعل پہ جار خاک مضاف بسوئے وحشی
وحشی مضاف بسوئے چشم چشم مضاف بسوئے بتان پس مضاف اور
مضاف الیہا ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر متعلق فعل پس جملہ فعلیہ ہو کر
مستدرک ہوا لیکن کلمہ استدراک پس تقدیر شعر یہہ ہوئی کہ چشم بتان کے
وحشی کی خاک پہ گھانس جلجائے لیکن ہرن کھری بن ہرے ہوئے
نرہے وحشی چشم بتان وحشی اوس جانور کو کہتے ہیں جو انسان کو دیکھکر
بھاگ جاتا ہے وحشی کی جمع وحش اور وحوش ہے اور وحشی شکار وحشی
طبیعت وحشی مزاج اور وحشی نگاہ محبوب کی صفات باعتبار نفرت کے ہے پس
چشم بتان کا وحشی عاشق سے مراد ہے اور واضح ہو کہ ہرن کھری بضم کاف
دہائے مخلوط ایک بوٹی ہے چونکہ اوسکی پتی ہرن کے سم جیسی ہوتی
اسلئے ہرن کھری کہتے ہیں اور یہہ بات ظاہر ہے کہ چشم بتان کو ہرن
کی آنکھوں سے تشبیہ دیتے ہیں پس حاصل تقریر یہہ ہوا کہ کہتا ہے کہ عاشق
کی خاک یعنی قبر پر گھانس جلجاتی ہے مگر ہرن کھری گھانس نہیں جلتی
کیونکہ ہرن سے تشبیہ رکھتی ہی اور ہرن باعتبار آنکھونکی چشم بتان سے
نسبت رکھتا ہے اسلئے وہ ہرن کھری میری قبر پر بغیر ہرے ہوئے نرہیگی

یعنی ضرور ہری رہگی ہری رہنے کی یہہ وجہ ہے کہ گھانس قبر پر اوگتا ہی قبر میں
جو آتش عشق باقی ہے اوسکی تیزی سب گھانس کو جلا دیتی ہے مگر یہہ ہری گھانس
بباعث مناسبت جو معشوق سے تشبیہ رکھتی ہے عاشق کی آتش عشق ہری
گھانس کو نہین جلاتی کچھہ ہوئے تھے یعنی اگر محبوب آدمی ہوتے ان مین آدمیت
ہوتی جب یہہ محبوب حور و پری ہوئے ہین اور حور و پری کو انسان سے
نفرت ہے یعنی پری کو تو دراصل نفرت ہی اور حورین اسلئے کہ حور بہشت مین
ہین پس جب محبوب حور و پری ہین تو اسلئے ان مین آدمیت نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۸

فردوس مین پانیکا منہ مین بہر آنا جی للچانا یعنی اوس چیز کی خواہش اور رغبت
کرنا مطلب ظاہر **ممکن نہین** شمع کا پسینہ وہی جو حالت جلنے مین پگھلی ہے
اور پسینے کے آنے سے تپ ٹوٹ جایا کرتا ہے مطلب ظاہر مطلع
چاہئے زر تبان موصوف **سیم تن** صفت باعتبار صفائی و خوبی حسن
محبوب سے مراد ہے قلندر ست بے پروا جو فقیرون کا ایک قسم ہے مطلب
یہ کہ سونا چاندی جو اسباب دنیاوی اور آرائش کے لئے ہے مجنون کیلئے
زیبا ہے اور ہم جو قلندر فقیر ہین ہم کو یہان دنیا مین کفن کے لئے بہی کوڑی
نہین

ردیف یائے تحتانی غزل ۴۹

اے فلک آگ وہ بس ہے شرح غم کیواسطے تقدیر شعر اے فلک
شرح غم کے واسطے اک آہ بس ہے یا کالک نما صحیح ہر کون مجاورہ مین یہی متکلم سے مراد ہوتی ہے
چنانچہ کسی نے کہا کہ فلان جگہ جنرل سکتی ہے دوسرا بعض موقع کہہ دیا کرتا ہے
کہ چلو جی کون ڈھونڈتا پھرے واسطے اسمین یائے نسبت ہے کیونکہ واسطہ

شہر کا نام ہے جو اس شہر کے نام سے قلم اسطے کرکے مشہور ہے یہان کی قلم جیسی کہین بھی پیدا نہین ہوتی اور قلم کی نے کو نیزہ کہتے ہین مطلب ظاہر ہے توسے لگا بفتح اول وثانی مشدد و بالف آمیزش ۔ علاقہ ۔ رابطہ ۔ توسل وسیلہ ۔ آمیختگی کا ترجمہ ہے یہان لگا رکہنا بلا تشدید قایم رکہنے سے مراد ہے یعنی لگا رہنے دیتے ہین پس عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب تونے جو یہ میرے تن سے سر نہین اوتارا ہے اس لئے ہے کہ تو نے جہوٹی قسم کہانیکے واسطے لگا رکہا ہے کیونکہ محبوب اپنے وعدون پر میرے سر کی جہوٹی قسم کہا لیتا ہے کہ تیرے سر کی قسم کہ مین یون کرون گا یا یون کرونگا

ردیف یائے تحتانی ۵۰

نعل شکل نعل جوتی ۔ پاپوش ۔ کفش اور جو لوہے کو بصورت ہلال یعنی پہلی رات کے چاند کی صورت بناکر چوپایون کے پیر کو نعل باندہتے ہین مطلب یہہ ہے کہ نعل ہلال کی شکل ہوتا ہے اور گھوڑیکی تعریف فلک سیر ہے پس شاعر کہتا ہے کہ جب تیرے گھوڑیکو چاند جیسے چار نعل لگے اور وہ تیزی رفتار سے فلک پر مہ روشن تک پہنچگیا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا مہ روشن کو چار چاند لگ گئے اور چار چاند لگنے ایک محاورہ ہے جو ترقی کے ہوت کے لئے بولا جاتا ہے یا یون کہ مہ روشن سے مراد محبوب یعنی جب محبوب نعل لگا کر سوار ہوا تو چونکہ محبوب مہ کامل ہے اور اوسکی رانونمین نعلون والا گہوڑا تہا ایسا معلوم ہوا کہ مہ روشن کے ساتہہ چار چاند اور ہوگئے تو تقدیر شعر کی یون نکالو کہ تیرے توسن کو چار یہ نو نعل شکل جب لگے کہ فلک پہ مہ روشن کو اور چاند لگے ہوے گے چتون ابرو چتون کا پہیرنا چین ابرو سے مراد ہے یعنی غصہ کی حالت کو کہتے ہین نعل لگے نعل لگنا اسکا محاورہ یہہ ہے کہ بعض وقت

کسی موقع گفتگو مین کہا کرتے ہین کہ کیا لعل لگے ہین یعنی کونسی انوکھی درجنیہ
کی چیز ہے گو محبوب کے حق مین ایسی گفتگو ناجائز ہے مگر شاعر نے ایک عمدہ فحوٰہ
کا مضمون ادا کیا ہے پس تقدیر شعر یہہ ہے جب محبوب عاشق سے بوسے مانگتے
ہی چیون کو سہنے لگے تو عاشق نے کہا کہ لب غیرت گلشن کو ایسے کیا لعل
لگے ہین جو غصہ کرتا ہے آشیان ہو جیو آشیان برباد اسلئے ہو کر دیوانگی دن
سے محبوب کو کسی وقت دیکھا جاتا ہے

اشعار متفرقات

رہی اسطرح ہوسنا کی آرزو و شوق - حرص شرابی نفسی جو شراب پیکر بیہوش
بیہوش ہو کر عقل کا مارا ہو جاتا ہے تریاکی تریاق اور تریاک کسرہ سے ایک مرکب
دوا ہے منجملہ تریاق سے تریاق فاروقی علی قسم ہے دونو یونانی کلمے ہین
اور افیون کے معنی بھی ایجاد کیے ہین مگر قدیم مین یہہ معنی مستعمل نہین تھے اور
افیونی کو تریاکی کہتے مطلب یہ کہ شرابی شراب سے تائب ہو کر مجبوراً عادت کے
باعث افیون کھانا شروع کرتا ہے پس کہتا ہے کہ تارک ہو کر دنیا کی ہوسناکی اسطرح
رہی کہ جیسے شرابی توبہ کرکے افیون سے حرص پوری کرتا ہے - مطلع
مصروف چارہ خلاصہ مطلب یہہ کہ میرے زخم جگر کو جو مرہم سی لگ
رہی ہین تو کیا اسنے چارہ گر کو مصروف چارہ گری مین دیکھا ہے یہہ اسلئے کہا
کہ عاشق کے زخم جگر کو چارہ گری سے نفرت ہوتی ہے

مطلع

جو دل نہ کشمکش اور کش کشان کے معنی فرمایش ہے در پے سکے ہین
چنانچہ اس شعر ذیل مین دیکھو سے پیر میخانہ نمید او دختر رز * بر در زنبکدہ چون
کش کشانے کردیم * مگر اصل جگہ کشاکش سے مراد ہے کہ جسکے معنی کھینچنا

جیسی اور اچپا نائی سے مین طرہ دوتا زلف خمدار مکان کا چھجا بلا بفتح آفت غول لبتی دیو جن بہوت اور بلا چڑیل کے نام سے عرف عام مین مشہور ہے یہان مصیبت اور دکہہ سے مراد ہے غرض مطلب مقصود حاجت مطلب یہہ کہ اگر دل کشمکش زلف مین نہ پڑے تو پہر ہمین کیا ضرورت ہے کہ بلا مین پڑین یعنی اگر ہمین زلف کا عشق نہ پیدا ہوا تو پہر کیونکر ہم اوسکے پنجہ مین قید ہونگے او۔ بلا کو غرض ہے کہ کوئی فلان کام کرے یہہ ایک محاورہ ہے یعنی پہر کسے غرض ہے

مطلع

مستی سے مستی کی محبت مین ملکی یعنی یہہ مراد تہی کہ مین جوہی ہو جاؤن تو معشوق کی محبت مین ہو جاؤن بدنہ ہوے میری سنے یعنی میری نصیحت سنے لحد کو چاہیے تقدیر شعر پیر خمیدہ پشت کو چاہیے کہ یون لحد کو دیکھے کہ جیسے سر کو جہکا اونٹ دمبدم دیکھے ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ جب باربردار اونٹ وغیرہ منزل مین تہک جاتا ہے تو سر کو دیکھتا ہے کہ جلد پہنچکر آرام کرون ایسا ہی پیر خمیدہ پشت کو چاہیے کہ ہر وقت لحد کو دیکھے دیکھے فعل پیر خمیدہ پشت یعنی کبڑا بوڑہا فاعل لحد مفعول کو علامت مفعول دوسرا مصرع پہلے مصرع کی مثال ہے یہہ ضرور بات ہے کہ بوڑہے کے پاؤن قبر مین لٹکتے ہیں اور دنیا مین بوڑہے کے حق مین یہہ مثال بالا مشہور ہے لہذا بوڑہاپے مین چاہیے کہ یاد خدا اور پچہلے گناہون کی معافی کے سوا اور کچہہ نہ کرے بوڑہے بہی زنگلین ... انکے اونٹ کی خصوصیت اسلئے ہے کہ اسپر سب زیادہ بوجہہ ... مین پہرتے ہین خلاصہ یہہ کہ جو لکہے پڑہے ملک دجاہ کے ہوتے یعنی ملک وجاہ کے خیال مین پہرتے ہین یہہ لوگ

بسم اللہ کے گنبد مین طفل مکتب رہتے یعنی جیسے بسم اللہ شروع علم کے لئے اول پڑہتے ہین ایسا ہی وہ لوگ جو طالب جاہ ہین اونکی حرص پوری نہین ہوئی گو کسی علمی رتبہ پر پہنچ جائین مگر اونکی حرص کا ہنوز روز اول ہے یعنی حرص مین ابہی مبتدی ہین پاک رکہہ تقدیر شعر جب تیری زبان تیرے منہ مین مسواک سے کم نہین تو اسلئے اپنا دہن ذکر خدائے پاک سے پاک رکہہ یہہ ظاہر ہے کہ مسواک سے منہ کی آلائش دور ہوجاتی ہے اور زبان سے ذکر خدا ہوتا ہے پس منہ اور باطن کی صفائی زبان سے حاصل ہوتی ہے دل غش لب غش عربی لفظ ہے اصل مین غشی یاے تحتانی سے تہا فارسی والون نے یا کو حذف کردیا اسکے معنی بیہوش ہونا ہے یہان فدا ہونیسے مراد ہے خلاصہ یہہ کہ دل لب جان بخش پر فدا ہی اور جان طرہ یعنی زلف پر فدا ہے اسکی مثال ثانی مصرع ہے کہ جیسے عیسائی اپنے دین پر او رموسائی اپنے دین پر ہین اسیطرح دل اور جان کو سمجہہ کہ دل لب پر فدا ہے اور جان زلف پر کیا تاب لاگ فارسی کاف سے ہے یہہ لفظ ترجمہ تعلق و علاقہ ربط و بستگی کا ہے اور لاگ کے معنی دشمنی عداوت بغض حقد کینہ کے بہی ہین یہان لاگ رکہنا مراد تعلق اور علاقہ سے ہے یعنی تجلی کی یہہ تاب یعنی طاقت اور برداشت نہین کہ ہم دل جلون سے جلنے مین مساوات کا علاقہ رکھے یان کے آنے مقرر کیا گیا۔ ٹہرایا گیا یعنی تعیین تقدیر شعر مع مطلب قاصد یعنی اے قاصد وہ یعنی معشوق یان کے آنے کا دن مقرر کرے اسکے بعد جو تو مانگیگا تجہے دونگا دوسرے مصرع مین خدا وہ دن کرے جملہ دعائیہ ہے ذوق کہتا تہا صاحب کا عمل ایک باب علم ہے جو عامل لوگ اوسکو بطور چلے

بڑی محنت سے پڑھتے ہین پھر وہ حکم مین ہوجاتا ہے اوسکے ذریعہ سے جسکو چاہتے ہین اپنی تابع کر لیتے ہین کوئی اونکو یاد دلوادے یعنی ذوق کو ہوا وہ دن یعنی جمعہ کا دن ہوا کرے یعنی حب کا عمل کری خلاصہ یہہ جب وہ دن جمعہ کا ہوگیا ہے تو ذوق حب کا عمل کرے گرد رہی تقدیر شعر کریگی دل مضطرب ہے درد کہوتا ہے تو کیسکے سر پر سے پانی وار کے پلادو تم بیٹھے بغل رقیب نگاہبان - پاسبان - دو شخص جو ایک معشوق پر عاشق ہون ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے یہان اسی اخیرہ معنی سے مراد ہے بغل بن بازو بغل کو عربی مین ابط کہتے ہین دغلی دغل فریب کہوٹ فساد - عیب دغلی وہی - فسادی عیبی گور بغلی گور دو طرح پر ہوتی ہے ایک مین بغلی نکالتے ہین یعنی قبر کے قبلہ رو گڑہا طولانی بقدر آدم کہودکر اوسمین میت کو لٹا کر دہانہ بند کر کے باقی قبر کا گڑہا مٹی سے بہر کر قبر کی صورت برابر کر دیتے ہین اور دوسری قبر مین بغلی نہین نکالتے ہین قبر کے درمیان دہانہ طولانی مذکورہ مین کہودکر اوسمین میت کو رکہکر اور اس دہانے کو تختہ اینٹون کی جوڑائی بناکر پہر بدستور مٹی سے بہر کر اوپر سے قبر کی شکل کر دیتے ہین عند الشرع بغلی درست دہانہ روا نہین مگر جہان زمین نرم اور بالوکی ہو وہان دہانہ جائز ہے اور بغلی کے بارے مین حدیث وارد ہے اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغلی ہمارے لئے ہے اور دہانہ ہمارے غیر کے لئے ہے غیر وہ جو اہل اسلام نہون گرم کرنے کے دو معنی ہین ایک جو عیش و نشاط کی حالت مین محبوب کو بغل مین لیکر فرحت و انبساط حاصل کیا دوسرا بغل کا گرم کرنا جیسے آگ سے بغل جل گئی پہلے مصرع مین جو دوسرے معنی مراد ہین خلاصہ یہہ کہ

جب محبوب رقیب فسادی کی بغل مین بیٹھے تو ہنسے گو بغلی کی بغل گرم کی یعنی
قبر کے آتشین عذاب مین پڑ لیا ہون اور دونون شعر مین آخر مصرع کی یا یائے
معروف سے ہے یعنی کی اسے **ذوق** تبرے کے معنی نفرت کرنا۔
بری ہونا۔ بیزار ہونا واضح ہو کہ مذہب کے کئی ایک فرقے مین یہان دو گروہ
کے مذہب کا ذکر ہے ایک فرقہ اہل سنت والجماعت جو جملہ اصحاب رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باعتقاد خالص نیک مانتے ہین اور چار یاری کہلاتے ہین صحابہ کی حب
مین بہت احادیث وارد ہین خصوصاً حدیث اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ
اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ ہمارے اصحابون کی مثال آسمان کے ستارون کی مانند ہے ہم تمکو
اختیار دیتے کہ تم سب کی پیروی کرو اسکے باعث ہدایت مین رہوگے دوسرا
فرقہ شیعہ کا ہے اس گروہ مین چھپیس فرقے مختلف الاعتقاد ہین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے حضرت مہدی آخر زمان تک جو بارہ امام ہین ان حضرات کو ماننے
ہین یہہ فرقہ امامیہ کہلاتا ہے اور اصحاب کبار کو گالیان دیتے ہین یہہ تبرا شیعہ مذہب
کی عبادت ہے انکے مقابلہ مین خوارج کا مذہب ہے جو بارہ امام کو نہین مانتے
ہین یہہ فرقہ ان حضرات کو برا کہتے ہین طرفہ تر یہہ ہے کہ شیعہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین بہی شک کرتے ہین چنانچہ کسی شیعہ نے
نے کہا ہے ؎ جبریل کہ آمد ز بر خالق قیوم + در پیش محمد شد و مقصود
علی بود + پس اس شعر مین کہتا ہے کہ جب حضرت علی مالک ذوالفقار کی
محبت کی حمایل گلے مین چمک ودمک سے نور علی نور دل وجان بلکہ ایمان
کو روشن کر رہی ہے تو پہر تبرے کی سیاہی سے اپنے ایمان کی منہ کو کالا
کرنا کیا کام خلاصہ یہہ کہ اس شعر مین مؤلف دیوان نے اپنا سنی مذہب ہونا

بیان کیا ہے مقابل اوس ڈھول لگانا اور مارنا کف دست برکسے زدن
اور سر چنگے زدن کا ترجمہ ہے یہہ ڈہول لگائی یعنی ایسی ڈہول لگائی کہ سحر
ہوجاے یعنی سحر تک روشن ہو یہہ ظاہر ہے کہ تیز ہوا کے چلنے سے شمع گل
ہوجاتی ہے ہمارے سینے فِی النَّارِ وَالسَّقَرِ ترجمہ آگ اور دوزخ مین
اس عربیکو محل ہجو اور بددعا مین استعمال کرتے ہین چنانچہ جب کوئی برا آدمی
یا ظالم مرجاتا ہے تو اوسکے حق مین کہا کرتے ہین کہ فلانا فی النا والسقر ہوا
یا کوئی آدمی جب کسی آدمی کی مرنیکی خبر سناتا ہے تو مخاطب فی الحال کہا کرتا ہے
کہ فی النار والسقر یعنی خوب ہوا کہ دوزخ مین پہنچا نار آگ سقر دوزخ اور
یہان فقط جلنے سے مراد ہے کوئی کمر کو تقدیر شعر اگر کمر ہو تو تیری کمر کو کوئی
کمر کہے کہ آدمی یعنی کیونکہ جو بات آدمی کہے ہے تو سوچکر کہے ہے خلاصہ یہہ
کہ جب محبوب کی کمر بباعث باریک ہونے کے نظر نہین آتی تو کوئی کیونکر
بیان کر سکے اور آدمی جو بات بیان کرتا ہے سوچ کر بیان کرتا ہے پس جب
محبوب کی کمر سوچ بچار سے باہر ہے اسلئے بیان نہین کر سکتا یا یہہ کہ جب
آدمی بات کہے تو سوچکر کہے کیونکہ جس حالت مین کمر نظر ہی نہین آتی تو پھر
کیون کمر کا وجود مقرر کرنا بلا سے ہووے بلا آفت۔ غول یعنی دیو
جن بھوت اور غول بیابانی مشہور ہے جو جنگل مین صورت بدل کر مثلا بکری
وغیرہ صورت ہوکر لوگون کو دہوکہ دیا کرتا ہے اور بلا سے اس کلمہ کا محاورہ
اوس موقع پر کرتے ہین کہ جہان حسب مرضی اپنا مقصود حاصل نہو تو کہا
کرتے ہین کہ بلا سے یہی بات حاصل ہو کیونکہ بلا کا اختیار کرنا گویا مصیبت
اور بھاری امر ہے اور یہہ جو کہتے ہین کہ تیری بلا سے یعنی تو اس بات کو
بلا کے برابر سمجھ کہ جسکو کوئی پسند نہین کرتا پس جب اصلی مقصود حاصل نہین ہوا

کرتا تو اوسکے سوا اور بھی چیز مقصود ہے کہ بالعوض نقصان منظور کر لیتا ہے یہان بھی ایسا ہی سمجھو مرغ نامہ بر اوس کبوتر سے مراد ہے کہ خط کو اوسکے بازو پر باندھکر ایک شہر سے دوسرے شہر مین بھیجدیتے ہین ایسے کبوتر پچھلے زمانہ مین سوداگرون کے پاس ہوتے تھے بھونرا زنبور سیاہ جو لکڑی مین سوراخ کرکے رہتا ہے اور پھولون پر بیٹھتا ہے اوسکو دیکھکے یعنی بھونرے کو دیکھکے وہ یعنی محبوب منہ سے خوشخبر تو کہے یہہ ظاہر ہے کہ بھونرا بہ نسبت کبوتر نامہ بری مین لاشئے ہی اسلئے بلا سے کہا ہے خلاصہ یہہ کہ عاشق ہر طرح سے آرزو کرتا ہے کہ کسی کے ہاتھ سے کسیطرح آرزو پوری ہو خواہ کوئی بھی نامہ بر ہو ہر **ایک شعر** مین شعر بالکسر کلام منظوم اسکے اشعار جمع ہے تر- بلند- رنگین شعر کی صفات مین سے ہے مطلب ظاہر- شعر-

مطلع

اوٹھاتا عشق مین کیون اے دلِ ناداں جو کھون ہے
ابھی تو مال جو کھون ہے پھر آگے جان جو کھون ہے

اور دوسری کتاب کے دونو مصرع مین لکھونکا ہے واقع ہے جو کھون اوٹھانا نقصان اوٹھانا کیونکہ جو کھون واو مجہول سے زیان کے معنی ہین پس مطلب یہہ ہے کہ اے دل ناداں عشق مین کیون نقصان اوٹھاتا ہے کیونکہ ابھی مال جو کھون یعنی مال کا نقصان ہے پھر آگے یعنی اسکے بعد جان جو کھون ہے یعنی جانکا نقصان ہے ہمیشہ کام تھا یاوری بمعنی مددگاری- بل- زور اس شعر مین کہتا ہے کہ مجنون ہمیشہ صحرا نورد رہا اور مین عاشق ایسا جوان مرد ہون کہ اپنے زور عشق کی مددگاری اور زور سے زنجیر کے گھر کو آباد کیا ہے یعنی ہمیشہ پابجولان رہا ہون

اور پابجولان رہنا بہ نسبت صحرا نوردی زیادہ تر دکھہ درد مصیبت مین رہنا ہے کیونکہ ایک حالت مین مقید رہنا جان پر بہت بہاری ہوتا ہے گویا اس شعر مین مجنون پر ترقی بیان کی ہے خانہ زنجیر خود زنجیر کے معنی ہین اور باعتبار حلقہ خانہ زنجیر کہا ہے جنون سے میرے جنون دیوانہ ہونا بگولا گردباد اور دیوباد کا ترجمہ ہے بگولا اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ گرمیون کے دن جنگل مین چار طرف سے ایک جگہ ہوا کے گھومنے سے گرد وغبار اوٹہکر وہ غبار بصورت ستون ہوکر آسمان کی طرف سیدہا چلا جایا کرتا ہے بگولے سے بہاگنے کی اسلیے تشبیہ دی ہے کہ بگولا نہایت جلد اور تیز اوٹہکر آسمان کیطرف جاتا ہے ہیولا ہر شے کا مادہ - ہر چیز کی ماہیت ہر شے کا اصل - صورت تصویر شکل واضح ہو کہ ہر جسم دو چیزون سے بنتا ہے یعنی پہلے ہیولا ہوتا ہے اسکے بعد جسم کو صورت لگتی ہے اسکی مثال یہہ ہے کہ چنانچہ اول کمہار نے مٹی کو کوٹ کر پانی مین بہگوکر گوندہنے کے بعد ایک مقدار چاک پر رکھا اسکو ہیولا سمجہو جب اس سے پیالہ یا اور کوئی برتن بنایا تو پیالے کی شکل بن گئی اسکو جسم کہتے ہین خلاصہ یہہ کہ جو چاک پر مٹی رکہی تہی وہ ہیولا ہوا اور جو پیالے کی شکل بن گئی اسکو صورت لگنا کہتے ہین الغرض ہر جسم ہیولا اور صورت سے تیار ہوتا ہے یہہ حکما کی اصطلاح ہے اسکے بعد سمجہو کہ ہیولا بلا صورت بیکار اور بیفائدہ ہے یعنی جب تک مٹی لا کو صورت نہ لگے محض بیکار ہے لہذا عاشق کہتا ہے کہ مجنون میرے جنون سے خوف زدہ ہوکر بگولے کیطرح جلد بہاگ جاتا ہے دوسرے مصرع مین ثبوت دعوی کی دلیل بیان کرتا ہے کہ مجنون کیون نہ بہاگ جائے کیونکہ مین اصل وحشت کی صورت ہون وہ یعنی مجنون ایک محض

وحشت کا ہیولا ہے کہ ابھی تک اوس پر صورت لگکر وحشت کی شکل نہین بنا خلاصہ
یہہ کہ عاشق نے مجنون پر اپنی ترقی عشق بیان کی ہے **خاک اوڑانا**
بولائی بولا دیوانہ کو کہتے ہین یہان بولائی دیوانی کے معنی ہوے مطلب
یہہ کہ خاک اوڑانیکے مقابل بگولے کی کچھہ حقیقت نہین یہان یہہ حال ہے
کہ اگر آندہی مقابل ہو تو دیوانی پھرے یہہ ظاہر ہے کہ آندہی بگولیکی نسبت
غبار و گرد مین زیادہ ہے مطلب ظاہر **گر رخ کا پنکھڑی پہول کی**
ایک ہی مطلب ظاہر **فرہاد ضرب** تقدیر شعر اے فرہاد ضرب تیشہ سے
ضرب غم سخت ہے مگر سچ پوچہئے تو چوٹ کڑی ہمین نے سہی ہے خلاصہ
یہہ کہ عاشق جو فرہاد کا منزل عشق مین ہم مشرب ہے اسلئے فرہاد سے ہم
دردی سے کہتا ہے کہ ہم تمنے ہی چوٹ کڑی عشق کی سہی ہے **جو کوئی**
آبلہ مور چیونٹی۔ کیڑی یہہ ظاہر ہے کہ مور کا پاون بہت ہی چہوٹا اور
پتلا ہوتا ہی اس حال مین اگر مور کے پاون پر پہولا نکلا تو وہ ایک لاشے ہے
عاشق اپنے آپ کو کہتا ہے کہ اگر کوئی آبلہ پاے مور ہی یعنی کوئی آبلہ مور
کے پاون پر بہی ہو تو تیرے ڈبونے کو مور کا آبلہ کافی ہے اوسکے پانی مین
تو ڈوب مرے کیونکہ عشق کے مصایب نے بدن کو ایسا خورد کر دیا ہے
کہ چیونٹی کے پیر کے آبلہ مین عاشق ڈوب سکتا ہے **نوح طوفان ہے کیا**
کہون کیا کہون یعنی مین اپنے دل کا کیا ذکر کرون ابرو پیوستہ محبوب
کے ابرو کی تعریف مین ہے بس یعنی اختیار مین ایک **طعمہ** یعنی دل ایک
خوراک اور دو مچھلیان یعنی دونو محبوب کے ابرو آپسمین اوس ایک دل
کے لئے کشمکش مین یعنی لڑ رہے ہین **عزیز و ناقہ شتر** غمزے بیدہنگے
ناز و انداز کو کہتے ہین ناکیونکہ جب اونٹ جو مستانہ ہو لی ہوئی پاون دہرتا ہے غمزہ

مین چلتا ہے تو اُسکے بدن کی چھوٹی کے سبب سے اُنڈا رہے ڈول معلوم ہوتے ہین
اسلئے شتر غمزے مشہور ہوگئے پس کہتا ہے کہ اگر مجنون کو سارہانی ملجائے تو پہر
تم اونٹ کے غمزے دیکھنا کیونکہ معشوق کی ہر ایک چیز عاشق کے لیئے
بیفائدہ ایذا رسان ہوا کرتی ہے کہان غم کہان ہم اور کہان غم یعنی ہم
غم سے بہت دور تھا اور ہم ہمیشہ خوشی مین تھے ہم کو غم سے کچھ غرض مطلب یعنی ہمکو
غم سے کچھ مطلب ہی نہین تہا یعنی کبہی غم خواب وخیال مین بہی نہین آیا تھا
جب غم لاحق ہوا تو کہتا ہے کہ اے حضرت عشق یہہ غم والم کی نعمت آپکی مہربانی
کی ہے خلاصہ یہہ کہ عشق ایسی چیز ہے کہ جبتک کوئی بہی غم نہو اسکی بدولت
غمگین ہو جاتا ہے مقدم صدق بر تقدیر شعر گرچہ کذب صدق پر مقدم ہے
لیکن صدق فائق ہے اسکی یہہ دلیل ہے کہ اول دنیا مین پہلے صبح کاذب
ہے پیچھے صبح صادق ہے خلاصہ یہہ کہ اس فرد یعنی شعر مین صدق یعنی
راست گوئی کی تعریف کی ہے اسطرح کہ اگرچہ ہر کسیکو کذب پسند ہے
لیکن بہر حال صدق کا درجہ اول ہے جیسا کہ دوسرا مصرع علت ہے اور مختصر
تقریر یہ ہے کہ دنیا مین صدق پر کذب مقدم ہے اگرچہ فوقیت اور شرافت
صدق ہی کو حاصل ہے جیسا کہ صبح کاذب صبح صادق سے پہلے ہوا
کرتی ہے راتون کو نہ ہو اور حق یہہ دونو لفظ خدا کی بندگی اور خدا کے
ذکر کرنے کے ہین ہو عربی زبان کی ضمیر ہے جو خدا کیطرف راجع ہے گویا اللہ
صاحب کا اسم مقرر ہوا اور حق خاص نام خدا ہے مناجاتی مناجات سرگوشی
کرنا کان مین بات کہنا مجازا خدا کی جناب مین اس طور پر دعا کرنی کہ خدا کو
حاضر جان کر جسطرح باتین کیا کرتے ہین دعا مانگنا چونکیگے چونکنا سوتے سے حالت
سے آواز یا بلا آواز سے دفعتہً اوٹھ کھڑے ہونا قطرہ قطرہ یعنی

آنسو قطرہ قطرہ ہے جسکی شدت یعنی قطرہ کی شدت طوفان ہے
اور پارہ پارہ دل ہے جسمین یعنی دل مین تودہ تودہ حسرت ہے مطلب ظاہر
اے ذوق اس شعر مین جو اور حق وہی دونو کلمے پاک ہین کہ جیکے معنی
صفحہ اول مین گذرے ہین مطلب ظاہر کیا ہم سخنی ہم سخن وہ جو کلام کرنے مین
کسیکا شریک اور انباز ہو یعنی دوسرے کو اپنے مرتبہ کے برابر سمجھکر دلیری سے
کلام کرے یہہ کلمہ مثل ہمقلم اور ہمکار کی ہے آوس گل سے محبوب سے مراد ہے
چٹکیجانے چٹکنا اوس آواز کو کہتے ہین کہ جو دو انگلیون کو ملاکر آواز نکالتے
ہین جیسے چٹکانا اور چٹخانا انگلیون کو خم دیکر آواز نکالنی اور چٹک اوس
آواز کو کہتے ہین جو شگفتہ ہونیکے وقت غنچہ سے نکلتی ہے اور یہان دوسرے
مصرع مین چٹک جانا چلے جانے اور دور ہوجانے سے مراد ہے بیمار غم
جو نقد یر شعر جو اوسکا بیمار غم کھاکر زمین دیکھے تو وہ خوش خوش جاکر مقبرون
کی زمین دیکھے زمین دیکھنا محاورہ مین قے کرنیکو کہتے ہین اور دستور ہے
کہ جب کسی کو قے ہو تو اوسے فرحت کے لئے پہول یا گلدستہ یا کوئی باغ یا فرحت
ناک چیز دکہایا کرتے ہین اسلئے شاعر کہتا ہے کہ اگر تیرا بیمار غم کہاکر زمین دیکھے
یعنی قے کرے تو اوسے بجائے سیر باغ کے مقبرون کی زمین نہایت
خوشی سے دیکھنی چاہیے کیونکہ وہان اپنی موت کا نقشہ آنکھون کے سامنے
پھر جاتا ہے اور عشاق کے لئے مرنیکے سوا کوئی فرحت ناک چیز نہین
آئے ہی سُن لشنو کا ترجمہ ہے اور سن اوسکو بھی کہتے ہین کہ جاڑے برف
کے صدمہ سے آدمی کا وجود سرد ہوکر بے حس و حرکت رہ جائے اور سن
اوسکو بھی کہتے ہین جو کسی مصیبت یا غم و الم کی حالت ہوکر چپ جان ہو
کر بلا حس و حرکت ہوجائے یہان یہی خیرہ معنی مراد ہین مطلب ظاہر کہل کے

گل تقدیر مصرع اول ہے صبا کچہہ گل کہلکے اپنی بہار دکہلا گئے کچہہ یعنی تہوڑے
بن کہلے یعنی شگفتہ ہونیکے سوا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ جو لوگ عمر رسیدہ ہوکر
دنیا مین رہے وہ اپنی عمر کی بہار دکہلا گئے اور جو بعض جوانی کی حالت مین ہی
مر گئے اونکی نہایت حسرت ہے۔ حسرت افسوس ارمان آج تنہا تقدیر
شعر جو یعنی جب گل کے وصل کے عالم نظر مین پہرتے ہین تو اسلئے آج ہم تنہا
گہر مین خفقانی سے پہرتے ہین عالم بفتح لام جہان اور عالم سے مراد قسم
یعنی نوع سے بہی ہوتی ہے مراد وصل کے حالات خفقان سودائی دیوانہ مطلب
ظاہر ہم اور غیر یہان غیر سے مراد رقیب ہے ہم ہون گے یعنی ایک جگہ بلکر
نہ بیٹھین گے ہم ہون گے یعنی جہان ہم ہونگے وہ نہون یعنی جہان ہم ہونگے
وہان وہ رقیب نہون گے وہ ہونگے یعنی جہان وہ رقیب ہونگے ہم نہونگے
یعنی ہم وہان سے اوٹہکر چلے جائین گے خلاصہ یہہ کہ رقیب سے بہرصورت نفاق
ہوگا کیا بشر ہاروت و فرشتے ہین جو چاہ بابل مین بحکم خدائے پاک
مقید ہین انکا مفصل قصہ اس شرح مین اول آچکا ہے اور حضرت یوسف علیہ
السلام کو آپ کے بہائیون نے کنوئین مین ڈالدیا تہا شاعر کہتا ہے کہ ہاروت
ماروت کا کنوئین مین مقید ہونا عشق کے ہاتہون سے ہے ہاروت ماروت
کا عشق کے ہاتہہ سے مقید ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہہ دونو ایک کنچنی پر عاشق
ہوگئے تہے وہ لولی ان سے اسم اعظم سیکہہ کر آسمان پر اوڑکر چلی گئی تہی وہ
لولی وہ ہے جس ستارے کا نام زہرہ ہے اس گناہ کے بالعوض وہ فرشتے
قیامت تک مقید بچاہ رہین گے اور حضرت یوسف علیہ السلام محبس مین زلیخا
کے ہاتہہ سے مقید رہے ہین گویا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئین پڑنا عشق
کے ہاتہہ سے تہا کیونکہ انجام آپ پر زلیخا عاشق ہوئی یہہ ظاہر ہے کہ حضرت

یوسف علیہ السلام عاشق نہین تھے بلکہ زلیخا کے محبوب تھے لیکن خواہ محبوب ہو خواہ
عاشق عشق کی تاثیر کا اثر جانبین مین موثر ہے اس سے ثابت ہوا کہ دراصل حضرت
یوسف علیہ السلام کو عشق نے ہی اول کنوئین ڈالا تھا جو بذریعہ قافلہ سوداگران مصر مین پہنچکر
عزیز مصر کے حبالۂ بیع مین آئے اور آپ پر زلیخا عاشق ہوئی حضرت یوسف
علیہ السلام کا مفصل قصہ سورہ یوسف مین ہی **خط بڑہنا** خط کا بڑہنا یعنی اپنے
ہونا محبوب کے چہرے کی تعریف مین داخل نہین بلکہ عیب ہے لیکن یہان بڑہنے سے
مراد خط کے اوگنے سے ہے کہ جسکو خط سبزہ کہتے ہین یہہ خط خورد بال
محبوب کے رخسارہ کے گرد پر زیبا معلوم ہوا کرتے ہین اور سبزہ کا اوگنا ابتدا
مین لب کی پشت سے ہوتا ہی سرکار بادشاہی - کچہری مجازاً حاکم - ہندو
دزد - پاسبان - غلام - کافر باشندہ ہند پہلے مصرع مین خط زلف کاکل گیسو
بمناسب رنگ سیاہ ہندو کہا ہے چونکہ ہندو کے معنی غلام کے بہی آئے ہین
اسلیے حسن کو ایک سرکار فرض کرکے یہہ مضمون بندی کی ہے کہ اس حسن
کی سرکار مین جتنے ملازم بڑہے ہندو ہی بڑہے کہ جس شخص کو حالت شرمندگی
مین پسینہ آجاتا ہے اوسکے حق مین کہتے ہین کہ پانی ہوگیا یا جسکو شرم حاصل ہو
خواہ پسینہ نہ آوے اوسکو بہی کہا کرتے ہین کہ فلان شخص پسینا پسینا ہوگیا جیب
یہ عاصی مؤلف دیوان ذوق سے مراد ہے کیونکہ اپنے گناہون کے اقرار مین یہہ
شعر لکہا ہے خلاصہ یہہ کہ کہتا ہے کہ مین اسقدر گنہگار ہون کہ گناہونکے باعث
عرق شرم مین تر ہو جاؤنگا تو دوزخ کی آگ میرے عرق مین پانی ہوجائے
گی یعنی سرد ہوکر عرق کے پانی مین ملجائیگی چنانچہ کہتے ہین کہ - ہرچہ درکان
نمک رفت نمک شد ہم نہین ٹہرجائینگے یعنی خدا کے سامنے عرض کر
دینگے کہ ہمکو محبوب نے نہین ملا معلوم ہوا ہی یعنی ناک اسکو تیر اور الف

سے باعتبار سیدا ہونیکے تشبیہ دیتے ہیں اور ابرو کو کمان سے اور آپ نے دو کمان سے
یعنی دو لو کمان سے کھینچا ہوا ہے مطلب ظاہر دل بچے کیونکر شوخ واؤ
مجہول سے ہے اسکے معنی دلیر بے باک کے ہیں شنگ وزن ترنگ —
مکار شوخ - خوب - نما یہاں مراد شنگ سے ہے بعد تقریر اسطرح سے ہوگا اگر کوئی شخص
سیکڑوں کوس پر گھر سے نکلکر چلا جاتا ہے تو اوسکو اپنے گھر کا نقشہ بعینہ نظر
جاتا سارے گھر کا نقشہ من وعن سوجھتا ہے یعنی تصور میں ہوتا ہے کہ میرا
گھر اسطرح کا ہے لہذا عاشق کہتا ہے کہ جسطرح آدمی کو اپنا گھر سیکڑوں کوس
سے سوجھتا ہے ایسا ہی میں عاشق کا دل دراصل محبوب کی نگاہ شوخ کا گھر ہے
جو بوصف شوخ و شنگ ہے پہر بتاؤ کہ ایسی نگاہ سے میرا دل کیونکر بچے گر یہ
محبوب کی نگاہ کا گھر میرا دل ہے او تغافل کیش تغافل کیش محبوب کی صفات ہیں ڈھنگ
ہے ڈھنگ طور طریقہ یعنی عاشق کہتا ہے کہ اے معشوق تو میرے دل کے
ڈھنگ سے خوب واقف ہے کہ اگر تو نہ آیا تو اب مطلقاً بچنے کا نہیں اسلئے اے معشوق
جلدی سے آ جا جل بے باریکی آج کا کلمہ محل تعریف میں بولتے ہیں اس
لفظ کی تشریح پہلے کئی دفعہ آ چکی اوسکا ہر تار سخن یعنی محبوب کی سخن کی تار اور
سخن کو تار اسلئے مقرر کیا کہ سخن کو سلسلہ سخن بہی بولا کرتے ہیں جنتری تار
کشوں کا آلہ جسکے چھیدوں میں سے چاندی سونے لوہے وغیرہ کی موٹی
تار کو زور سے کھینچکر پتلی باریک بنا لیتے ہیں یعنی شاعر محبوب کے دہن کے
بہت چھوٹے ہونے کی تعریف کرتا ہے کہ محبوب کا دہن اسقدر خورد ہے کہ جسمیں
سے تار سخن اوس طرح کہ جیسے جنتری میں سے تار زور سے نکالتے ہیں ایسی
ہی محبوب کی سخن باریک ہوکر نکلتی ہے او سخن کی باریکی یہہ کہ اوسکا
سمجہنا کچھہ آسان نہو گویا اس شعر میں معشوق کی سخن کی باریکی اور

موزونی کلام اور دہن کا خورد ہونا بیان کیا ہے جو معشوق کی صفات مین سے ہے ذوق زیبا ہے جانو کہ شیخ کے لئے آب بنگ کا وسمہ اور شراب سرخ کی مہندی اسلئے تجویز کی ہے کہ در اصل بعض شیخ بظاہر پارسا ہوتے ہین اور باطن مین بدکار لہذا ایسے شیخ کے حق مین یہی وسمہ مہندی زیبا ہے ڈسا ہو کافر فا کی کسرے سے ہے اسکی جمع کفار و کفرہ ہے فارسیان فتح سے بھی پڑھتے ہین سر اور زر کا قافیہ لاتے ہین اور اکثر کافر کا لفظ محل ظلم اور ستم اور شوخ مین مستعمل ہوتا ہے اور شرع مین منکر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین لہذا فرق کے لئے فا کو فتح سے پڑھتے ہین پس کافر فا کی فتح سے معشوق کے القاب مین سے ہے کھیلنا بازی کا ترجمہ ہے اور کھیلنا اسکو بھی کہتے ہین کہ جب کسیکو سانپ نے کاٹا ہو تو بعض افسون گر منتر کے علم سے سانپ کے کاٹے کو یا آسیب زدہ کو اسطرح کھلاتے ہین کہ وہ شخص منتر کے علم کے اثر سے سر کو ہلانے لگجاتا ہے اور جو کچھ اوس سے پوچھتے ہین وہ بیان کرتا ہے اگر آسیب ہوتا ہے تو حاضر ہو جاتا ہے اوسکو نکال دیتے ہین یا جلا دیتے ہین اور اسیطرح سانپ کو بھی حاضر کر لیتے ہین پس کہتا ہے کہ سانپ کا ڈسا ہوا منتر کے اثر سے کھیلتا ہے اور جسکو دہان اور گیسوے محبوب نے ڈسا ہو وہ افسون گردان کی منتر سے نہ منہ سے بولتا ہے اور نہ سر سے کھیلتا ہے اور اس شعر کے مطابق یہہ شعر بھی خوب ہے۔ شعر۔ ناگ کالا جسے ڈس جاے تو کچھہ دیر تو جیے + زلف ناگن کا ڈسا ناگ کے پانی نہ پیے + گاہ ہی خلق کا حیران ہونا اسلیے ہوتا تھا کہ جب محبوب گھر سے نکلا تو خلق معشوق کی صورت دیکھتے ہی در محبوب پر حیران اور بلا آواز چپ چاپ کھڑی رہجاتی تھی اور جب گھر سے نہین نکلتا تھا تو وہ خلق معشوق کے گھر سے باہر ایسا شور و غل مچاتی تھی کہ ایک دوسرے کی آواز

سینے نہین پاتی تہی بیقراری کا یہہ بات ظاہر ہے کہ جب کسیکو کسی چیز کی امید ہوتی ہے تو اوسکے وصول کی انتظاری مین اوسکا دہیان لگا رہتا ہے اور جس شے کی نا امید ہوتی ہے اوسکا دہیان مطلقاً نہین ہوتا اسلئے اس صورت مین وہ شخص آرام مین ہوتا ہے کیونکہ جب چیز کی امید ہی نہین تو آہین بیقراری کرنا عبث ہوتا ہے **میری طاعت سے** خلاصہ یہہ کہ میری طاعت یعنی بندگی عبادت معصیت یعنی گناہون سے بہی بری ہے کہ جس سے گناہون کو عار یعنی شرم آتی ہے اور جو مین توبہ کرتا ہون تو میری توبہ پر توبہ استغفار پڑہتی ہے کہ ایسے شخص سے دور رہنا اچہا ہے **رہے خاطر** تقدیر شعر اپنی خاطر بے قفل محبت سینہ بلیٰ رہے کیونکہ اپنی فریاد قفل دل کے لیے مثل سینہ کلید ہے حاشیہ کی تحقیق سے مطلب واضح ہے **باقی ہے شیخ** خلاصہ مطلب یہہ کہ شیخ جو ڈاڑہی کو خضاب سے سیاہ کرتا ہے اسکو بہی اور گناہ کرنیکی حسرت یعنی افسوس رہا ہے واضح ہو کہ سیاہی کو گناہ سے مشابہت ہے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ فلانے کا منہ گناہون سے کالا ہے **عیان ہے** عیان اور ہویدا کے معنی ظاہر کے ہین فلفل سے مراد فلفل گرد یعنی سیاہ مرچ ہے اشک سے فلفل کی مناسبت بوجہ گولائی ہے پس کہتا ہے کہ جب اپنا اشک سوختہ مانند فلفل آتا ہے تو اسلئے عشق کی گرمی عیان اور سوزش دل ہویدا ہے مطلب ظاہر ہو گیا **مجہے گہوارہ ہی** جب مین وہ جون طفل اشک آفت رسیدہ لڑکپن سے ہون تو اسلئے مجہے گہوارہ بہی کشتی طوفان زدہ آسا تہا مطلب یہہ کہ لڑکپن سے میرا عشق یہہ حال تہا کہ اوسوقت میرے اشکون مین گہوارہ کشتی کی طرح طوفان مین تہا **درد دل سے** واضح ہو کہ درد کے لفظ کو اگر اولٹا کر کے پڑہو تو بہی درد ہے مطلب ظاہر ہے **دل گرفتار** عیاری چالاکی مطلب ظاہر **ابر رحمت ہے**

تقدیر شعر اے ابر جب تجھے اسدم رحمت ہے تو تو جھڑی لگا دے کیونکہ وہ محبوب
جانے کو کہتے ہیں پھر جھڑی میں دیکھیں تو کیونکر جائینگے مطلب ظاہر اگر رحمت
کو اضافت سے پڑھا جاوے تو قسم کا لفظ محذوف نکالیں یعنی اے ابر رحمت
تجھے قسم ہے کہ تو اسدم جھڑی لگا دے ہم بتوں کے جذب دل یعنی محبت کا
اثر جو دوسرے کے دل میں اتر کر جائے اور دوسرے کو بھی محبت پیدا ہو پڑے
تھے ہیں یعنی بتوں کے دل بڑے بھاری او سخت ہیں مطلب ظاہر قفل صد
خانہ دل تقدیر شعر اے محبوب جو یعنی جب تو آیا تو قفل صد خانہ دل ٹوٹ
گئے اور جو طلسمات کبھو نہ ٹوٹے تھے ٹوٹ گئے دل کا صد خانہ ہونا باعتبار
کثرت تفکرات کے ہے اور دل کو قفل لگنا یہہ کہ کسی طرف مایل نہونا یا باعتبار کثرت
غم کے دلکا بستہ رہنا طلسمات جمع طلسم یونانی لفظ ہے کسی چیز میں حکمت
کرنیکو کہتے ہیں اور اسکے معنی تماشا کے ہیں جو شکل عجیب و غریب نظر آوے واضح
ہو کہ طلسم کئی طرحکا ہوتا ہے ایک یہ کہ نیرنجات یعنی جادو اور منتر کے عمل سے
بناتے ہیں مقصود یہہ ہوتا ہے کہ اوسطرف کوئی جا نسکے چنانچہ کہانیوں کی کتاب
میں لکھا ہے مثلاً حاتم نامہ وغیرہ میں اور ایسے طلسم کو کوئی توڑ نہیں سکتا تھا
مگر جو شخص جادوگری میں اوس سے غالب ہوتا تھا پس عاشق کہتا ہے کہ جو طلسم کبھی
نہ ٹوٹے تھے وہ محبوب کے آنے سے سب کے ٹوٹ گئے دوسرے مصرع میں
ٹوٹنے کے بعد تھے کا لفظ ہونا صحیح ہے جاے ہے جائے یعنی جگہ
خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ پہلے خاک کو چھان کر تمام کر دیا جب خاک نرہی تو
اسلئے اب مغیلوں کے نیچے جگہ پکڑی ہے کہ جنکے کانٹے پاؤں بدن میں چبھتے
ہیں اوڑ اے طرز نالہ فریاد ۔ واویلا ۔ شور یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص نالہ کریگا
وہ رویگا بھی اور رونے کی کثرت سے آنسو سرخ نکلا کرتے ہیں اسلئے طوطی کی

چونچ کو سرخ کہا ہے نہ شب آنکھون خال تل وہ سیاہ نقطہ جو بدن پر ہوتا ہے افیون افیم حب گولی خلاصہ یہہ کہ محبوب سے تل کو افیم کی گولی مقرر کیا جو عاشق اسکو دیکھکر افیمی کی طرح رات بھر بیدار رہا افیونی اونگہ کم آیا کرتی ہے پینک مین بے عقل ہو جاتا ہے

غزل ناتمام

کہتے ہین لوگ تقدیر شعر یہہ جو لوگ کہتے ہین کہ جھوٹ کے پاؤن نہین یہہ لوگون کی کہاوت جھوٹ ہے کیونکہ جھوٹے تو پاؤن ٹوٹ کے بھی بیٹھے ہین اول سمجھو کہ شاعر نے اس مثال کو جو مشہور ہے غلط کر دیا ہے یعنی اس شعر مین ایک مثال بندی کی ہے جو شاعر کو اصطلاح کے لفظ سے موقع مل گیا ہے اسکی تفصیل یہہ ہے کہ پاؤن ٹوٹ کے پاشکستن کا ترجمہ ہے اسکی اصطلاحی معنی آنے جانے کو ترک کرنا ہے پس اس اصطلاح سے صاف پایا گیا کہ یہہ جو قول مشہور ہے کہ جھوٹ کے پاؤن نہین پس پاؤن کا نہونا گویا پاؤن کا ٹوٹے ہونا ہوا اور ٹوٹے ہونا اور ٹوٹنا ترک کے معنی ہوئے اسلئے شاعر کہتا ہے کہ یہہ مثال غلط ہے جھوٹ کے پاؤن نہین کیونکہ اگر یہہ بات ہو تو جھوٹ کو ترک کر دین حالانکہ خلاف گو جھوٹ کو ترک نہین کرتے ہین چلتا ہو ذوق تقدیر شعر کے ذوق ہستی کی قید سے چھوٹ کے چلتا ہو کیونکہ یہہ قید و غم کھوٹ کھوٹ کے ادا الیکی مطلب ظاہر کیونکر حباب حباب پانی کا بلبلہ بیکران کران کنارہ ۔ انتہا بیکران وہ کہ جسکا کنارہ اور انتہا نہو حباب کا دریائے بیکران ہونا اس خیال سے کہ جب پانی پر بلبلہ ہوتا ہے تو بلبلہ کا جدا نام اور پانی کا علیحدہ اسم ہوتا ہے جب بلبلہ نہو تو دریا ہی کہین گے خلاصہ یہہ کہ جب تک انسان دنیا کی ہوس چھوڑکر آپ کو محبت اور توحید باری تعالی مین نیست و نابود نکرے تو

[illegible]

[illegible]

تیرا ... معرفت ... ہوگا

غزل ناتمام

پہلا مصرع ... ہے دوسرا مصرع باعتبار اختلاف نسخہ کے دو طرح ہے ایک کہ برگشتہ قسمت ہے میری بخت نگون ہے + دوسرا برگشتہ قسمت ہے میری بخت نگون ... خلاصہ یہہ کہ جب قسمت برگشتہ اور بخت نگون ہے تو اسکے آہ کا ... ہے یہہ ظاہر ہے کہ آہ کا پہر اندر لوٹ کر جانا بڑا دکہ ہے کیونکہ طبیعت کی ... سے انسان غم مین بہرا رہتا ہے **دل کرتا** ہے ظاہر جانور ... جانور سے اسطرح شگون لیتے ہین کوا وغیرہ جانور بیٹھا ہو تو کہا کرتے ہین کہ اے جانور فلان شخص یا اوسکا خط آتا ہے یا نہین اس حال مین اگر جانور وہین دم اوڑ جاتا ہے تو آدمی اور خط کے آنیکا شگون سمجھتے ہین مگر اکثر کوے سے شگون لیتے ہین یہہ معنی رنگ پریدہ سے صاف ظاہر ہے ایسا ہی اگر کسی جگہ جانیکا قصد ہوتا ہے تو اوسیطرح شگون لیتے ہین عاشق کہتا ہے کہ جب مین معشوق کے کوچہ کے جانیکا قصد کرتا ہون تو اپنے رنگ پریدہ سے شگون لیتا ہون اسطرح کہ اگر رنگ اوڑا ہوا یعنی زرد رنگ معلوم ہوا تو یہہ شگون ہوا کہ ملاقات محبوب سے بہرہ یاب ہون گا کیونکہ رنگ کا زرد ہونا کمال عشق کا نمونہ ہے **قایم ہے** قایم کہڑا ہونیوالا۔ کہڑا ہوا یہان ثابت اور مضبوط سے مراد ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ ستون کی بنا سے مکان چہت پایدار ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ میرے نالون سے درد کی بنا مضبوط اور قایم ہے یعنی ہر درد کے ساتہہ نالہ یعنی فریاد کرتا ہون **قسمت برگشتہ** برگشتن پہر جانا حکم نہ ماننا قسمت حصہ۔ بٹا ہوا قسمت برگشتہ وہ کہ جسکے نصیب کبہو کم ہون حیا شرم مژگان آنکہون کی پلکین عاشق کہتا ہے کہ اے لوگو میرے کہونے

نصیب کی طرف دیکھو کہ محبوب نے ادہر یعنی میری طرف ایک نگاہ کی تہی پس وہ نگاہ پلکون کے سرتک آکر شرم کے باعث پہر آنکھون مین پہر گئی یعنی ہٹ گئی یہہ ظاہر ہے کہ محبوب کو عاشق کیطرف دیکھنے سے شرم آیا کرتی ہے الفت کا پہلے مصرع مین بجاے مزا دوسری کتاب مین نشہ کا لفظ ہے مطلب آسان ہے کہتے مین کہاے جاے ہے یہہ ایک اوس محاورہ کا کلمہ ہے کہ بعض موقع کسیکے حق مین بولا کرتے ہین کہ یہان اوسکو کوئی کہتا ہے یہہ مار دینے سے مراد ہوتی ہے گویا کسی کے بلانیکی ترغیب مین بولتے ہین خلاصہ یہہ کہ عشق کی مصیبت کے باعث موتکا خواستگار ہے نہ تہی شب بجا کلمہ ایک یاے صحیح ہے شب غم بجاے شب تپ تاے فوقانی سے صحیح ہے دوسرے مصرع مین اور آتے تہے کی جگہ اوڑاتے تہے بہی لکہا ہے اور سینون کا اوڑانا یہ کہ کئی دفعہ آیا اور ٹپکتا گیا کہان مین سب غلط شب صحیح سو اس ظلمت کا پردہ باعتبار نیلگون ہونے فلک کے کہا ہے حواس و ہوش شے کا قرینہ سے ہونا وہ ہوتا ہے کہ ہر چیز اپنے اپنے موقع پر ہو جیسے حواس خمسہ باطنی اپنی جگہ دماغ مین ہین مثلا اول حس مشترک اسکے بعد خیال پہر متصرفہ واہمہ حافظہ اور حواس خمسہ ظاہری یہہ ہین ذائقہ باصرہ شامہ لامسہ سامعہ اور بے قرینہ وہ جو اپنی جگہ پر نہو جب حواس بے قرینہ ہون تو عقل وغیرہ مین فتور واقع ہوگا یہان یہی مطلب ہے میری سینہ زنی ہاتہون سے سینہ کو پیٹنا دوسرے مصرع مین کلمہ مین کی جگہ کلمہ سے تہے دوسری کتاب مین واقع ہے اوٹہا یا اوٹہانا بیٹہانا سزا کا قسم ہے یعنی وقت معین تک حکم کر دینا کہ بیٹہو اور اوٹہو سو آدمی اوس وقت تک بیٹہتا اوٹہتا رہتا ہے اس حال مین اوسکو ذرا آرام لینے کا حکم نہین ہوتا جو ذرا سے آرام کرے اور یہان

عاشق کو بیتابی بیطاقتی اوٹھا بیٹھا رہی ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ حالت بیقراری
مین چین نہین ہوتا کہا جب الماس ہیرا یہہ جوہر مشہور قیمتی پتھر ہے اسکا کوٹکڑہ
کہانا زہر قاتل ہے جگر آنتون وغیرہ کو ٹکڑے کر دیتا ہے کہتا ہے کہ بہتسے الماس
کے بہت نگینے توڑ کر کھائے کچھہ اثر نہوا نگینہ کی خصوصیت اسواسطے ہے کہ ہیرے
کو نگینہ بناکر انگوٹھی مین جڑتے ہین اس لحاظ سے پاس تہا جو توڑ کر کہا یا دوسرا
شعر جو قطعہ بند مین داخل ہے اومین جان کنی کا لفظ بڑی فصاحت کا ہے
کیونکہ جان کنی مین سے کنی کا لفظ نکلتا ہے جو ہیرے کے ریزہ کو کنی کہتے
ہین اور جان کنی حالت نزع کو بہی کہتے ہین جان کنی کے معنی جان کا دکہہ دینا
اور نزع کے معنی کہینچنا اور جان کا رشتہ قالب سے ٹوٹنا جان کا نکل جانا خلاصہ
یہہ کہ الماس کے کھانیکے بعد جان کنی نے بہت جان توڑی مگر مین ایسا سخت
جان ہون کہ جانکا رشتہ قالب سے نہ ٹوٹا بہت دیکہا دوسرے مصرع مین
ہے کا کلمہ غلط اور نے کا کلمہ جو نفی کے لئے ہے صحیح ہے لگے پانی اہل اسلام
نزع کے وقت مرنیوالیکے منہ مین پانی چوا یا کرتے ہین اور سورہ یاسین پڑھ کر
سنایا کرتے ہین اس سورہ کے یمن سے جان نکلنے مین آسانی اور موجب نجات
ہے پس کہتا ہے کہ پانی بہی منہ مین ڈالا اور سورہ یاسین بہی سنایا مگر میری زندگی
نے عمر کے تھوڑے سے دن باقی لگا رکہے تھے اسلئے میری قسمت سے میرے
خانہ کے قریب کسی نے مسجد مین اذان دیدی اور اذان کے ساتھہ ہی یمن اور
فرخی نے مجھکو صبح وصل کی بشارت دی اور اسکے بعد کہتا ہے کہ اللہ اکبر ایسی
خوشی صبح وصل کی بشارت سے ہوئی کہ خوشی نے خود خوش ہوکر موذن کے حق
مین یہہ کہا کہ اے موذن مرحبا تو کیا بر وقت بولا یعنی خوب وقت اذان
کہی جو میری جان نکلنے سے بچگئی اور محبوب کے وصل کی بشارت ملی اس

نیک عوض کے صلہ مین تیری آوار گی اور مدینے مین ہو گئی تجھکو اذان کہنے کا رتبہ مکے اور مدینہ مین ملے **کل پاک تا رک** ناظرین یہ سمجھین کہ اس قطعہ کے پہلے دو شعر بطریق سوال ہین اور باقی جتنے شعر رباعیات تک ہین اس شعر کے جواب مین واقع ہین کہا اوسنے مست الست اوس کو کہتے ہین کہ جسپر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا حال منکشف اور کہلا ہو الست بربکم اسکا یہہ مسئلہ ہے کہ جب خدائے تعالی نے روحون کو پیدا کیا تو اون سے سوال کیا کہ الست بربکم ترجمہ مین نہین ہون تمہارا رب روحون جواب دیا کہ آنا آنا ترجمہ ہم ہین ہم ہین یعنی اورسیکو نہین جانتے ہین پھر اللہ صاحب سے وہی ارشاد ہوا پھر تو بالہام ربانی روحون کو عقل آگئی اور جواب مین عرض کیا کہ قَالُوْا بَلٰی ترجمہ روحون نے کہا کہ ہان آپ ہمارے رب ہین پس جو اولیا ہوتے ہین اونکو یہہ حال عالم ارواح کا معلوم ہوتا ہے **اوٹھالے ہاتھ** جہان سے ہاتھ اوٹھانا جہان سے ترک اور چھوڑ دینے سے مراد ہے کردن کی جگہ دوسری کتاب مین کرنا واقع ہے چھٹا جو پابست قیدی مقید خلاصہ یہہ کہ اگر دنیا چھوڑ دی فقیری مین پھنس گیا غرض یہہ کہ انسان متعلقات سے نہین چھوٹتا ہے خواہ دنیا کی ہو خواہ دینی کیونکہ یہی ایک تعلق ہے **رہا وہ خدمت** یعنی مرشد کی اطاعت مین اسلئے رہا کہ جو پہلے پیر پرست ہوگا تو حق پرست ہو سکتا ہے اور ان تینون شعر کے معنی قطعہ بند کے طور پر دوسرا **ایک عمر** خلاصہ کہ اگر انسان بلند درجے پر جا پہنچے تو ہمت کو بلند کرے اوس سے بہی اونچا رتبہ پیدا کرے کیونکہ منازل خدا شناسی کا انتہا نہین **جو دستگاہ** ہوئی یعنی دستگاہ قدرت **جو ہوشیار** اس شعر مین ہوشیار کے مقابلہ مین مست کا ذکر کیا ہے اگر ہوشیار سے اہل علم مراد لیا جاوے تو بہی درست ہے خلاصہ یہہ کہ ہوشیار شرع کا پابند ہے اور

۵ دستگاہ قدرت

یعنی مسلمانان اوس

جو بات ہے وہ کیفیتون مین پنہا ہوا ہے دوسرے مصرع مین گرہے صحیح ہے
کیا جا ئینگے جا ئینگے الف کے بعد نون صحیح ہے ہمزہ غلط ہے خاص و
عام مین وا وبھی نہ چاہئے عوام جمع عام ضد خاص اعلی بہت بلند واضح ہو کہ صحیح
مسلم مین جو حدیث کی بڑی معتبر کتاب ہے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل ع کی اولاد سے
شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد
کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرت صلعم کی چودہوین
پشت مین ہین اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوے اور قریش لقب
نضر بن کنانہ کا ہے حضرت صلعم کی چودہوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت صلعم کے
پڑدادا ہین سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت
مین افضل ہے پھر اون مین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل
ہین اور بنی ہاشم سے حضرت صلعم افضل ہین تو گویا حضرت ساری عرب کے عطر
ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے
عالم سے افضل ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سواے حضرت فاطمہ کے کسی
سے باقی نہین رہی حضرت کا نسب نامہ یون ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن
عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ
بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور تاریخ کا
عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم
بن ابو طالب اور ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور حضرت
فاطمہ علیہا السلام رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی بیٹی تھین جو حضرت علی علیہ السلام

سے منسوب نہیں حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام بن
حضرت فاطمہ زہرا تھے اب سمجھو کہ ان دونوں رباعی اول میں ان حضرات
علیہم السلام کی نعت لکھی ہے مقام مراد۔ رتبہ میثاق کسر سے عہد۔ پیمان
استوار کی یہاں میثاق سے روز میثاق مراد ہے یعنی روز ازل روز ازل وہ کہ
جسدن روحوں نے خدا کے رب ہونے کا اقرار کیا تہا کہ جسکے حال میں آیہ
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی نازل ہے اور اس آیہ کی تفصیل اس شرح کے متعلق
صفحہ ۷۵ اور ۷۶ میں دیکھو پس رباعی کا مطلب یہ ہے کہ اے ذوق حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کی امامت کا مقام یعنی رتبہ بجز خاص عوام لوگ کیا جانینگے یعنی
خاص لوگ جان سکتے ہیں اور عام لوگوں کا یہہ مقدور نہیں کہ آپکا رتبہ معلوم
کر سکیں اگر آپ کا رتبہ معلوم کرنا ہو تو اون سے معلوم ہو سکتا ہے جو خاص
لوگ روز میثاق میں صف اول میں کھڑے تھے پس اون سے جاکر پوچھئے کہ وہ
یعنی حضرت علی کیسا امام تہا واضح ہو کہ روز میثاق میں روحوں کی صفیں حسب
مراتب اپنی اپنی جگہ کھڑی کی گئی تہیں مطلب واضح ہوا سبطین نبی سبط
قوم قبیلہ بیٹی کی اولاد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین حضرت فاطمہ
کی اولاد ہیں جو حضرت فاطمہ رسول خدا کی بیٹی تہیں اسلئے حضرات حسنین کو
سبطین کہتے ہیں اور عربی میں اسم کے بعد یا اور نون ہو تو تثنیہ کے معنی ہوتے ہیں
یعنی دو کو کہتے ہیں اور عربی میں الف نون بعد اسم تثنیہ کی علامت ہے اور
تثنیہ کے صیغہ میں یا اور الف کا ماقبل یعنی یا اور الف کا پہلا حرف ہمیشہ زبر سے
پڑھا جاتا ہے جیسا کہ سبطین طوے کی زبر سے پڑھو نبی یعنی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور دونوں حضرات یعنی سبطین کا جہان کے دیکھنے کے لئے
عینک ہونا اسواسطے ہے کہ آپکی محبت کے ذریعہ سے ہر دو جہان میں اہل اسلام

کے لیئے روشنی ہے والا اندہیرے مین ہوگا اسکے بعد بوجہ ترقی کہتا ہے کہ آنکہون
کے لیئے بجائے عینک سمجہنا عین ایمان ہے لیکن میرے نزدیک اے ذوق
یہہ ایمان کی بات ہے کہ اونکی نعلین آنکہون سے لگا نعلین دو وجہ تیان یہہ بہی
عربی مین تثنیہ کا صیغہ ہی اور یہہ بہی تقریر ہے کہ حضرت حسنین حضرت علی
او حضرت زہرا اسکے لیئے نورالعین اور ہمارے لیئے دو عالم کے دیکہنے کے لیئے
اونکی نعلین بجائے عینک ہے جو کچہہ ہوا دوسری کتاب مین جو کچہہ ہوا
واقع ہے یہی صحیح ہے مطلب ظاہر دل پنا او جاٹ دل کا نہ لگنا یعنی ایک جگہ
کام مین یا بیٹھنے مین دلکا اوکہڑے رہنا اے ذوق پہلے مصرع مین آیا
سے تو غلط ہے اسلیئے مصرع اسطرح صحیح ہے اے ذوق فلک آپ ہی بارہ
حصے۔ واضح ہو کہ منطقۃ البروج کسرے ایک دایرہ ہی جو آسمان کی بارہ برج ایسی
پر واقع مین اور اس دایرہ کی شکل کمربند کیطرح ہے جو ساتون آسمان اسکے
اندر ہین اور اس منطقہ پر جو بارہ بروج ہین یہہ آسمان کے حصے ہین جو آسمان
کو بارہ حصون پر تقسیم کیا ہے باعتبار اختلاف نسخہ دوسرا مصرع دو طرح پر ہے
سودا ہو نہ کیون زیر فلک بارہ باٹ ۔ دوسرا نسخہ اسطرح ہے ۔ سودا ہو نہ
کیون زیر فلک بارہ باٹ + باٹ وہ پتہر کہ جسکو ترکڑی کے پیے مین رکہکر دوسرے
پلہ مین چیز رکہکر وزن کرتے ہین اور باٹ منزل اور رستہ کو بہی کہتے ہین اس
رباعی کا یہہ مطلب ہے کہ غم زمانہ سے دل کو مضطرب نہ کرنا چاہیے بلکہ جسطرح
مصیبت سے دن کٹین اوسیطرح کاٹنے یعنی بسر کرنے چاہیئن کیونکہ اے
ذوق اسکی یہ دلیل ہے کہ جب فلک آپ بارہ حصہ پر منقسم ہے اور فلک
کی جانب سے اثر غم وغیرہ کا نزول ہوتا ہے تو زیر فلک کیونکر سودا اور
بارہ باٹ نہون سودا اور بارہ باٹ کثرت راہ اور منزل سے مراد ہے یہہ خود

ہے کہ جب کثرت راہ اور منزلوں کی پوری تو رنج والم ضرور ہوگا ممکن
نہیں آپ اوسے دنیا ترک یعنی جب تک اوسکو دنیا جان سے نہ بار لے

رباعی

اے ذوق مناجات خدا کیجا حاضر ناظر جانکر اسطرح دعا مانگنا کہ جیسے کسی سے
باتیں کرتے ہیں بدمست تھا بدمست وہ جو نشہ پیکر بالکل ہوش باختہ ہو جائے
پیر خرابات شراب پینے والوں کا مرشد یعنی شراب پلانے والا اور اصطلاح
صوفیا میں پیر خرابات مرشد کامل کو کہتے ہیں پیا جوان بدست ترکیب توصیفی

رباعی

دکھلائے جو کافر بکسر فا ہے کفار اور کفرہ اسکی جمع ہے اور فارسی والے
فا کی فتح سے پڑھکر زر اور سر کے قافیہ میں لاتے ہیں اور کافر بفتح محبوب کے
معنی میں باعتبار ظلم اور بیرحم کے شوخ استعمال کرتے ہیں اور فا کی کسرے سے منکر
دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں اسواسطے فرق کے لئے اعراب کو یعنی
کسرہ کو بدل دیا اور محبوب کے معنی میں کافر بفتح فا پڑھتے ہیں کتابی اور کافر
کتابی ہم معنی بفقط میں کافر کتابی وہ جو کسی پیغمبر کی امت ہو مثل یہود وغیرہ
اور منکر دین محمدی ہو اور روے کتابی یا چہرہ کتابی اوسے کہتے ہیں کہ جو
سپید اور صاف کتابوں میں محبوب کی خوبی چہرہ میں لکھے ہیں وہ سب اوسمیں
موجود ہوں پس کہتا ہے کہ اگر وہ محبوب اپنا کتابی چہرہ دکھلائے تو سب
مدرسہ کافر کتابی ہو جائے یعنی محبوب کے عشق میں مقید ہو جائیں اور
اس شعر کے مطابق فارسی میں یہ شعر ہے ؎ ز خط صفحہ روئش نظر نگیرم [1]
بگوے عشق چو من کافر کتابی نیست ۰ یہاں کافر کتابی اسلئے کہ معشوق
کا رخ کتاب ہوا اور عاشق اوس کتاب کے قائل ہوئے رباعی

[1] نظر نگردم مراد از دیدن

ان آنکھون سے دوسرا مصرع اسطرح صحیح ہے مصرع - اور پھر انکو بیرنگ
خون بھی دیکھا + کیا کیا دیکھا یون یعنی اسطرح و دون یعنی اوسطرح یعنی جہان
کا اختلاف کئی رنگ مین دیکھا (رباعی) جب آئے روتے ہوئے
آپ آئے تھے یعنی اورون کے دکھہ درد موت مین روتے تھے آپ جاینگے
یعنی جب ہم دنیا سے جاینگے اورون کو رولا جاینگے یعنی ہم پر پیچھے روینگے
اور یہ بھی تقریر ہے کہ جسوقت پیدا ہوئے تھے تو روتے ہوئے آئے تھے ظاہر
ہے کہ جب لڑکا لڑکی پیدا ہوتا ہے تو حالت تولد مین رونے لگتا ہے خلاصہ
یہ کہ پیدایش کے وقت سے حالت گریہ لاحق حال ہے پیچھے جب بچہ چھوٹے
کپڑے اور بالا پوش اور چھوٹی بندوق اور چھوٹی تلوار کو کہتے ہین بغل مین مارا
یعنی لیا جو چڑھا منہ منہ چڑھا تھا اور جس مین بہت اختلاط پیدا کرنا اور یہان
سامنے ہونے سے مراد ہے مطلب ظاہر عشق کے قیس عرب مقدس مین
ایک قبیلہ یعنی ایک خاندان کا نام ہے جو قیس کی اولاد ہے اور
مجنون کا لقب ہے اور مجنون کا دشت مین پھرنا مشہور ہے فرہاد شیرین کا
عاشق جسنے عشق کے زور سے پہاڑ مین سے نہر نکالی تھی جبل پہاڑ اس
شعر مین لف و نشر مرتب ہے مطلب ظاہر کھینچک عشق ازل جبکا شروع
نہو اس سے وہ زمانہ مراد ہے کہ جب خدا نے روح جیق پیدا کی تہین خلاصہ
یہہ کہ مین ازل سے عشق کا مارا ہون ہمنے جانا خلاصہ مطلب یہہ کہ
جسوقت فرہاد نے جبل مین تیشہ مارا تہا تو وہین یعنی اوسیوقت ہمنے جانا
تہا یعنی معلوم کر لیا تہا کہ اوسکو یعنی فرہاد کو عشق نے مارا یعنی اب عشق فرہاد
کو مار ڈالیگا گرد کہا دون عالم جہان او عالم سے ہر شئے کی نوع
یعنی ہر قسم سے مراد ہوتی ہے جیسے عالم انسان و جن و عالم ملایکہ عالم

غم و عالم عیش وغیرہ پس یہان حالات سے مراد ہے ہر تار مو یعنی بال کی ہر تار موسیقار یم کی ضم سے ایک ساز کا نام ہے اور لکھا ہے کہ موسیقار ایک جانور کا نام ہے کہ اوسکی چونچ مین بہت سے سوراخ ہوتے ہین اون سے ہمیشہ طرح طرح کی آوازین نکالتا ہے حکیمون نے راگ کا علم اس جانور سے نکالا ہے اور مشہور ہے کہ جب یہہ جانور عمر رسیدہ ہوجاتا ہے تو میدان مین لکڑی جمع کرکے آپ اوسپر بیٹھہ جاتا ہے اور گوناگون آوازین نکالنا شروع ہوتا ہے جب اون آوازون مین دیپک راگ کا نکلنا شروع ہوتا ہے تو اوسکی تاثیر سے لکڑیون کو آگ لگجاتی ہے اور وہ بھی جلکر بھسم ہوجاتا ہے پھر قدرت خدا سے اوس راکھہ مین انڈا پیدا ہوتا ہے اس انڈے سے موسیقار کا بچہ پیدا ہوکر موسیقار ہوجاتا ہے اس جانور کی پیدائش اسی طرح ہوتی رہتی ہے اس شعر مین ساز اور جانور یعنی ہر دو سے مراد ہوسکتی ہے مطلب یہہ ہوا کہ کہتا ہے کہ اگر مین اپنے نالہ ہائے زار کا حالات دکھاؤن یعنی دکھاؤن پر مستعد ہون تو اپنے بالونکی ہر تار سے موسیقار کا کام لون یعنی ہر ایک بال سے موسیقار کی آوازون کے برابر نالون کی آوازین نکالون دیتا ہے خانہ کعبہ پر غلاف برنگ سیاہ ہمیشہ اوڑھا رہتا ہے حضرات حاجی صاحبان تعظیم کی جہت سے آنکھون سے لگاتے اور چومتے ہین استخوان ہس مرغ استخوان کبک یعنی چکور کہتے ہین کہ جب چکور جوان ہوتا ہے اوس وقت آگ کی چنگاڑی ہو تو کھالیتا ہے اور مرغ آتشخوار سمندر کو بھی کہتے ہین یعنی وہ کیڑا جو آگ مین پیدا ہوتا ہے یہہ جانور بشکل موش ہوتا ہے اگر آگ سے باہر نکلے تو مر جاتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ ہما کی خوراک استخوان ہے سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔ ہمائے برہمہ مرغان ازان شرف دارد ؎ کہ استخوان خورد و طائرے نیازارد ؎ مطلب ظاہر کرکے لکھون صریر یعنی بانگ یعنی آواز

قلم ملخ اور اسکا آواز کرنا یہان قلم کی آواز سے مراد ہے بانگ صور یعنی حضرت
اسرافیل فرشتہ کی بانسری کی آواز پہلے قیامت کے دن اس بانسلی کی آواز
سے سب خلقت مرجاویگی پس بانگ صور کا کام لینا یہہ کہ قلم کی آواز سے
سامعین مرجاوینگے نزع مین بھی نزع جان کندن ظاہر ہے کہ اوس وقت
شربت پلایا کرتے ہین مطلب ظاہر آخر کو نفس وہ جو پیر مریدون کو تعین
کرتے ہین یعنی خدا کا رستہ بتاتے ہین بیعت مرید ہونا سبو ٹھلیا۔ گھڑا
یہان شراب کے خم سے مراد ہے پیر مغان آگ کا پجاری معشوق یہان
شراب کے پلانے والے سے مراد ہے دل مرا کہتا ہے کہ میرا دل ایک جام
شراب ہے لہذا اس دل کو جام شراب کی ہوس ہے یہہ ظاہر ہے کہ جو شراب
کا پیالہ ہوگا اوسمین شراب ڈالتے ہین اسلئے جب دل کو جام مقرر کیا اسلئے شراب
کا خواستگار ہے خال تل سویدا ایک سیاہ نقطہ ہے جو دل مین ہوتا ہے
کہتا ہے کہ یہہ سویدا یعنی سیاہ خال اوس دل کے جام شراب مین بمنزلہ مگس کے
ہے کیونکہ اکثر اوقات پیالے مین مکھی پڑجاتی ہے خلاصہ یہہ کہ میرا دل مے
نوشی کے حال مین شراب کا جملہ سامان رکھتا ہے پہونچے اوس خلاصہ
یہہ کہ اگر میرے دل کو جام شراب پینے کی طاقت ہو تو اوس ہاتھ مین یعنی محبوب
کے ہاتھ مین شراب کی ضرورت کے وقت پہنچ جائے یعنی اگر دل جام شراب
بن سکتا تو اسیطرح اوس تک رسائی ہوجاتی دیدہ آبلہ آبلہ کا رونا اوسکا پانی
نکلنا تقریر یہہ کہ میرا آبلہ پا اسلئے روتا ہے کہ میرے سبب سے کسی خار کو تکلیف
نہوئی ہو یعنی خار جو چبھتے رہے ہین کوئی ٹوٹ نگیا ہو اور اوسے تکلیف پہونچی
ہو ہوش کو اسکا ہم معنی یہہ شعر ہے ؎ دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند +
آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش + یعنی آدمی کو دنیا کے تفکرات وغیرہ کی طرف

سے بے عقل ہو جانا چاہیے آہوون میں دوسرے مصرع میں ہوا ہو یعنی ہوا
ہونا بہت جلد بھاگ جانا مطلب ظاہر جگر اور دل تیر کا ترازو ہونا اور سیاہی
لب معشوق پر ہونا تیر کے نشانہ پر لگنے سے مراد ہوتی ہے جگر اور دل کا ٹکنا
یعنی دونو کا تیر سے چھد کر زخمی ہو کر خون کا بہجانا کیونکہ اسکی یہہ تفصیل ہے کہ
حوصلہ لپٹا اور پرند جانور کا معدہ جو حلق کے نیچے ہوتا ہے اوسمین جانور
دانہ جمع کر لیتا ہے مجازاً مقدور اور ہمت کے معنی ہیں پس دل و جگر میں
حوصلے سے مناسبت پوری ہے کیونکہ ان میں خون ہوتا ہے مگر یہان مقدور
اور ہمت سے مراد ہے عدو نیش عدو دشمن نیش زن نیش نوک کی
تیزی جیسے چھری کی نوک ہوتی ہے بچھو[۱] اور سانپ کا ڈنک نیش زن ڈنک
مارنے والا نیش زنی محاورہ میں اوسکو بھی کہتے ہیں کہ جو شخص کسیکی مخالف
ہو اور ہر جگہ موقع پا کر محفل وغیرہ جگہ میں اوسکی کلام کی رد کرتا ہو یا اوسکی شکایت
کی بات کرتا ہو کیونکہ یہہ بات مشہور ہے کہ فلان شخص کیا نیش زنی کرتا
ہے اور یہہ بات ایذا رسانی کا موجب ہے زہر کی کہانا یہہ جس شخص میں
بہت غصہ ہوتا ہے اور غصہ سے بہرا رہتا ہے اوسکو زہری اور زہر کی کہاتا یہہ
کہا کرتے ہیں اسطرح کہ دیکھو کہ فلان شخص کیا زہری اور زہر کی کہاتا یہہ ہے
اور یہہ ظاہر ہے کہ بچھو بہت زہری ہوتا ہے اسلئے دشمن کو بچھو بتایا ہے
خلاصہ یہہ کہ دشمن ہر دم درپے ایذا ہے چولو چہے اول سمجھو کہ عقل دیوانہ
کی ضد ہے یعنی جہان عقل ہوگی دیوانگی نہ ہوگی اور جسمین دیوانہ پن ہوگا
اوسمین عقل نہوگی اس شعر کا یہہ مطلب ہے کہ کہتا ہے کہ اگر مجھہ عاشق سے
عقل یہہ پوچھے کہ تیرا کیا نام ہے تو اوسکے جواب میں یہہ کہون کہ اسکو دیوانہ
چشم پریرو کہتے ہیں اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جسکا کوئی نام دریافت کیا

[۱] بچھو اسکی عربی عقرب اور فارسی کژدم ہے ۱۲

کرتا ہے تو اوسکے جواب مین یون کہا کرتے ہین کہ اسکو مثلاً زید کہتے ہین پر یہ مراد محبوب کبھی شیرین تقدیر شعراے شیرین آ کو ہکن سے کوہ کو دل سے کبھی نہین کاٹا یعنی رغبت اور محبت سے نہین کاٹا کیونکہ کوہکنی محبت اور عشق کا کام نہین بلکہ اسکو زور بازو کہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ شیرین نے کوہکن کے پہاڑ کے کھودنے کو محبت کی جہت سے سمجھا اور یہان اسلئے اس شعر مین کہتا ہے کہ شیرین نے اولٹ سمجھا ہے کیونکہ ایسے کہودنے اور کہارنے کے کام کرنا زور بازو کا وصف ہے کیونکہ زور کے باعث ہر کوئی ایسا کام کرسکتا ہے

مطلع

رخصت جو ہوکر خلاصہ یہہ کہ جب محبوب ہم سے رخصت ہوکر گھر جاتے ہین تو ہم گھبراکر چلدیتے ہین اور محبوب کے گھر مین محبوب سے پہلے پہنچ جاتے ہین خلاصہ یہہ کہ عاشق کو پسند نہین کہ آنکھون سے باہر ہو

مطلع

جاتے ہین کوے یعنی کوچہ گلی بت صورت جو پتھر کی تراش کر بت پرست اوسکی پرستش کرتے ہین اور شعرون مین بت سے مراد محبوب سے ہوتی ہے اس شعر مین دو وجہ ہین ایک یہہ کہ بت پرست حسب اعتقاد خود نہایت خوب صورتی سے بناتی ہین دوسرا یہہ کہ اوسکی پرستش اوسکو سب سے بہتر سمجھکر کرتے ہین پس ایسا ہی عاشق معشوق کو سب سے بہتر اور خوبی مین لاثانی اور اوسکی خیال مین پرستش کیطرح لگا رہتا ہے لاآذفام یعنی رنگت مین لالہ کے رنگ لالہ ایک پھول کا نام ہے جو رنگ مین بہت سرخ ہوتا ہے معشوق کے چہرہ کی لالہ سے تشبیہ دیتے ہین دارالسلام نام بہشت اور ایسے موقع پر سلام کرنے کا استعمال ترک کرنے سے مراد ہوتی ہے

مطلع

کہے ایک خلاصہ یہہ کہ اس شعر مین کم گوئی سے مراد ہے اسکی دلیل شاعر نے

کا وصل حاصل ہوگا
...
نام بہروز بن ...
بن نوذر ...
شیرین کا عاشق تھا اور
خسرو کا رقیب
تھا ۱۲

یہہ بیان کی ہے کہ خدا نے زبان ایک دی ہے اور کان دو دئے ہیں
اس سے یہہ معلوم ہوا کہ زبان سے ایک بات کہے اور دو سنے **مطلع**
لے نگاہ تقدیر شعر اے محبوب نگاہ مہر سے دل لے بچشم قہر مت دیکھہ کیونکہ
اس بات کو دیکھہ کہ جو گڑ دینے سے مرے تو اوسکو زہر نہ دے دل کا لینا
یعنی کسیکے دل کو اپنے عشق میں قابو کر لینا یہہ مشہور ہے کہ جو گڑ دینے سے
یعنی نرمی اور محبت اور اخلاص سے مرے یعنی تابع اور مطیع ہو جائے تو اوسکو
زہر سے مارنا یعنی سختی اور درشت مزاجی اختیار کرنا بے فائدہ اور بعید
از عقل ہے مطلب ظاہر **اک خاک** اک خاک غلط اور ایک خال
صحیح تقدیر شعر اے ماہ تیرے زیر زلف کے ایک خال سے سو طرح بد
اختری میرے لئے ظاہر ہوئے آہ مراد محبوب خال جو بدن پر سیاہ نقطہ
تل کے برابر ہوتا ہے اس سے محبوب کے چہرے کی خوبصورتی زیادہ ہوتی
ہے بد اختری بد نصیبی میرے لئے یعنی میرے حق میں مطلب ظاہر **رسوا**
نہوتے پردہ دری افشائے راز سے مراد ہے کیونکہ پردہ دریدن کے معنی
راز کے افشا کرنیکے ہیں رسوا ہونا رسوا شدن کا ترجمہ ہے یعنی لوگوں میں
کسیکے عیب کا ظاہر اور فاش ہونا جسکو عربی میں فضیحت کہتے ہیں مطلب ظاہر
ثبت اور ثبت لکھنا تحریر کرنا بیاض چشم میں یعنی آنکھہ کی سفیدی میں
خط سرمہ سے یعنی سرمہ کے خط سے اور ظاہر ہے کہ سرمہ کا نسخہ کئی ایک
چیزیں ملا کر بناتے ہیں جو انتخاب نسخہ یعنی جسقدر نسخے انتخاب کئے انتخاب
کرنا چننا پسند کرنا افسون گری سحر اور منتر کرنا مطلب یہہ ہے کہ جسقدر جادو منتر
کے نسخے جیتک جادوگروں نے پسند کئے ہیں گویا یہہ ایسے نسخے انتخاب کردہ محبوب
کی چشم کی سفیدی میں لکھے گئے ہیں خلاصہ یہہ کہ محبوب کا سرمہ کئی ایک جادو کی تاثیر

رکھتا ہے **طالع ہوئے** لکھتے ہین کہ جب ماہ اور مشتری کا ایک برج
مین قران ہوتا ہے یعنی جمع ہوتے ہین تو وہ وقت ساعت سعد یعنی نیک
ہوتا ہے طالع کسر لام سے چڑھنے والا او بخت۔ دولت یہان بخت سے
مراد ہے تقدیر مصرع اول یعنی اپنے بخت سعادت سے ہمقرین ہوئے ہمقرین
بمعنی نزدیک واضح ہے کہ جب دو ستارے یعنی ماہ اور مشتری ایک برج مین
جمع ہوگئے ہین تو وہ وقت سعد ہوتا ہے پس عاشق کہتا ہے کہ ان دو ستارون
کے قران سے اپنا طالع سعادت سے قرین ہوا نیز مشتری عاشق اور ماہ
معشوق سے مراد ہوا کرتی ہے یعنی عاشق اور معشوق مین کبھی ملاقات نہین ہوئی
مطلب ظاہر **وہ میرے طالع** واژون اوندہا۔ اولٹا۔ برگشتہ نگون
ختم شدہ۔ گہر انگوتنسار مثل چشمہ سار کوہسار جو چشمہ او پہاڑ کے معنی مین
سار کا کلمہ ان سب مین مزید علیہ ہے یعنی انکے بعد بڑہایا ہوا ہے **ایک صدمہ**
صدمہ آسیب پہونچانا بلا مصیبت۔ دکہہ۔ درد یہہ ظاہر ہے کہ بلا اور
مصیبت کو کوئی اختیار نہین کرتا کیونکہ بری چیز ہے پس بلا سے سی کلمہ تشبیہ
کا ہے جب انسان بلا کو برا جانتا ہے تو اسلئے بلا سے کا یہ محاورہ ہوا کہ
تیری بلا سے یعنی جیسے بلا کو کوئی یاد نہین کرتا ہے اور نہ اوسکو کوئی اپنے
سر لیتا ہے اسلئے کہتے ہین کہ تیری بلا سے یعنی تجکو ہماری درد و رنج کیا یاد ہے
ایسا ہی یار کی بلا سے یعنی ہمارے درد و رنج کا اوسکو کچھ فکر اور کچھ یاد نہین
خلاصہ مطلب یہ کہ اگرچہ میری جان پر درد سر کا صدمہ اور تکلیف ہے لیکن
اسکی کیا پروا ہے کیونکہ جب یار نے میرا سر اپنے زانو پر رکھ لیا یعنی اگرچہ درد
سر ایک بری چیز ہے لیکن جب اسکے سبب یار نے میرا سر اپنے زانو پر رکھا
ہوا ہے تو یہہ درد ہی راحت ہے **وہ دل** کہ یہہ ظاہر ہے کہ جسمین سوز دل

ہوگا اوسکی آہین شرر آمیز نکلین گی اور یہہ بہی معلوم ہے کہ پتہر مین سے آگ
نکلتی ہے مطلب ظاہر اثر ہونا نالہ نالہ فریاد۔ داویلا بیدرد جسکو درد نہو یہان
نالہ بیدرد بلبل کے نالہ سے مراد ہے نالہ بیدرد اسلئے کہا کہ محبوب کو اوسکے
نالہ کا اثر نہین بیدرد عوام لوگ جو عاشق نہین کہتا ہے کہ اے بلبل تیرے
نالہ مین اتنا تو اثر ہونا چاہیے کہ شبنم کی جگہ چشم گردون سے اشک انجم
ٹپکین یہہ عالم ہے یہہ عالم مراد دنیا خم خانہ اور خمکدہ شراب خانہ مراد ہوتی
ہے مگر یہان عالم کو باعتبار لفظ فلاطون جو خم مین بیٹھا تہا خم خانہ مقرر کیا
دور گردون آسمان کی گردش یہان فلک کی تاثیر سے مراد ہے جو عالم
دنیا مین فلک کی طرف سے نزول ہے اسلئے جو مصائب یا راحت اقبال
ادبار انسان کے لاحق حال ہوتا ہے فلک کی جانب سے گنتے ہین گل
حکمت اوسکو کہتے ہین کہ گہولی ہوئی مٹی کو کپڑے پر لیپ کر مٹی کے برتن یا
آتشی شیشی پر لپیٹ کر دوائی کا روغن نکالنے کے لئے آگ دیتے ہین
اس ترکیب سے وہ برتن آگ مین نہین پہٹتا خاک فلاطون سے یعنی سے
ترجمہ از کا ہے یعنی فلاطون کی خاک سے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ فلک نے
اس دنیا مین فلاطون کی خاک سے کئی ایک خم گل حکمت کئے ہین یعنی
فلاطون جو خم مین بیٹھکر زمین مین چہپ گیا تہا انجام باہر نکل کر پہر مر گیا قبر مین
مٹی ہوگیا اوسکی مٹی سے اور کئی خم تیار ہوئے وہ بہی مٹی مین مل گئے الحاصل
کہ فلاطون کیطرح ہزارون زمین مین دفن ہوکر مٹی ہو گئے گل حکمت ہونے سے
یہی مراد ہے کہ قبرون مین بند ہوکر خاک ہوگئے اگر کلمہ سے تشبیہ کا ہوتا تو خوب
تہا اس صورت مین یہہ مطلب نکلتا کہ فلاطون کی طرح فلک نے کتنے ہی خم خاک مین
گل حکمت کئے یعنی خاک مین ملائے اور فلاطون کا قصہ کتب تواریخ مین اسطرح

گل حکمت ترکیب لفظ ہے گل کر کے
مٹی سے یعنی بہی ہے

لکہا ہے کہ جب فلاطون سن پیری کو پہنچا تو بڑے خم مین بیٹہہ گیا شاگردون نے حسب وصیت اوس کلان مٹکے کا منہ بند کرکے پہاڑ کی غار مین گڑہا کہود کر چہپا دیا جب شہنشاہ سلطان سکندر کا عہد پہنچا تو حضرت سلطان کو فلاطون کی چہپ رہنے کی خبر ملی سلطان نے حکیم کی تلاش کا حکم فرمایا ایک پرانے زمیندار باشندہ دہ سے جو اوس پہاڑ کی نواح مین رہتا تہا یہہ خبر ملی کہ اس پہاڑ کی فلان جگہ مین سنتا ہون کہ فلاطون چہپا ہوا ہے جب وہان کی زمین کو کہدوایا تو فلاطون کو نکلوایا ہلکے ہلکے سانس بہرتا تہا انجام خوراک سے توانا ہوکر مشیر وزیر باتدبیر سلطان سکندر ہوا تیرے مجنون تیرے مجنون مراد عاشق قطع ہے جامہ قطع اوسکو کہتے ہین جو درزی قطع کرکے یعنی کپڑے کو اپنی کاری گری کے طور سے کاٹ کر بدن کے مطابق سیتے ہین عاشق کہتا ہے کہ اے محبوب تیرے عشق کا جو جامہ قطع کیا ہے وہ لاغری کا جامہ ہے یعنی لاغری ہی جامہ ہے اسلئے دو پیرہن بید مجنون کے ایک برگ سے کرے ہے اور بید مجنون مناسب حال مجنون ہے کہ جسکے لفظ مین جنون ہے اوڑائین پون پون بفتح بائے فارسی جادو کے حملے اور پون اوڑانا جادو کے حملہ کرنا جیسے ہنڈیا اوڑانی یا سنہی چلانی شاعر کہتا ہے کہ جادوگر ہمپر سیکڑون حملے کرے ہم اوس سے نہین ڈرتے مگر اوسکی چشم فسون گر کا جادو بری چیز ہے وہ بہت خوفناک ہے زبان کہو لینگے بدشعاری شعار وہ کہ انگرکہہ کے نیچے جو کپڑا پہنتے ہین یعنی وہ کپڑا جو بدن سے ملا رہتا ہو مثلا صدری اسی جگہ سے شعار کے معنی عرف مین عادت خصلت اور خو کے لیتے ہین کیونکہ جس کو جس بات کی عادت پڑجاتی ہے گویا اوسکے ساتہہ ملی ہوئی ہوتی ہے بدشعار مثل بدسرشت بدسگال بدطینت بدخلقت ہے خلاصہ یہہ کہ جب مین بدزبان کے سامنے اپنی خاکساری یعنی عاجزی بیان

کرتا ہوں تو گویا میں نے اوسکے منہ میں خاک بھر دی خاک کا منہہ میں بھرنا
چپ کرا دینے سے مراد ہوتی ہے یہہ کلمہ حقارت اور خاموش کرا دینے کے
موقع پر بولتے ہیں ہوتا وہ آئینہ دار کے معنی سر تراش اور حجام کے ہیں
اور عرف حال میں اوس شخص کو کہتے ہیں کہ جو آئینہ کو منہہ کے سامنے رکھے
آئینہ داری کے معنی وہی ہیں کہ آئینہ کو منہہ کے سامنے رکھے مطلب یہ کہ
اگر محبوب سرگرم یعنی مستعد آرائش ہوتا تو خورشید فلک آئینہ داری سے
ہاتھہ اوٹھا لیتا یعنی کسی کی آئینہ داری کی خدمت نہ کرتا فقط محبوب کی خاطر آئینہ داری
میں ہے خلاصہ یہہ محبوب کی خاطر سوچ نکلتا ہے کہ محبوب کی آرائش حسن
جلوہ ظہور میں ہوتا ہاتھہ کا اوٹھانا کام کا ترک کر دینا مراد ہے خبر کیا دم
شماری وہ جو جان کندن کے وقت آخری دم آتے ہیں دم شماری
اسلئے کہتے ہیں کہ اوسوقت تہوڑے دم یعنی سانس باقی ہوتے ہیں
پس دم شماری تہوڑے دموں سے جو بقیہ ہوتے ہیں مراد ہے اور جو
غمگین ہوتا ہے وہ رات کے وقت تاروں کو دیکھا کرتا ہے اسکو اختر
شماری کہتے ہیں جو پوچھے اپنی دارو یعنی علاج میں کہوں یعنی میں عاشق
یہہ کہوں کہ مے پی یعنی اصل علاج یہہ ہے کہ شراب پی لے اور اگر وہ زاہد
خشک پرہیزگاری کی بات پوچھے تو پرہیزگاری سے کہوں یعنی پرہیزگاری
کی باتیں بتاؤں اور دراصل یہہ تقریر ہے اگر زاہد دوا پوچھے تو شراب
بتاؤں اور اگر پرہیز پوچھے تو کہوں پرہیزگاری سے پرہیز کر یعنی پرہیزگاری
چہوڑ دے کبہی جو یہہ ظاہر ہے کہ اشک سرشگان پر آ کر زمین پر گر جاتا
ہے قفس کو قفس پرندوں کا پنجرہ جسمیں جانوروں کو قید کر رکھتے
ہیں صحیح شعر اسطرح ہے۔ قفس کو لے اوڑے او سپر اسیر مضطرب تیرے

خبر گل کی سنی اوڑتی سی گر باد بہاری سے ٭ اوڑتی سی خبر اوسکو کہتے ہین کہ بعض لوگون مین بات کا چرچا ہو گیا مگر ابتک اوسکو صحیح طور پر جو یقینی ہو تحقیق نہ کیا ہو مطلب یہہ ہے کہ اگر باد بہاری سے گل کی خبر یعنی محبوب کے گلشن مین پہنچنے کی خبر اوڑتی سی ہمی سن لی تو اوسپر یعنی اوس خبر پر اپنا قفس کہ جسمین تیر اضطراب جو قید مین ہے اوس قفس کو لے اوڑے یعنی اوڑا کر گلشن مین لیجائے نہین جاتے تقدیر شعر اے سنگدل ناز اوٹھائے نہین جاتے کاش[1] یعنی تمنا یہہ ہے کہ اونکے عوض یعنی ناز کے عوض میری چھاتی پر دو چار پہاڑ ہی سے پتھر ہوتے تے کلمہ تشبیہ نہین آتا دوسرے مصرع مین خوش کو ہوتا ہے غلط اور خوش تو ہوتا ہے تاے فوقانی سے صحیح مطلب ظاہر

اشعار متفرقہ مثنوی اللہ تعالی کی تعریف مین

فلک اوسکی مطلب یہہ ہے کہ فلک اوسکی یعنی خدا کی قدرت کا ایک نمونہ ہے کہ فلک ایک قلمدان ہے اور اوسمین ہزارون صنعت ہین **دیا قمری کو** قمری مشہور جانور ہے فاختہ کی قسم سے ہے تقدیر شعر قمری کو مصرع نالا مصرع قد سرو بالا پر دیا مطلب یہہ کہ قمری جو سرو پر بیٹھہ کر نالا یعنی واویلا اور فریاد سرو کے عشق مین کرتی ہے یہہ ایک مصرع ہوا اور دوسرا مصرع جو سرو اکیلا کھڑے وہ ہوا یہہ دونو مصرع ایک شعر بنگیا مطلب ظاہر **ہوا کی عطا** نو خطون مراد محبوبان آور ناز جو محبوب مین استغنائی ہوتی ہے اور کرشمہ و غمزہ وغیرہ ادا کو کلک مقرر کیا ہے عرصہ فتح سے میدان کے معنی ہین اسلئے عرصہ شطرنج عرصہ آفاق اور عرصہ بزم آیا ہے عرصہ مطلب تنگ نہ کرنا جلدی کرنے سے مراد ہے **طاق کہ** شیشہ وہ کہ جسمین شراب اور گلاب رکھتے ہین یہان شراب کی بوتل سے مراد ہے کہتا ہے کہ تو شراب کی بوتل کو طاق سے اوتار کر پینا شروع کر اور کسی کا اندیشہ

[1] کاش سے کلمہ تمنا مراد آرزو کا ہے ایسے یعنی خدا کرے اوسپر یون ہوسکے ہین ۱۲

مگر طاق پر رکہنا چیز کے بہولا دینے سے مراد ہے جیسے طاق نسیان مین رکہنا
مطلب ظاہر شیشہ مے کی دراز زبان باعتبار قلقل جو وقت مے ڈالنے
کے پیالے مین اوس بوتل کے منہ سے آواز نکلا کرتی ہے اس شعر مین تعجب سے بیان
کرتا ہے کہ دیکہو بوتل یہہ زبان درازہو پہر یہہ اوسکے حق مین ستم ہے کہ منہ سے بوتل
کا منہ بندکردیتے ہین دستور ہے کہ بوتل کا منہ باندہ دیا کرتے ہین کہ شراب بوتل مین
سے نہ نکل جائے مین ہون تقدیر شعر مین مانند ساغر لبریز جان بلب ہوا جب
یہہ صورت ہے تو جان بلب کو کیا پرہیز یہہ ضرور ہے کہ جو جان بلب ہوگا چاہے
کچہہ ہی کوئی اوسکو پلادے خلاصہ یہہ کہ جب شراب پیتے پیتے اب جان بلب
یعنی آخری دم ہے تو اب شراب سے کیا پرہیز جہوم جہوم جہومنا حالت مستی
اور خواب اور سوائے اوس سے ٹیڑہا ہونا خم کہانا۔ کبڑا ہونا جیسے محبوب اور
مست آدمی اس صورت سے چلتے ہین اور بادلون کا جہومنا ظاہر ہے کہ کثرت
بارش سے نیچے اوپر دوڑے چلے آتے ہین لڑکہڑانا اوسکو کہتے ہین کہ مستی اور لاغری
کی باعث جگہ پر پاؤن ٹہیک نہ پڑین اور لڑکہڑانیکی فارسی لغزیدن کہ جسکے معنی
پہسلنا ہے خلاصہ یہہ کہ جب بادل جہوم جہوم آنے لگے تو توبہ کے پاؤن پہسلنے
لگے پہسلنے کا یہہ موجب ہے کہ بادلون مین شراب خور شراب کا دور گرم کرتی ہین
جب بادل آنے لگے تو شراب پینے سے جو توبہ کی ہوئی ہتی بادلون کو دیکہہ کر
پہر شراب کا شوق دامن گیر ہوا

قطعہ بند شعر

کردے یہان تک جو یعنی ریزہ ریزہ نشئے کی حالت مین ریزہ ریزہ
ہونا یہہ کہ اوٹہنے کی طاقت نہ ہے اور نہایت مستی سے مراد ہے دل کے
سار سے پہپہوتے آبلہا کا ترجمہ ہے جو آبلہ کے معنی پہنسی اور چہالا

ہے یعنی نکتہ آگیں جو پیدا ہے یعنی نکتہ کی طرح ایک نہ ہی نکتہ ناگہ بھی پیدا ہو
یعنی آتی ہے وقت تقاضا تسکین کی نہ بچھی اور نہ پیدا دل سے پھپھولے توڑنے اصطلاح
میں دل کی آگ بجھنے اور تسکین پانے سے مراد ہے چنانچہ فارسی میں آبلہ
دل شگفتن کہتے ہیں یا خوش شدن یعنی دل تسکین یافتن ہیں اور مانند خوشہ
انگور دل کے سارے پھپھولے توڑنا دل کے سارے آبلون سے مراد ہے
کیونکہ خوشہ انگور سا ہوتا ہے یعنی سب پھپھولے یعنی دل کے
پھپھولے توڑون یعنی جسقدر رنج و غم و الم سوزش عشق کی ہے اس سے عاشق
اور جو آتش کو بجھاؤن اور تسکین پاؤن اور واضح ہو کہ اس قطعہ بند میں عاشق
کی التجا یا تو محبوب سے کرتا ہے یا مرشد یا کہ درگاہ باری تعالی کی طرف اور یہ
بھی ظاہر ہے کہ آبلہ سے پانی نکلکر تسکین حاصل ہوا کرتی ہے کیونکہ ہوتی نہیں
سیندور کہا ہے حلق بولنے سے رہ جاتا ہے مطلب ظاہر شفق اور سیندور کا
ایک رنگ ہوتا ہے سیندور بازاری چیز ہے جو ہم ہم میں لاتے ہیں اور کام
بھی آتا ہے جان بیتاب ہے وہ بھی یعنی جان گرم رو یعنی تیز رو کالبرق
ترجمہ مانند بجلی کیونکہ عربی میں کاف معنی مانند کے آتے ہیں نبضین
چھوٹی نبضین اردو بولی میں نبض کی جمع ہے نبض کے معنی ناڑی ہاتھ
کی رگ کی حرکت کہ جسکو طبیب دیکھکر بیماری کی حالت تشخیص کرتے ہیں نبض کا
چھوٹے ہونا ضعف کے حال میں ہوتا ہے پہلے مصرع میں ہوئی واحد
کا صیغہ نہیں بلکہ ہوئیں جمع کا صیغہ صحیح ہے خلاصہ یہ کہ عاشق کے حق میں
ایک فرقت یعنی یار کی جدائی ہزار بیماری کے برابر ہے تو نبض کیون نہ
چھٹ جائے طاری یعنی غالب کاٹ کھاتے کہاٹ کہنا مراد بر معلوم ہونا
ہو چکی مگر مراد مگر مچھ ہے اسکی فارسی نہنگ اور عربی میں تمساح ہے

ہین آدمی کو عقل لینا ہے بہ روشنی دل کی امید میں چمکنا [illegible]
رہتے ہین اور [illegible] ہے بصورت میں دل کی امید یان [illegible]
مصرع میں [illegible] ہے ما ۱۵ سے ظہور [illegible]
تک ہو الاتی [illegible] الکہ شمس [illegible] یعنی آفتاب [illegible] شمس
ہوا اضافت ہے مستم شرکا اصطلاح ہین اور [illegible] مستم کے معنی
دو مرے [illegible] مطلب [illegible]
اوس مستم میں آسمان کو جو مستم شریک ہے [illegible] ہے اضافی شریک علوم ہوا کہ
وہ علی ہذا دوسرے مصرع میں مستم شریک سے [illegible] اضافت [illegible]
کہتا ہے کہ چاند [illegible] سا ہے اور [illegible] ظلم [illegible]
کے ساتھ [illegible] عشاق کو رات کو اضطراری ہوئی ہے [illegible]
دو وہ بھی رات کو ہوتا ہے اسلئے [illegible] کو چاند کی طرف
نسبت کی ہے فتنہ اوستاد فتنہ کے معنی شورش پڑنا۔ لوٹ کا نام
ہونا۔ کفر۔ رسوائی۔ عذاب۔ چاندی کا پگھلنا۔ گمراہ کرنا۔ دیوانہ ہونا۔
نرگس ایک پہول کا نام ہے جو محبوب کی آنکھ کو اوس سے تشبیہ دیتے ہین فتنہ
فتنہ اوٹھانے والا بیان نرگس سے مراد محبوب کی آنکھ ہے مژگان آنکھ
کی پلکین ہجوم انبوہ کرنا تقدیر مصرع اول نرگس فتان فتنہ اوستاد فتنہ اوستاد [illegible]
بقلب یعنی نرگس فتان فتنہ کی اوستاد ہے اس صورت میں اوستاد کا [illegible] اضافت
ہے نرگس فتان کے گرد مژگان کا ہونا گویا ہجوم شاگردان ہے رخ تعالی اللہ
رخ سنہ تعالی اللہ ترجمہ اللہ بلند کیونکہ تعالی کے معنی بلند ہونا ہے عربی
تعالی ماضی کا صیغہ ہے سو اللہ کی شان ایسی ہی ہے صل علی اصل میں اللہم
صل علی محمد ہے ترجمہ اے خدا رحمت بہیج محمد پر صلی اللہ علیہ وسلم سبحان

رَبِّیَ الْاَعْلٰی ترجمہ یاد کرتا ہون اپنے رب کو جو بے عیب ہے یعنی باعتبار ذات اور صفات کے سب سے بڑا ہے اور واضح ہو کہ یہہ کلمات محل تعریف اور تعجب مین استعمال کرتے ہین پس سمجھو کہ سب کلمات پاک اسجگہ محل تعریف مین واقع ہین قد یعنی قامت وہ کلمہ ضمیر اسجگہ بموقع تعریف واقع ہے یعنی کیا خوب

زلف چنبان براق چمکتا ہوا چمکیلا مشائیون مشائین کا ترجمہ ہے میم کی فتح شین کی تشدید ہمزہ کی کسر سے جو چہ تہا حرف ہے یہ حکما کا ایک گروہ ہے کہ چیزون کے معلوم کرنے مین دلائل سے چلتے ہین یعنی دلیلون اور علامتون سے مقصود کو پہنچتے ہین اور اشراق یعنی اشراقیان کہ سے حکمائے سلف سے ایک گروہ تہا کہ باطن کی روشنی ریاضت کے باعث حاصل کی تہی تعلیم اور تعلم مکاشفہ اور مراقبہ سے کرتے تہے کسیکے پاس جانیکی حاجت نہین رکہتے تہے اور حکمائے مشائین انکے برخلاف ایک دوسرے کے پاس جاکر مقدمات یعنی دریافت حال اشیا کرتے ہین چنانچہ افلاطون بقراط اشراقین کے زمرہ سے تہے یہہ ظاہر ہوا کہ باطن کی صفائی اور روشنی دلائل سے غالب ہے لہذ کہتا ہے کہ محبوب کے رخ کی ایسی روشنی ہے کہ جو مشائی ہون اونکو اشراقی بنا دے یعنی مشائیون کے وہم وخیال کی تاریکی محبوب کے رخ کی روشنی سے روشن ہو کر اشراقی ہجائین **گوانا ربکم** آنا ربکم اصل آیۃ شریف کا یہہ ہے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ترجمہ مین تمہارا بڑا رب ہون اس آیۃ شریفہ کا مضمون فرعون کا دعوی ہے کیونکہ فرعون اپنے عابدون کو کہتا تہا کہ مین تمہارا بڑا رب ہون تمو بال اور لفظ موسے سے جو بمعنی از ہے حضرت موسی علیہ السلام کی ہی طرف ضمنا اشارہ ہے گو یہان اسکے معنی مراد نہین اور فرعون حضرت موسی علیہ السلام کے عہد مین تہا یہہ ایک

مصر کا بادشاہ تھا اسنے خدائی دعویٰ کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ
کیا تھا خداوند تعالیٰ نے اوسکو اور اوسکے لشکر کو دریائے نیل مین ڈبو دیا
وحدت وجود کے مسئلے کے طور پر یہہ شعر تالیف کیا ہے یعنی آدمی کو انا
بجسم مت سمجھنا لیکن اسکے بال کی بیخ پالن سے دوری کر جاری ہے جیسا کہ
حضرت منصور نے جو انا الحق کا دعویٰ کیا تھا تو آدمیوں سے مراد ہو تو یا الٰہیت
کی زبان حال سمجھنا چاہئے یا یہہ مطلب کہ ... یعنی یا الوہیت سے مراد کیجئے
غرض وحدت وجود کا مسئلہ ہے جو اس شعر کا مفہوم کا مال برابر جو نہین
مچھلی بازو کی مچھلی ایک دریائی حیوان ہے جسکو لوگ بڑی محبت
سے شکار کر کے کہاتے ہین عربی مین سمک اور حوت نام اور فارسی مین
ماہی مگر یہان یہہ معنی مراد نہین یہان مچھلی عضل کا نام ہے یہہ ایک سخت
گوشت ہوتا آدمی کے بدن مین جو ہاتھ سے دیکہا جاوے تو صورت مچھلی کی معلوم
ہوتا ہے اسکو ہر کوئی جانتا ہے مثلا ہاتھ کے بازو مین بھی مچھلی ہے ذوالنون مین الف
اور لام سے غلط ہے بلکہ یہہ دال اور لام سے صراح باب لفا فصل الدال مین
لکہا ہے کہ دلفین ایک دریائی جانور ہے کہ ڈوبنے والے کو دریا کے غرق
ہونے سے نجات دیتا ہے یعنی اسطرح کہ اپنی پیٹھ پر لیکر دریا کے کنارے پر
پہونچا دیتا ہے پس مطلب یہہ ہوا کہ محبوب کے بازو کی مچھلی دلفین ہے اسلئے کہ
جسکی دستگیری کرے اوسکو نجات دیتی ہے اور اوسکی یعنی محبوب کی مردم
عین یعنی آنکھ کی پتلی آبِ خون سے نکالنے والی ہے گمرو ناف راز غلط
زار ترائے منقوطہ اول سے صحیح ہے رشتہ کا عقدہ دشوار مطلب یہ کہ مراد
ناف دل سے دکھہ دینے کے لئے اس کام مین لگے ہوئے ہین کہ کار دوبار
کے رشتہ مین دشواری کی گرہ یعنی گانٹھہ دیدی ہے یا یہہ تقریر کہ گمرو ناف دل

زار کے حق میں ایک رشتہ کا عقدہ دشوار ہے یعنی جیسے رشتہ کار میں
عقدہ دشوار ہوتی ہے کہ جس سے کار رک کر بند ہو جاتا ہے ایسا ہی لب
زار کے حق میں کمر اور ناف ہے کمر کی تشبیہ رشتہ سے باعتبار موئے کمر جو
محبوب کی کمر کی اصفات میں سے ہے ظاہر ہے

قطعہ

کیا وہ دنیا جس میں کوشش نہ ہو دین کیواسطے + واسطے وان کے بھی کچھ یہاں چاہیئے کیواسطے
ذوق ماہی ہو تو اسکا خاتمہ ہو بخیر + پائی اپنے ختم المرسلین کے واسطے
وہاں کے مرزا عاقبت کے واسطے ہیں سیکڑوں دنیا کے واسطے

تمت

بحمد اللہ تعالیٰ کہ ختم شد بالخیر والعافیت

شکریہ جناب باری عز شانہٗ

آج میری بلبل قلم کے حواس خمسہ باطنی کا دماغ کیا ہی باغ باغ ہو کر
پھولا نہیں سماتا کہ ہوشیاری حواس خمسہ ظاہری صفیر سنج لوا سے
تحریر حمد صبائے حقیقی میں ہے کہ رنگا رنگ گل ریحان شجار باغ
و بہار دیوان ذوق کی شرح کی خوشبوی رشک خلد ختن ہے
اور اس شرح کے عنبر کا اختتام ہونا ۱۲ تا
رجب المبارک سنہ ۱۳ ہجری المقدس
مطابق ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء
دہلی میں ہوگیا

اطلاع

منجانب مہتمم مطبع ریاض ہند امرتسر

مین تعجب بیان کرتا ہون کہ شرح دیوان ذوق جو ایک عظیم کتاب تالیف ہوئی
ہے کتاب اس مطبع ریاض ہند مین ۲۷ رجون ۱۸۹۴ع مین اشاعت کے لیئے سونپی
اسکے مصنف صاحب ایک عالی خاندان کے شریف سیادت و نجابت نشان
جناب فضیلت مآب مولوی سید احمد شاہ صاحب جالندہری ہین کہ جنکی
کمالیت کا جوہر تصانیف سے آب و تاب ہے سوائے شرح دیوان ذوق
شرح ذرۂ نادرہ و کتاب انوار الاسلام جو اس مطبع ریاض ہند مین زیر طبع ہیں
یہہ ہر دو کتب کسی قدر چہپ گئی ہین عنقریب تیار ہوجاوینگی شرح ذرۂ نادرہ
بڑی ضخامت کی فارسی کتاب ہے جو امتحان منشی فاضل یونیورسٹی پنجاب
مین داخل ہے اسکی شرح مین آجتک کسی نے جرات نہین کی صاحب موصوف
نے اسکی شرح مین دریائے علم کی موج زنی دکہائی ہے ایسے دریائے ذخار میں
تیر نا ایسے ہی شناور کا کام ہے دوسری کتاب انوار الاسلام ہے یہہ کتاب
دینی مسائل مین کئی فرقہ اور مولویون کی بحث مین ہے جسکی ضخامت قریب (۳۰)
جز کے ہوگی اسکی طرز ایک عجیب ڈہنگ پر ہے یہہ کتاب بڑی فصاحت
و بلاغت اور تشبیہات و تناسبات مین لکہی ہے کہ سامعین کی طبیعت
نہین چاہتی کہ سننے سے سیر ہو اس متبرک کتاب کی رنگین عبارت و
لطافت کا بیان عنقریب اس کتاب کی زیارت سے روشن ہوگا خوبی
کتاب دیکہنے پر موقوف ہے سبحان اللہ کیا ہی ایک اور کتاب
جناب مولوی صاحب نے اعجاز احمدی بجواب رسالہ دہرم اسلام

حصہ دوم مصنفہ مولوی محمد حسین تک بہا لکھی ہے جسکی ضخامت
قریبا (۲۰) جز کے ہوگی یہہ جواب ایسا برجستہ عقلی نقلی دلائل کے ساتھہ لکھا
ہے جو قابل دید ہے اب عنقریب شائع ہوگا — اور جناب سید محمد شاہ
صاحب منشی فاضل مدرس مشن سکول جالندہر جو برادر حقیقی جناب مولوی
صاحب ہیں انکی بہی تصانیف بہت سی طبع ہوکر رایج مدارس ہوئیں
جن سے طلبا کو بہت فایدہ پہنچا یعنی گلستان فضیلت و شمس الترکیب
وغیرہ انکی لیاقت تصانیف سے ظاہر ہے اور جو قصاید بطرح
قصاید عرفی شیرازی لکھے ہیں اون میں سے چند قصاید مشمولہ شرح
ہذا ہیں جب کتاب قصاید تیار ہو جاویگی تو کامل طور پر چہپکر شائع ہوگا

قصائد ملیح عرفی شیرازی مصنفہ سید محمد شاہ منشی فاضل مدرس مشن سکول جالندھر و حقیقی مولوی سید احمد شاہ

شارح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باز گلہائے پریشان سینہ ام آفتے در عہد کیہان سینہ ام	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بازار عشق در دل و جان سینہ ام	آتش اندر آب حیوان سینہ ام
رود خون خیزد ز دیدہ رود کی	زخمہ چون بر رود شریان سینہ ام
خون خوردن مست را چون شدہ	پشت پا بر عیش شاہان سینہ ام
زخم سوزان تا نگردد در کمی	بر نفس دل بر نمکدان سینہ ام
بسکہ ام اے بیخودا دستہ جنون	شور وحشت در بیابان سینہ ام
بر سرم پیچیدہ سودائے جنون	بے سکون در دشت جولان سینہ ام
زان کشش تیغ سیاست شاہ عشق	بسکہ بیرون راز پنہان سینہ ام
چون شود تیمار مرضی درد را	درد دل را با طبیبان سینہ ام
بسکہ ایذا و ستم از فرط سوز	زخم دل بر نوک پیکان سینہ ام
زان گذشتہ از فلک دریا خون	بس ز دیدہ خون باران سینہ ام
اے دل من چون شدہ آتشکدہ	شعلہ در خرمن جان سینہ ام
بسکہ ام بدست ساقی پر قدح	بر لب یاران صبحان سینہ ام
بگذرد از نہ فلک تا نظر	چون قطرہ نقش جانان سینہ ام

گر حرارت خون گرمی سکنم — خود طبیعت در آب طوفان می‌سوزنم
جام جم ساقی کجا بزم عشرت کجا — حرف باده پرستان می‌سوزنم
چون همی سنجم شستی احوال خود — گر چه بر نقد طبیعیان می‌سوزنم
ای صبح ... نقشم ... — ... جهلا من می‌سوزنم
چه گرفت آتش دل باشدت — نقش رمال نعیمان می‌سوزنم
جز زآتش سوختن ناید سی — خانه آتش پرستان می‌سوزنم
منکرم در مذهب صبر و رضا — بو سهاب پای ایمان می‌سوزنم
در سخن موزونیت لبرا ز طبع — ترکش زنان و صفاهان می‌سوزنم
چون مسخر گشت اقلیم سخن — تخت شهرت را شروان می‌سوزنم
خاک عرفی لب زند بر قدمش — از سخن چون آب حیوان می‌سوزنم
می نهم دیوان در اقلیم سخن — پنج نوبت را نسابوران می‌سوزنم
چون گشوده ام دیار نظم را — مهر سلطانی توران می‌سوزنم
از سر حاسد برآرم مغز را — دست بر دوش انیسان می‌سوزنم
کس ندارد دست بر دست قدر — زان مغل پس حسودان می‌سوزنم
از معاند تا ندارم چشم خیر — تکیه بر اخلاص صحبان می‌سوزنم
کی شوم ایمن زخصم ناتوان — حمله گر بربست فیلان می‌سوزنم
سینه‌ام آتش بجان کینه کیش — گل بدستار ندیمان می‌سوزنم
حلق بدخواه تر کنم از آب تیغ — باده عشرت با حریفان می‌سوزنم
چشم بدبین می‌برآرم از سنان — بر دل و زخم پیکان می‌سوزنم
بر سرت دُر می‌نثارم ای حبیب — دشنه بر فرق عدوان می‌سوزنم
بس دلاور با تک بیت گرز هم — لرزه بر ایوان خاقان می‌سوزنم

میکنم سینه سپر اندر مصاف
سینه زان بر شیر مردان میزنم

بطرح عرفی **دیگر** شیرازی

عشق کوتاهی ز دبر اندازد	فاعلن فاعلن مفاعیلن
عود شوقی بمجمر اندازد	
درد کو تخم بدل در اندازد	روح روح را به بستر اندازد
خون بریزد ز رگ آماره	خصم نخوت ز پا بر اندازد
سر کشد چون کسی که گردنکش	بحر اخضر بپا غبرا اندازد
دل گرفته بدرد گر خواهد	رگ زنی را ز نشتر اندازد
در بریزد ز چشم خونبارت	آبداری ز جوهر اندازد
درد پرور اگر بدرد آید	اضطرابی باختر اندازد
دردمندی اگر بوجد آید	دور گردون بمحور اندازد
نوحه سیه بین چو مرغان را	پر زنی پر ز شهپر اندازد
اشک پر سوز را به بین تابش	سینه سوزی باخگر اندازد
اشک شادی اگر بریزد دل	رنگ ماتم ز عنبر اندازد
شاهدی کو بخنجر غمزه	خون بها گر دهد سر اندازد
زلف مشکین اگر نشر سازد	انتشاری به لشکر اندازد
اگر ندارد زلف تاب بر عارض	مهر خود در بخاور ... اندازد
گرفته چشم او بنابینا	چشمه آب گوهرا اندازد
عکس دردش اگر فتد بردم	خون خوردن به خنجر اندازد
[illegible]	[illegible] اندازد

پیکرش گر بخواب بیند دل — نقش بستن مصور اندازد

بیندش نقش رخ اگر داغ غلط — حیرت او راز منبر اندازد

صبح دل خنده اش اگر بیند — نفس خود را بحشر اندازد

تاب زلفش چو موج زن گردد — موج دریا به لنگر اندازد

گر نماید رخت بآئین گوئی — تشنه لب را به کوثر اندازد

دل دلاور ما ستمکده گشته — بسکه درت تصور اندازد

دل بداری ازین گرانشینی — مهره دل بششدر اندازد

چشم دل گر کشد ز جوان دریا — رحمت حق بمحشر اندازد

چشم صورت اگر بینی از دل — غیرت را ز منظر اندازد

تا کجا این و آن بگو دلاور — دفتر معصیت بر اندازد

در تعریف برادر مغفور محمد افضل بطرح عرفی شیرازی

سرے در عهد ما سامان ندارد — بحر هزج مسدس محذوف

کسے گر آب دامان ندارد — مفاعیلن مفاعیلن فعولن دو بار

بگفتم دل که جز حرمان ندارد — که نقش خور بصد زندان ندارد

مده تن در هوائے او که نامش — بغیر از گم شدن سامان ندارد

تو تب داری دل درین راه عدم زا — که از دار فنا دوران ندارد

نے بینی که هر که دوش آمد — چو دود بر آسمان آوان ندارد

نه خندیده گل گلشن بر بجمے — که طفلان چمن نالان ندارد

بحیرت وا شده چشمان نرگس — که این خنده زمین خندان ندارد

بیا ای سنگدل گر سوی سنبل | که از دست خزان دستان ندارد

چو زندان تنگ گردی در جوانی | که وقت مرگ جز ایمان ندارد

اگر دست نداری زین جهان را | بجز حرمان دل انسان ندارد

فلک اطلس چرخ آمد ازین رو | که فرق تربتم پایان ندارد

نمیداند که در گل هر چه گل شد | بجز نابودگی درمان ندارد

نیابی پاک دامن با صفا دل | که از جرم و خطا دامان ندارد

گرفتم گم کنی دنیای دون را | که غیر از نفس خود فقدان ندارد

چه میگویی بیا بر کام مطلب | که از ذکرش شنیدن جان ندارد

گرفته دل ز دوران تو غم افزا | که از یادش بخود ارمان ندارد

نیابم در جهان شاد کسی را | که از نقش جگر آبسان ندارد

بدانی او برادر زاده من | که از آتش جهان جشمان ندارد

جنون کردم غم از جا بدل کرد | که نازک تن بدن کرمان ندارد

خدایا چه بلا کردی که گل سرخ | بجز افسردگی پیمان ندارد

بکالید دل دیوانه من | که تا محشر سر فرزان ندارد

چه می پیچی بده کوچه جنون را | که تاب سوز تو پیکان ندارد

چرا گو چه نیابد در سر تو | که مغز در رگ تو وجدان ندارد

اگر زهره رخ حسنت ببیند | بحیرانی ره میزان ندارد

تو سید آلی دلاور بهشت دل | نباشد آنکه این درمان ندارد

نمی‌بینم درین عالم کسی را | که خود را از الم رهیان ندارد

سرت گردم اگر داری رضا دل | که این وز قیمت ارزان ندارد

منقبت جناب حضرت علی علیه السلام بطرح عرفی شیرازی

دمیکه اشک بچشم صدف کشد بجو نخواری
دلم بنالد و بر سفت طلب باری — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

سپاه غم چو زند بر دلم بجو نخواری — فغان ز بند دلم میکشد سپهداری
نگار بسته ز خون دلم بصنعم بدست — بهار دست کشیده ز طرح گلکاری
بچشم زرخ مه جبین جان پرور — که نقش بند کشیده نگار ناچاری
مبین که نرگس مستش نگار افتاده — کشیده تیر نگاه و کمین هشیاری
صبا که کرد پراگنده زلف مشکینش — ازان فتاده بکار بسیار دشواری
خدنگ غمزه زده بسکه آن کمان ابرو — دمیکه حسبته زرفته دران خطاکاری
فلک بدور مه و خور بگردش دوری — دگر فتاده بدوران دلم ز بس زاری
چنان مزاد کنم اے متاع درد شتا — که هیچکس نکند جرأت خریداری
زخاک مرقدمن چون برآید اکسیره — چو برق سنگ مزارم کند شرر باری
زپیش مرگ مزارم قضا ازین بسته — که تاب سوز ندارد کسے بعماری
دمیکه رفت نکرده فغان زبیتابی — نفس بنالد برارم بخواب بیداری
بدِ قضا چه صفا داده آبرو کش را — که آبگینه ندارد چنین صفاکاری
زچشم مست صنم آنچنان شرم مست — فتاده کار بمستی نمانده هشیاری
نفس کشی زگلوے زنی بدل آتش — زکام دور فتادی ز بس سیکاری
هزار دست بزدی طلب شه امداد — فلک جناب شهنشه علی کمبدری
شهیکه دید بدوران زشوکتش گردون — فتند محو بگردش ز مهر چو دا ری
قضا چو دید که عرشش کشیده دم از تیغ — هراس برد ز کاوش که هر دم خیلد ی

اگر بجنبش عتابش دو دو زمین لرزد — گر خشم مرد خداست قهر جباری
بهفت دو کرفتاده چو زلزلهٔ ری — بهیبتش نزده دم کسی به بیکاری
بروزگار ز عدلش نمانده بیدادی — بگو کردیده بعهدش نشان آزاری
ز بیر حسبت رسیده رسیدلش آهو — غلش ش خار کشیده ز تیغ خونخواری
اگر به تیغ برو دست کافر حربی — ز تیغ آب نه بیند بجز نگونساری
زبان دراز حسبت گرفت ز عهدش — چنانکه نسیم زبان از ره ادب داری
خزان ندیده چمن دل شکستگی غنچه — ز زخم خار نه از بلبلان فغان و زاری
ز قبضهٔ تیغ ربوده ز تیغ بین جوهر — گریز رزم نموده ز رفتن بیداری
زبون خصم ترا در جهان نمانده همی — نو یداسی کردادی شهباز شکاری
سخن طراز دلاور زبان کشی مرکام — ز کار تنگ فتاده بطبع ناچاری
و صفت کر تو سفتی ز سبزوان قطره — برای ز قطره زکی السب بری سکباری

بطرح عرفی شیرازی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نوبهار آمد که افشاند ز حسن یار گل
چون وصال یار ریزد بر سر خس خار گل

گل زخم چون رو کشد جامه زد صد بار گل — کی به بیند همچو او در کشور گلزار گل
گر نسیم غنچه داش میکده شگفته زند — پیرهن چسپید ز تار رشتهٔ زنار گل
می برد بار صبا از خاک پایش در چمن — چون بدار و نمانت بین سربی دستار گل
ره نیابد چون بباغ حسن تیغ کج خار تیز — ریش ریش باید بجگر بر دم هر نوک خار گل
حسن برش گرمه بیند عندلیب طرب — خار دارد در جگر مانند باران اشکبار گل
دیکند چو مصحف عارض از رخ شبنم آن چمن — خون گریه میکند زان آتشین رخسار گل

داغ دارد لاله هم از سوز دردش بی جگر
سینه‌ها میکند چو مرغ آتشخوار گل

قطرهٔ شبنم ببین بر جامهٔ رنگین گل
اشکباری میکند از دیدهٔ نمدار گل

گر ز باغ حسن خود جلوه دهد بینی بخاک
برفشاند سرو از رقص فعلے دستار گل

اشک نیسان بے بها در میشود اندر صدف
میشود خاشاک صحنش بر در و دیوار گل

چون جهانے کشتهٔ نازش کی برد جان از غمش
خار بندی میکند گوهر نثار از خار گل

چون شده نغمه طرازش فوج مرغان چمن
پیرهن بدرید در کوچه و بازار گل

عشوه سازی چون کند خوش نشینان چمن
خون بریزد تیر مژگان از بن رخسار گل

گل فشانی چون کند ای نوبهار حسن او
بلبل خوش گو بریزد از پر و منقار گل

میکشد جانان مصور نقش گلها در چمن
بردمد از نقش پایت در دم رفتار گل

عکس خود چون آئینه در روی تو بیند قمر
ریشخندی میکند بر آئینه دیوار گل

از فراقت زخم سوزان در جگر دارم چنان
میدهد مرهم بیا بین بلبل غمخوار گل

از دل سوزان فغانم گر رود در بوستان
اعتدالی چون بماند بس شود بیمار گل

موے آتش دیده ام از سوز عشقت موکمر
مے زند آتش بخود چون مرغ زنگار گل

اے دل من چون شده آتشکده از عشق تو
مے تپد سوز قیامت زان کند اظهار گل

مرغ نامه کی برد این آتشین مضمون خط
در چمن از سوز آن چون مرغ آتشخوار گل

از فراقت ناله دارم کجا اے سرو من
میکند بر حال زارم گریه قمری وار گل

آورد دیده از غمت دل چشم او نمناک نے
ابر گریان از غمت از جان شود بیزار گل

بسکه در تاراج داده ام متاع جان و دل
میکند بر چیدن این اند ز بسیار گل

چه سخن دانی دلاور شیوهٔ عشاق نے
دم بزن خنده زند از همچنین گفتار گل

قصیدهٔ دو مطلعین بحر هزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن و بار

بطرح عرفی شیرازی

ز خود گر دیده بربندی جگر بهم کام جان بینی
جهان گر ناشتاقی به دید بینش زادی عیان بینی

اگر بندی بمعنی دل بتمام جاودان بینی ‌ ‌ وگر خود را تو گم گیری نشان بی‌نشان بینی

دلت گر تیره از عصیان به آب دیده شو گریه‌ها ‌ ‌ برآ ز دنیای هستی گر ز پیدا نهان بینی

بنای آز را بر کن بیا در جامه قانع ‌ ‌ برای از قبای خود نگر پیش بیان بینی

اگر ترک جهان خواهی توفیق خدا یابی ‌ ‌ باشک چشم بشو دیده اگر خواهی جهان بینی

فشانی دست از دنیا اگر خواهی قناعت را ‌ ‌ اگر تو خودشکن باشی بجنگ بهم کام جان بینی

ندارد خودپرستی آنکه دارد مایه طاعت ‌ ‌ بتقوی سر کشی خود را اگر در جنت جهان بینی

ببر در رنگ معنی دست گر خواهی دم عیسی ‌ ‌ بشو قربان بجان خود اگر جانانه بی‌زبان بینی

بده آتش دل خود را اگر تابش ید موسی ‌ ‌ اگر زید بر چهارم بام رنگش زعفران بینی

نباشی بر زبان خود چه داری نکته‌ای دل ‌ ‌ فلک اطلس کشد قامت چو سر تن عیان بینی

بکشن سیل خدا بینی بدیده دل تأثیرش ‌ ‌ خدای غیرت خیز و همه جا شان جانان بینی

اگر خون جگر داری بکن رنگین رخ خود را ‌ ‌ هزاران گل شود قربان بهر جا نغمه‌خوان بینی

ببندد در شکم سنگ قناعت آنکه بر توسن ‌ ‌ نهد زین گر زمین منزل بسی خود چنان بینی

چه شگولی کرد گلشن بیا هم لب ربای خود ‌ ‌ چمن کن قلب خود را سبز تا او جهان بینی

تو در فکر چمن باشی که با شکر بر دارم ‌ ‌ اگر با نفس خود داری جهاد اکبر آن بینی

تو شیدا گردی گرد در عالم نشان عارفان یابم ‌ ‌ اگر یابی تجرد خودشناسان را مکان بینی

ببین فرهاد شیرین جان بعشق حسین داده ‌ ‌ ز لب تشنه پای جانان که خود کبابدان بینی

نماند جو گر عصیان بچشم تو نترسی ازان — که حمله با اسد آرد تو آن فیل دمان بینی
مبین هرگز که معصیت ضعیف ناتوان روبا — که سنه حمله شیر چرخ آن شیر ژیان بینی
بنی طی در همه عالم کشیده خوان یغما را — تو آن کش خوان که در جنت خود در آنجا بینی
چه میخواهی که مثل جهنم آن جهنم زند عالم را — کشا اقلیم معنی با که این را نه جهان بینی
اگر رضوان برای تو گشاید باب جنت را — تو زان باشی گسسته دل که جوهر لامکان بینی
ندارد خوبها آنکس که هستی را ندانسته — تو این در دلف بدست آری که عشق جانان بینی
برو به در فن عرفی بخوانی این دگر مطلع — که بر خیزد بدادی تو و آن را رح خوان بینی

مطلع دیگر

بکین طوفان ز گریه دل که جان را بر کران بینی
زنی آتش بر خت جان که دوزخ را جنان بینی

خدا بینی ز لب لعل گون کن تب پر دل — دخول باشی جگر خالی اگر دل شادمان بینی
بپا ای نیک دنیا دل بزن پا بر سر شادی — بجز ظلم را بلعل جان گر آن را پاسبان بینی
بپا جویای کرم چسبند گر کفران نعمت گه — زند سر از دولت هر جا شقاوت را نشان بینی
بپا داری شوی ایمن ز گرگ نفس اماره — شوی گر بدست آری مدام آزاد شبان بینی
[illegible] بر [illegible] این بچه شیر گر افتی — رضای حق نگهداری که رد چنگش امان بینی
[illegible] دم گر بکفرستان قدم داری — حسنات هم را بگیر لا همه اسلامیان بینی
[illegible] ندارد آب گر عکس حق افتد — چنین عندش نگه داری همین تعویذ جان بینی
چو آن بختی زر و دنیا مساعد تو مخواه هرگز — گر دیده دل آسایش محسن تو هم از آن بینی
چه دل هستی فروشان را ببندد [illegible] — گردانیم در بوسه باشی دل شان کامران بینی
بچشم آنچه گرد آید هفت گنجینه — نباشد گر به نگه کند فتیله آن اخگردان بینی
نگرد ربقه اگر به فکر دین بسر آری — مقام [illegible] بن یابی [illegible] ان بینی

اگر در صفا درج دل داری همین گویم
شب و روز همچو صحبت چرخ آسمان بینی

زند مرغ روحت به مقام منتهی سدره
گر از دام هوا رسته گسسته آشیان بینی

مزن دم ای دلاور این همه بی معانی
بهشتی باشی بخود آئی جمال رفتگان بینی

رسائی با چه بر دارد که در راه سرباری
تراشیده عدم آن را که بهشتش روان بینی

نیامدان درین گلشن که ابد بستر خزان دارد
ندارد همچو بلبل غم همه ناله کنان بینی

چه مرده رنگ هستی از اعمال سیه روئی
که عهد مخبر صادق شفیع المذنبان بینی

تمام شد
قصاید

صحت نامہ اغلاط شرح دیوان ذوق معہ حاشیہ

صفحہ دیباچہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ شرح	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۱	اس	رس	۲	۲۱	لو	تو
۳ شرح	۱۰	مور	موی	۶	۸	سینہ میں دل پھر انکے	سینہ میں دل اپنا کو ٹھہرا انکی
۶	۹	شعلہ خود	شعلہ خو	۶ حاشیہ	۴	شعلہ رخ	شعلہ مزاج
۷	۸	محبت نہیں غیر	محبت نہیں دیکھنا غیر	۱۰	۱۲	لوی	سوائی
صفحہ	سطر حاشیہ ۳	بوتل نکلتی ہے	بوتل سے نکلتی ہے	۱۳	۷	رحم کر	رحم کہا کر
۱۳	۲۱	پردہ ہو	پردہ درمیان ہو	۱۷	۹	تو پھر پھرک	لو پھر پھرک
۱۷	حاشیہ ۲	کیونکر جدا ہے	کیونکر جدا رہے	۱۸	حاشیہ	گندم کی ایک طرف شگاف ہوتا ہے	
۱۸	حاشیہ	پامال جو چیز پاؤں سے روندی جاوے اصطلاح میں مصیبت زدہ کو کہتے ہیں					
۲۱	حاشیہ نمبر ۳	جاگی	انگڑائی	۲۲	۲۱	آہین	آہن
۲۳	۵	او	اور	۲۵	حاشیہ ۴	العالم متغیر کل متغیر حادث العالم حادث	
۲۶	حاشیہ ۴	مراد	درد	۲۶	حاشیہ ۵	یعنی کس نے بلا	یعنی نہیں بلایا
۲۷	۱۳	الیاس	الیاس کا	۲۹	۷	متصو	متصور
۳۹	۱۵	اے مرے	اے ذوق مرے	۴۱	۳	بوتل سے	جو بوتل سے
۴۱	۱۱	تمیش	تپش	۴۵	۹	فارسی کا ہے	فارسی ہے
۴۷	۱۰	ہونے کی	ہونے سے	۴۷	۱۵	اسے خار	اے خار
۴۷	۲۱	معلوم	معلوم ہے	۵۲	۵	لگا ہے تر	لگا ہے تیر
۵۵	حاشیہ ۲	چنانچہ شربت نیلوفر وغیرہ نوشدارو ایک قسم کی معجون ہے جو زہر اور زخم کو					
۶۲	۲	نہایت نازک ہے رم ہونیکا احتمال ہے		۶۴	۱۳	سبکی	سیلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	حاشیہ نمبر	نسترن سفید خوشبودار پہول ہی مہندی سیوتی اور اوسکے قسم پانچ پتی اور سو پتی ہے					
۶۵	۹	پیشہ	تیشہ	۶۵	۴	غصہ	قصہ
۶۸	حاشیہ ۲	مطلوب کو	مطلوب کو کہی	۶۹	۱۹	عبرت	عبرت
۷۴	۱۳	اپنا منہ	اپنا سا منہ	۷۶	۱	والا ہو	والا بیچے
۶	۲	گرم غزل	گرم سی غزل	۷۷	۴	کیا ڈہونڈوے	کیا ڈہونڈے
۷۷	۱۵	واضح ہو کہ جو تیر بازگشتی کی نسبت تقریر لکہی گئی اس شعر مین وہی تقریر ہی اگر تیر بازگشتی سے جو اصطلاح مین ہی وہ معنی مراد ہون تو اوس بموجب بہی وہی تقریر ہے تیر بازگشتی چپ یا چپ اندازکو کہتے ہین اور تیر بازگشتی قفا انداز کو بہی کہتے ہین پس تیر بازگشتی وہ ہوا جو پہر کر چلایا جاوے مطلب وہی ہوا جو گذرا۔					
۷۸	۱۳	جب دندان	جب تیرے دندان	۷۸	۱۹	وہ جانو	وہ جانور
۷۹	۱	اوڑتے	اوڑاتے	۸۰	۱۴	ہونا ہے	ہوتا ہے
۸۲		اس صفحہ کا سارا حاشیہ اسطرح صحیح ہے نمبر اتو بہی یعنی پہر بہی یا تسپر بہی چلون وچلمن وہ پردہ جو کہ نیزہ کو مثل ریسمان باریک تراش کر ریسمان سے بنتے ہین یعنی چک پہبن زیب زینت جلوہ نمبر ۲ دم وقت شعلہ بار شعلہ برسانا چنانچہ حسین ثنائی کہتے ہین۔ در جوف آب کارِ عنابت اگر کند بگرد لبان پنجۂ خود شعلہ بار دست۔ اس شعر مین شعلہ بار بمعنی شعلہ بارندہ کے ہین مطلب شعر ظاہر اور شعر فارسی کا مطلب یہ ہے کہ جنانچہ پنجۂ محبوب سرخ ہے ویسا ہی محبوب کا ہاتہہ پانی مین شعلہ باری کرے ۱۲					
۸۲	۱۷	شعلہ کی کہین	شعلہ کیطرح کہین	۸۳	۱۰	خرد	خود
۸۳	۱۳	اٹہالیا	اٹہایا	۸۵	۱۳	اور بہرہ	اور بے بہرہ
۸۴	۷	تو ہوا مین	تو وہ ہوا مین	۸۷	۱۰	باوجودیکہ	باوجودیکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	حاشیہ ۱۰	یوہ	یوم	۸۷	حاشیہ ۲۶	کہا بہرن	کیا بہری
۸۷	حاشیہ ۱۹	حب	حبت	۸۸	حاشیہ ۲۵	قیامت ستگر	قیامت گر ستمگر
۸۹	اس صفحہ کی ۸ سطر کی یہ تقریر ہے کہ ناتوانی اور کمزوری کے باعث محبوب کے [illegible] سکتے اسلئے کا یعنی بطریق تمنا و امید کہتا ہے کہ گریہ کی طغیانی بہا کر کوچہ [illegible]						
۹۱	۱۰	و	وہ	۹۲	۵	پہلے معنی	[illegible]
۹۳	اس صفحہ کی سطر بارہ میں کرتی میں کا لفظ زائد ہے			۹۶	حاشیہ	بخے شو	[illegible]
۹۶	حاشیہ کی سطر ۲۳ میں یہ عبارت نہیں لکھی یعنی شب وصال کے جو روز فراق سے ثابت ہے شب وصال [illegible]						
۹۹	۱۲	بیٹھے سے	بیٹھنے سے	۹۹	۱۶	اوسکے کنارے	اوسکے [illegible]
۱۰۰	۱۵	نہ لکھا	لکھا تھا	۱۰۱	۳	دلکا زخم	دلکا ہر زخم
۱۰۸	۹	سرپازی سوا	سربازی کے سوا	۱۰۹	۲۱	محاورہ ماتھے	محاورہ میں ماتھے
۱۱۲	۱۵	گنہگنیا	گنہگنیاں	۱۱۳	۱	کہ منہ میں	کہ گویا منہ میں
۱۱۳	۱۴	رنگ اس لفظ کے اکتیس معنی ہیں اور لون کے معنی میں مشہور ہے اون میں سے رونق اور لطافت کے معنی بھی ہیں اور رنگ کف اور رفتن پا ہونا رونق زیب و زینت و آرائش سے مراد ہوتی ہے کیونکہ حنا وغیرہ رنگ لگانے سے زیب و آرائش حاصل ہوتی ہے پس یہاں عاشق کہتا ہے کہ محبوب کو مجھ سے قدر سے رونق و آرائش نہیں یا محبوب کے نزدیک میرا کچھ بھی قدر و منزلت نہیں الغرض کچھ بھی نہیں ہوں لیکن محبوب کے قدموں سے لگا ہوں -					
۱۱۷	۱	قمری گردن	قمری کی گردن	۱۱۸	۱۵	ہمسکو سمجھا	ہمسکو یہہ سمجھا
۱۱۸	۲۱	لیکن چال	لیکن اصل چال	۱۱۸	حاشیہ	سرمہ نو دان	سرمہ خوردن
۱۱۸	حاشیہ ۱۲	سرمہ سکو	سرمہ جسکو	۱۱۹	اس شعر میں بنایا تھا غلط اور بناتا تھا صحیح		
۱۲۰	حاشیہ ۲۱	ترجہ	ترجمہ	۱۲۲	۳	شعر یہ ستم است کہ محبت کشد کہ بسپرد و شمن	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
		تو ز غنچہ کم نہ دمیدۂ در دل کشا بچمن درآ		۱۲۳	سطر ۹ حاشیہ	اس حاشیہ کے بعد یہ عبارت چاہیے	
		کہ جب فانوس کے اندر تصویریں رہتی ہیں کے ندرت سے پھرتی ہیں تو مکان کی دیوار پر وہ تصویریں روشنی معلوم ہوا کرتی ہیں		۱۳۶	۱۸	پاپا	پا ڑپا
۱۲۹	۱۹	تبرک طور	تبرک طور	۱۳۴	۳	فراغ فراغ عیش	فراغ یعنی فراغ عیش
۱۳۵	۱۰	اور کلام	اور وہ کلام	۱۴۱		اسکا حاشیہ یہ ہے سمندر ایک کیڑا ہے جو آگ میں رہتا ہے اگر آگ سے باہر ہو تو ماہی بے آب کی طرح مرجاتا ہے کہتے ہیں کہ شکل موش ہوتا مطلب ظاہر	
۱۴۴	حاشیہ	ادہر ناکہ کہیں	اوتہانا یہہ کر کہیں	۱۴۹	۷	کاٹنے مراد ہی	کاٹنے سے مراد ہے
۱۴۹	۲۱	محبوب سنے	محبوب	۱۵۰	۱۲	ایک جا مقرر	ایک حد مقرر
۱۵۰	۲۱	یعنی یہ کہتا ہے	یعنی یہ کہتا ہے	۱۵۰	۲۱	عشق کا پر	عشق کا بہر
۱۵۱	۱	دم بہرنا	دم بہرنا	۱۵۰	حاشیہ ۱۱	لب	اب
۱۵۰	حاشیہ ۱۶	ک	تاک	۱۵۰	حاشیہ ۱۹	ہوتی	ہوتی ہے
۱۵۰	حاشیہ ۱۶	وشت	وحشت	۱۵۰	حاشیہ ۱۶	سپر	جبیر
۱۵۰	حاشیہ ۲۶	سے بحکم الٰہی سب کچھہ		۱۵۲	۲	صاف ہاتہہ کرنا سارے گھر کو ویران کرنا	
۱۵۲	۱۰	بہبن	پہبن	۱۵۲	حاشیہ ۶	بیٹھہ جاتا ہے	بیٹھہ جایا کرتا ہے
۱۵۲	۶	ثاثیر	تاثیر	۱۵۴	۱۷	ایسا ہی ایمان ہے تو سب کچھہ ہے یعنی ایمان کا بہی یہہ رتبہ ہے کہ ایمان کے ہونے سے سب کچھہ ہے ۔	
۱۵۵	حاشیہ ۱۲	طار ہے	خار ہے	۱۵۷	۱۰	چینیا جہٹی	چہینا جہپٹی
۱۵۷	حاشیہ	پہر منقبض	پہر دل منقبض	۱۶۰	۴	جو	جون
۱۶۰	۱۹	پر	پر	۱۶۱	۲۰	سبب	جب
۱۶۲	۴	زندہ ہوجاتا	زندہ ہوجاتا تہا	۱۶۲	۹	دراسبجے واضح ہو کہ سبجے صیغۂ امر غائب ہے	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴	۱۱	کشا رسکار	کشاد کار	۱۶۵	۸	رکات	رکاب
۱۶۵	۱۸	لاشریک اسجگہ ایک زائد ہے		۱۶۷	حاشیہ	سرے	سوائے
۱۶۸	۲	اضطرابی	اضطرابی عاشق	۱۶۹	۱۰	آبشا	آبشار
۱۷۰	سطر حاشیہ	دفن	مدفن	۱۷۱	حاشیہ ۳	مدتے میں روز	مدتے میں باشند روز
۱۷۱	۴	پنجاہ ہزار دنیا کی	پنجاہ ہزار سال دنیا کے	۱۷۲	اس سطر رباعی میں سید الشہدا کو یزید کی لشکر نے شہید کیا صحیح ہو		
۱۷۳	۷	حج دنون میں	حج کے دنون میں	۱۷۴	۳	اے ذوق امام	اے ذوق گرامام
۱۷۴	۱۳	جوبی حسن	خوبی حسن	۱۷۶	۱۰	شمشسر	شمشیر
۱۷۷	۲	زرو	زور	۱۷۷	حاشیہ ۲	کناسا	کنا نیا
۱۷۹	۱۲	گریبان	گریبان کا	۱۸۲	۱	قت	وقت
۱۸۳	۱	ادرخار	ادائے خار	۱۹۲	۵	عدعتہ	خدعتہ
۱۹۳	۱۱	یہی	یہین	۱۹۴	۲۱	کے پروانہ میشود	کے پروانہ شیدا میشود
۲۰۰	۱۷	ماہ بو	ماہ نو	۲۰۲	۱۹	گرفتاری	موجب گرفتاری
۲۰۲	۵ حاشیہ	ہے کلمہ ایسا ہی	ہے کلمہ بیط ایسا ہی	۲۰۲	حاشیہ	رہی	رہی
۲۰۴	۸	نکلتی ہو کہ پسند کا	نکلتی ہو کہتا ہو کہ پسند کا	۲۰۶	۱۱	دیدہ آب	دیدہ پرآب
۲۰۸	۹	میر شکا	میر شکار	۲۲۰	۲۰	کیونکر ہمیر	کیونکر ہمسر
۲۲۵	۳	کرتی ہے عبارت	کرتی ہے کیونکر عبارت	۲۲۵	۶	جو ابتدا کی انتہا میں	ہو ابتدا کی انتہا ہی میں
۲۲۵	۱۳	ہیچ	ہیچ ہے	۲۳۲	۲	وہ شکرتری	وہ لب شکرتری
۲۳۳	۱۴	مجنون	مجنون	۲۳۳	۱۹	سمی	کبھی
۲۳۴	۲۰	جگر چنیز	جگر چیز	۲۳۷	۴	یعنی حرص میں ابھی مبتدی ہیں وا انہم	

ہو کر انکے بعد یہ عبارت ہے یعنی بسم اللہ کا گنبد اسلئے کہا ہے کہ اکثر جہاں کی کتاب کی پیشانی پر بسم اللہ بصورت گنبد لکھتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	حاشیہ	عشق کی ہجر یہ ہے گریا	عشق کی شرح کہانی	۲۴۵	حاشیہ	محبت	محنت
۲۴۶	۵	گل	گُل	۲۴۹	۶	اوبیرحم	اوبیرحم
۲۴۹	۹	اوسنو	اوسکو	۲۵۰	۱۱	خطاب	خضاب
۲۵۰	حاشیہ ۱۳	کہلاگیا	کہل گیا گویا	۲۵۱	۱۶	سب ٹوٹ گئے	سبکے سب ٹوٹ گئے
۲۵۶	۱۵	کیونکہ بہی	کیونکہ یہہ بہی	۲۵۸	۴	[illegible] ۲۶۵	[illegible]
۲۵۸	حاشیہ	لفظ جو	لفظ نہر اجو	۲۶۲	۶	[illegible]	[illegible]
۲۶۹	۱۴	نشہی	مشہی				

اعلان

یہہ کتاب بجبری خذہی اس کتاب کا حق تصنیف ہر طرحسے محفوظ ہی کوئی [illegible] کسیطرح تصرف نکرے چنانچہ کسی نے اپنے مفادکے لئے اس کتاب کی اصطلاحات نکالکر یہ چاہا کہ انتخاب حدیہ کتاب تالیف کی مفاد اوٹہاوٗن یا شرح ہذا کے اخیر ضمیمہ لگاکر یا بطریق حال متن یا بطریقہ اختصار یا شرح ہذا کی عبارت کسی دوسرا لباس مین مثلاً فارسی وغیرہ مین ترجمہ کرکے اپنے نام سے مشتہر کرے غرضیکہ ہر طرحسے حق تصنیف محفوظ ہے فقط

اشتہار

جس صاحب کو ضرورت ہو بذریعہ منی آرڈر روپیہ بہیجکر کتاب منگوالے اور جو کوئی لفافہ مین ٹکٹ بند کرکے بہیجے مین اوسکا ذمہ وار نہین اور کمیشن فی صدی [illegible] خریدار کو محصول ڈاک معاف قیمت کتاب شرح ہذا بلا محصول ڈاک ایک روپیہ —

المشتہر

مولوی سید احمد شاہ مولف شرح ہذا ساکن جالندہر محلہ سید کبیر صاحب و سید
محمد شاہ منشی فاضل مدرس مشن سکول

جالندہر [illegible] مولف

قیمت فی جلد عصہ — محصول ڈاک ار

